تازگی کا سرچشمہ

ہر روز کے لئے ایک آیت کی ایمان افروز تشریح

تازگی کا سرچشمہ

ہر روز کے لئے ایک آیت کی ایمان افروز تشریح

از قلم

سی۔ ایچ۔ سپرجن

ترجمہ

ایچ۔ بخت

ناشرین

مسیحی اشاعت خانہ

36 فیروز پور روڈ، لاہور

بار ---------------------- اول

تعداد ---------------------- ایک ہزار

قیمت ---------------------- ۷۵ روپے

سنہ ۲۰۰۵ء

اردو ایڈیشن کے جملہ حقوق بحق ناشرین، مسیحی اشاعت خانہ، لاہور محفوظ ہیں۔

مینیجر مسیحی اشاعت خانہ ۳۶ فیروز پور روڈ، لاہور نے مکتبہ جدید پریس، لاہور سے چھپوا کر شائع کیا۔

یکم جنوری

''شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سو پہلا دن ہوا۔'' پیدائش ۱: ۵

کیا شروع میں ایسا ہی تھا کہ کبھی دن ہوتا اور کبھی رات؟ پھر کیا عجب ہے کہ ہمارے حالات بھی بدلتے رہیں۔ کبھی خوش حالی کا سورج چمکے تو کبھی مصیبت کی رات چھا جائے؟ میری زندگی میں بھی ہر وقت دوپہر کی روشنی نہیں ہو گی۔ مَیں واحد شخص نہیں جو اِس طرح کے بدلتے تجربات کا شکار ہوں۔ خداوند کے تمام مقدسین کا یہی حال ہے۔ اُن کے تجربے میں بھی فضل اور تادیب، مصیبت اور رہائی، غم اور خوشی کے بدلتے حالات آئے ہیں۔ یہ خالق کا انتظام ہے کہ دن اور رات ختم نہ ہو جائیں، نہ کائنات میں نہ ہمارے روحانی تجربے میں۔ یہ بدلتے حالات اُس وقت ہی ختم ہوں گے جب ہم اُس وطن میں پہنچیں گے جس میں رات نہیں ہو گی۔ ہمارے آسمانی باپ کا ہر انتظام اُس کی حکمت اور بھلائی کا نتیجہ ہے۔

اگر یہ بات ہے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ سب سے پہلے خدا کے اِس انتظام کو قبول کریں۔ ایوب کی طرح اِس بات کے لئے تیار ہو جائیں کہ خدا کے ہاتھ سے سکھ اور دُکھ دونوں پائیں (ایوب ۲: ۱۰)۔ اِس کے بعد اِس کا خیال کریں کہ صبح کو بھی اور شام کو بھی خداوند میں شادمان ہوں۔ خوشی کے آفتاب کے لئے خداوند کی تعریف کریں اور جب شام کی تاریکی چھا جائے، تب بھی اُس کی حمد کریں۔ سورج کا طلوع اور غروب ہونا دونوں خوبصورت منظر ہیں۔ اِس کے لئے اُس کے شکرگزار ہوں اور اُس کے نام کو جلال دیں۔ یقین کریں کہ رات اُتنی ہی فائدہ مند ہوتی ہے جتنا کہ دن۔ فضل کی اوس دُکھ کی رات کو زیادہ فراوانی سے پڑتی ہے۔ وعدے کے ستارے غم کی تاریکی میں شاندار طریقے سے چمک رہے ہوتے ہیں۔

آپ کی حالت کچھ بھی کیوں نہ ہو، اپنی خدمت کو کرتے جائیں۔ اگر دن کو آپ کا نعرہ محنت ہے تو رات کا نعرہ خبرداری ہو۔ ہر ایک گھڑی کی اپنی ذمہ داری ہے۔ خداوند کا

بندہ ہوتے ہوئے اپنے بلاوے کے مطابق اپنی خدمت کرتے جائیں جب تک وہ اپنے جلال میں آ نہ پہنچے۔ اے میری جان، بڑھاپے کی شام اور موت نزدیک آ رہی ہے۔ خوف نہ کر کیونکہ وہ بھی دن کا حصہ ہے۔

۲ جنوری

"جسم روح کے خلاف خواہش کرتا ہے اور روح جسم کے خلاف ..." گلتیوں ۵: ۱۷

ہر ایک ایماندار میں پرانی اور نئی انسانیت کی زبردست کش مکش جاری ہے۔ ہماری پرانی فطرت ہر وقت سرگرمِ عمل رہتی ہے۔ جب بھی موقع ملے وہ نئی زندگی کا مقابلہ کرتی ہے۔ اِس کے لئے وہ اپنے ہر ہتھیار کو استعمال کرتی ہے۔ دوسری طرف ہماری نئی فطرت ہر وقت خبردار رہتی ہے کہ پرانے انسان کا مقابلہ کرے۔ خدا کا فضل ہمارے اندر دعا، ایمان، اُمید اور محبت کو بروئے کار لا کر بدی کو زیر کرتا ہے۔ وہ خدا کے سب ہتھیار باندھ کے بدی کے ساتھ کشتی لڑتا ہے۔ ہمارے اندر کی یہ دونوں طبیعتیں ہر وقت ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہیں۔ اِن دونوں کی آپس کی کش مکش ہماری زندگی کی آخری گھڑی تک جاری رہے گی۔ ہمارے اندر کا یہ دشمن تا عمر ہمارا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ یہ ہمارے رگ و ریشے میں گھسا ہوا ہے یہاں تک کہ جب تک ہم بدن میں ہیں اِسے اپنے سے خارج نہیں کر سکتے۔

لیکن شکر ہے کہ اِس خوں ریز لڑائی میں ایک قادرِ مطلق مددگار ہمارا ساتھ دیتا ہے یعنی خداوند یسوع۔ وہ ہر وقت ہمارے پاس ہوتا اور ہمیں تسلی دیتا ہے کہ آخر میں ہمیں فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہو گا۔ اُس کی مدد سے ہماری نئی فطرت دشمن کا خوب مقابلہ کر سکتی ہے۔ کیا آپ آج اپنے مخالف کے ساتھ پنجہ آزما ہیں؟ کیا شیطان، دنیا اور جسم سب آپ کے خلاف ہیں؟ ہمت نہ ہاریں، مایوس نہ ہوں۔ اپنے اِن دشمنوں کا مقابلہ کریں، کیونکہ خدا خود آپ کے ساتھ ہے۔ وہ یہوواہ نسی یعنی خداوند ہمارا جھنڈا ہے۔ نیز وہ ہمارا شافی بھی ہے۔ خوف نہ کریں، آپ غالب آئیں گے کیونکہ قادرِ مطلق کو کوئی بھی

شکست نہیں دے سکتا۔ خداوند یسوع کو تکتے ہوئے جنگ جاری رکھیں۔ گو مقابلہ طویل اور سخت ہو گا، لیکن انجام آپ کی فتح ہو گا اور اِس کے بعد وعدہ کیا ہوا جلالی اجر ملے گا۔

۳ جنوری

"یہ کمہار تھے اور نتاعیم اور گدیرا کے باشندے تھے۔ وہ وہاں بادشاہ کے ساتھ اُس کے کام کے لئے رہتے تھے۔" ۱۔تواریخ ۴: ۲۳

کمہار ماہر کاریگر تھے۔ بادشاہ کو کمہاروں کی ضرورت تھی اِس لئے وہ بادشاہ کی خدمت پر مامور تھے، حالانکہ وہ محض مٹی کے ساتھ کام کر رہے ہوتے تھے۔ شاید ہم بھی خداوند کی خدمت میں بالکل معمولی سا کام کر رہے ہیں۔ تو بھی اپنے بادشاہ کی معمولی سے معمولی خدمت کرنا بھی بڑا اعزاز ہے اِس لئے ہم بڑی خوشی سے اپنی خدمت کرتے جائیں گے۔ شاید اُن کا دل چاہتا تھا کہ وہ بھی یروشلیم میں رہیں جہاں بڑی گہما گہمی اور رونق تھی، لیکن وہ اپنے اپنے مقام میں رہے، کیونکہ وہیں وہ بادشاہ کی خدمت کرتے تھے۔ ہمارا رہائش کا مقام مقرر ہو چکا ہے۔ ہمیں اِسے خواہ مخواہ بدلنا نہیں چاہئے بلکہ جن لوگوں میں ہم رہائش پذیر ہیں اُن کے لئے ہمیں خداوند کی طرف سے برکت کا باعث بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اِن کمہاروں کو بادشاہ کی سنگت حاصل تھی۔ اپنے اپنے مقام میں وہ بادشاہ کے ساتھ رہ رہے تھے۔ کوئی بھی جائز مقام یا کام چاہے وہ کتنا ہی نیچ کیوں نہ ہو، ہمیں اپنے خداوند کی رفاقت سے محروم نہیں کر سکتا۔ چاہے کسی جھونپڑی میں کسی کو وزٹ کرنے جائیں یا جیل میں، ہم اپنے بادشاہ کے ہمراہ جاتے ہیں۔ ایمان کے ہر کام میں ہم خداوند یسوع کے ساتھ ہونے کا یقین کر سکتے ہیں۔ جب ہم اُس کے کام میں لگے ہوئے ہیں تو ہمیں اُس کی مسکراہٹ حاصل ہو گی۔

اے خدا کے گمنام خدمت گزار، آپ جو اپنے نجات دہندہ کی خاطر گندے اور نیچ کام کر رہے ہیں حوصلہ رکھیں، کیونکہ مزبلے پر سے ہیرے ملے ہیں اور مٹی کے برتنوں میں آسمانی

خزانہ بھرا گیا۔ جنگلی جڑی بوٹی کو نہایت خوبصورت اور قیمتی پھول میں تبدیل کر دیا گیا۔ اِس لئے آپ بادشاہ کے بلاوے کے مطابق اُس کا کام کرتے جائیں تو آپ کو اُس کی رفاقت حاصل ہو گی اور آپ کا نام بھی اُن کے خدمت گزاروں کی فہرست میں درج ہو گا۔

۴ جنوری

"ہمارے منجی خدا کی مہربانی اور انسان کے ساتھ اُس کی الفت ..." ططس ۳:۴

جب خداوند یسوع اپنے لوگوں کے ساتھ رفاقت رکھ رہا ہے تو یہ کتنا پیارا منظر ہے! اِس سے بڑی خوشی کوئی ہو نہیں سکتی کہ خدا کا روح ہمیں اِس زرخیز میدان میں لائے۔ اگر ایک لمحے کے لئے مخلصی دینے والے کو یاد کریں تو اُس کی محبت کے بے شمار مظاہرے ہماری آنکھوں کے سامنے آئیں گے۔ اور اِن سب کا مقصد یہی تھا کہ ہمارے دل کو مسیح کے اَور قریب لے آئیں تا کہ ہماری روح اُسی کے خیالوں اور مقاصد سے مغلوب رہے۔

اگر ہم اِس عجیب و غریب محبت پر غور کریں اور اپنے جلالی قرابتی پر نظر کریں جو ہمیں اپنی پوری دولت سے مالا مال کرتا ہے تو ہم بہت خوش ہو سکتے ہیں۔ اِتنی بھاری محبت کون برداشت کر سکتا ہے؟

اگر خدا کا پاک روح اِس کے تھوڑے سے حصے کے لئے بھی ہماری آنکھیں کھولے تو ہمارا دل پھٹنے لگے۔ تو وہ کیسا جلالی نظارہ ہو گا جب آنے والے جہان میں اُس کی پوری وسعت کو دیکھیں گے؟

جب اگلے جہان میں ہمارا دل اِس قابل ہو گا کہ اپنے پیارے نجات دہندہ کی تمام نعمتوں کو پہچان سکے تو ہم اپنے خداوند کے ساتھ یہاں کی نسبت کہیں زیادہ قریبی رفاقت رکھنے کے قابل ہوں گے۔ کون تصور کر سکتا ہے کہ وہ کیسی میٹھی رفاقت ہو گی؟ یہ اُن باتوں میں سے ایک ہے جنہیں خدا نے اپنے محبت رکھنے والوں کے لئے تیار کر رکھا ہے۔ آہا، وہ کیسا نظارہ ہو گا جب ہمارے یوسف کے اناج کے گودام کھل جائیں گے اور ہم وہ سب کچھ دیکھیں گے جو اُس نے ہمارے لئے ذخیرہ کیا ہوا ہے! یہ دیکھ کر ہم محبت

سے مغلوب ہو جائیں گے۔ اب ہمیں ایمان کی روح سے اُس کے خزانے دُھندلے سے دکھائی دیتے ہیں، لیکن جب اُن آسمانی نعمتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے تو اُس کے ساتھ رفاقت سے ہم کتنے سرشار ہوں گے! تب تک ہم یہیں اپنے محسن کے گن گاتے رہیں گے یعنی خداوند یسوع کے جس کی ہم سے محبت ناقابل تصور ہے۔

۵ جنوری

"... مَیں تیری مدد کروں گا، خداوند فرماتا ہے..." یسعیاہ ۴۱:۱۴

آج صبح ہم میں سے ہر ایک خداوند کا مبارک وعدہ سنے۔ "مَیں تیری مدد کروں گا۔" گویا وہ کہتا ہے کہ ذرا اِس پر غور کر کہ تیرے لئے کیا کچھ کر چکا ہوں۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ مَیں تیری مدد نہ کروں؟ مَیں نے تو تجھے اپنے خون سے خرید لیا ہے۔ کس طرح ہو سکتا ہے کہ تیری مدد نہ کروں؟ مَیں تیرے لئے موأ۔ اگر مَیں نے تیرے لئے اِتنا عظیم کام کر دیا تو اِس سے چھوٹا کام کیوں نہ کروں گا؟ تیری مدد کرنا اُس عظیم قربانی کی نسبت چھوٹا کام ہے۔ مَیں نے اِس سے کہیں زیادہ کچھ کیا ہے اور مزید کروں گا۔

بنائے عالم سے پیشتر مَیں نے تجھے چن لیا۔ مَیں نے تیرے ساتھ عہد باندھا ہے۔ تیری خاطر مَیں اپنا جلال چھوڑ کر انسان بنا اور پھر اپنی جان دے دی۔ اگر مَیں نے تیرے لئے اِتنا کچھ کیا تو اب ضرور تیری مدد بھی کروں گا۔ تیری مدد کرتے ہوئے مَیں تجھے وہ کچھ دے رہا ہوں جو کچھ تیرے لئے خرید چکا ہوں۔ اگر تجھے اِس سے ہزار گنا زیادہ مدد کی ضرورت ہوتی تو تجھے دے دیتا۔ جو کچھ مَیں دینے کو تیار ہوں اُس کی نسبت تجھے تھوڑے کی ضرورت ہے۔ تُو سمجھتا ہے کہ مجھ سے بہت کچھ مانگ رہا ہے، لیکن میرے نزدیک یہ نہایت تھوڑا ہے۔ خوف نہ کر! اگر تیرے گودام کے دروازے پر ایک چیونٹی آ کر تجھ سے کچھ مانگے تو اُسے دینے سے تجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اور میرے ذخیرہ خانے کے مقابلے میں تُو چیونٹی سے بڑا نہیں۔ "مَیں تیری مدد کروں گا۔"

اے میری جان، کیا یہ کافی نہیں؟ کیا تجھے خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے زیادہ زور کی ضرورت ہے؟ کیا تُو اُس سے زیادہ حکمت مانگتی ہے جو باپ میں موجود ہے؟ اُس سے زیادہ محبت چاہتی ہے جو بیٹے میں ظاہر ہوئی ہے؟ یا اُس سے زیادہ قدرت چاہتی ہے جو پاک روح کے اثر و تاثیر سے ظاہر ہوتی ہے؟ اپنا خالی برتن لے آ! یہ سرچشمہ اُسے ضرور بھر دے گا۔ جلدی سے اپنی ضرورتیں لے آ۔ اپنا خالی پن، اپنے دُکھ درد، اپنی ضرورتیں۔ دیکھ، خدا کا یہ دریا تیری ضرورتیں پوری کرنے کے لئے بھرا پڑا ہے۔ اِس کے سوا تُو کیا چاہتی ہے؟ اے میری جان، اپنی اِس قدرت میں آگے بڑھ، ازلی و ابدی خدا تیرا مددگار ہے۔

۶ جنوری

"...اے خدا! مجھ گناہ گار پر رحم کر۔" لوقا ۱۸: ۱۳

شاید آپ سمجھیں کہ مَیں اِس لائق نہیں کہ خدا کے پاس آؤں کیونکہ مَیں گناہ گار ہوں۔ لیکن یاد رکھئے کہ زمین پر خدا کا کوئی بھی ایسا بندہ نہیں جو گناہ گار نہ ہو۔ ایوب، یسعیاہ نبی اور پولس رسول، سب کو اقرار کرنا پڑا کہ مَیں گناہ گار ہوں۔ تو کیا آپ یہ اقرار کرنے سے شرمائیں گے؟ خدا کا فضل ہی ایماندار کے گناہ کو مٹا سکتا ہے۔ ہم اپنی کوشش سے یہ ہرگز نہیں کر سکتے۔ خدا اپنے لوگوں سے اُس وقت بھی محبت کرتا ہے جب کہ وہ ابھی گناہ گار اور نجات سے دُور ہیں۔ آپ کیوں سمجھتے ہیں کہ میرا گناہ گار ہونا اُس کی مجھ سے محبت کرنے میں رکاوٹ کا باعث ہے؟ اے گناہ گار، خداوند یسوع پر ایمان لا۔ وہ آپ کو دعوت دیتا ہے کہ اپنی گناہ گار حالت میں اُس کے پاس آئیں۔

آپ ابھی کہیں، "تُو نے گناہ گاروں کے لئے اپنی جان دی۔ مَیں گناہ گار ہوں۔ اے خداوند یسوع، مجھ پر اپنا خون چھڑک دے۔" اگر آپ اپنے گناہ کا اقرار کریں تو آپ کو معافی مل جائے گی۔ اگر آپ پورے دل سے کہیں کہ "مَیں گناہ گار ہوں، مجھے دھو دے" تو آپ ابھی پاک صاف کئے جائیں گے۔ اگر خدا کا پاک روح آپ کو کہنے

کے قابل بنائے کہ ''اے خدا! مجھ گناہ گار پر رحم کر'' تو آپ اِس بات کی تسلی رکھیں کہ آپ کے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر آج صبح کو اُٹھتے وقت آپ کے گناہ تمام دنیا کے گناہوں کے برابر بھی ہوں گے تو آپ آج شام کو خدا کے عزیز بیٹے کی معرفت خدا کے مقبول فرزند بن کر سکون سے لیٹ سکیں گے۔

گو آپ پہلے گناہ کے چیتھڑے پہنے ہوئے تھے، مگر اب آپ راست بازی کے خلعت سے آراستہ کئے جائیں گے۔ یاد رکھئے کہ ''اب قبولیت کا وقت ہے'' (۲۔کرنتھیوں ۶:۲) اور ''جو شخص ... بے دین کے راست باز ٹھہرانے والے پر ایمان لاتا ہے اُس کا ایمان اُس کے لئے راست بازی گنا جاتا ہے'' (رومیوں ۴:۵)۔ کاش خدا کا پاک روح آپ کو اُس پر ایمان لانے کی توفیق بخشے جو بڑے سے بڑے گناہ گار کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے!

۷ جنوری

''اے خداوند سے محبت رکھنے والو! بدی سے نفرت کرو ...'' زبور ۹۷: ۱۰

بدی سے نفرت کیوں کریں؟ اِس لئے کہ اِس نے ہمیں بہت نقصان پہنچایا ہے۔ گناہ ہمارے دل میں بہت بدکاری لایا ہے۔ گناہ نے آپ کو اندھا کر دیا تاکہ آپ نجات دہندہ کی خوبصورتی کو نہ دیکھ سکیں۔ اِس نے آپ کو بہرہ کر دیا تاکہ آپ مسیح کی پیاری دعوت کو نہ سن سکیں۔ گناہ نے آپ کے قدموں کو موت کی راہ پر ڈال دیا اور آپ کے دل میں زہر بھر دیا۔ اِس نے آپ کے دل کو ''سب چیزوں سے زیادہ حیلہ باز اور لاعلاج'' (یرمیاہ ۱۷:۹) کر دیا ہے۔ جب تک فضل نے آپ کی زندگی میں مداخلت نہ کی آپ کتنے کم بخت اور گناہ میں ڈوبے ہوئے تھے! آپ دوسروں کی طرح غضب کے وارث تھے۔

ہم میں سے ہر ایک کا یہی حال تھا۔ لیکن پولس رسول ہمیں یاد دلاتا ہے ''مگر تم خداوند یسوع مسیح کے نام سے اور ہمارے خدا کے روح سے دُھل گئے اور پاک ہوئے اور راست باز بھی ٹھہرے'' (۱۔کرنتھیوں ۶:۱۱)۔ جب ہم اپنی زندگی پر بدی کے مہلک اثر

کو دیکھتے ہیں تو اشد ضروری ہے کہ اِس سے نفرت کریں۔ بدی نے ہمارا اِتنا نقصان کر دیا تھا کہ اگر خدا کی محبت ہماری نجات کے لئے مداخلت نہ کرتی تو ہم ابدی ہلاکت کے فرزند ہوتے۔

یہاں تک کہ بدی اب تک ہماری سخت دشمن ہے۔ وہ ابھی تک اِسی تاک میں رہتی ہے کہ ہمارا نقصان کر کے ہمیں ہلاکت کی طرف لے جائے۔ اِس لئے اے مسیحیو! اگر آپ نقصان سے بچنا چاہتے ہیں تو بدی سے نفرت کریں۔ اگر آپ اپنے راستے میں کانٹے بونا اور اپنے بسترِ مرگ میں اونٹ کٹارے رکھنا چاہتے ہیں تو بدی سے نفرت کرنے کے بارے میں غفلت سے کام لیں۔ لیکن اگر آپ زندگی میں خوشی اور موت سے اطمینان چاہتے ہیں تو پھر پاکیزگی کی تمام راہوں پر چلیں اور آخری دم تک بدی سے نفرت کریں۔ اگر آپ اپنے نجات دینے والے سے سچ مچ محبت رکھتے اور اُس کی عزت کرنا چاہتے ہیں تو بدی سے نفرت کریں۔ بدی کو عزیز رکھنے کا علاج یہی ہے کہ خداوند یسوع سے قریبی رفاقت رکھی جائے۔ اگر آپ اُس کی حضوری میں اپنی زندگی گزاریں تو آپ کبھی گناہ کے ساتھ سمجھوتا نہیں کر سکیں گے۔

۸ جنوری

"اُنہوں نے لڑائی میں خدا سے دعا کی اور اُن کی دعا قبول ہوئی اِس لئے کہ اُنہوں نے اُس پر بھروسا رکھا۔" ۱۔تواریخ ۵: ۲۰

مسیح کے جھنڈے تلے لڑتے ہوئے اے مسیحی، اِس آیت کو پاکیزہ خوشی سے پڑھیں کیونکہ جیسے قدیم زمانے میں ہوتا تھا ویسے ہی آج بھی ہوتا ہے۔ اگر جنگ خدا کی ہو تو فتح یقینی ہے۔ بنی روبن، جدی اور منسی کے آدھے قبیلے کے مشکل سے پینتالیس ہزار مرد تھے۔ تو بھی وہ بہت سے ہاجریوں کو موت کے گھاٹ اُتارنے میں کامیاب ہوئے۔

خداوند نہ بہتوں نہ تھوڑوں کی معرفت بچاتا ہے۔ ہمارا یہی کام ہے کہ یہوواہ کے نام مین جنگ کے میدان میں جائیں، چاہے ہم تھوڑے ہی ہوں کیونکہ رب الافواج

ہمارا کپتان ہے۔ بے شک تیر، کمان اور تلوار کو گھر میں نہیں چھوڑا تو بھی اُن کا بھروسا اِن ہتھیاروں پر نہ تھا۔ اِسی طرح ہمیں بھی ہر طرح کے وسائل کو بروئے کار لانا ہے، لیکن ہمارا بھروسا اُن پر نہیں بلکہ خداوند پر ہونا چاہئے، کیونکہ وہی اپنے لوگوں کی تلوار اور سپر ہے۔ اُن کی فتح کا راز بھی یہی تھا کہ "جنگ خدا کی تھی" (۱۔تواریخ ۵:۲۲)۔

عزیزو، اپنے اندر اور باہر کے گناہ کا مقابلہ کرتے ہوئے آپ خداوند کی جنگ لڑ رہے ہیں -- چاہے یہ غلط تعلیم، اونچے یا نیچے مقاموں میں بدی، شیاطین اور اُن کے چیلوں کے ساتھ زور آزمائی ہو۔ چونکہ خدا کبھی شکست نہیں کھائے گا اِس لئے آپ کی فتح بھی یقینی ہے۔ آپ مقابلہ کرنے والوں کی اکثریت کے سبب سے نہ کانپیں۔ مشکلات اور ناممکنات کے ہوتے ہوئے نہ گھبرائیں۔ زخموں اور موت سے نہ ڈریں بلکہ روح کی دو دھاری تلوار کو چلاتے جائیں تو آپ کو مقتولوں کے ڈھیر نظر آئیں گے۔ جنگ خداوند کی ہے۔ وہی دشمن کو ہمارے ہاتھ میں کر دے گا۔ قدم جما کر اور ہمت کر کے جنگ میں کود پڑیں تو بدی کے لشکر پسپا ہو جائیں گے جیسے طوفان میں بھوسا۔

۹ جنوری

"خداوند نے ہمارے لئے بڑے بڑے کام کئے ہیں اور ہم شادمان ہیں۔" زبور ۱۲۶:۳

افسوس کہ کچھ ایماندار اِس خطرے میں ہیں کہ ہر معاملے کے تاریک پہلو کو دیکھیں۔ بجائے اِس کے کہ وہ یہ یاد کریں کہ خدا نے اُن کے لئے کیا کچھ کیا ہے، وہ متواتر اپنے دُکھوں اور محرومیوں پر غور کرتے رہتے ہیں۔ اگر اُن سے مسیح میں اُن کی زندگی کے بارے میں دریافت کریں تو وہ اپنی مشکلات، دُکھوں، مخالف حالات، افسوس ناک مقابلوں اور اپنے دل کی گناہ گاری کی کہانی سنائیں گے۔ وہ خدا کی وعدہ کی ہوئی مدد کا ذکر تک نہیں کریں گے۔ لیکن جس مسیحی کی روح صحت مند ہے وہ خوشی سے کہے گا کہ مَیں اپنے بارے میں کچھ نہ کہوں گا، بس جو کچھ کہوں گا خدا کی عزت کے لئے کہوں گا۔ "اُس نے مجھے ہولناک گڑھے اور دلدل کی کیچڑ میں سے نکالا اور اُس نے

میرے پاؤں چٹان پر رکھے اور میری رَوِش قائم کی۔ اُس نے ہمارے خدا کی ستائش کا نیا گیت میرے منہ میں ڈالا" (زبور ۴۰:۲۔۳)۔ "خداوند نے ہمارے لئے بڑے بڑے کام کئے ہیں اور مَیں شادمان ہوں۔"

خدا کے کسی فرزند کے تجربے کا یہ کیسا شاندار بیان ہے! بے شک یہ سچ ہے کہ ہم طرح طرح کی آزمائشوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، لیکن یہ بھی سچ ہے کہ خداوند ہمیں اِن میں سے بچا لیتا ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ ہم سے طرح طرح کی خطائیں ہوتی ہیں۔ اگرچہ ہمیں افسوس کے ساتھ یہ ماننا پڑتا ہے، لیکن اِس سے اہم حقیقت یہ ہے کہ ہمارا قادرِ مطلق مسیح ہمیں گناہ کے زور سے بچا لیتا ہے۔

جب اپنی گذشتہ زندگی پر غور کریں تو اِس سے انکار کرنا غلط ہو گا کہ ہم کسی وقت گناہ کی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے۔ لیکن یہ بات بھی اُتنی ہی غلط ہو گی اگر ہم اقرار نہ کریں کہ خداوند یسوع مسیح نے ہمیں اُس دلدل میں سے نکالا ہے۔ ہم اُس میں پھنسے نہیں رہے۔ ہمارا قادرِ مطلق مددگار اور راہنما "ہم کو فراوانی کی جگہ میں نکال لایا" (زبور ۶۶:۱۲)۔

ہماری حالت جتنی بری تھی ہمیں اُتنی ہی اونچی آواز سے اُس کا شکر کرنا چاہئے جس نے آج تک ہماری راہنمائی اور حفاظت کی۔ ہمارے دکھ درد خدا کی تعریف کا گلا نہیں گھونٹ سکتے۔ "اُس نے ہمارے لئے بڑے بڑے کام کئے ہیں اور ہم شادمان ہیں۔"

۱۰ جنوری

"ہم ... خداوند کے واسطے جیتے ہیں ..." رومیوں ۱۴: ۸

اگر خدا چاہتا تو ہم میں سے ہر ایک کو اُسی دم آسمان میں لے جاتا جب ہمیں نجات ملی۔ آنے والی زندگی کے لئے تیار ہونے کی خاطر ضروری نہ تھا کہ ہم یہیں ٹھہرے رہیں۔ یہ ممکن ہے کہ کوئی خداوند کو قبول کرتے وقت ہی نور میں مقدسوں کی میراث میں شریک ہونے کے لائق ہو۔ دوسری طرف سے یہ بھی سچ ہے کہ ہمارا پاکیزگی

کی طرف بڑھتے رہنا تاعمر جاری رہے گا۔ جب تک ہم اپنے بدن کو ایک طرف رکھ کر پردے کے اندر کے پاک ترین مکان میں خدا کی حضوری میں داخل نہ ہوں، تب تک ہماری پاکیزگی کا عمل جاری رہے گا۔ تو بھی اگر خداوند چاہتا تو وہ ہماری غیر کامل حالت کو کامل حالت میں بدل کر ہمیں فوراً آسمان میں لے جا سکتا تھا۔

تو پھر ہم کیوں اب تک یہیں ہیں؟ کیا خدا اپنے بچوں کو ضرورت سے زیادہ دیر تک فردوس سے محروم رکھے گا؟ زندہ خدا کا لشکر کیوں اب تک میدانِ جنگ میں ہے جبکہ ایک ہی حملے سے اُنہیں فتح حاصل ہو سکتی ہے؟ اُس کے بچے اب تک کیوں اِس زندگی کی بھول بھلیوں میں مارے مارے پھرتے ہیں جبکہ وہ اپنے مبارک لبوں کے ایک ہی لفظ سے اُنہیں آسمان میں اُن کی اُمیدوں کے مرکز میں لے جا سکتا ہے؟

جواب یہ ہے کہ وہ اب تک یہاں ہیں تا کہ ''خداوند کے واسطے'' جئیں اور دوسروں پر بھی اُس کی محبت کو آشکارا کریں۔ ہم اچھا بیج بونے کی خاطر زمین پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ہم سخت زمین پر ہل چلانے کے لئے ابھی یہیں ہیں۔ ہم ابھی یہیں ہیں تا کہ ''زمین کا نمک'' ہو کر دنیا کے لئے برکت کا باعث بنیں۔ ہم یہیں ہیں تا کہ اپنی روزمرہ زندگی سے مسیح کو جلال دیں۔ ہم اُس کے کارندے بلکہ اُس کے ہم خدمت ہوتے ہوئے زمین پر ہیں۔ خدا ہمیں توفیق بخشے کہ ہماری زندگی سے یہ مقاصد پورے ہو جائیں۔ وہ ہمیں توفیق دے کہ ہم سنجیدہ، مفید اور پاکیزہ زندگی گزاریں تا کہ اُس کے فضل کی تعریف ہو۔

۱۱ جنوری

''ہم اِس لئے محبت رکھتے ہیں کہ پہلے اُس نے ہم سے محبت رکھی۔'' ۱۔یوحنا ۴:۱۹

زمین پر جو بھی روشنی ہے اُس کا واحد سرچشمہ سورج ہے۔ اور ہمارے دل میں مسیح کے لئے تب ہی محبت ہوتی ہے جب مسیح خود ہمیں یہ محبت بخشے۔ یہ ایک عظیم اور دائمی حقیقت ہے کہ ہم محض اِس لئے اُس سے محبت رکھتے ہیں کہ پہلے اُس نے ہم سے محبت رکھی۔ ہماری اُس سے محبت اُس کی ہم سے محبت کا خوبصورت پھل ہے۔ اگر کوئی مخلوقات

کی تحقیق کرے تو ہو سکتا ہے کہ اِس سے وہ خدا کے عجیب و غریب کاموں کے سبب سے اُس کی ذات کے بارے میں حیران ہو جائے، لیکن خدا سے سرگرم محبت کا دِیا صرف پاک روح ہی روشن کر سکتا ہے۔

یہ کتنا بڑا معجزہ ہے کہ ہم جیسے انسان اِس نوبت تک پہنچائے جائیں کہ خداوند یسوع سے محبت کریں! یہ کتنی حیران کن بات ہے کہ اپنی عجیب و غریب محبت کو ہم باغیوں پر ظاہر کرنے سے اُس نے ہمیں اپنی طرف کھینچا! اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہم میں خدا کے لئے رتی بھر محبت نہ ہوتی اگر وہ اپنی محبت کا پیارا بیج ہمارے دل میں نہ بوتا۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ "خدا کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالی گئی ہے" (رومیوں ۵:۵)۔

لیکن اِس الٰہی محبت کی پیدائش کے بعد اِسے الٰہی خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ محبت ایک نازک پودا ہے۔ یہ عام انسانی زمین میں نہیں پنپ سکتا۔ ضروری ہے کہ اِسے آسمان کی طرف سے سینچا جائے۔ مسیح سے محبت ایک نہایت نفیس پھول ہے۔ اگر اِسے صرف وہی خوراک ملے جو ہمارے پتھر دل سے نکلتی ہے تو جلد ہی مرجھا جائے گا۔ جس طرح محبت آسمان سے اُترتی ہے اُسی طرح اِسے آسمانی روٹی کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ جب تک اِسے اوپر کی طرف سے من نہ ملے وہ اِس دنیا کے بیابان میں زندہ نہیں رہ سکتی۔ محبت کو محبت کی خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔

۱۲ جنوری

"... تُو ترازو میں تولا گیا اور کم نکلا۔" دانی ایل ۵: ۲۷

اچھا ہے کہ ہم بار بار خدا کے کلام کے ترازو میں اپنا وزن کریں۔ آپ کے لئے نہایت صحت مند عمل ہو گا اگر آپ داؤد کا کوئی زبور پڑھتے ہوئے اپنے آپ سے سوال کریں، "کیا مَیں یہ کہہ سکتا ہوں؟ کیا مجھے داؤد کا سا احساس ہوا؟ کیا میرا دل کبھی اُس طرح ٹوٹا جس طرح کہ داؤد کا جب اُس نے توبہ کے زبور لکھے؟ کیا مصیبت کی گھڑی میں میرا خدا پر بھروسا اُتنا ہی مضبوط تھا جتنا کہ داؤد کا تھا جب وہ عدلام کی غار یا عین جدی

کے قلعوں میں خدا کی رحمتوں کے گن گا رہا تھا؟ کیا مَیں زبور نویس سے ہم کلام ہو کر کہتا ہوں کہ "مَیں نجات کا پیالہ اُٹھا کر خداوند سے دعا کروں گا" (زبور ۱۱۶:۱۳)؟

پھر آپ مسیح کی زندگی پر نظر کرتے ہوئے پوچھیں کہ مَیں کہاں تک اُس کی مانند بن چکا ہوں؟ یہ دریافت کرنے کی کوشش کریں کہ کیا مجھ میں اُس کی سی حلیمی، فروتنی اور محبت بھری روح ہے؟ اِس کے بعد خطوط پر غور کریں اور اپنے آپ کو پرکھیں کہ آیا آپ کا تجربہ پولس رسول کے تجربے سے ملتا ہے۔ کیا آپ کبھی اُس کی طرح پکار اُٹھے کہ "ہائے مَیں کیسا کم بخت آدمی ہوں! اِس موت کے بدن سے مجھے کون چھڑائے گا؟" (رومیوں ۷:۲۴)۔ کیا آپ نے کبھی اُس کی سی گناہ گاری کا احساس کیا ہے؟ کیا آپ کبھی اپنی نظر میں سب سے بڑے گناہ گار اور مقدسوں میں سب سے چھوٹے تھے؟ کیا آپ اُس کی سی عقیدت کو تجربے سے جانتے ہیں؟ کیا آپ اُس کے ساتھ ہم کلام ہو کر کہہ سکتے ہیں کہ "زندہ رہنا میرے لئے مسیح ہے اور مرنا نفع" (فلپیوں ۱:۲۱)؟

اگر ہم خدا کا کلام اِس طرح پڑھتے ہوئے اپنی روحانی حالت کو پرکھیں تو ہم اکثر رُک کر یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ "اے خداوند، لگتا ہے کہ اِس مقام پر مَیں کبھی نہیں پہنچا۔ مجھے یہاں تک لے آ۔ مجھے سچی توبہ بخش، ایسی جس کا مَیں نے ابھی ذکر پڑھا ہے۔ مجھے ٹھوس ایمان بخش۔ مجھے دلی سرگرمی بخش۔ میری محبت کو بڑھا دے۔ مجھے حلیمی سے آراستہ کر۔ مجھے زیادہ یسوع کی مانند بنا۔ آگے کو مجھے کلامِ مقدس کے ترازو میں کم نہ ہونے دے۔ ایسا نہ ہو کہ عدالت کے دن کے ترازو میں کم نکلوں۔" "اگر ہم اپنے آپ کو جانچتے تو سزا نہ پاتے" (۱۔کرنتھیوں ۱۱:۳۱)۔

۱۳ جنوری

"جو پیاسا ہو وہ آئے اور جو کوئی چاہے آبِ حیات مفت لے۔" مکاشفہ ۲۲:۱۷

خداوند یسوع کہتا ہے کہ "مفت لے۔" وہ کسی طرح کی قیمت نہیں مانگتا۔ وہ اچھے احساسات نہیں مانگتا۔ آپ کے احساسات اچھے نہ بھی ہوں اگر آپ کا دل کرے تو آئیں۔

آپ کا نہ ایمان ہو نہ توبہ کا احساس، اُس کے پاس آئیں، وہ آپ کو دے گا۔ جس حالت میں بھی آپ ہوں، آئیں اور بغیر زر اور بغیر قیمت کے مفت لیں۔ وہ ضرورت مندوں کے لئے اپنے آپ کو دیتا ہے۔ کوئی کتنا ہی غریب کیوں نہ ہو وہ اِس چشمے سے پانی پی سکتا ہے۔ پیاسے مسافر چاہے ارغوانی چوغے میں ہوں یا چیتھڑوں میں بغیر پیسوں کے پی سکتے ہیں۔ کسی سخی نے یہ نلکا لگوایا اور ہم کوئی سوال کئے بغیر پانی پی لیتے ہیں۔

شاید صرف نفیس کپڑوں میں ملبوس بیگمات جو اپنی کاروں میں سوار ہو کر وہاں سے گزر رہی ہیں اُس سے نہ پیتی ہوں۔ اُنہیں پیاس تو بہت لگی ہوتی ہے، لیکن وہ اپنی گاڑی سے اُتر کر اُسی نلکے سے پینا گوارا نہیں کرتیں جس سے عوام پیتے ہیں۔ سڑک کے کنارے کے عام نلکے سے پینا وہ اپنی بے عزتی کا باعث سمجھتی ہیں۔ اِس لئے وہ خشک ہونٹوں کے ساتھ آگے بڑھتی ہیں۔ کتنے ہی لوگ اپنی خوبیوں اور نیک اعمال کی دولت کے سبب سے مسیح کے پاس نہیں آ سکتے۔ وہ کہتے ہیں "بچائے جانے کے سلسلے میں مَیں کسبیوں اور قاتلوں کی صف میں کھڑے ہونے کو تیار نہیں۔ کیا آسمان میں داخل ہونے کا وہی ایک راستہ ہے جس کی معرفت صلیب پر لٹکا ہوا ڈاکو داخل ہوا؟ مَیں اُس ڈاکو کی طرح نہیں بچایا جانا چاہتا۔" افسوس کہ ایسے مغرور لوگ زندگی کے پانی سے محروم رہ جائیں گے۔ لیکن "جو پیاسا ہو وہ آئے اور آبِ حیات مفت لے۔"

۱۴ جنوری

"خداوند میں مسرور رہ ..." زبور ۳۷:۴

جو لوگ سچی دین داری سے ناواقف ہیں اُنہیں یہ الفاظ عجیب لگتے ہوں گے، لیکن سچے ایماندار کے نزدیک یہ ایک جانی پہچانی تعلیم کی محض تصدیق ہیں۔ ایسے ایماندار کی زندگی کے بارے میں یہاں بتایا گیا ہے کہ وہ خداوند میں مسرور ہے۔ اِس سے اِس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ سچی دین داری خوشی سے معمور ہوتی ہے۔ جو لوگ خداوند سے دُور ہیں اُنہیں مسیح کی پیروی میں خوشی کی کوئی بات نظر نہیں آتی۔ اُن کی نگاہ

میں یہ صرف محنت، خود انکاری اور بوجھ ہے۔ اُنہیں اِس میں رَتی بھر خوشی اور سرور نظر نہیں آتا۔ اگر وہ کبھی ایمان کا لبادہ اوڑھ بھی لیتے ہیں تو یا تو اِس لئے کہ اِس سے اُنہیں کوئی دنیاوی فائدہ ہونے کی اُمید ہوتی ہے یا وہ کسی مجبوری کے تحت ایسا کرتے ہیں۔ اکثر لوگوں کو مسیح کی پیروی میں خوشی نہایت عجیب لگتی ہے۔ اُن کے نزدیک پاکیزگی اور خوشی ایک دوسری کی ضد ہیں۔

لیکن وہ لوگ جو خداوند مسیح کے سچے پیروکار ہیں جانتے ہیں کہ ایمان اور خوشی میں ایک مبارک یگانگت ہے۔ اِنہیں دوزخ کے پھاٹک بھی الگ الگ نہیں کر سکتے۔ جو پورے دل سے خدا کو پیار کرتے ہیں، اُن کا تجربہ یہی ہوتا ہے کہ اُس کی راہیں خوشی کی راہیں اور اُس کے تمام راستے پُراطمینان ہیں۔ مقدسین اپنے خداوند میں اِتنی خوشی پاتے ہیں کہ وہ محض رسمی طور سے اُس کی پیروی نہیں کرتے بلکہ چاہے ساری دنیا اُس کے نام پر لعنت کرکے اُسے رد کرے وہ پھر بھی اُسی کے پیچھے پیچھے ہو لیں گے۔

ہم مجبوراً خدا سے نہیں ڈرتے، ہم اُس کی گواہی کسی کے کہنے پر نہیں دیتے، ہمیں پاکیزگی کی طرف گھسیٹا نہیں جاتا نہ خدمت پر ہانکا جاتا ہے۔ نہیں، ہماری پاکیزگی ہماری خوشی ہے۔ ہماری اُمید خوشی سے معمور ہے اور خداوند کے کلام پر چلنا ہمارا سرور ہے۔ خوشی اور یسوع مسیح کی پیروی کا چولی دامن کا ساتھ ہے جس طرح کہ جڑ اور پھول کا ہے۔

۱۵ جنوری

"سارہ نے کہا کہ خدا نے مجھے ہنسایا اور سب سننے والے میرے ساتھ ہنسیں گے۔"

پیدائش ۲۱: ۶

یہ فطرت کے قوانین کے خلاف تھا کہ عمر رسیدہ سارہ کے بطن سے بیٹا پیدا ہو۔ اِسی طرح یہ تمام قواعد کے خلاف ہے کہ مجھ پرلے درجے کے گناہ گار کو یہ فضل مل جائے کہ خداوند مسیح کا روح مجھ میں سکونت کرنے لگے۔ مَیں جو کہ بالکل مایوس تھا میری طبیعت خشک، مرجھائی ہوئی، بنجر اور لعنتی صحرا کی مانند تھی۔ مجھ جیسے نالائق انسان کو چنا گیا کہ مجھ

میں پاکیزگی کا پھل پیدا ہو۔ چنانچہ لازم ہے کہ اُس ناقابل فہم فضل کے لئے جو مجھے خداوند کی طرف سے ملا خوشی مناؤں۔ مَیں نے یسوع کو پا لیا ہے اور وہ ابد تک میرا ہے۔ اِس وجہ سے مَیں خداوند کے جلال کے لئے خوشی کے زبور گاؤں گا کہ اُس نے مجھ ناچیز پر رحم کیا ہے۔ ''میرا دل خداوند میں مگن ہے۔ میرا سینگ خداوند کے طفیل سے اونچا ہوا۔ میرا منہ میرے دشمنوں پر کھل گیا ہے کیونکہ مَیں تیری نجات سے خوش ہوں'' (۱۔سموئیل ۲:۱)۔

کاش تمام لوگ جو دوزخ سے میری عظیم نجات کے بارے میں سنیں میرے ساتھ خوشی کے نعرے ماریں۔ میرے گھر کے افراد میرے کثرت کے اطمینان میں شریک ہوں۔ میرے دوست احباب میری بڑھتی ہوئی خوشی میں شریک ہوں۔ میری کلیسیا میری شکر گزاری سے بھرپور گواہی سے تقویت پائے۔ یہاں تک کہ دنیا والے بھی روزمرہ کی زندگی میں میری خوشی سے متاثر ہوں۔ میری خوشی بڑھتی جائے جب میری سوچ کا مرکز میرا محبوب یعنی یسوع ہے۔ میرا خداوند خوشی کا سمندر ہے۔ میری روح اُس میں غوطہ مارے اور اُس کی رفاقت سے محظوظ ہو۔ سارہ اپنے بیٹے پر نظر کر کے خوشی سے سرشار ہو کر ہنس رہی تھی۔ اور اُس کے تمام عزیز و اقارب اُس کی خوشی میں شریک ہوئے۔ تُو بھی اے میری جان، مسیح پر نظر کرتے ہوئے آسمان اور زمین کو للکار کہ وہ تیری ناقابل بیان خوشی میں شریک ہوں۔

۱۶ جنوری

''مَیں اُنہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وہ ابد تک کبھی ہلاک نہ ہوں گی ...''

یوحنا ۱۰:۲۸

سچا مسیحی بے اعتقادی کو کبھی ہلکی سی چیز نہ سمجھے، کیونکہ خدا کو ضرور بڑا دکھ ہو گا اگر اُس کا کوئی فرزند اُس کی محبت، کلام اور وفاداری پر شک کرے۔ ہم کس طرح اُس کے سنبھالنے والے فضل پر شک کر کے اُسے رنجیدہ کر سکتے ہیں؟ اے ایماندار! یہ خدا کے بیش قیمت کلام کے ہر ایک وعدے کے بالکل اُلٹ ہے کہ وہ تجھے بھول جائے یا ہلاک

ہونے دے۔ اگر یہ ممکن ہوتا تو وہ کس طرح سچا ٹھہرتا جس نے کہا کہ ''کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی ماں اپنے شیر خوار بچے کو بھول جائے اور اپنے رحم کے فرزند پر ترس نہ کھائے؟ ہاں، وہ شاید بھول جائے پر مَیں تجھے نہ بھولوں گا'' (یسعیاہ ۴۹: ۱۵)۔ ایسے وعدے کی کیا قدر ہوتی اگر وہ ہمیں بھول جاتا؟ ''خداوند تجھ پر رحم کرنے والا یوں فرماتا ہے کہ پہاڑ تو جاتے رہیں اور ٹیلے ٹل جائیں، لیکن میری شفقت کبھی تجھ پر سے جاتی نہ رہے گی اور میرا صلح کا عہد نہ ٹلے گا'' (یسعیاہ ۵۴: ۱۰)۔

خداوند کے اِن الفاظ کا کیا بنتا کہ ''مَیں اُنہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وہ (بھیڑیں) ابد تک کبھی ہلاک نہ ہوں گی اور کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا۔ میرا باپ جس نے مجھے وہ دی ہیں سب سے بڑا ہے اور کوئی اُنہیں باپ کے ہاتھ سے نہیں چھین سکتا'' (یوحنا ۱۰: ۲۸-۳۰)؟

اگر یہ ممکن ہوتا تو فضل کی تعلیم کا کیا مطلب ہوتا؟ اگر خدا کا ایک بھی فرزند ہلاک ہو جاتا تو یہ تعلیم جھٹلائی جاتی۔ خدا کی صداقت قائم نہ رہتی۔ اُس کی عزت، قدرت، فضل، عہد، قسم سب کے سب جھوٹے ٹھہریں گے اگر اُن میں سے ایک بھی ہلاک ہو جائے جس نے مسیح کے بہائے ہوئے خون کا سہارا لیا۔ اِس طرح کے خوف کو جو خدا کی بے عزتی کا باعث ہے جھٹک دیں۔ اُٹھ کر خاک کو جھاڑیں اور اپنے خوبصورت لباس کو زیب تن کر لیں۔ یاد رکھیں کہ اُس کے اِس وعدے پر کہ آپ کبھی ہلاک نہ ہوں گے شک کرنا گناہ ہے۔ آپ اپنی ہمیشہ کی زندگی کے بارے میں خوشی منائیں جو آپ کو خداوند کی طرف سے ملی ہے۔

۱۷ جنوری

''اے خداوند! بچا لے ...'' زبور ۱۲: ۱

یہ ایک نہایت مختصر دعا ہے۔ داؤد وفادار آدمیوں کی کمی کا غم کر رہا تھا، اِس لئے وہ خداوند سے دعا کر رہا تھا۔ جب مخلوق نے جواب دے دیا تو وہ خالق کے پاس

بھاگا۔ اگر اُسے اپنی بے بسی کا احساس نہ ہوتا تو وہ مدد کے لئے نہ پکارتا۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ صداقت کی خاطر خود بھی کچھ کرنے کو تیار تھا کیونکہ "مدد" کا لفظ وہاں غیر مناسب لگتا ہے جہاں ہم کچھ نہیں کرتے۔ یہ چار چھوٹے چھوٹے الفاظ ایک براہِ راست واضح اور مخصوص دعا ہیں۔ یہ بہت سی لمبی لمبی دعاؤں کی نسبت زیادہ زور دار اور پُرمعنی ہیں۔ زبور نویس اپنی ٹھوس دعا کے ساتھ فوراً اپنے خدا کے پاس بھاگتا ہے۔ اُس کا ذہن اِس کے بارے میں صاف ہے کہ کیا کچھ کس سے مانگے۔ اے خداوند، ہمیں اِسی مبارک طریقے سے دعا کرنا سکھا۔

اِس طرح کی دعا کے بے شمار مواقع ہوتے ہیں۔ جب دکھ مصیبت کے دن تمام انسانی مددگار بے بس ثابت ہوتے ہیں تو آزمائش میں مبتلا ایماندار کے لئے یہ نہایت موزوں دعا ہے۔ پاک کلام کی کسی تعلیم کو نہ سمجھنے کے وقت جب اپنی آنکھیں اُٹھا کر پکار اُٹھیں کہ "اے خداوند، مدد کر" تو پاک روح جو کہ ہمارا عظیم اُستاد ہے ہمارے ذہن کو روشن کرنے کو تیار ہوتا ہے۔ جب ہم روحانی جنگ میں ہوں تو خدا کے تخت کی طرف سے کمک مانگ سکتے ہیں۔ جو خدا کے تاکستان میں محنت کر رہے ہیں وہ ضرورت کے وقت اِس طرح مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ خوف زدہ اور شکی گناہ گار متلاشی یہی مختصر، مگر ٹھوس دعا کریں۔ جس حالت میں بھی ہوں یہ دعا ہماری ضرورت کا واحد حل ہے۔ "اے خداوند، بچا لے۔ اے خداوند، مدد کر" کی دعا جیتے اور مرتے کے لبوں پر موزوں ہے۔ یہ مصیبت زدہ، مشقت اُٹھانے والے، خوشی منانے اور غم کرنے والے، سب کے لئے نہایت مفید دعا ہے۔ وہی ہمارا مددگار ہے۔ مدد کے لئے پکارنے میں ہم کسی طرح بھی سستی نہ کریں۔

اگر یہ دعا سنجیدگی سے یسوع کے نام سے کی جائے تو اِس کا جواب یقینی ہے۔ خداوند کا کردار اِس بات کا ضامن ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو اُن کے حال پر نہیں چھوڑے گا۔ اُس کا ہمارے ساتھ باپ اور دُولھے کا رشتہ اُس کی مدد کی ضمانت دیتا ہے۔ مسیح کو ہماری خاطر دینے میں ہر اچھی نعمت کا وعدہ شامل ہے۔ وہ اپنے اِس وعدے سے کبھی نہیں پھرے گا کہ "ہراساں نہ ہو ... مَیں تیری مدد کروں گا" (یسعیاہ ۴۱: ۱۳)۔

۱۸ جنوری

"... تیرا فدیہ دینے والا..." یسعیاہ ۵۴: ۵

فدیہ دینے والا یسوع ہمارا ہے بلکہ ابد تک ہمارا ہے۔ اُس کے تمام کے تمام منصب ہماری خدمت میں موجود ہیں۔ وہ ہماری خاطر بادشاہ، کاہن اور نبی ہے۔ جب کبھی ہم اپنے نجات دہندہ کے کسی نئے لقب کا ذکر پڑھتے ہیں تو ہم فوراً اُسے اپنائیں۔ اُس کو یہ لقب بھی ہماری خدمت کے لئے دیا گیا ہے۔ چرواہے کی لاٹھی، باپ کی چھڑی، کپتان کی تلوار، کاہن کا عمامہ، شہزادے کا عصا، نبی کا چوغہ-- یہ سب کے سب ہمارے ہیں۔ یسوع اپنے جلال کے ہر پہلو کو ہماری سرفرازی کے لئے بروئے کار لاتا ہے۔ بیٹا ہونے کے ناتے سے اُس کا کوئی ایسا منصب نہیں جسے وہ ہمارے دفاع کے لئے میدان میں نہ لائے۔ ہمارا ختم نہ ہونے والا ذخیرہ خانہ اُس کی الٰہی ذات ہے۔

اُس کی انسانیت جسے اُس نے ہماری خاطر اوڑھ لیا، وہ بھی اپنی پوری کاملیت میں ہماری برکت کے لئے ہے۔ وہ ہمیں اپنی بے داغ ذات میں شریک کرتا، اپنی پاک زندگی کو ہماری نجات کے لئے وقف کرتا اور اپنی کامل فرماں برداری اور متواتر خدمت کا اجر ہمارے کھاتے میں ڈالتا ہے۔ وہ ہمیں اپنا بے داغ لباس پہناتا ہے۔ اُس کی دمکتی خوبیاں ہماری آرائش کا باعث بن گئی ہیں اور اُس کی موت میں ظاہر ہونے والی حلیمی ہمارے فخر کا باعث بن گئی ہے۔

چرنی سے وہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ خدا کس طرح انسان کے پاس آیا۔ اُس کی صلیب دکھاتی ہے کہ انسان کس طرح خدا کے پاس جا سکتا ہے۔ اُس کے سارے خیال، اعمال، الفاظ، معجزے، دعائیں سب ہمارے لئے تھیں۔ وہ ہماری خاطر رنج سے آشنا ہوا۔ اُس نے ہمیں اپنی زندگی کی مشقت کا پورا پھل عنایت کر دیا۔ وہ "ہمارا خداوند یسوع مسیح" کہلانے سے نہیں شرماتا حالانکہ وہ "مبارک اور واحد حاکم، بادشاہوں کا بادشاہ اور

خداوندوں کا خداوند ہے۔" مسیح ہر لحاظ سے ہمارا مسیح ہے تا کہ ابد تک اُس سے محظوظ ہوں۔ اے میری جان، پاک روح کی طاقت سے آج صبح اُسے "میرا فدیہ دینے والا" کہہ۔

۱۹ جنوری

"وہ سب روح القدس سے بھر گئے..." اعمال ۲:۴

اگر آج ہم سب پاک روح سے معمور ہو جاتے تو یہ کتنا مبارک دن ہوتا! اِس معموری کا نتیجہ ناقابل بیان ہوتا۔ اِسی روح کی حضوری کا لازمی نتیجہ زندگی، تسلی، نور، پاکیزگی، قدرت، اطمینان اور اِسی طرح کی اَور بہت سی برکات ہوتا۔ یہ مقدس **تیل** بن کر ایماندار کے سر کو مسح کر کے اُسے مقدسین کی کہانت کے لئے مخصوص کرتا ہے اور اُسے فضل بخشتا ہے کہ اِس منصب کی خدمت کو صحیح طور سے بروئے کار لائے۔

وہ واحد پاک صاف کرنے والے **پانی** کے طور سے ہمیں گناہ کی گرفت سے آزاد کرتا اور ہماری تقدیس کر کے خداوند کی خوشی کے لئے ہم میں "نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادے کو انجام دینے کے لئے پیدا کرتا ہے" (فلپیوں ۲:۱۳)۔

وہ **نور** کے طور سے ہم پر پہلے ہماری گناہ آلودہ حالت ظاہر کرتا ہے اور بعد میں ہم پر خداوند مسیح کو منکشف کرتا اور ہماری پاکیزہ زندگی کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ اِس آسمانی روشنی سے منور ہو کر ہم آگے کو تاریکی نہیں بلکہ خداوند میں نور ہیں۔

پاک روح **آگ** بن کر ہمیں ہر طرح کے کھوٹ سے پاک کر کے ہمارے مخصوص شدہ دل کو جوش دلاتا ہے۔ وہ قربان گاہ کا شعلہ ہے جس سے ہم اِس قابل ہو جاتے ہیں کہ اپنی پوری جان زندہ قربانی کے طور پر خدا کو پیش کریں۔

وہ آسمانی **شبنم** ہے جو ہمارے بنجر پن کو دُور کر کے ہماری زندگی کو زرخیز بناتی ہے۔ کاش وہ اِسی گھڑی عالمِ بالا سے ہم پر نازل ہو! ایسی شبنم اِس دن کا کتنا شاندار آغاز ہو!

وہ **کبوتر** کے طور پر محبت کے پُر اطمینان پَر پھیلا کر کلیسیا اور اُس کے ممبران پر منڈلائے گا۔ اور تسلی دینے والے کی صورت میں ہماری فکروں اور شکوک و شبہات کو دُور

کر دے گا جو اُس کے محبوبوں کے اطمینان کو خراب کرتے ہیں۔

ہوا کے طور پر وہ آدمیوں میں زندگی کا دم پھونکتا ہے۔ کاش کہ ہم آج بلکہ ہر روز اُس کی حضوری سے فیض یاب ہوں۔

۲۰ جنوری

"دیکھو مَیں حکم کروں گا اور بنی اسرائیل کو سب قوموں میں جیسے چھلنی سے چھانتے ہیں چھانوں گا اور ایک دانہ بھی زمین پر گرنے نہ پائے گا۔" عاموس ۹:۹

ہر طرح کا چھاننے کا عمل خداوند تعالٰی کے حکم سے ہوتا ہے۔ اِس سے پیشتر کہ شیطان ایوب کو چھوئے اُسے اجازت لینی پڑتی ہے بلکہ ایک لحاظ سے ہمارا چھانا جانا براہِ راست خدا کا کام ہوتا ہے کیونکہ اوپر کی آیت میں بتایا گیا ہے کہ "مَیں ... چھانوں گا۔" ممکن ہے شیطان اِس خیال سے چھلنی کو پکڑے کہ دانے کا ستیاناس کرے، لیکن ہمارے مالک کی قدرت کی معرفت وہی عمل جس سے دشمن دانے کو ختم کرنا چاہتا ہے اُس کی پاکیزگی کا باعث بن جاتا ہے۔ اے خداوند کے چھانے ہوئے قیمتی دانے، اِس مبارک حقیقت سے تسلی پا کہ خدا دانے نکالنے کے ڈنڈے اور چھلنی دونوں کو اپنے جلال اور تیری بہتری کے لئے استعمال میں لاتا ہے۔

خداوند دانے اور بھوسے کو ضرور الگ کرے گا۔ اِس لئے چھاج کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہوا میں صرف زندہ دانہ قائم رہے گا۔ بھوسے کو ہوا اُڑا لے جائے گی۔

خداوند کا گیہوں کا دانہ بالکل محفوظ ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے دانے کو بھی محفوظ رکھنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ چونکہ خدا خود چھانتا ہے اِس لئے یہ ایک نہایت سنجیدہ عمل ہے۔ وہ ہر مقام میں "سب قوموں میں" اُن کو چھانتا ہے اور وہ نہایت باریکی سے کام لیتا ہے "جیسے چھلنی سے چھانتے ہیں۔" لیکن اِس کے باوجود چھوٹے سے چھوٹے، ہلکے سے ہلکے دانے کو بھی گرنے نہیں دیا جائے گا۔ خداوند کی نگاہ میں ایک ایک ایماندار قیمتی ہے۔ وہ اپنی ایک بھی بھیڑ کو گم نہیں ہونے دیتا۔ سُنار ایک بھی ہیرے کو نہیں بھولتا۔ ماں

اپنے کسی بچے کو گم نہیں ہونے دیتی اور کوئی آدمی اپنے کسی عضو سے بے پروا نہیں ہوگا۔ اِسی طرح خدا بھی اپنے چھڑائے ہوئے لوگوں میں سے ایک کو بھی ہلاک نہیں ہونے دے گا۔ ہم کتنے ہی چھوٹے کیوں نہ ہوں، اگر ہم خداوند کے ہیں تو اِس کے لئے خوشی منا سکتے ہیں کہ ہم خداوند یسوع مسیح میں محفوظ ہیں۔

۲۱ جنوری

"...نجات دینے پر قادر..." یسعیاہ ۶۳:۱

نجات کے لفظ میں سب کچھ شامل ہے۔ بچ جانے کی خواہش سے لے کر موت بلکہ جلال میں داخل ہونے تک سب کچھ اِس میں سمویا ہوا ہے۔ یہاں خدا کی رحمتوں کو ایک ہی لفظ میں ادا کیا گیا ہے۔ مسیح نہ صرف اُن کو بچا سکتا ہے جو توبہ کرتے ہیں بلکہ لوگوں کو توبہ کرنے پر مائل بھی کر سکتا ہے۔ جو ایمان لاتے ہیں اُنہیں وہ آسمان میں لے جائے گا بلکہ وہ اِتنا قادر ہے کہ وہ اُنہیں نیا دل دے سکتا اور اُن میں ایمان بھی پیدا کر سکتا ہے۔ وہ اِس قابل ہے کہ جو آدمی پاکیزگی سے نفرت کرتا ہے اُسے یہاں تک تبدیل کر دے کہ وہ پاکیزگی کو عزیز رکھنے لگے۔ جو اُس کے نام کی تحقیر کرتا ہے وہ اُسے یہاں تک لا سکتا ہے کہ وہ اُس کے سامنے گھٹنے ٹیکے بلکہ خدا کی قدرت اُس کی بعد کی زندگی میں بھی قدم قدم پر نظر آتی ہے۔ ایماندار کی زندگی الٰہی معجزوں کا ایک سلسلہ ہے۔ جھاڑی جل رہی ہے لیکن بھسم نہیں ہوتی۔ جن لوگوں کو اُس نے پاک کر دیا ہے اُنہیں وہ پاکیزگی میں قائم رکھنے کی قدرت رکھتا ہے۔ وہ اُنہیں اپنے خوف اور محبت میں قائم رکھ سکتا ہے جب تک کہ وہ آسمان میں کاملیت تک نہ پہنچیں۔

مسیح کسی کو بچا کر اُسے اُس کے حال پر نہیں چھوڑ دیتا بلکہ جس نے نیک کام شروع کیا ہے وہ اُسے جاری بھی رکھتا ہے۔ جس نے مردہ روح میں زندگی کا بیج ڈالا ہے، وہ اِس نئی زندگی کو قائم رکھتا ہے جب تک کہ وہ گناہ کا ہر ایک بندھن توڑ کر زمین سے کوچ کر کے آسمان میں منتقل نہ ہو جائے۔

اے ایماندار، یہ آپ کی حوصلہ افزائی کا باعث ہو۔ کیا آپ کسی عزیز کے لئے دعا کر رہے ہیں؟ دعا کرنا نہ چھوڑیں کیونکہ مسیح ''نجات دینے پر قادر ہے''۔ آپ باغی کو نہیں بچا سکتے، لیکن خدا اُسے بچانے پر قادر ہے۔ کیا آپ کی اپنی حالت آپ کی پریشانی کا باعث ہے؟ خوف نہ کریں کیونکہ اُس کی قدرت اِس سے نپٹنے کے لئے کافی ہے۔ مسیح نجات دینے پر قادر ہے۔ اِس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اُس نے آپ کو بچا لیا ہے۔

۲۲ جنوری

''ہاں وہی خداوند کی ہیکل کو بنائے گا اور وہ صاحبِ شوکت ہو گا...'' زکریاہ ۶: ۱۳

خداوند مسیح آپ اپنی روحانی ہیکل کو تعمیر کرنے والا ہے۔ اور اُس نے اِسے اپنی لاتبدیل محبت، قادرِ مطلق فضل اور بے خطا وفاداری کے پہاڑ پر تعمیر کیا ہے۔ لیکن جیسے سلیمان کی ہیکل میں تھا ویسے یہاں پر بھی ہوتا ہے۔ سامان کو پہلے تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ لبنان کے دیودار موجود ہیں، لیکن وہ ابھی تعمیری کام کے لئے تیار نہیں کئے گئے۔ اُنہیں کاٹا نہیں گیا۔ اُن کے تختے اور شہتیر نہیں بنائے گئے جو خداوند کی ہیکل کی شان کو دوبالا کریں گے۔ پتھر بھی ابھی کان میں ہی پڑے ہیں۔ اُنہیں صحیح شکل میں ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ یہ سارا کام مسیح خود کرتا ہے۔ ہر ایک ایماندار ہیکل میں اپنی اپنی جگہ کے لئے تیار کیا جا رہا ہے، پالش کیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ کام مسیح اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ دکھ مصیبت اُس وقت ہی ہماری پاکیزگی کا باعث بنتے ہیں جب وہ اُنہیں اِس مقصد کے لئے استعمال کرے۔ ہماری دعائیں اور کاوشیں ہمیں آسمان کے لئے تیار نہیں کر سکتیں جب تک مسیح اپنے ہاتھ سے ہمارے دلوں کو صحیح طور سے تشکیل نہ دے۔

سلیمان کی ہیکل میں ''نہ مارتول، نہ کلہاڑی، نہ لوہے کے کسی اَوزار کی آواز ... سنائی دی'' (۱۔سلاطین ۶: ۷) کیونکہ سارا مال تیار کی ہوئی صورت میں لایا گیا۔ جو ہیکل

خداوند یسوع تعمیر کر رہا ہے اُس کا بھی یہی حال ہے۔ پوری تیاری زمین پر کی جا رہی ہے۔" جب ہم آسمان میں پہنچیں گے تو ہماری پاکیزگی کی تربیت وہاں نہیں کی جائے گی۔ ہمیں دُکھوں کی معرفت وہاں تشکیل نہیں دیا جائے گا۔ اِس بات کی ضرورت ہے کہ ہم یہاں زمین پر ہی تیار کئے جائیں۔ یہ سب کچھ مسیح پہلے کرے گا۔ جب وہ اپنا کام کر چکا تو اُس کا محبت بھرا ہاتھ ہمیں موت کے دریا کے پار کر کے آسمانی یروشلیم میں داخل کرے گا تاکہ اپنے خداوند کی ہیکل میں ابد تک ستون کا کام دیں۔

۲۳ جنوری

"... افرائیم ایک چپاتی ہے جو اُلٹائی نہ گئی۔" ہوسیع ۷:۸

وہ چپاتی جو اُلٹائی نہ گئی ہو ایک طرف سے کچی ہوتی ہے۔ افرائیم بھی اِسی طرح کا تھا۔ کئی لحاظ سے خدا کے فضل نے اُسے نہیں چھوا تھا۔ گو کچھ فرماں برداری تھی، لیکن زیادہ تر بغاوت ہی تھی۔ اپنے آپ کو پرکھیں۔ کہیں آپ کی بھی یہی حالت تو نہیں؟ کیا خدا کے فضل نے آپ کی ذات کو چھو لیا ہے؟ یہاں تک کہ اِسے آپ کے اعمال، کلام اور خیالوں میں دیکھا جا سکتا ہے؟ آپ کا نشانہ اور آپ کی دعا یہی ہونی چاہئے کہ میری روح، جسم اور جان کی تقدیس ہو۔ گو آپ کی زندگی میں پاکیزگی پایہ تکمیل کو نہیں پہنچی، تاہم اُس نے آپ کی شخصیت کے ہر پہلو کو چھوا ضرور ہے۔ ایسا بالکل نہیں ہونا چاہئے کہ ایک شعبے میں تو پاکیزگی نظر آئے اور دوسرے میں ابھی گناہ راج کرتا ہو، ورنہ آپ بھی اُس چپاتی کی مانند ہوں گے جسے اُلٹایا نہ گیا ہو۔

جو چپاتی اُلٹائی نہ جائے وہ جلد ہی ایک طرف سے جل جائے گی۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو کئی باتوں میں جنون کی حد تک جوشیلے ہیں یا فریسیوں کی سی ظاہر داری کے جوش سے جل رہے ہیں۔ باتوں میں بے حد دینی ظاہرداری کے ہوتے ہوئے بھی وہ حقیقت میں سچی دین داری سے خالی ہیں۔ وہ ظاہر میں فرشتے، لیکن باطن میں شیطان ہیں۔ جو چپاتی ایک طرف سے جل جاتی ہے وہ دوسری طرف سے کچی ہوتی ہے۔

اے خداوند، اگر میری حالت یہی ہے تو مجھے اُلٹا دے۔ میری غیر پاکیزہ فطرت کو اپنی محبت کی آگ کی طرف پھیر تا کہ وہ مُقدّس گرمائی کو جانے۔ میرا جلا ہوا حصہ ذرا ٹھنڈا ہونے دے تا کہ مَیں اپنی کمزوریوں کو پہچان سکوں۔ مَیں دو دِلا آدمی نہ بنوں بلکہ ایسا جو پوری طرح تیرے فضل کے طابع ہو۔ کیونکہ مَیں خوب جانتا ہوں کہ اگر مَیں ایسی چپاتی کی مانند بنوں جو اُلٹائی نہ گئی ہو اور دونوں طرف سے تیرے فضل کے ماتحت نہ بنوں تو ابد تک جلتا جاؤں گا۔

۲۴ جنوری

"بھیڑ میں سے ایک عورت نے پکار کر اُس سے کہا مبارک ہے وہ رحم جس میں تُو رہا اور وہ چھاتیاں جو تُو نے چوسیں۔ اُس نے کہا، ہاں۔ مگر زیادہ مبارک وہ ہیں جو خدا کا کلام سنتے اور اُس پر عمل کرتے ہیں۔" لوقا ۱۱: ۲۷، ۲۸

بہت سے لوگ تصور کرتے ہیں کہ خداوند یسوع کی ماں بننا اِس لئے خاص اعزاز تھا کہ وہ اپنے بیٹے کے دل کی تہہ میں جھانک سکتی تھی اور ہمیں یہ موقع حاصل نہیں۔ لیکن ہم نہیں جانتے کہ آیا بی بی مریم کو دوسروں کی نسبت زیادہ معلوم تھا یا نہیں، البتہ جو کچھ وہ جانتی تھی اُسے اُس نے اپنے دل میں ذخیرہ کر لیا۔ لیکن اناجیل کو پڑھ کر ہمیں ایسا نہیں لگتا کہ وہ دیگر شاگردوں سے زیادہ کچھ جانتی تھی۔ جو کچھ وہ جانتی تھی ہم بھی معلوم کر سکتے ہیں۔

کیا آپ ہمارے اِس دعوے پر تعجب کرتے ہیں؟ ذیل کی آیت اِس دعوے کی تصدیق کرتی ہے: "خداوند کے راز کو وہی جانتے ہیں جو اُس سے ڈرتے ہیں" (زبور ۲۵:۱۴)۔ نیز خداوند مسیح کے الفاظ کو یاد کریں۔ "اب سے مَیں تمہیں نوکر نہ کہوں گا کیونکہ نوکر نہیں جانتا کہ اُس کا مالک کیا کرتا ہے بلکہ تمہیں مَیں نے دوست کہا ہے۔ اِس لئے کہ جو باتیں مَیں نے اپنے باپ سے سُنیں وہ سب تم کو بتا دیں" (یوحنا ۱۵:۱۵)۔ ہمارے خداوند نے یہاں تک اپنے دل کے بھید بتا دیئے کہ جو کچھ بھی ہمارے لئے مفید ہے وہ اُس

میں سے کچھ بھی ہم سے چھپائے نہیں رکھتا۔ اُس نے ہمیں یہ کہہ کر تسلی دی کہ "اگر نہ ہوتے تو مَیں تم سے کہہ دیتا" (یوحنا ۱۴:۲)۔

کیا وہ آج بھی اپنے آپ کو ہم پر ظاہر نہیں کرتا جبکہ دنیا پر نہیں کرتا؟ اِس لئے ہم اُس عورت کے ہم زبان ہو کر نہیں پکاریں گے کہ "مبارک ہے وہ رحم جس میں تُو رہا۔" بلکہ ہم خداوند کا شکر کریں گے کہ اُس کا کلام سن کر اور اُسے قبول کر کے ہمیں اپنے نجات دہندہ کے ساتھ ویسی ہی حقیقی رفاقت نصیب ہوئی جیسی کہ کنواری مریم کو ہوئی تھی۔ اور ہم اُس کے دل کے بھیدوں سے ویسے ہی واقف ہوئے ہیں جیسے کہ اُس وقت بی بی مریم اُن سے واقف تھی۔ وہ شخص کتنا مبارک ہے جسے یہ اعزاز حاصل ہے!

۲۵ جنوری

"...اُونچے پہاڑ پر چڑھ جا..." یسعیاہ ۴۰:۹

خداوند مسیح کے بارے میں ہمارا علم کسی پہاڑ پر چڑھنے کی مانند ہے۔ جب آپ پہاڑ کے دامن میں کھڑے ہیں تو آپ کو تھوڑا ہی نظر آتا ہے۔ پہاڑ بہت اُونچا لگتا ہے۔ نیچے کسی چھوٹی سی وادی میں ہوتے ہوئے آپ کو دو ایک ندی نالوں کے علاوہ کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ وہ زیادہ لمبی اور چوڑی معلوم ہوتی ہے۔ جیسے جیسے آپ آگے بڑھتے ہیں آپ کی نگاہ کی حد بڑھتی جاتی ہے۔ جب آخر میں چوٹی تک پہنچیں تو آپ کی آنکھوں کے سامنے ایک وسیع علاقہ پڑا ہے۔ اِس طرف درختوں کا ذخیرہ ہے تو دوسری طرف دُور سے کوئی بڑا شہر نظر آتا ہے۔ بائیں طرف کوئی دریا اور دائیں طرف دُور اُفق میں ایک اَور پہاڑ ہے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر آپ خوشی سے پکار اُٹھتے ہیں کہ میرے تو خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ اِتنا وسیع علاقہ دیکھوں گا۔

مسیحی زندگی بھی ایسی ہی ہے۔ اگر ہم نے ابھی ابھی مسیح کو قبول کیا ہے تو ہماری اُس کے بارے میں نظر نہایت محدود ہے۔ جتنی زیادہ اونچائی پر چڑھتے ہیں ہماری نظر میں اُس کی خوبصورتی اُتنی ہی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ لیکن اِس سلسلے میں کون چوٹی تک

پہنچا ہے؟ کس نے مسیح کی محبت کی پوری اونچائی اور گہرائی کو جان لیا، اُس محبت کی جو جاننے سے باہر ہے؟ عمر رسیدہ پولس رسول روم کی ایک جیل میں بیٹھے ہوئے ہماری نسبت زیادہ وثوق سے کہہ سکا کہ ''جس کا مَیں نے یقین کیا اُسے جانتا ہوں'' (۲۔تیم ۱:۱۲) کیونکہ اُس کا ہر ایک تجربہ پہاڑ پر تھوڑا سا اَور چڑھنے کے برابر تھا۔ ہر ایک آزمائش اُسے چوٹی کے زیادہ قریب لے گئی اور اپنی موت کے وقت وہ چوٹی پر پہنچا۔ وہاں سے اُسے خداوند کی پوری وفاداری اور محبت نظر آئی -- اُس کی محبت جس کے حوالے اُس نے اپنے آپ کو کیا تھا۔ اے میرے دوست! اُٹھیں اور مسیح کے عرفان کے پہاڑ پر آگے بڑھیں۔

۲۶ جنوری

''... کیا تُو بھی ہماری مانند عاجز ہو گیا؟...'' یسعیاہ ۱۴: ۱۰

اُس مسیحی ریاکار کا کیا حال ہوگا جب وہ روزِ حشر خدا کے حضور کھڑا ہوگا؟ اُس کا کیا حال ہوگا جب اُسے بتایا جائے گا کہ ''اے معلون، میرے سامنے سے دُور ہو۔ تُو نے مجھے رد کیا اِس لئے مَیں تجھے رد کرتا ہوں۔ تُو نے بدکاری کو عزیز رکھا۔ دفع ہو جا۔ مَیں نے ابد تک تجھے اپنی حضوری سے خارج کر دیا ہے۔ مَیں تجھ پر ہرگز رحم نہ کروں گا''؟ اُس دن جب ریاکار مسیحی کے منہ پر سے پردہ اُٹھایا جائے گا تو وہ بے شمار بھیڑ کے سامنے کتنا شرمندہ ہوگا!

ذرا چشمِ تصور سے ایسے گناہ گاروں اور ریاکاروں کو اُن کے آگ کے بستر پر دیکھیں جو ساری عمر دونمبر مسیحی بنے رہے۔ کوئی انگلی اُٹھا کر کہے گا ''وہ دیکھو، کیا وہ جہنم میں انجیل سنائے گا؟'' کوئی دوسرا پکارے گا ''اُس نے میری جھوٹی قسم پر ملامت کی، لیکن وہ خود ریاکار تھا۔'' کوئی اَور طعنہ دے گا ''یہاں ایک زبور گانے والا نام نہاد ایماندار آ رہا ہے جو ہر عبادت میں حاضر ہوتا تھا۔ یہ وہی ہے جو شیخی مارتا رہا کہ اُسے پورا یقین ہے کہ وہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہے۔ اور دیکھو اب وہی ہمارے ساتھ ہے۔''

شیاطین کو ناقابل بیان خوشی ہوتی ہے جب وہ کسی مسیحی ریاکار کو گھسیٹ کر دوزخ میں لے جا سکتے ہیں۔ مسیحی ہونے کے دعوے دارو، اِس خطرے سے آگاہ رہیں۔ ''تم اپنے آپ کو آزماؤ کہ ایمان پر ہو یا نہیں'' (۲۔کرنتھیوں ۱۳:۵)۔ اپنی حالت پر خوب غور کریں۔ کیا آپ واقعی مسیح میں ہیں؟ بڑا خطرہ ہے کہ جب اپنے آپ کو پرکھنے کا سوال ہو تو رعایتی فیصلہ دیں۔ اِس معاملے میں آپ پورے انصاف سے کام لیں۔ سب سے انصاف سے پیش آئیں، لیکن اپنے آپ کو دوسروں کی نسبت زیادہ باریکی اور سختی سے پرکھیں۔ یاد رکھیں، اگر آپ کا گھر چٹان پر تعمیر نہیں تو وہ گر جائے گا۔ خدا آپ کو توفیق دے کہ اِس سلسلے میں آپ بڑی سنجیدگی سے کام لے سکیں اور کسی بھی دن، چاہے وہ کتنا ہی برا کیوں نہ ہو آپ راہِ راست سے نہ پھریں۔ (۲۔کرنتھیوں ۱۳: ۵)

۲۷ جنوری

''لیکن تم بہت دُور مت جانا...'' خروج ۸: ۲۸

یہ جباروں کے سردار کی بڑی چالاکی ہے۔ اگر اسرائیلیوں کو مصر سے نکلنا ہی ہے تو دُور نہ جائیں۔ اُن کی فوجوں اور جاسوسوں کی دسترس سے باہر نہ جائیں۔ وہ کسی صورت میں اُس کے قابو سے باہر نہ جائیں۔ اِسی طرح موجودہ زمانے میں دنیا نہیں چاہتی کہ ہم اُس کے اثر و تاثیر کو قبول کرنے سے پوری طرح انکار کریں۔ ہم بے شک دین دار بنیں، لیکن صرف کسی حد تک۔ دنیا کی طرف سے مرنا اور مسیح کے ساتھ دفن ہونا اِسے جسمانی سوچ کے مالک پسند نہیں کرتے۔ اِس لئے کلامِ پاک کی اُن آیات کو نظر انداز کیا جاتا ہے جو اِس کا مطالبہ کرتی ہیں۔ دنیاوی سوچ سمجھوتے کی سفارش کرتی ہے۔ وہ ہر وقت اِس کا خیال کرتی ہے کہ روحانی معاملات میں حد سے تجاوز نہ کیا جائے۔ اُس کے مطابق پاکیزگی کا طالب ہونا اچھی بات ہے، لیکن جہاں تک ہو سکتا ہے اِس کا اطلاق چال چلن کے ٹھوس اُمور پر نہ کیا جائے۔ بے شک سچائی کی پیروی کرنی چاہئے، لیکن جھوٹ کو بے رحمی سے بے پردہ نہ کیا جائے۔

دنیا کہتی ہے ''بے شک روحانی بنو، لیکن اپنی خودی کا انکار نہ کرو۔ کبھی کبھار دنیاوی لوگوں سے رفاقت رکھنے اور اُن کے فنکشنوں میں شریک ہونے میں کوئی ہرج نہیں۔ جس چیز کا رواج ہو اور جو کچھ ساری دنیا کرتی ہو، اُس پر اعتراض کرنے کا کیا فائدہ؟''

لاکھوں لوگ جو سچے مسیحی ہونے کے دعوے دار ہیں اِس مشورے پر چل کر بڑا نقصان اُٹھاتے ہیں۔ اگر ہم پورے دل سے خداوند کی پیروی کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں مصر اور جسمانی دنیا کو پیچھے چھوڑ کر علیٰحدگی کے بیابان میں جانا ہے۔ ہمیں اُس کی زبان، اُس کی اقدار اور خوشیاں چھوڑ کر اُس جگہ جانا ہے جہاں خداوند اپنے برگزیدوں کو جانے کے لئے کہتا ہے۔ جب شہر کو آگ لگی ہوئی ہو تو ہمارا گھر اُس سے جتنا دُور ہو اُتنا ہی اچھا ہے۔ اگر ملک میں وبا پھیلی ہوئی ہو تو ہمارا بچاؤ اِسی میں ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے اُس میں سے نکلیں۔ سانپ سے جتنا دُور ہوں اُتنا ہی اچھا ہے۔ اِسی طرح دنیا کے ہم شکل ہونے سے ہم جتنے دُور ہوں اُتنا ہی اچھا ہے۔ تمام ایمان دارو! خداوند کی پکار سنو کہ ''اُن میں سے نکل کر الگ رہو'' (۲۔کرنتھیوں ۶: ۱۷)۔

۲۸ جنوری

''...یسوع کو تکتے رہیں...'' عبرانیوں ۱۲: ۲

پاک روح کا متواتر یہی کام ہوتا ہے کہ ہماری آنکھیں ہماری طرف سے ہٹا کر مسیح کی طرف پھیر دے۔ لیکن شیطان کا کام اِس کے بالکل اُلٹ ہے۔ وہ اِسی کوشش میں رہتا ہے کہ ہم اپنے آپ پر نظر کریں نہ کہ مسیح پر۔ وہ ہمیں کہتا ہے کہ ''تیرے گناہ ناقابل معافی ہیں، تیرا کوئی ایمان نہیں، تیری توبہ سچی نہیں، تُو آخر تک قائم نہیں رہ سکے گا اور تجھ میں اُس کے فرزندوں کی سی خوشی نہیں ہے۔ تُو نہایت ڈھیلے ہاتھ سے مسیح کو تھام رہا ہے۔''

یہ تمام کے تمام خیالات اپنے بارے میں ہیں اور اپنے آپ پر نظر کرنے سے ہمیں کبھی تسلی اور یقین دہانی نہیں ملے گی۔ خدا کا پاک روح ہماری آنکھیں ہماری طرف سے ہٹا دیتا

ہے۔ وہ ہمیں کہتا ہے کہ ہم بذاتِ خود کچھ نہیں ہیں بلکہ ''مسیح سب کچھ اور سب میں ہے۔''

اِس لئے یاد رکھئے کہ آپ کا مسیح کو تھامے رکھنا آپ کو نہیں بچاتا بلکہ مسیح کا آپ کو تھامے رکھنا۔ مسیح میں آپ کی خوشی آپ کو نہیں بچاتی بلکہ خود مسیح۔ یہاں تک کہ آپ کا ایمان بھی آپ کو نہیں بچاتا، وہ صرف اِس کا ذریعہ ہے۔ جو کچھ آپ کو بچاتا ہے وہ مسیح کا خون اور اُس کی راست بازی ہے۔ اِس لئے آپ اپنے ہاتھ پر نہ نظر گاڑے رکھیں جو مسیح کو تھام رہا ہے بلکہ مسیح پر۔ اپنی اُمید پر نظر نہ کریں بلکہ مسیح پر جو کہ آپ کی اُمید گاہ ہے۔ اپنی دعاؤں، اپنے اعمال اور اپنے احساسات پر نظر کرنے سے ہمیں کبھی خوشی اور تسلی نہیں ملے گی۔ ہم صرف اور صرف مسیح پر نگاہ کرنے سے شیطان پر غالب آ کر خدا میں اطمینان پا سکتے ہیں۔ آپ مسیح کی موت، اُس کے دُکھوں، اُس کی بے گناہ زندگی، اُس کے جلال اور اُس کی شفاعت کی یاد تازہ رکھیں۔ صبح کو اُٹھتے وقت اُس پر نظر کریں۔ رات کو بستر پر جاتے وقت اُسے یاد کریں۔ اپنی اُمیدوں یا اپنے اندیشوں کو مسیح کی طرف سے ہٹنے نہ دیں۔ اُسی کے قریب رہیں۔ وہ آپ کو شرمندہ نہیں ہونے دے گا۔

۲۹ جنوری

''...خدا اُن کو بھی جو سو گئے ہیں یسوع کے وسیلے سے اُسی کے ساتھ لے آئے گا۔''

۱۔تھسل ۴:۱۴

ہم یہ تصور نہ کریں کہ موت کے بعد انسان کی روح بے ہوشی کی حالت میں ہوتی ہے۔ مسیح مرتے ڈاکو سے وعدہ کرتا ہے کہ ''... آج ہی تُو میرے ساتھ فردوس میں ہو گا'' (لوقا ۲۳:۴۳)۔ وہ مسیح میں سو رہے ہیں، لیکن اُن کی روحیں خدا کے تخت کے سامنے دن رات اُس کی تعریف کرتی ہیں جس نے اپنے خون سے اُنہیں تمام طرح کے گناہوں سے پاک صاف کیا ہے۔

بدن زمین میں سو رہا ہے۔ یہ کس طرح کی نیند ہے؟ نیند کا مطلب ہے ''آرام'' کرنا۔ یہی کچھ خدا کا پاک روح ہمیں بتانا چاہتا ہے۔ تھکا ماندہ ایماندار آرام سے سو رہا ہے۔ یہ

ایسے ہی ہے جیسے بچہ اپنی ماں کی چھاتی پر سویا ہوتا ہے۔ آہا، وہ کتنے مبارک ہیں جو خداوند میں سوتے ہیں! وہ اپنی محنتوں سے آرام پاتے ہیں اور اُن کے اعمال اُن کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔ جب تک خداوند اُنہیں اُٹھا کر اُن کا پورا پورا اجر نہ دے گا وہ بے آرام نہیں کئے جائیں گے۔ وہ سوتے رہیں گے جب تک وہ خداوند کی دوسری آمد پر اپنی نجات کے کامل ہونے کے لئے اُٹھائے نہیں جاتے۔

وہ کیسا جاگ اُٹھنا ہو گا؟ تھکی ماندی اور گھسی ہوئی حالت میں وہ اپنی آرام گاہ میں رکھے گئے تھے، لیکن وہ اُسی حالت میں نہیں جی اُٹھیں گے۔ وہ جھریوں بھرا چہرہ لے کر سوئے تھے، لیکن وہ حسن و جمال اور جلال میں جاگ اُٹھیں گے۔ مرجھایا ہوا بیج جس کی کوئی شکل وصورت نہیں تھی پھوٹ نکلے گا۔ قبر کا جاڑوں کا موسم بہار کے خوش کن موسم میں بدل جائے گا۔ اِس لئے موت مبارک ہے کیونکہ اِس کے باعث الٰہی قدرت کی معرفت ہمارے پھٹے پرانے لباس کو اُتار دیا جاتا ہے تاکہ جی اُٹھ کر ہمیں شادی کا لازوال اور جلالی خلعت پہنایا جائے۔ اِس لئے مبارک ہیں وہ جو خداوند میں سو گئے ہیں (مکاشفہ ۱۴: ۱۳)۔

۳۰ جنوری

"وہ جلال جو تُو نے مجھے دیا ہے مَیں نے اُنہیں دیا ہے..." یوحنا ۱۷: ۲۲

خداوند مسیح کی بے مثال فراخ دلی کو دیکھیں۔ اُس نے ہمیں اپنا سب کچھ دے دیا ہے۔ اگر وہ اپنی دولت کا دسواں حصہ بھی دیتا تو ہماری دولت بے قیاس ہوتی۔ لیکن اُس نے اِسی پر قناعت نہ کی بلکہ اُس نے اپنا سب کچھ ہمیں دیا ہے۔ اگر وہ اپنی رحمت کی میز کے نیچے گرے ہوئے ٹکڑوں کو کھانے کی اجازت دیتا تو یہ اُس کے فضل کا حیران کن اظہار ہوتا۔ لیکن وہ ادھورے طریقے سے کچھ نہیں کرتا۔ وہ ہمیں اپنی میز پر بٹھا کر ضیافت میں شریک کرتا ہے۔

اگر وہ ہمیں اپنے شاہی خزانے سے ایک چھوٹا سا وظیفہ دیتا تو یہ تا ابد اُس سے

محبت رکھنے کا معقول سبب ہوتا۔ لیکن وہ ایسا نہیں کرتا بلکہ اپنی دُلھن کو اُتنا ہی دولت مند بناتا ہے جتنا کہ وہ خود ہے۔ اور اپنا کوئی بھی جلال اپنے ہی لئے باز نہیں رکھتا بلکہ اُس میں سب کو شریک کرتا ہے۔ اُس نے ہمیں اپنی میراث بنایا تاکہ ہم اُس کی وراثت میں برابر کے شریک ہوں۔ اُس نے اپنا سب کچھ اپنی کلیسیا کو دے دیا ہے۔

اُس کے گھر میں کوئی بھی ایسا کمرہ نہیں جس کے استعمال کو اُس نے اپنے چھڑائے ہوئے لوگوں سے باز رکھا ہو۔ وہ اُنہیں پوری آزادی دیتا ہے کہ جو کچھ اُس کا ہے وہ اپنا لیں۔ اُس کی خوشی اِسی میں ہے کہ وہ اُس کے خزانے سے جتنا کچھ اُٹھا سکیں اُٹھا لیں۔ اُس کی برکات اِتنی کثیر اور بے قیمت ہیں جتنی کہ وہ ہوا ہے جس میں ہم سانس لیتے ہیں۔ مسیح نے اپنی محبت اور فضل کا پیالہ ایماندار کے ہونٹوں سے لگایا اور اُسے حکم دیا کہ ابد تک پیتا جائے۔ وہ اُسے کبھی خالی نہیں کر سکے گا، اِس لئے وہ جتنا چاہے پیتا جائے، کیونکہ سب کچھ اُس کا ہے۔ کیا سچی شراکت کی یہ مثال کہیں اَور مل سکتی ہے؟

۳۱ جنوری

"تم پہلے اُس کی بادشاہی اور اُس کی راست بازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تم کو مل جائیں گی۔" متی ۶:۳۳

افسوس کہ بہت سے مسیحی ایماندار اپنی پوری طاقت دنیاوی مقاصد کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ خدا کی بادشاہی کے لئے صرف تھکاوٹ اور کمزوری بچتی ہے۔ جہاں دنیاوی فائدہ ہو وہاں سب حاضر ہوتے ہیں، لیکن دعائیہ عبادت میں کوئی نظر نہیں آتا۔

ایک بھائی کی آواز دعائیہ عبادت میں اِتنی دھیمی ہوتی تھی کہ مشکل سے سنائی دیتی، لیکن کاروبار میں اُس کی آواز مناسب حد سے بھی زیادہ زور دار تھی۔ کیا یہ مناسب ہے کہ اپنے ذاتی کاموں پر تو پوری طاقت خرچ کریں، لیکن خداوند یسوع کے لئے بچی کھچی طاقت استعمال کریں؟ اگر کسی چیز میں جوش دکھانا ہے تو اپنے مالک کی خدمت میں جس نے ہمیں اپنے خون سے خریدا ہے۔ اُس کے لئے جو بھی کریں کم ہے۔

اوّل باتوں کو اوّل مقام دیں۔ پوری جان مسیح سے محبت اور اُس کی خدمت میں اُنڈیل دیں۔ سب سے پہلے آپ مردِ خدا اور سچے مسیحی ہوں، اُس کے بعد ہی نرس، اُستاد، ڈاکٹر، مستری یا مزدور ہوں۔ جو دل و جان سے خدا کی خدمت کرتے ہیں وہ اُن کا کبھی ساتھ نہیں چھوڑے گا۔

ملکہ الزبتھ نے کسی کو ایک خاص کام کے لئے کسی غیر ملک میں بھیجنا چاہا۔ اُس شخص نے یہ کہتے ہوئے معذرت چاہی کہ میرے کاروبار کا نقصان ہو گا۔ اِس پر ملکہ نے جواب دیا، "جناب، اگر آپ میرے معاملوں کا خیال کریں تو مَیں آپ کے معاملوں کا خیال کروں گی۔"

آپ یقین جانئے کہ اگر آپ خوشی سے اُس کی خدمت کریں گے تو وہ بھی آپ کی دیکھ بھال کرے گا۔

یکم فروری

"تب اُنہوں نے سب بیگانہ دیوتاؤں کو جو اُن کے پاس تھے اور مُندروں کو جو اُن کے کانوں میں تھے یعقوب کو دے دیا اور یعقوب نے اُن کو اُس بلوط کے درخت کے نیچے جو سکم کے نزدیک تھا دبا دیا۔" پیدائش ۳۵:۴

کتنی مبارک بات ہے اگر کوئی مردِ خدا اپنے ایمان پر قائم رہ کر دیکھے کہ اُس کے گھرانے کے دیگر افراد اُس کی پیروی کرتے ہیں! یعقوب کے بات کرنے کے بعد اُنہوں نے فوراً اپنے دیوتاؤں اور مُندروں کو دُور کر دیا۔ اگر آپ غلط راہوں پر چلتے رہے اور اب مصمم ارادے سے اُن سے پھر گئے ہیں تو آپ دیکھیں گے کہ اَور لوگ بھی آپ کے نمونے پر چلنے لگیں گے۔ اِس سے آپ کا حوصلہ بڑھے گا۔ شاید وہی جس کے بارے میں آپ کو سب سے کم اُمید تھی آپ کا ساتھ دینے کو تیار ہو جائے۔ یہاں یہی کچھ ہوا۔ سب نے اپنے دیوتاؤں کو یعقوب کے حوالے کر دیا تاکہ اُنہیں دفنایا جائے۔

کاش وہ دن جلد آئے جب توہم پرستی کی تمام علامتیں اِنجیل کے زبردست بلوط کے درخت کے نیچے دبا دی جائیں!

اِس کے بعد لکھا ہے کہ وہ کوچ کر گئے اور چاروں طرف کے شہروں پر خدا کا خوف چھا گیا۔ آپ تصور نہیں کر سکتے کہ کتنی پریشانی دُور ہو جاتی ہے جب آپ پکا فیصلہ کر لیتے ہیں کہ خداوند ہی کی پیروی کریں گے۔ جو آدمی خدا کی راہوں پر چلتا ہے اُس کی حفاظت کرنے کا خدا نے وعدہ کر رکھا ہے۔ لیکن ہم اُس شخص کا انجام نہیں جانتے جو خداوند کے خلاف زندگی گزارتا ہے۔ خداوند غیور خدا ہے۔ اگر آپ اُس کے پاکیزہ خوف میں نہیں چلتے تو آپ کو اُس کے غضب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

وہ بیت ایل آئے۔ یعقوب کی خوشی کی انتہا نہ رہی ہو گی جب اُس کی نظر اُس پتھر پر پڑی جسے اُس نے بہت سال پہلے سرہانے کے طور پر استعمال کیا تھا۔ بے شک بیت ایل میں یعقوب نے اپنے گھرانے کے ساتھ نہایت اچھا وقت گزارا ہو گا۔ شکرگزاری نے اُس کے غم کو کم کر دیا اور اُس کی توبہ میں خوشی ملا دی۔ وہ گذشتہ زمانے کو یاد کرتا، حال پر خوش ہوتا اور مستقبل کے بارے میں پُراُمید تھا۔

۲ فروری

"... بغیر خون بہائے معافی نہیں ہوتی" عبرانیوں ۹:۲۲

یہ خدا کا لاتبدیل اُصول ہے۔ پرانے عہد میں خون بہائے بغیر معافی ممکن نہ تھی۔ اِس لئے صاف ظاہر ہے کہ مسیح کے بغیر میرے لئے کوئی اُمید نہیں۔ اُس کے بیش قیمت خون کے علاوہ کوئی قربانی اِس لائق نہیں کہ گناہوں کا کفارہ ہو۔ کیا میرا ایمان اُس پر ہے؟ کیا میرے دل پر اُس کی قربانی کا خون چھڑکا گیا؟ اِس معاملے میں تمام انسان ایک جیسے ہیں۔ سب کو اُس کی ضرورت ہے۔ چاہے ہم کتنے ہی سخی، مہربان اور خود نثار کیوں نہ ہوں، ہمیں اِسی خون کا سہارا لینا ہے۔ گناہ مسیح کے خون سے ہی مٹتا ہے، کسی اَور چیز سے نہیں۔ خدا کا کتنا بڑا فضل ہے کہ اُس نے معافی کا یہ راستہ مہیا کر رکھا ہے! اب کسی اَور

راہ کی تلاش دانائی نہیں ہو گی۔

جو لوگ صرف مسیحی رسموں پر ہی مطمئن ہیں وہ ہماری خوشی کے بھید کو نہیں سمجھ سکتے کہ مسیح کے کفارے کی بدولت ہمارے گناہ معاف ہو گئے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ وہ کسی اَور طریقے سے خدا کے ہاں مقبول ٹھہرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نجات دہندہ کے پاک خون کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ جس کا ضمیر بیدار ہو چکا ہے اُسے مسیح اور اُس کی صلیب پر نظر کرنے سے ہی گناہوں کی معافی کی تسلی مل سکتی ہے۔ ''جسم کی جان خون میں ہے اور مَیں نے مذبح پر تمہاری جانوں کے کفارے کے لئے اُسے تم کو دیا ہے...'' (احبار ۱۷:۱۱)۔ یہ موسوی شریعت کا فرمان ہے، اور اِسی لئے مسیح نے اپنا خون بہایا۔ پرانے عہد کی جانوروں کی قربانیاں مسیح کی اِس قربانی کی پیشگی خبر دیتی تھیں۔ وہ اِس اصل قربانی کا عکس تھیں۔

۴ فروری

''پس اے بھائیو! ہم ... قرض دار ہیں۔'' رومیوں ۸:۱۲

چونکہ ہم خدا کے مخلوق ہیں اِس لئے ہم سب اُس کے قرض دار ہیں کہ تن، من اور دھن سے اُس کے فرماں بردار ہوں۔ اُس کے حکموں کو توڑنے کے باعث ہم اُس کے قرض دار ہیں۔ اور یہ اِتنا بڑا قرض ہے کہ کبھی ادا نہیں کر سکتے۔ لیکن جو مسیح پر ایمان لا چکا ہے اُس کا قرض اُسی نے ادا کیا ہے۔ اِس لئے اب ہم قرض دار ہیں کہ اُس سے محبت رکھیں۔ مَیں خدا کے فضل اور اُس کے رحم کا قرض دار ہوں۔ لیکن مسیح کے سبب سے مَیں اُس کے انصاف کا قرض دار نہیں رہا کیونکہ جو قرض ادا کیا جا چکا ہے وہ اُس کا دوبارہ مطالبہ نہیں کرے گا۔ خداوند یسوع نے کہا ''تمام ہوا'' (یوحنا ۱۹:۳۰) اور اِس کا مطلب یہ ہے کہ اُس کے لوگوں کا تمام قرض مٹا دیا گیا ہے۔ مسیح نے خدا کی راست بازی کا مطالبہ پورا کر دیا ہے۔ حساب چکایا جا چکا ہے۔ مسیح نے حکموں کی دستاویز کو صلیب پر کیلوں سے جڑ کر سامنے سے ہٹا دیا ہے۔

بے شک ہم اب اِس لحاظ سے خدا کے قرض دار نہیں رہے، لیکن ہم اَور لحاظ سے

دس گنا زیادہ قرض دار ہو گئے ہیں۔ ہم اُس کی بے لوث محبت کے قرض دار ہیں کیونکہ اُس نے اپنے بیٹے کو دے دیا تا کہ ہماری خاطر اپنی جان دے۔ ہم اُس کے فضل کے قرض دار ہیں جسے وہ ہمارے لاکھوں گناہوں کے باوجود ہم پر نچھاور کرتا رہا ہے۔ ہم اُس کی قدرت کے قرض دار ہیں۔ گو ہم ڈانواں ڈول رہے تو بھی ہمارے ساتھ اُس کے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ ہم خدا کی ذات کے ہر پہلو کے بے حساب قرض دار ہیں۔ اِس سبب سے "اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لئے نذر کرو جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو۔ یہی تمہاری معقول عبادت ہے" (رومیوں ۱۲: ۱)۔

۴ فروری

"...خدا کی محبت..." ۲۔کرنتھیوں ۱۳: ۱۴

اے ایماندار، یاد کر کہ خدا نے کس طرح بیابان میں تیری راہنمائی کی۔ کس طرح اُس نے تیری شرارتیں، تیرا بڑبڑانا اور مصر کی گوشت کی ہانڈیوں کی خواہش کرنے کو برداشت کیا۔ کس طرح اُس نے چٹان میں سے تجھے پانی پلایا اور آسمان سے من برسایا۔ یاد کر کہ کس طرح وہ تیرے تمام طرح کے دُکھ مصیبت میں تیرا شامل حال رہا۔ کس طرح اُس کے خون کے باعث تیرے سب گناہ مٹائے گئے۔ کس طرح اُس کے عصا اور لاٹھی سے تجھے تسلی ملتی رہی۔

گذشتہ زمانے میں اُس کی محبت کو یاد کرنے کے بعد مستقبل پر نظر کر کیونکہ مسیح کے عہد اور خون کے باعث ہمارا مستقبل بھی برکتوں سے معمور ہے۔ جس نے تجھ سے محبت رکھی اور تیرے گناہ معاف کئے وہ تجھ سے کبھی دست بردار نہیں ہو گا بلکہ آئندہ بھی تجھ سے محبت رکھتا اور تیرے گناہ معاف کرتا رہے گا۔ وہ اِلفا (اوّل) بھی ہے اور اومیگا (آخر) بھی۔

اِس لئے جب تُو موت کی وادی میں سے گزرے تو تجھے خوف کھانے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ تیرے ساتھ ہو گا۔ جب تُو یردن کے ٹھنڈے پانی میں کھڑا ہو گا تو تجھے

ڈرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ موت بھی تجھے اُس کی محبت سے جدا نہیں کر سکے گی۔ اور جب تُو پُر اَسرار ابدیت میں داخل ہو گا تو تجھے دہشت کھانے کی ضرورت نہیں ’’کیونکہ مجھ کو یقین ہے کہ خدا کی جو محبت ہمارے خداوند مسیح یسوع میں ہے اُس سے ہم کو نہ موت جدا کر سکے گی نہ زندگی۔ نہ فرشتے، نہ حکومتیں۔ نہ حال کی نہ اِستقبال کی چیزیں۔ نہ قدرت، نہ بلندی، نہ پستی نہ کوئی اَور مخلوق‘‘ (رومیوں ۸: ۳۸،۳۹)۔ کیا اِس سے آپ کی روح تازہ نہیں ہو جاتی اور مسیح کے ساتھ آپ کی محبت کو جوش نہیں ملتا؟ بے شک اپنے خداوند کی محبت پر غور کرتے ہوئے ہمارے دل جوش سے بھر جاتے ہیں اور ہم اُسے مزید پیار کرنے کی آرزو کرتے ہیں۔

۵ فروری

’’... باپ نے بیٹے کو دنیا کا منجی کر کے بھیجا ہے۔‘‘ ۱۔یوحنا ۴:۱۴

یہ کتنا پیارا خیال ہے کہ مسیح اپنے باپ کی اجازت، اُس کے اختیار اور اُس کی مدد کے بغیر اِس دنیا میں نہ آیا۔ وہ باپ کی طرف سے بھیجا گیا تاکہ بنی نوع انسان کا منجی (مُ۔نَج۔جی) ہو۔ اگرچہ باپ اور بیٹے کی حیثیت الگ الگ ہے تاہم اُن کا درجہ الگ الگ نہیں ہے۔ اگر ہم اپنی نجات کا موجب زیادہ تر بیٹے کو ٹھہراتے ہیں تو یہ سخت غلطی ہے۔ کیا بیٹے کو باپ نے نہیں بھیجا؟ اگر مسیح کے لبوں سے بااختیار اور انوکھی باتیں نکلیں تو کیا اِس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ خدا باپ نے اُس پر بولنے کا فضل انڈیلا؟ جو باپ، بیٹے اور روح القدس کو جانتا ہے وہ ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتا۔ اُسے پتہ ہے کہ بیت لحم، گتسمنی اور کوہِ کلوری پر تینوں نجات کے کام میں یکساں مصروفِ عمل تھے۔

اے ایماندار مسیحی، کیا تُو خداوند یسوع پر دل سے ایمان لایا ہے؟ کیا تُو اُس کے ساتھ پیوست ہو گیا ہے؟ پھر یقین جان کہ تُو خدا باپ کے ساتھ بھی پیوست ہو چکا ہے۔ چونکہ مسیح یسوع نے تجھے اپنا بھائی قبول کیا ہے اِس لئے ازلی خدا کے ساتھ تیرا تعلق گہرا ہو گیا ہے اور مسیح میں وہ تیرا باپ اور دوست بنا ہے۔ کیا تُو نے کبھی یہوواہ کے دل کی

محبت کی گہرائی کا خیال کیا کہ اُس نے اپنے بیٹے کو نجات کے عظیم کام کے لئے زمین پر بھیجا؟ اگر نہیں تو آج کے دن اِسی پر غور کرتا رہ۔ باپ نے اُسے بھیجا اور بیٹا باپ کی مرضی کو پورا کرتا ہے۔ جان دینے والے منجی کے زخموں میں عظیم خدا باپ کے پیار کو دیکھ۔ مسیح سے متعلق ہر خیال اُس کے آسمانی باپ سے وابستہ ہو کیونکہ ''خداوند کو پسند آیا کہ اُسے کچلے۔ اُس نے اُسے غمگین کیا ...'' (یسعیاہ ۵۳: ۱۰)۔

۶ فروری

''... بلا ناغہ دعا کیا کرو۔'' افسیوں ۶: ۱۸

جب سے ہم نے دعا کرنا سیکھا ہے ہم نے کتنی دعائیں کی ہیں! ہماری پہلی دعا ہمارے اپنے لئے تھی۔ ہم نے منت کی کہ خدا ہم پر رحم کر کے ہمارے گناہوں کو مٹا دے۔ اُس نے ہماری سن لی۔ لیکن گناہوں کے معاف ہونے کے بعد ہم نے اپنے لئے اَور بھی دعائیں کیں۔ ہمیں پاکیزگی کے فضل کے لئے، آزمائش پر غالب آنے کے لئے، نجات کی تسلی کے لئے دعا کرنی پڑی۔ خدا کے وعدوں پر تکیہ کرنے کے لئے، ایمان اور دُکھ مصیبت میں تسلی کے لئے دعا کرنے کی ضرورت پڑی۔ ہمیں بھکاری کی طرح اپنی ہر ضرورت کے لئے اپنے آسمانی باپ کے پاس جانا پڑا۔ روح کی بہبودی کے لئے ہمیں کبھی بھی کہیں اَور سے کچھ نہ ملا۔ تمام روحانی خوراک آسمان سے آئی اور اپنی باطنی تازگی کے لئے جو بھی پانی پیا اُس زندہ چٹان یعنی خداوند مسیح سے نکلا۔

ہماری روح اپنے بل بوتے پر کبھی دولت مند نہ ہوئی۔ وہ روز بروز خدا باپ کی فراخ دلی کی محتاج رہی۔ ہماری ضرورتیں بے شمار تھیں اِسی لئے اُس کی برکات بھی لاتعداد ہیں۔ گونا گوں ضرورتوں کو اُس نے پورا کیا۔ تو کیا اِس کے جواب میں ہمیں زبور نویس کے ہم زبان ہو کر نہیں کہنا چاہئے کہ ''مَیں خداوند سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ اُس نے میری فریاد اور منت سنی ہے'' (زبور ۱۱۶: ۱)؟ جتنی زیادہ ہماری دعائیں تھیں اُتنے ہی زیادہ اُن کے جواب تھے۔

اُس نے مصیبت کے دن ہماری سن لی، ہمیں تقویت بخشی، ہماری مدد کی، یہاں تک کہ اُس وقت بھی جب ہم محبت پر شک کرنے لگے۔ یہ باتیں یاد کرتے ہوئے ہمارا دل شکر گزاری سے معمور ہو جائے۔ "اے میری جان! خداوند کو مبارک کہہ اور اُس کی کسی نعمت کو فراموش نہ کر" (زبور ۱۰۳:۲)۔

۷ فروری

"اُٹھو اور چلے جاؤ..." میکاہ ۲:۱۰

وہ گھڑی آنے والی ہے جب ہم میں سے ہر ایک کے کانوں تک یہ پیغام پہنچے گا: اُٹھ کر اپنے گھر، اپنے شہر، اپنے کاروبار، اپنے خاندان اور اپنے دوستوں کو چھوڑ۔ اُٹھ کر اپنے آخری سفر پر روانہ ہو۔ کیا آپ اُس شہر اور وطن کے بارے میں کچھ جانتے ہیں جس کی طرف ہم روانہ ہونے والے ہیں؟ پاک نوشتوں میں ہم نے اُس کے بارے میں کچھ پڑھا اور پاک روح نے بھی ہم پر اُس کے متعلق کچھ ظاہر کیا ہے، پھر بھی اُس آنے والے وطن کے بارے میں ہمارا علم محدود ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ وہاں پہنچنے سے پہلے ہمیں ایک تند و تاریک دریا کو عبور کرنا ہے یعنی موت کا سامنا کرنا ہو گا۔ خدا ہمیں اِسے پار کرنے کو کہتا اور وعدہ کرتا ہے کہ وہ ہمارا ساتھ نہیں چھوڑے گا۔

اور موت کے بعد کیا ہو گا؟ ہم کیسے عجیب و غریب ملک میں داخل ہوں گے؟ ہماری نظروں کے سامنے کیسا جلالی منظر اُبھر آئے گا؟ کسی بھی مسافر نے واپس آ کر اُس کا بیان نہیں کیا۔ لیکن اُس جلالی وطن کے بارے میں ہم اِتنا کچھ ضرور جانتے ہیں کہ بلاوا آنے پر ہم خوشی سے اُٹھ کر جائیں گے۔ بے شک موت کی وادی تاریک ہو گی تو بھی ہمیں خوف کھانے کی ضرورت نہیں کیونکہ خدا نے وعدہ کیا ہے کہ اُس تاریک گھڑی میں وہ ہمارے ساتھ رہے گا۔ اِس وجہ سے ہم کسی بلا سے نہیں ڈریں گے۔

بے شک جو کچھ ہم یہاں جانتے اور عزیز رکھتے ہیں اُسے پیچھے چھوڑنا پڑے گا، لیکن ہم اپنے باپ کے گھر کو جائیں گے جہاں خداوند مسیح ہمارا استقبال کرے گا۔ ہم اُس

پائیدار شہر میں داخل ہوں گے جس کا معمار اور بنانے والا خدا ہے۔ پھر ہم ابد تک اُس کے ساتھ رہیں گے جس سے ہم محبت رکھتے ہیں۔ ہم اُس کی اُمت کے ساتھ خدا کی حضوری میں رہیں گے۔ اے مسیحی، اپنے خیال زیادہ سے زیادہ آسمان پر مرکوز کر۔ ایسا کرنے سے تُو موجودہ راستے کی تکلیفوں کو بھول جائے گا۔ آنسوؤں کی یہ وادی اُس اچھے اور آسمانی ملک تک پہنچنے کے لئے صرف گزر گاہ ہی ہے۔

۸ فروری

"...تُو اُس کا نام یسوع رکھنا..." متی ۱:۲۱

جب ہمارے نزدیک کوئی شخص قابل قدر ہوتا ہے تو اُس سے متعلق ہر چیز بھی قابل قدر ہوتی ہے۔ خداوند یسوع ہر سچے ایماندار کے نزدیک اِتنا بیش قیمت ہے کہ اُس سے متعلق ہر بات نہایت پیاری ہوتی ہے۔ داؤد کہتا ہے، "تیرے ہر لباس سے مُر اور عود اور تج کی خوشبو آتی ہے" (زبور ۴۵:۸)۔ بے شک جس زمین پر اُس نے قدم رکھا، جو الفاظ اُس کے مبارک لبوں سے نکلے اور جس خیال کا اُس کے پیار بھرے الفاظ نے اظہار کیا سب کچھ ہمیں بے حد پیارا ہے۔

اور یہی کچھ مسیح کے ناموں پر بھی صادق آتا ہے۔ مقدسوں کے کانوں کو وہ نہایت میٹھے لگتے ہیں۔ اُسے کلیسیا کا خاوند یا دُولھا یا دوست کہا جائے، یا ذبح کیا ہوا برہ، بادشاہ، نبی، کاہن، عمانوایل، عجیب، مشیر یا خدائے قادر کہا جائے۔ اُس کا ہر نام چھتے سے ٹپکنے والے شہد کی مانند شیریں ہے۔

لیکن ایماندار کے کانوں کو اُس کا یسوع نام سب سے پیارا لگتا ہے۔ یسوع نام آسمان کے سازندوں کو جوش دلاتا ہے۔ یسوع نام ہماری تمام تر خوشیوں کی جان ہے۔ یہی نام تمام مسیحی گیتوں کی جان ہے۔ یسوع نام میں ہماری تمام خوشیاں پوشیدہ ہیں۔ آسمانی گھنٹیوں کا مضمون یہی نام ہے۔ اِس چھوٹے سے لفظ میں ابدیت کے تمام ہیلیلویاہ گونجتے ہیں۔

۹ فروری

"داؤد نے خداوند سے پوچھا..." ۲۔سموئیل ۵:۲۳

داؤد نے فلستیوں پر شاندار فتح حاصل کرنے کے بعد خداوند کی مرضی کو معلوم کیا۔ خدا کی مدد سے اُس نے فلستیوں کی ایک بڑی فوج کو زیر کیا تھا۔ لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ جب وہ دوبارہ داؤد پر چڑھ آئے تو وہ خدا کی مرضی دریافت کئے بغیر اُن کے مقابلے کے لئے نہ نکلا۔ وہ بہت سے ایمانداروں کی طرح کہہ سکتا تھا کہ "مَیں ایک بار اُن پر غالب آ چکا ہوں، اِس لئے فکر کی کوئی بات نہیں۔ اب بھی اُنہیں بھگا دوں گا۔ خدا کی مرضی دریافت کرنے میں کیوں وقت ضائع کروں؟"

داؤد نے ایسا نہ کیا۔ پہلی لڑائی میں وہ خدا کی مدد سے کامیاب ہوا تھا۔ وہ دوسری جنگ کو خدا کا تعاون حاصل کئے بغیر شروع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اُس نے خداوند سے دریافت کیا کہ "کیا مَیں اُن پر چڑھائی کروں؟" اُس نے خدا کے اشارے کا انتظار کیا۔

آپ بھی داؤد کی طرح خدا کے بغیر کوئی قدم نہ اُٹھائیں۔ اگر آپ صحیح راہ پر چلنا چاہتے ہیں تو خدا کو اپنا قطب نما بنائیں۔ اگر اپنی زندگی کی کشتی کو تند و تاریک موجوں میں محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو پتوار کو قادرِ مطلق کے حوالے کر دیں۔ اگر اُسے اپنی راہنمائی کرنے دیں تو بہت سی چٹانوں سے ٹکرانے سے بچ جائیں گے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے، "جو بادل کے ستون کے آگے چلے وہ ضرور احمق ٹھہرے گا۔" ضرور ہے کہ ہم خدا کے اشارے پر چلیں۔ اگر کوئی خدا سے پہلے قدم اُٹھائے تو وہ ضرور پچھتائے گا۔ خدا کا اپنے لوگوں کے لئے وعدہ ہے کہ "مَیں تجھے تعلیم دوں گا اور جس راہ پر تجھے چلنا ہوگا تجھے بتاؤں گا" (زبور ۳۲:۸)۔ اِس لئے ہم اپنا ہر مسئلہ اُس کے پاس لے جا کر پوچھیں، "خداوند، تیری کیا مرضی ہے کہ مَیں کروں؟" آج صبح اُس سے دریافت کئے بغیر اپنا گھر نہ چھوڑیں!

۱۰ فروری

"مَیں نے ... بڑھنا گھٹنا سیکھا ہے۔" فلپیوں ۴:۱۳

بہت سے لوگ ہیں جو گھٹنا جانتے ہیں، لیکن اُنہوں نے بڑھنا کبھی نہ سیکھا۔ جب وہ کامیابی کے عروج پر ہوتے ہیں تو اُن کا سر چکرانے لگتا ہے اور وہ گرنے کو ہوتے ہیں۔ خداوند کے لوگ تنگی کی نسبت اکثر خوش حالی میں اپنی گواہی کو خراب کر دیتے ہیں۔ اکثر ایماندار دُکھ میں نہیں بلکہ سُکھ میں آزمائش سے شکست کھاتے ہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ بہت دفعہ خدا کی برکات کی فراوانی ہماری روحانی غربت کا باعث بنی۔

لیکن ضروری نہیں کہ ہمیشہ ایسا ہو۔ رسول کہتا ہے کہ اُس نے "بڑھنا" سیکھ لیا ہے۔ جب اُس کے پاس زیادہ کچھ تھا تو وہ جانتا تھا کہ اِسے کیسے استعمال کرے۔ فضل کی کثرت نے اُسے سکھایا تھا کہ کس طرح سیر ہونے اور بڑھنے کے خطروں سے بچا رہے۔ جب ہمارا پیالہ انسانی خوشی سے لبریز ہو تو خدا کی قدرت ہی ہمارے ہاتھ کو کانپنے سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ پولس رسول نے یہ راز سیکھ لیا تھا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ "سب حالتوں میں مَیں نے سیر ہونا، بھوکا رہنا اور بڑھنا گھٹنا سیکھا ہے۔"

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بنی اسرائیل کو بیابان میں کثرت سے گوشت ملا۔ لیکن اُنہوں نے گوشت دانتوں سے ابھی کاٹا ہی تھا کہ خداوند کا قہر اُن پر بھڑک اُٹھا۔ اِسی طرح بہت سے لوگ خدا کی برکتوں کے طالب ہوتے ہیں تاکہ اُن کا لالچ پورا ہو جائے۔ خوش حالی کے وقت ہم زمین کی برکتوں سے مطمئن ہوکر آسمان کی نعمتوں کو بھول جاتے ہیں۔

یقین جانیں سیر ہوتے وقت خدا کو یاد کرنا تنگی کے وقت کی نسبت زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ خداوند سے دعا کریں کہ وہ آپ کو سیر ہونا اور بڑھنا سکھائے۔

۱۱ فروری

"اُنہوں نے ... پہچانا کہ یہ یسوع کے ساتھ رہے ہیں۔" اعمال ۴: ۱۳

سچے مسیحی میں یسوع کی خوبیاں واضح طور پر نظر آنی چاہئیں۔ آپ نے مسیح کی سوانح عمری پڑھی ہو گی۔ لیکن مسیح کی زندگی کا سب سے متاثر کن بیان اُس کے پیروکاروں کا کلام اور کام ہیں۔ اگر ہم وہ کچھ ہوں جس کا ہم اقرار اَور دعویٰ کرتے ہیں اور جیسا کہ ہمیں ہونا چاہئے تو لوگ ہم میں مسیح کی تصویر دیکھیں گے۔ ہم یہاں تک یسوع کی مانند ہوں گے کہ لوگ پکار اُٹھیں گے، "یہ یسوع کے ساتھ رہا ہے۔ اِس نے اُس سے تعلیم پائی ہے۔ یہ اُس کی مانند ہے۔ یہ ناصرت کی مقدس شخصیت کے خیالوں اور مقاصد کو اپنی روزمرہ زندگی میں عملی جامہ پہنا رہا ہے۔"

سچے مسیحی کو مسیح کی طرح دلیر ہونا چاہئے۔ اپنے ایمان کی وجہ سے کبھی نہ شرمائیں۔ آپ کا دلیرانہ اقرار کبھی آپ کی شرمندگی کا باعث نہیں بنے گا۔ آپ مسیح کی خاطر بہادر بنیں۔

آپ مسیح کی شفیق روح کی پیروی کریں۔ پیار بھرے خیال سوچیں، پیار بھرا کلام اور کام کریں تاکہ لوگ یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ یہ یسوع کے ساتھ رہا ہے۔

مسیح کی پاکیزگی کی پیروی کریں۔ وہ خدا کی غیرت رکھتا تھا، آپ بھی رکھیں۔ وہ خود انکاری کی زندگی گزارتا تھا، آپ بھی گزاریں۔ وہ باپ کا فرماں بردار تھا، آپ بھی ہوں۔ وہ باپ کی مرضی پر چلتا تھا، آپ بھی ایسا ہی کریں۔ وہ صابر رہا، آپ بھی صبر سے کام لیں۔ اُس نے اپنے دشمنوں کو معاف کیا، آپ بھی کریں۔ خداوند کے یہ مبارک الفاظ ہمیشہ آپ کے کانوں میں گونجتے رہیں کہ "اے باپ! اِن کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں" (لوقا ۲۳: ۳۴)۔ اُس طرح معاف کریں جس طرح کہ آپ کو اُمید ہے کہ آپ کو معاف کیا جائے گا۔ خدا کے فضل سے اِس طرح زندگی گزاریں کہ لوگ آپ کو دیکھ کر کہیں "یہ یسوع کے ساتھ رہا ہے۔"

۱۲ فروری

"جس طرح مسیح کے دُکھ ہم کو زیادہ پہنچتے ہیں اُسی طرح ہماری تسلی بھی مسیح کے وسیلے سے زیادہ ہوتی ہے۔" ۲۔کرنتھیوں ۱:۵

خداوند کے ہاتھ میں ترازو ہے۔ ایک پلڑے میں ہمارے دُکھ ہیں اور دوسرے میں اُس کی تسلی۔ جب دُکھ کا پلڑا خالی ہوتا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ دوسرے پلڑے کا بھی یہی حال ہے۔ اور جب دُکھ کا پلڑا بھرا ہے تو تسلی کے پلڑے کا بھی وہی حال ہوتا ہے۔ جب ڈراؤنی گھٹا چھائی ہوئی ہو تو خدا کی روشنی اَور بھی صفائی سے نظر آتی ہے۔ جب طوفان اُٹھ رہا ہو تو آسمانی کپتان اپنے سپاہیوں کے قریب ہوتا ہے۔ جب ہم زیادہ مایوس ہوں تو خدا کا پاک روح ہماری زیادہ حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

اِس کا ایک سبب یہ ہے کہ دُکھ تکلیف تسلی کے لئے زیادہ جگہ مہیا کرتے ہیں۔ انسان جتنا پست ہو اُسے اُتنی ہی زیادہ تسلی ملے گی کیونکہ وہ اُسے قبول کرنے کے لئے زیادہ لائق ہوگا۔

دُکھ میں خوشی اور تسلی کا دوسرا سبب یہ ہے کہ اُس وقت ہم خدا کی قربت کا زیادہ خیال کرتے ہیں۔ جب ہمارے کھتے بھرے ہوئے ہوں تو ہم خدا کے بغیر زندگی گزار سکتے ہیں۔ لیکن جب کھتے خالی ہوں تو خدا کی ضرورت کا احساس ہوتا ہے۔ "اے خداوند! مَیں نے گہراؤ میں سے تیرے حضور فریاد کی ہے" (زبور ۱۳۰:۱)۔ کوئی دعا اُتنی سنجیدہ نہیں ہوتی جتنی کہ وہ جو دکھ تکلیف کے گہرے گڑھے سے کی جائے۔ چنانچہ دکھ تکلیف ہمیں خدا کے قریب لے جاتے ہیں اور اِس طرح ہماری باطنی خوشی اور تسلی بڑھ جاتی ہے، کیونکہ خدا کی قربت ہی سچی خوشی ہے۔ اے مصیبت زدہ ایماندار، اپنے دُکھ کے سبب سے مت گھبرا کیونکہ یہ تو خدا کی رحمتوں اور برکتوں کے پیامبر ہیں۔

۱۴ فروری

"دیکھو باپ نے ہم سے کیسی محبت کی ہے کہ ہم خدا کے فرزند کہلائے اور ہم ہیں بھی۔ دنیا ہمیں اِس لئے نہیں جانتی کہ اُس نے اُسے بھی نہ جانا۔ عزیزو! ہم اِس وقت خدا کے فرزند ہیں..." ا۔یوحنا ۳:۱،۲

"دیکھو باپ نے ہم سے کیسی محبت کی ہے!" جب ہم یاد کرتے ہیں کہ ہم کیا کچھ تھے بلکہ اب بھی بشریت کے سبب سے کیا کچھ ہیں تو ہم حیران ہوتے ہیں کہ اُس نے ہمیں اپنے لے پالک فرزند بنایا ہے۔ ہم "خدا کے فرزند" کہلاتے ہیں۔ بیٹے کا رشتہ کتنا عظیم اور نرالا ہے! اِس رُتبے کے باعث ہمیں کیسے عجیب وغریب اعزاز ملے ہیں! بیٹا باپ کے پیار اور دیکھ بھال کی توقع کرتا ہے اور باپ کو اپنے بیٹے سے کتنی محبت ہوتی ہے! مسیح کی معرفت اب یہ سب کچھ ہمارا ہے۔

ہم اپنے بڑے بھائی (مسیح) کے ساتھ تھوڑے عرصے کے لئے دُکھ اُٹھانا عزت کی بات سمجھتے ہیں۔ "دنیا ہمیں اِس لئے نہیں جانتی کہ اُس نے اُسے بھی نہ جانا۔" چونکہ دنیا نے اُسے نہ جانا اِس لئے ہم بھی خوشی سے اُس کی پستی میں شریک ہوتے ہیں، اِس لئے کہ ہم اُس کے ساتھ سرفراز بھی ہوں گے۔

"عزیزو! ہم اِس وقت خدا کے فرزند ہیں۔" اِن الفاظ کو پڑھنا آسان، لیکن اِن کا احساس کرنا مشکل ہے۔ کیا آپ بھی غم کے گہرے گڑھے میں ہیں؟ کیا آپ سخت آزمائش میں ہیں اور لگتا ہے کہ خدا آپ سے دُور ہو گیا ہے؟ کیا آپ کا ایمان ڈگمگا رہا ہے؟ خوف نہ کریں۔ آپ کی روحانی زندگی کی بنیاد آپ کی خوبیاں اور احساسات نہیں، بلکہ مسیح پر آپ کا ایمان ہے۔ اِن تمام مخالف باتوں کے باوجود ہم اب خدا کے فرزند ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ میری کوئی خوبی نہیں، میری راست بازی نہیں چمکتی۔ ذرا اگلی آیت پڑھیں: "ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کچھ ہوں گے۔ اِتنا جانتے ہیں کہ ہم بھی اُس کی مانند ہوں گے۔" خدا کا پاک روح ہمارے ذہن کو پاک صاف کرے گا اور خدا کی

قدرت ہمیں بدل دے گی۔ پھر ہم ''اُس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے۔''

۱۴ فروری

''اُس کو عمر بھر بادشاہ کی طرف سے وظیفے کے طور پر ہر روز رسد ملتی رہی۔''

۲۔سلاطین ۲۵: ۳۰

یہویاکین کو چند مہینوں کی رسد دے کر گھر نہیں بھیجا گیا بلکہ اُس کا وظیفہ اُس کی باقی ماندہ عمر کے لئے تھا۔ اِس لحاظ سے وہ خداوند کے تمام لوگوں کو پیش کرتا ہے۔ اگر انسان کو ہر روز رسد مل جائے تو وہ مطمئن ہو جاتا ہے۔ کل کی رسد کی ہمیں آج ضرورت نہیں۔ کل کا دن اب تک طلوع نہیں ہوا اور اُس کی ضرورتیں اب تک نمودار نہیں ہوئیں۔ جو پیاس ہمیں جون کے مہینے میں لگے گی اُسے فروری میں مٹانے کی ضرورت نہیں۔ اگر ہر روز ہماری ضرورتیں پوری ہوں تو ہمیں کسی قسم کی کمی نہیں ہو گی۔

ہم ایک دن سے نہ زیادہ کھانا کھا سکتے اور نہ کپڑے پہن سکتے ہیں۔ عصا مسافر کے سہارے کا باعث ہوتا ہے، لیکن عصاؤں کا گٹھا اُس کے لئے بوجھ کا سبب بنے گا۔

ہمیں اِس سے زیادہ کی اُمید نہیں کرنی چاہئے۔ اگر اِس سے زیادہ کی خواہش کریں تو ناشکرے ہوں گے۔ اگر ہمارا باپ ہمیں زیادہ نہ دے تو ہمیں اُس کی روز کی نعمتوں پر مطمئن ہونا چاہئے۔ ہمارا یہویاکین کا سا حال ہے۔ ہمیں اپنے بادشاہ کی طرف سے مقررہ بخرہ ملتا ہے۔۔ اُس کی فراخ دلی کا بخرہ اور اُس کا نہ ختم ہونے والا بخرہ۔ ہمیں اُس کے کتنے شکرگزار ہونا چاہئے!

عزیز قاری، خدا کی نعمتوں کی آپ کو روز کی رسد کی ضرورت ہے۔ آپ کے پاس طاقت کا کوئی ذخیرہ نہیں ہے۔ آپ کو روز بروز آسمانی مدد کا طالب ہونا ہے۔ کتنی تسلی کی بات ہے کہ آپ کو روز کے بخرے کا یقین دلایا گیا ہے! کلامِ مقدس، کلیسیائی عبادتوں، کلام پر غور و خوض اور دعا کی معرفت آپ کو روز بروز طاقت ملتی رہے گی۔ خداوند یسوع میں آپ کی تمام ضرورتیں پوری ہوتی ہیں، لہٰذا اپنی روز کی رسد سے لطف اندوز

ہوتے رہیۓ۔ جب خدا کے فضل کی روز کی روٹی اُس کے رحم کی میز پر پڑی ہے تو آپ بھوکے نہ بیٹھے رہیں۔

۱۵ فروری

''یسوع نے اُن سے کہا آؤ کھانا کھا لو...'' یوحنا ۱۲:۲۱

خداوند یسوع کو پسند نہیں کہ اُس کے خادم بھیگے ہوئے اور بھوکے ہوں۔ اِس لئے وہ اِس کا مداوا کرتا ہے۔ یاد رکھئے جو کچھ خداوند نہیں دیکھنا چاہتا وہ ہمارے لئے بھی اچھا نہیں۔ ہر وقت اپنی ضرورتوں اور کمیوں پر افسوس کرنے سے ہماری مسیح پر نظر دھندلی ہو جاتی اور اُس کی خدمت کرنے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اِس سبب سے وہ آج آپ کو کوئلوں کی آگ کے پاس آنے کی دعوت دیتا ہے جسے اُس کی محبت نے تیار کیا ہے۔

اے خدا کے پیارے فرزندو، ضروری ہے کہ آپ کی باطنی حالت مضبوط ہو۔ جنگ میں کئی دفعہ اِس لئے شکست کھانی پڑتی ہے کیونکہ لڑائی سے پہلے خاطر خواہ تیاری نہیں کی گئی ہوتی۔ آپ کا حال ایسا نہ ہو! اگر آپ خداوند یسوع کے لئے طویل عرصے تک سخت کام کرنا چاہیں تو آپ کو قوت کی ضرورت ہے۔ اور یہ قوت آپ کو آسمانی خوراک سے ہی ملے گی۔ پچھلی رات کی ناکام محنت کے باعث شاگرد تھکے ہوئے تھے۔ خدا کے بہت سے خادموں نے عرصے سے اپنی خدمت کا کوئی پھل نہیں دیکھا۔ اُنہوں نے آدمیوں کو پکڑنے کی کوشش کی، لیکن جال خالی رہے۔ اگر ساری رات لاحاصل محنت کی جائے تو ہم مایوس ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ کا یہ حال ہے تو آپ کو حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے۔ آپ کو خداوند کے حضور تازگی پانے کی ضرورت ہے۔ مخلصی دہندہ آپ سے کہتا ہے: ''کھانا کھانے کے لئے میرے پاس آ جاؤ۔ کشتی اور جال ایک طرف چھوڑ دو۔ رات کی ناکام محنت کو بھول کر میرے ساتھ رفاقت رکھو۔'' تھکے ماندے فکر مند مزدور، اپنی ناکامی پر افسوس کرنا چھوڑ دے۔ آرام سے بیٹھ کر وہ کھانا کھا لے جسے خداوند یسوع نے تیرے لئے تیار کیا ہے۔

۱۶ فروری

"خداوند کا حصہ اُسی کے لوگ ہیں..." اِستثنا ۳۲:۹

ہم اُس وقت خداوند کی ملکیت نہیں بنتے جب ہم اپنی زندگی اُس کے لئے مخصوص کرتے ہیں۔ اُس وقت ہماری آنکھیں محض اِس حقیقت کے لئے کھلتی ہیں کہ ہم پہلے سے ہی اُس کے ہیں۔ موسیٰ کے گیت میں خدا کی اپنے لوگوں کے لئے فکرمندی کی تشریح تین علامتوں سے کی گئی ہے:

"اُس نے ... اُسے اپنی آنکھ کی پتلی کی طرح رکھا" (آیت ۱۰)۔ اگر کوئی خطرہ ہو تو ہم قدرتی طور پر اپنا ہاتھ اُٹھاتے ہیں تاکہ اپنی آنکھ کی حفاظت کریں۔ اِسی طرح خدا ہماری دیکھ بھال کرتا ہے۔ جس جان کو خدا پیار کرتا ہے وہ اِس لئے اِس بدی سے بھرپور اور گندی دنیا کی ہر طرح کی آلائش سے بچی رہتی ہے، کیونکہ خدا اپنی الٰہی قدرت سے اُس کی حفاظت کرتا ہے۔

"جیسے عقاب..." (آیت ۱۱)۔ جب عقاب کے بچے اُڑنے کے قابل ہو جائیں، لیکن گھونسلے سے دُور اُڑنے کی جرأت نہ کریں تو اُن کی ماں گھونسلے کو توڑ دیتی ہے۔ یوں وہ اُنہیں مجبور کرتی ہے کہ وہ اُڑنا سیکھیں۔ شروع میں تو وہ اُن پر منڈلاتی رہتی ہے۔ اگر کوئی بچہ گرنے کو ہو تو وہ اُسے اپنے مضبوط پروں پر اُٹھا لیتی ہے جب تک کہ وہ اُڑنا نہ سیکھ جائے۔ بعض اوقات خدا ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کرتا ہے۔ وہ ہماری زندگی کے خوش گوار حالات کو بدل دیتا ہے تاکہ ہم مخالف ہوا کا مقابلہ کرنا سیکھیں۔

"فقط خداوند ہی نے اُن کی رہبری کی" (آیت ۱۲)۔ خدا ماں کی طرح ہمیں چلنا سکھاتا ہے۔ اُس کا ہاتھ ڈگمگاتے قدموں کی راہبری کرتا ہے۔

خدا باپ ہمیں پیار کرنے والا مالک ہے۔ اُس کی ہم سے محبت کوئی عارضی جذبہ نہیں بلکہ اُس کے ازلی منصوبے کی تکمیل ہے۔

۱۷ فروری

"...اضحاق بیرلحی روئی کے نزدیک رہتا تھا۔" پیدائش ۱۱:۲۵

کسی وقت ہاجرہ کو اِسی جگہ پر یقینی موت سے نجات مل گئی تھی۔ اسمٰعیل نے یہاں کے چشمے سے پانی پیا جسے خدا تعالیٰ نے اُس کی ماں کو دکھایا تھا (پیدائش ۱۶: ۱۳،۱۴)۔ لیکن ہاجرہ اور اُس کا بیٹا صرف تھوڑے عرصے کے لئے یہاں رہے۔ اِسی طرح بہت سے لوگ خدا کو عارضی طود سے ڈھونڈتے ہیں۔ جب وہ مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں تو وہ اُسے پکارتے ہیں، لیکن جوں ہی مصیبت ٹل گئی وہ اُسے بھول جاتے ہیں۔ اِس کے برعکس اضحاق وہیں رہتا تھا۔ وہ زندہ خدا کے چشمے کے پاس سکونت اختیار کر کے اُس سے متواتر تازگی حاصل کرتا رہا۔

کسی انسان کی طرزِ رہائش سے ہمیں اُس کے متعلق کئی طرح کی معلومات حاصل ہو جاتی ہیں۔ کئی دفعہ ہم اِس سے اُس کی روحانی حالت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ شاید اِس وجہ سے کہ یہاں ہاجرہ کو نجات مل گئی تھی اضحاق نے اِس مقام کو احترام کی نگاہ سے دیکھا۔ نیز یہیں اُس کی بیوی ربقہ سے اُس کی پہلی ملاقات ہوئی تھی۔ اِس لئے یہ اُس کے نزدیک ایک قیمتی مقام تھا۔ لیکن سب سے بڑی بات یہ تھی کہ اِس جگہ اُسے زندہ خدا کے ساتھ رفاقت کا تجربہ حاصل ہوا تھا۔ اِسی لئے اُس نے اِس خطے کو اپنی رہائش کے لئے چن لیا۔

ہم بھی زندہ خدا کی حضوری میں رہنا سیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم پاک روح سے توفیق مانگیں کہ ہم کسی وقت بھی نہ بھولیں کہ خدا ہر وقت ہمیں دیکھتا ہے۔ کاش خدا ہمارے لئے بھی خوشی، تسلی اور حفاظت کا سرچشمہ بنا رہے! دنیاوی چشمے خشک ہو جاتے ہیں لیکن خدا کی زندگی کی ندیاں ہمیشہ جاری رہتی ہیں۔ مبارک ہے وہ شخص جو اِس ندی کے پاس سکونت پذیر ہے اور یوں متواتر تازگی اور نجات پاتا رہتا ہے۔ یوں ہم روز بروز خداوند کی رفاقت سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے۔

۱۸ فروری

"...مجھے بتا کہ تُو مجھ سے کیوں جھگڑتا ہے۔" ایوب ۱۰: ۲

آزمائشوں میں پڑی ہوئی عزیز جان، شاید آپ کا بھی ایوب نبی کے سے دُکھوں میں سے گزر ہو تا کہ آپ کی روحانی خوبیاں چمکائی جائیں۔ آپ کی کئی خوبیاں دُکھ درد کے بغیر نمودار ہی نہیں ہوتیں۔ یاد رکھیں ایسی حالت میں آپ کا ایمان زیادہ چمکتا ہے۔ محبت جگنو کی طرح تاریکی میں ہی زیادہ چمکتی ہے۔ اُمید بھی ستاروں کی مانند ہے۔ خوش حالی کی روشنی میں وہ نظر نہیں آتی بلکہ اِس کی دریافت مخالف حالات میں ہوتی ہے۔ دُکھ مصیبت اکثر وہ شاندار ڈبیہ ہوتی ہے جس میں خدا اپنے فرزندوں کی خوبیوں کی نمائش کرتا ہے تا کہ اُن کی شان دوبالا ہو جائے۔

شاید تھوڑی دیر ہوئی آپ خداوند سے دعا کر رہے تھے کہ "خداوند، لگتا ہے کہ میرا کوئی ایمان نہیں رہا، مجھے ایمان بخش دے۔" شاید آپ حقیقت میں لاشعوری طور سے مشکل حالات کے لئے دعا کر رہے تھے، کیونکہ آپ کو کیسے معلوم ہو گا کہ آپ کا ایمان ہے جبکہ ایمان کو آزمایا نہ جائے! یقین جانیں کہ خدا ہمیں اکثر مشکل حالات سے گزرنے دیتا ہے تا کہ ہماری روحانی خوبیاں نظر آئیں اور ہمیں اُن کی موجودگی کا یقین دلایا جائے۔ بلکہ آزمائش کے وقت ہماری روحانی خوبیاں نہ صرف نمودار ہوتی ہیں بلکہ مشکل حالات اُن کی ترقی کا موجب بھی بنتے ہیں۔ کئی دفعہ خدا ہمیں خوش حالی سے محروم کر دیتا ہے تا کہ ہم بہتر مسیحی بنیں۔ وہ اپنے سپاہیوں کی تربیت آرام دہ کوٹھیوں میں نہیں کرتا بلکہ لمبے لمبے موروچوں اور سخت خدمت کے وسیلے سے۔ وہ اُنہیں دریاؤں کو پار کرنے اور اونچے اونچے پہاڑوں پر چڑھنے پر مجبور کرتا اور دُکھ درد کے بھاری بوجھ کے ساتھ اُنہیں لمبے لمبے سفروں پر چلاتا ہے۔ پیارے بھائی/ بہن، ممکن ہے کہ آپ کے موجودہ مشکل سفر کا یہی مقصد ہو کہ آپ کو روحانی ٹریننگ دی جائے تا کہ آپ کی روحانی خوبیاں نمودار ہوں بلکہ اُنہیں ترقی دی جائے۔ عین ممکن ہے کہ اوپر کی آیت اِسی لئے آپ پر بھی صادق آتی ہو۔

۱۹ فروری

"خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ بنی اسرائیل مجھ سے یہ درخواست بھی کریں گے اور مَیں اُن کے لئے ایسا کروں گا۔" حزقی ایل ۳۶: ۳۷

دعا رحم کا پیش رَو ہوتی ہے۔ اگر آپ خدا کی قوم کی تاریخ پر غور کریں تو دیکھیں گے کہ دنیا پر مشکل سے کوئی ایسا رحم نازل ہوا جس کے لئے شفاعت نہ کی گئی ہو۔ یہی آپ کا اپنا بھی تجربہ رہا ہو گا۔ بے شک خدا نے مانگے بغیر آپ کو بہت سی نعمتیں بخشیں، تو بھی بڑی برکت سے پیشتر آپ اکثر اُس کے لئے دعا کر چکے تھے۔ جب آپ کو شروع شروع میں یسوع مسیح کے خون کے باعث اطمینان حاصل ہوا تو آپ اُس سے پہلے دل سوزی سے منت کر چکے تھے کہ خدا آپ کے شکوک و شبہات کو دُور کرے۔ آپ کی دعاؤں کے جواب میں آپ کو نجات کی تسلی ملی۔ جب آپ کو روحانی خوشی اور بڑی تازگی ملی تو آپ کو ماننا پڑا کہ یہ دعا کا جواب تھی۔

جب آپ کو سخت مصیبت سے چھٹکارا ملا اور سخت خطرے میں آپ کی حفاظت ہوئی تو آپ کہہ سکے کہ "مَیں خداوند کا طالب ہوا۔ اُس نے مجھے جواب دیا اور میری ساری دہشت سے مجھے رہائی بخشی" (زبور ۳۴: ۴)۔

برکتوں کا پیش خیمہ دعا ہی ہوتی ہے۔ ہماری دعائیں خداوند تعالیٰ کی برکتوں کی ساتھی ہوتی ہیں۔

اگر ہمیں تمام برکات مانگے بغیر ملتیں تو ہم اُن کو معمولی سمجھتے۔ لیکن ہماری دعا کے سبب سے خدا کی برکات ہمارے نزدیک ہیروں سے زیادہ قیمتی بن جاتی ہیں۔ بے شک جن نعمتوں کے لئے درخواست کرتے ہیں وہ بیش قیمت ہوتی ہیں، لیکن جب تک ہم دعا میں سنجیدگی سے اُن کے طالب نہ ہوں تب تک ہم اُن کی صحیح قدر نہیں کر سکتے۔

۲۰ فروری

"عاجزوں کو تسلی بخشنے والے یعنی خدا نے ... ہم کو تسلی بخشی۔" ۲۔کرنتھیوں ۷:۶

اُس کی طرح کون تسلی دے سکتا ہے؟ خدا کے کسی شکستہ دل اور غمگین فرزند کے پاس جا کر اُسے میٹھے میٹھے وعدے اور انسانی تسلی کے پیارے پیارے لفظ بتائیں۔ وہ بہرے سانپ کی مانند ہوگا جو سپیرے کی بین کی آواز سے ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ ایسے ایماندار کے غم کا مداوا انسانی کلام سے نہیں ہوتا۔ آپ اُسے کیسے بھی تسلی دینے کی کوشش کریں وہ زبور گانے اور خدا کی حمد کرتے ہوئے ہیلیلویاہ پکارنے کے قابل نہیں بنے گا۔ لیکن جب خدا خود اپنے اُسی فرزند کے پاس آ کر اُس پر اپنا چہرہ چمکائے تو غم زدہ کی آنکھیں اُمید سے چمکنے لگیں گی۔

آپ اُس کے غم کو دُور کرنے کے قابل نہ تھے، لیکن خداوند ایسا کرنے میں فوراً کامیاب ہوا۔ "وہ ہر طرح کی تسلی کا خدا ہے" (۲۔کرنتھیوں ۱:۳)۔ بے شک "جلعاد میں روغن بلسان نہیں ہے" (یرمیاہ ۸:۲۲) لیکن خدا کے ہاں ہے۔ مخلوق میں کوئی طبیب نہیں، لیکن خالق نے کہا ہے کہ "مَیں خداوند تیرا شافی ہوں" (خروج ۱۵:۲۶)۔ کیسی عجیب بات ہے کہ خدا کا ایک ہی لفظ ایمانداروں کے لئے پورا ترانہ بن جاتا ہے۔ خدا کا ایک ہی لفظ کندن کے ٹکڑے کی مانند ہے جو مسیحی ایماندار کی ہر روز کی نئی ضرورت پوری کرتا ہے۔

اِس لئے اے پست ہمت مسیحی، آپ کو مایوس ہو کر بیٹھے رہنے کی ضرورت نہیں۔ تسلی و تشفی کے لئے اپنے خداوند کے پاس جائیں۔ آپ کی ٹینکی خالی ہے، اِس لئے آپ کو پانی نہیں ملتا۔ پہلے ٹینکی کو بھروا لیں پھر پانی آنے لگے گا۔ اِسی طرح جب آپ خشک ہو گئے ہیں تو خدا کے پاس جا کر اپنے دل کو خوشی سے معمور کروائیں تو آپ کی خوشی کا ٹھکانا نہیں رہے گا۔ انسانوں کے پاس نہ جائیں کیونکہ وہ ایوب کے دوستوں کی طرح کے نکلیں گے۔ بلکہ سب سے پہلے "عاجزوں کو تسلی بخشنے والے" (۲۔کرنتھیوں ۷:۶) خدا کے پاس جائیں، تو آپ جلد ہی کہہ سکیں گے کہ "جب میرے دل میں فکروں کی کثرت

ہوتی ہے تو تیری تسلی میری جان کو شاد کرتی ہے" (زبور ۱۹:۹۴)۔

۲۱ فروری

"...اُس نے خود فرمایا ہے..." عبرانیوں ۵:۱۳

اگر ہمارے دل میں اِن الفاظ کا مطلب بیٹھ جائے تو ہمارے ہاتھ میں ہر حملے پر غالب آنے والا ہتھیار ہو گا۔ اِس دو دھاری تلوار سے ہر طرح کا شک و شبہ زیر کیا جا سکتا ہے۔ وہ کون سا خوف ہے جو خدا کے عہد کے اِس تیر سے کافور نہ ہو گا؟ جب ہم اِن مبارک الفاظ کے قلعے میں چھپ جائیں گے کہ "اُس نے خود فرمایا ہے" تو زندگی کا تمام دُکھ درد بلکہ موت بھی معمولی سی مصیبت لگے گی۔ ہم اندر باہر کے حملوں پر غالب آ سکیں گے۔ جی ہاں، اپنی خوشی اور گناہ کے مقابلے کے لئے طاقت کی خاطر اِن ہی لفظوں کا سہارا لینا کافی ہے کہ" اُس نے خود فرمایا ہے۔"

اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاک نوشتوں کا مطالعہ کرنا کتنا ضروری ہے۔ ممکن ہے کہ خدا کے کلام میں کوئی وعدہ ہو جو آپ کی حالت کے عین مطابق ہو، لیکن آپ اُس سے ناواقف ہوں جس کی وجہ سے آپ اُس کی تسلی سے محروم رہتے ہیں۔

فرض کریں آپ جیل میں ہیں اور چابیوں کے گچھے میں سے ایک چابی تالے کو لگتی ہے۔ اگر آپ اُسے نہ ڈھونڈیں تو آپ عمر بھر اندر ہی رہیں گے گو آزاد ہونے کا امکان موجود ہے۔

کلامِ مقدس کے دواخانے میں آپ کی بیماری کی موثر دوا موجود ہے، تو بھی جب تک آپ پاک نوشتوں کا مطالعہ کر کے معلوم نہ کریں کہ "اُس نے کیا فرمایا ہے" خطرہ ہے کہ آپ مناسب دوا سے ناواقف رہ کر بیمار ہی رہیں۔

اِس لئے آپ کو ہر روز بائبل کا مطالعہ کر کے اپنے ذہن میں اُس کے وعدوں کا ذخیرہ کرنا چاہئے تا کہ جب کبھی آپ کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اُس کے وعدے کو یاد کر کے اُسے حل کر سکیں یا کوئی شک اُٹھے تو اُسے مغلوب کر سکیں۔ "اُس نے خود فرمایا ہے۔"

یہی ہماری حکمت اور تسلی کا سرچشمہ ہے۔ پس "مسیح کے کلام کو اپنے دلوں میں کثرت سے بسنے دو" (کلسیوں ۳: ۱۶)۔

۲۲ فروری

"اُس کی کمان مضبوط رہی اور اُس کے ہاتھوں اور بازوؤں نے یعقوب کے قادر کے ہاتھ سے قوت پائی۔" پیدائش ۴۹: ۲۴

جو قوت خدا اپنے "یوسفوں" کو دیتا ہے وہ سچ مچ قوت ہوتی ہے۔ یہ وہ قوت نہیں جو آزمائش کے وقت جاتی رہے بلکہ الٰہی قوت ہے۔ یوسف کیوں آزمائش میں فتح یاب ہے؟ اِس لئے کہ خدا اُسے قوت دیتا ہے۔ اُس کی مدد کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ ہر طرح کی حقیقی قوت "یعقوب کے قادر" کی طرف سے آتی ہے۔ دیکھئے خدا کتنے عام طریقوں سے یوسف کو قوت دیتا ہے۔ "اُس کے ہاتھوں اور بازوؤں نے یعقوب کے قادر کے ہاتھ سے قوت پائی۔" گویا خدا اپنے ہاتھ یوسف کے ہاتھوں اور اپنے بازو یوسف کے بازوؤں پر رکھتا ہے۔ خدا انسانی باپ کی طرح اُن کی تربیت کرتا ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں۔ قادرِ مطلق، ازلی و ابدی خدا جھک کر اپنا ہاتھ اپنے فرزند کے ہاتھ پر اور اپنا بازو اُس کے بازو پر رکھ کر اُسے مضبوط بناتا ہے۔

یہ قوت عہدی قوت بھی ہے کیونکہ اِسے "یعقوب کے قادر" کی قوت کہا گیا ہے۔ مسیحی خدا کے عہد پر غور کرنا پسند کرتے ہیں۔ تمام طرح کی قوت، فضل، برکتیں اور رحمتیں، تمام طرح کی تسلی بلکہ جو کچھ بھی ہمارے پاس ہے اِس کا سرچشمہ اُس کا عہد ہی ہے۔ اگر خدا کا عہد نہ ہوتا تو ہمارے لئے کوئی اُمید نہ ہوتی۔ جس طرح سورج سے گرمی اور روشنی نکلتی ہے اُسی طرح خدا کا تمام طرح کا فضل اُس کے عہد سے نکلتا ہے۔ جو سیڑھی یعقوب نے خواب میں دیکھی اُس کے اوپر ابرہام اور اضحاق کا خدا کھڑا تھا۔

اے ایماندار، ہوسکتا ہے کہ تیر چلانے والوں نے آپ کو نشانہ بنایا ہو، شاید آپ کو

زخمی بھی کیا ہو، تاہم آپ کی کمان مضبوطی سے آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اِس بات کو مت بھولئے کہ آپ کا قائم رہنا یعقوب کے خدا پر ہی منحصر ہے۔

۲۳ فروری

"مَیں تجھ سے ہرگز دست بردار نہ ہوں گا اور کبھی تجھے نہ چھوڑوں گا۔" عبرانیوں ۱۳:۵

خدا کا کوئی بھی وعدہ کسی ایک انسان تک محدود نہیں۔ جو کچھ خدا نے اپنے کسی ایک فرزند سے کہا اُس نے سب سے کہا ہے۔ وہ کسی ایک کے لئے اِس لئے چشمہ قائم کرتا ہے کہ سب اُس میں سے پئیں۔ جب وہ بھوک سے مرنے والے کسی انسان کے لئے اپنا اناج کا گودام کھولتا ہے تو اُس کے دروازے تمام بھوکے مقدسین کے لئے کھل جاتے ہیں۔

اے ایماندار، جو وعدہ خدا نے ابرہام یا موسیٰ کو دیا وہ وعدہ آپ کے لئے بھی ہے کیونکہ ایمان کی رُو سے آپ اُس کی نسل میں شریک ہیں۔ آپ بھی اُس کے ساتھ خدا کے عہد میں شریک ہیں۔ کوئی بھی اعلیٰ برکت اور رحم آپ کی پہنچ سے باہر نہیں۔ اپنی آنکھیں شمال، جنوب، مغرب اور مشرق کی طرف پھیریں، یہ سب کچھ آپ کا ہے۔ موسیٰ کی طرح پسگہ کی چوٹی پر چڑھیں اور وعدہ کئے ہوئے خدا کے وسیع ملک کو دیکھیں کیونکہ پورا ملک آپ کا ہے۔ آپ زندگی کے پانی کی تمام ندیوں سے پی سکتے ہیں۔ آپ ایمان رکھنے میں دلیر بنیں کیونکہ اُس نے کہا ہے کہ "مَیں تجھ سے ہرگز دست بردار نہ ہوں گا اور کبھی تجھے نہ چھوڑوں گا۔"

اِس وعدہ میں خدا اپنے لوگوں کو سب کچھ دیتا ہے۔ "مَیں کبھی تجھے نہ چھوڑوں گا۔" کیا وہ قادر ہے؟ وہ اپنی قدرت کو آپ کی خاطر بروئے کار لائے گا۔ اُس پر بھروسا رکھیں۔ کیا وہ محبت ہے؟ تو وہ بڑے پیار سے ہم پر رحم کرے گا۔ خدا کی ذات کی جو بھی صفتیں ہیں اُن میں سے ہر ایک پوری طرح ہماری خاطر بروئے کار لائی جائے گی۔ الغرض جو بھی آپ چاہیں یا مانگیں، موجودہ اور اگلے جہان میں جو بھی آپ کی ضرورت

ہے، سب کچھ اِن الفاظ میں سمویا ہوا ہے کہ "مَیں تجھ سے ہرگز دست بردار نہ ہوں گا اور کبھی تجھے نہ چھوڑوں گا۔"

۲۴ فروری

"... مَیں بروقت مینہ برساؤں گا۔ برکت کی بارش ہوگی۔" حزقی ایل ۳۴:۲۶

یہاں خدا کی عجیب و غریب رحمت کا بیان ہے: "مَیں بروقت مینہ برساؤں گا۔" کیا یہ خدا کا رحم نہیں؟ اُس کے علاوہ کون کہہ سکتا ہے کہ "مَیں اُن پر مینہ برساؤں گا"؟ بادل ایک ہی ذات کی آواز کو مانتے ہیں۔ یوں خدا کا فضل انسان کی پیدا کی ہوئی چیز نہیں بلکہ خدا کی بخشش ہے۔

ہمیں خدا کے فضل کی ضرورت ہوتی ہے۔ بارش کے بغیر زمین کی کیا حالت ہوگی؟ اِسی طرح خدا کی برکت کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں ہوسکتا۔

اور یہ کثرت کا فضل ہے: "مَیں مینہ برساؤں گا۔" یہ نہیں لکھا کہ مَیں اُن کو قطرہ قطرہ بھیجوں گا بلکہ مینہ برساؤں گا۔ یہی خدا کے فضل کا حال ہے۔ جب خدا برکت دیتا ہے تو وہ اکثر اِتنی فراوانی سے دیتا ہے کہ اُسے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے۔ کثرت کا فضل۔ کاش خدا ہمیں فروتن ہونے، دعائیہ اور پاکیزہ زندگی گزارنے کے لئے کثرت کا فضل بخشے -- یعنی جوشیلی زندگی، تاعمر اُس کے وفادار رہنے اور ہمیں منزل تک پہنچانے کے لئے کثرت کا فضل۔ فضل کی کثرت کی بارش کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں ہوسکتا۔

اور خدا کا یہ فضل بروقت ہوتا ہے: "مَیں بروقت مینہ برساؤں گا۔" آج آپ کی کیا حالت ہے؟ کیا خشک سالی کا وقت ہے؟ تو یہ مینہ کی ضرورت کا وقت ہے۔ کیا آپ کا دل بوجھل ہے اور آپ کالے بادلوں کے نیچے ہیں؟ تو یہ مینہ کا وقت ہوتا ہے۔ "جیسے تیرے دن ویسی ہی تیری قوت ہو" (اِستثنا ۳۳: ۲۵)۔

اور یہ خدا کا گوناگوں فضل ہے: مَیں "برکت کی بارش" برساؤں گا۔ اصل زبان میں لفظ بارش جمع کے صیغہ میں ہے یعنی بارشیں۔ خدا طرح طرح کی برکتیں بھیجے گا۔ خدا کی تمام

برکتیں سونے کی زنجیر کی کڑیوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ جُڑی ہوئی ہیں۔ جہاں وہ توبہ کا فضل دیتا ہے وہاں تسلی کا فضل بھی بخشتا ہے۔ وہ برکت کی بارشیں برسائے گا۔ آج اپنے خشک ہونٹوں کو کھولیں تا کہ خدا آپ کی مرجھائی ہوئی روح کو تازہ کر دے۔

۲۵ فروری

"آنے والا غضب" متی ۳:۷

طوفان گزر جانے کے بعد کس قدر سکون ہو جاتا ہے! اِسی طرح بارش کے بعد مختلف پودوں کی مہک، ہوا اور پانی تازگی کا احساس دیتے ہیں۔ مسیحی ایماندار کی بھی یہی حالت ہے۔ وہ ایسے علاقوں میں سے گزرتا ہے جہاں طوفان کی شدت اُس کے نجات دہندہ کے سر سے گزر چکی ہے۔ اگر دُکھ کے چند قطرے ایماندار کے سر پر گر بھی جائیں تو اُسے پتہ ہے کہ یہ رحم کے بادلوں سے آئے ہیں۔ اور یسوع مسیح تسلی دیتا ہے کہ یہ اُس کا نقصان کرنے کے لئے نہیں بھیجے گئے۔

اِس کے مقابلے میں جب کوئی شدید آندھی آتی ہے تو اُس کے اثرات کا مشاہدہ کریں۔ پرندے چھپ جاتے ہیں، بھیڑوں کو ڈر لگتا ہے، اچانک اندھیرا چھا جاتا ہے اور تیز ہوا درختوں اور جھونپڑیوں کو اکھاڑ کر اِدھر اُدھر بکھیر دیتی ہے۔

اے گناہ گار، آپ کی بھی یہی حالت ہے۔ اگرچہ ابھی تک ایک قطرہ بھی نہیں گرا، تاہم ایک شدید آندھی آنے والی ہے۔ ابھی تک تیز ہوا کی شدت محسوس نہیں ہوئی، لیکن خدا اپنے ہتھیاروں کو تیار کر رہا ہے۔ ابھی تک سیلاب کو خدا کے رحم نے روکا ہوا ہے، لیکن وہ جلد ہی ٹوٹ پڑے گا۔ وہ لمحہ کتنا ہولناک ہو گا جب خدا غضب کا لباس پہنے ہوئے انصاف کرنے کے لئے نکلے گا!

اُس وقت آپ اپنے آپ کو کہاں چھپائیں گے؟ آپ فرار ہو کر کہاں پناہ لیں گے؟ کاش خدا کا رحیم ہاتھ آج ہی آپ کو مسیح کے پاس لائے! یہ ہاتھ اِنجیل میں واضح طور پر آپ کو پیش کیا گیا ہے۔ اُس کا چھیدا ہوا بدن آپ کے لئے پناہ گاہ ہے۔ آپ کو معلوم

ہے کہ آپ کو اُس کی ضرورت ہے۔ اُس پر ایمان لائیں، اپنے آپ کو اُس کے رحم پر چھوڑ دیں۔ پھر غضب کا طوفان ابد تک آپ سے ٹل جائے گا۔

۲۶ فروری

"... نجات خداوند کی طرف سے ہے۔" یوناہ ۹:۲

نجات خدا کا کام ہے۔ "قصوروں اور گناہوں کے سبب سے مردہ" (اِفسیوں ۱:۲) شخص کو صرف وہی زندگی بخش سکتا ہے۔ وہی ہماری روحانی زندگی کو برقرار رکھتا ہے۔ وہ "اوّل اور آخر" (مکاشفہ ۱:۱۷) ہے۔ "نجات خداوند کی طرف سے ہے۔" اگر مجھے دعا کا بوجھ ہے تو خدا نے بخشا ہے۔ اگر مَیں مہربان ہوں تو یہ نعمت مجھے خدا نے دی ہے۔ اگر مَیں اُس کی راہوں میں چلتا ہوں تو اِس لئے کہ خدا میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے چلاتا ہے۔ مجھ میں جو بھی خوبی ہے خدا کی دی ہوئی ہے۔ گناہ تو مَیں اپنی طاقت سے کرتا ہوں، لیکن جب مَیں صحیح کام کروں تو وہ صرف اور صرف خداوند تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔

اگر مَیں نے اپنے روحانی دشمن کو شکست دی تو اِس لئے کہ خدا نے میرے ہاتھ کو مضبوط کر دیا۔ اگر پاکیزہ زندگی گزاروں تو اپنی طاقت سے نہیں بلکہ اِس لئے کہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔ کیا مَیں مصلوب ہوا؟ کیا مَیں نے خود اپنے آپ کو پاک صاف کیا؟ خدا کا پاک روح ہی مجھے پاک کرتا ہے۔ اگر مَیں نے دنیاوی چیزوں سے منہ موڑا ہے تو یہ توفیق مجھے خدا نے بخشی ہے۔ کیا مَیں روحانی علم میں ترقی کر رہا ہوں؟ عظیم الٰہی اُستاد مجھے سکھاتا ہے۔ میرے تمام جواہر آسمانی حکمت کی پیداوار ہیں۔

جو کچھ مَیں چاہتا ہوں وہ خدا میں پاتا جاتا ہوں۔ لیکن اپنے آپ میں مَیں گناہ کے علاوہ کچھ نہیں پاتا۔ صرف وہی میری چٹان اور نجات ہے۔ کیا مَیں کلامِ پاک کی خوراک سے پرورش پاتا ہوں؟ اگر خدا اپنے کلام میں میری روح کے لئے خوراک نہ بناتا اور اُسے کھانے میں میری مدد نہ کرتا تو وہ میرے فائدے کا باعث نہ ہوتی۔ کیا مَیں آسمانی من کے باعث جیتا ہوں؟ وہ من مسیح ہے جس کے بدن کو مَیں کھاتا اور خون کو پیتا

ہوں۔ کیا مجھے روز بروز تقویت ملتی ہے؟ یہ کہاں سے آتی ہے؟ مسیح کے بغیر مَیں کچھ نہیں کرسکتا۔ جو کچھ یوناہ نبی نے مچھلی کے پیٹ میں سیکھا اُسے مَیں بھی آج سیکھ لوں کہ ''نجات خداوند کی طرف سے ہے۔''

۲۷ فروری

''تُو اے خداوند! میری پناہ ہے! تُو نے حق تعالیٰ کو اپنا مسکن بنا لیا ہے۔'' زبور ۹۱:۹

بنی اسرائیل بیابان میں کبھی کسی جگہ زیادہ دیر تک نہ ٹھہر سکے۔ جب بھی بادل کا ستون رُکا تو اُنہوں نے اپنے تمبو لگا لئے۔ لیکن اگلی صبح سویرے جب نرسنگے کی آواز سنائی دی تو لاوی عہد کا صندوق اُٹھانے لگے اور آگ اور بادل کا ستون تنگ و تاریک گھاٹیوں اور تپتے ریگستان سے ہو کر اُن کی راہنمائی کرتا گیا۔ ابھی اُنہوں نے مشکل سے ہی تھوڑا سا سانس لیا تھا کہ اُن کے کانوں میں یہ آواز پڑی کہ ''اُٹھو، یہ تمہارے لئے آرام گاہ نہیں۔ ملکِ کنعان تک اپنا سفر جاری رکھو۔'' کسی جگہ پر بھی وہ زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے۔ یہاں تک کہ پانی کی کثرت اور پیارے پیارے نخلستان بھی اُنہیں نہ روک سکے۔

خدا ہی اُن کا مستقل مسکن تھا، اِس لئے اُنہیں چلتے جانا پڑا۔ اُن کے حالات بدلتے رہے۔ اُنہیں کبھی موقع نہ ملا کہ آرام سے بیٹھ جائیں اور کہیں کہ ''اب ہم محفوظ ہیں۔ ہم اِس جگہ پر سکونت کریں گے۔'' تو بھی موسیٰ نے کہا کہ ''یا رب! پشت در پشت تُو ہی ہماری پناہ گاہ رہا ہے'' (زبور ۹۰:۱)۔ جہاں تک خدا کا سوال ہے وہ لاتبدیل ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ہم آج امیر ہوں اور کل غریب، آج بیمار ہوں اور کل تندرست، آج خوش ہوں اور کل پریشان، لیکن جہاں تک خدا کے ساتھ ہمارے رشتے کا تعلق ہے اُس میں رتی بھر فرق نہیں آتا۔ اگر اُس نے کل مجھ سے محبت رکھی تو آج بھی رکھتا ہے۔ میرا لاتبدیل مسکن میرا مبارک خداوند ہے۔ دنیاوی اُمیدیں روشن ہوں یا تاریک، یا ہماری خوشیاں مرجھائی ہوئی ہوں، خداوند میں میری دولت پر اِس کا کچھ اثر نہیں پڑتا۔ اِس جہان میں مَیں مسافر ہوں۔ میری سکونت گاہ خدا ہے۔ مَیں دنیا میں بے چینی سے اِدھر

اُدھر چلتا ہوں، لیکن خدا میں سکون سے رہتا ہوں۔

۲۸ فروری

"...اُسی سے مجھے اُمید ہے۔" زبور۶۲: ۵

جو دنیا سے اپنی اُمیدیں وابستہ کرے وہ مایوس ہو جائے گا۔ لیکن جو اپنی روحانی اور جسمانی ضرورتوں کے لئے خدا کی طرف دیکھے وہ شرمندہ نہیں ہو گا۔ وہ ایمان کی معرفت فضل کی دولت سے مالا مال ہوتا جائے گا۔ میرا خدا اپنے وعدوں کو پورا کرنے سے قاصر نہیں رہتا۔ جو اُس کے وعدوں کو اُس کے تخت کے پاس لے جائے وہ کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹے گا۔ اِس لئے مَیں صرف اُسی کے دروازے پر دستک دوں گا کیونکہ وہ اِسے ہر وقت اپنے فضل سے معمور ہاتھ سے کھولتا ہے۔

مَیں اِسی گھڑی اُسے پھر آزماؤں گا۔ لیکن ہماری آئندہ جہان کے بارے میں بھی اُمیدیں ہیں۔ ہم جلد ہی موجودہ جہان کو چھوڑ جائیں گے۔ جب ہم بسترِ مرگ پر پڑے ہیں تو ہمیں یہی انتظار ہے کہ وہ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا تاکہ ہمیں اُس کی گود میں لے جائیں۔ آسمانی پھاٹکوں کے قریب پہنچنے پر ہم یہ مبارک الفاظ سننے کی اُمید کرتے ہیں کہ "آؤ میرے باپ کے مبارک لوگو، جو بادشاہی بنائے عالم سے تمہارے لئے تیار کی گئی ہے اُسے میراث میں لو" (متی ۲۵: ۳۴)۔

ہم سنہری بربط اور جلالی تاج کے انتظار میں ہیں۔ ہم اُس دن کے انتظار میں ہیں جب ہم تمام مقدسین کے ساتھ اپنے خدا کے سامنے جمع ہو کر اُن کی حمد و تعریف کریں گے۔ ہم اُس دن کی آرزو رکھتے ہیں جب ہم خداوند یسوع کو دیکھ کر اُس کی مانند بنیں گے۔ تب "اُس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے" (ا۔یوحنا ۳: ۲)۔

عزیز قاری، اگر یہی آپ کی اُمید ہے تو خدا کے لئے جئیں جس کی طرف سے آپ کی تمام ضرورتیں پوری ہوتی ہیں اور جس کے فضل، برگزیدگی، نجات اور بلاوے کے باعث آپ کو آنے والے جلال میں شریک ہونے کی تسلی ہے۔

۲۹ فروری

"... مَیں نے تجھ سے ابدی محبت رکھی اِسی لئے مَیں نے اپنی شفقت تجھ پر ڈالی"

یرمیاہ ۳۱: ۳

شریعت کے بادل کا گرجنا اور عدالت کی دہشت، یہ سب کچھ ہمیں مسیح کے پاس لے جانے کے آلات ہیں۔ لیکن آخری فتح مسیح کی محبت کے باعث ہوتی ہے۔ مسرف بیٹا اپنی شدید ضرورت کے احساس کے سبب سے باپ کے گھر واپس جانے لگا۔ لیکن باپ اُسے دُور سے دیکھ کر اُس کی طرف دوڑا۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اِس سے پیشتر کہ وہ گھر پہنچتا، باپ نے اُسے گلے لگا لیا۔

اپنی اِسی ابدی محبت میں خداوند کیلوں سے چھیدے ہوئے ہاتھوں سے دل کے دروازے پر دستک دیتا ہے۔ اندر بیٹھا ہوا گناہ گار انسان اِس نرم و گداز دستک میں خدا کی ابدی محبت کو دیکھتا ہے، اِس لئے وہ گھٹنوں کے بل مہمان کا خوشی سے استقبال کرتا ہے۔

جو کچھ موسیٰ شریعت کی تختیوں کے ساتھ نہ کر سکا، خداوند مسیح اپنے چھیدے ہوئے ہاتھ سے کرتا ہے۔ اگر اُس کی لاثانی محبت ہمارا پیچھا نہ کرتی تو ہم کبھی نجات کی پہچان تک نہ پہنچتے۔ واقعی اُس نے ہمیں اپنی محبت کی ڈوریوں سے کھینچا ہے۔ اُس کا شکر اور اُس کے عظیم نام کی تمجید ہو۔

یکم مارچ

"اے بادِ شمال بیدار ہو! اے بادِ جنوب چلی آ! میرے باغ پر سے گزر تا کہ اُس کی خوشبو پھیلے۔" غزل الغزلات ۴: ۱۶

روحانی بے پروائی نہایت نقصان دہ ہوتی ہے۔ اگر روحانی خوبیوں کی خوشبو کے پھیلنے کے لئے آندھی کے چلنے کی ضرورت ہو تو چلے، خواہ یہ آندھی شمال کی سردی سے بھری ہوئی کیوں نہ ہو۔ خدا کی طرف سے بھیجی گئی ہر طرح کی ہوا جب فضل کے پودوں

پر چلتی ہے تو اُن کے لئے بہتری پیدا کرتی ہے۔ اوپر کی آیت میں دُلھن حقیقت میں مشکل کو خوش آمدید کہتی ہے۔ وہ منت کرتی ہے کہ آندھی آئے چاہے وہ کسی بھی لباس میں کیوں نہ ہو۔ ہماری طرح وہ مردہ پن اور گناہ آلودہ سکون سے اِتنی اُکتا گئی ہے کہ یہ خواہش اُبھرنے لگتی ہے کہ خدا کسی بھی ذریعے سے اُسے حرکت کرنے کے لئے بیدار کرے۔

لیکن ساتھ ساتھ وہ جنوب کی نرم اور تسلی دینے والی ہوا کی لپیٹ میں بھی آنا چاہتی ہے۔ یعنی وہ خداوند کی مسکراہٹ اور نجات دہندہ کی حضوری کی خوشی کا تجربہ بھی کرنا چاہتی ہے۔ یہ ہمیں سستی اور نیند سے جگانے کے موثر ذرائع ہیں۔ وہ شمال کی سرد یا جنوب کی گرم یا دونوں طرح کی ہوا چاہتی ہے، تاکہ وہ اپنے باغ کے خوشبودار پھولوں سے اپنے محبوب کو خوش کر سکے۔

یہ کیسا خوش کن خیال ہے کہ خداوند یسوع ہماری ناقص روحانی خوبیوں سے لطف اندوز ہوتا ہے! ہم پر مصیبت بلکہ موت بھی آئے تو ہم اُسے خوشی سے برداشت کریں۔ دانا باغبان طرح طرح کی آندھیاں چلنے دیتا ہے تاکہ اُن کی معرفت اُس کے مقاصد پورے ہو جائیں۔ وہ دکھ اور سکھ دونوں کو آنے دیتا ہے تاکہ ایمان، محبت، صبر، اُمید اور خوشی کا روحانی پھل پیدا ہو۔

۲ مارچ

"سو سب اسرائیلی اپنی اپنی پھالی اور بھالے اور کلہاڑی اور کدال کو تیز کرانے کے لئے فلستیوں کے پاس جاتے تھے۔" ا۔سموئیل ۱۳: ۲۰

ہم اپنے جانی دشمن یعنی بدی کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اس خوں ریز لڑائی میں ہر قسم کا ہتھیار استعمال کرنا چاہئے۔ منادی کرنا، تعلیم دینا، دعا کرنا، مالی قربانی دینا۔۔ اِن سب ہتھیاروں کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہے۔ اِس جنگ میں خفیف سے خفیف نعمت کو استعمال کرنا ہے ۔۔ پھالی، بھالا، کلہاڑی، کدال جو کچھ ہاتھ آئے۔ عالم فاضل ہو یا کم پڑھا لکھا ہر کسی کو اپنی خدا داد نعمت کو دشمن کے مقابلے میں ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا

چاہئے۔ اِس لئے کہ ہماری روحانی زندگی پر حملہ آور ہونے والے دشمن زیادہ اور ہمارے ساتھ والے تھوڑے ہیں۔

اکثر ہتھیاروں کو تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں معاملہ فہمی، شائستگی، جوش، حاضر کلامی، الغرض ضرورت کے مطابق تیز ہتھیار کی ضرورت ہے۔ اگر ہم چاہیں تو اپنے دشمنوں سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ یوں اُن کی مدد سے اپنے ہتھیار تیز کر سکتے ہیں۔ آج کے دن ہم پاک روح کی مدد سے اپنے ہتھیار تیز کریں۔ غلط تعلیم دینے والوں کا جوش دیکھیں کہ وہ کس طرح پھیل کر لوگوں کو اپنے جال میں پھنساتے ہیں۔ بت پرستوں کی سرگرمی کو دیکھیں کہ وہ اپنے بتوں کی سیوا میں کیا کچھ قربان نہیں کرتے۔

تاریکی کے حاکم کو دیکھیں۔ کتنے صبر، محنت، چالاکی، جرأت اور دُور اندیشی سے وہ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ شیاطین اپنی بغاوت میں بالکل یک دل ہیں جبکہ مسیح کے پیروکاروں میں اکثر وہ یک دلی نظر نہیں آتی اور خدا کی خدمت میں وہ مل کر آگے نہیں بڑھتے۔ کاش ہم شیطان کے ناپاک جوش سے سبق سیکھیں۔ ہم نیک سامری کی طرح دشمن کے ہاتھوں زخمی ہونے والوں کو بچائیں۔

۳ مارچ

"دیکھ مَیں نے تجھے صاف کیا لیکن چاندی کی مانند نہیں۔ مَیں نے مصیبت کی کٹھالی میں تجھے صاف کیا۔" یسعیاہ ۴۸: ۱۰

اگر آپ مصیبت میں مبتلا ہیں تو اِس خیال سے تسلی پائیں کہ خدا نے کہا ہے کہ "مَیں نے مصیبت کی کٹھالی میں تجھے صاف کیا۔" ان الفاظ سے ہمیں کتنا اطمینان ملتا ہے! بے شک مصیبت آئے، لیکن خدا نے مجھے چن لیا ہے۔ غریبی، تُو میرے دروازے پر آ سکتی ہے، لیکن میرا خداوند پہلے سے گھر میں موجود ہے، اُس نے مجھے چن لیا ہے۔ بیماری، تُو مجھے تنگ کر سکتی ہے، لیکن میرے پاس اِس کا مداوا موجود ہے: خداوند نے مجھے چن لیا ہے۔ آنسوؤں کی اِس وادی میں مجھ پر خواہ کچھ بھی گزرے، مَیں جانتا ہوں کہ اُس نے مجھے چن لیا ہے۔

اے ایماندار، اگر آپ کو اِس سے بھی زیادہ تسلی کی ضرورت ہے تو یاد رکھیں کہ آگ کی بھٹی میں ابن آدم آپ کے ساتھ ہے۔آپ کے بیماری کے بستر پر کوئی بیٹھا ہے جسے آپ دیکھ نہیں سکتے، لیکن اُسے آپ پیار کرتے ہیں۔ اور آپ کے جانے بغیر وہ آپ کی خدمت کرتا ہے۔

آپ غریب ہیں، لیکن آپ کے چھوٹے سے مکان میں زندگی اور جلال کا خداوند اکثر مہمان ہوتا ہے۔ وہ خستہ حال جھونپڑیوں میں آنا پسند کرتا ہے۔

آپ کا دوست ہر حالت میں آپ کا ساتھ دیتا ہے۔ آپ اُسے دیکھ نہیں سکتے، لیکن اُس کے نرم ہاتھ کا لمس محسوس کر سکتے ہیں۔ کیا آپ اُس کی آواز سنتے ہیں؟ موت کے سایہ کی وادی میں بھی وہ کہتا ہے کہ ''مَیں تیرے ساتھ رہوں گا۔ مَیں تجھ سے دست بردار نہ ہوں گا، نہ تجھے چھوڑوں گا۔ سو تُو خوف نہ کر اور بے دل نہ ہو'' (اِستثنا ۳۱:۸)۔ اے مسیحی، خوف نہ کر۔ یسوع تیرے ساتھ ہے۔ تیرے تمام دُکھوں میں وہ تیرا محافظ ہے۔ جسے اُس نے چن کر اپنا بنا لیا ہے اُسے وہ کبھی نہ چھوڑے گا۔ ''مت ڈر کیونکہ مَیں تیرے ساتھ ہوں'' (پیدائش ۲۶:۲۴)۔

۴ مارچ

''... میرا فضل تیرے لئے کافی ہے...'' ۲۔کرنتھیوں ۱۲:۹

اگر خدا کے مقدسین میں سے کوئی بھی غریب یا مصیبت زدہ نہ ہوتا تو ہم اِلٰہی فضل کی آدھی تسلی سے بھی واقف نہ ہوتے۔ کس قدر پاک انجیل کی قدرت کا اِظہار ہوتا ہے جب ہم اُس مسافر کو دیکھتے ہیں جس کے پاس سر دھرنے کی جگہ نہیں، لیکن وہ کہتا ہے ''مَیں خداوند پر توکل کروں گا''، جب ہم سخت غریب شخص کو خداوند میں خوش دیکھتے ہیں یا جب ہم اُس بیوی کو دیکھتے ہیں جو مصیبت کے وقت ایمان میں قائم رہتی ہے۔ ایمانداروں کی تنگ حالی اور آزمائشوں میں خدا کا عظیم فضل ظاہر ہوتا ہے۔

مقدسین تمام طرح کا دُکھ درد یہ جانتے ہوئے برداشت کرتے ہیں کہ ''سب چیزیں

مل کر خدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں" (رومیوں ۸:۲۸)۔ وہ جانتے ہیں کہ اُن کا خدا یا تو جلد ہی مصیبت سے نجات دلائے گا یا اِسے برداشت کرنے کی قوت بخشے گا۔ دکھ میں ایمانداروں کا یہ صبر خدا کے فضل کا ثبوت ہے۔

جہازوں کی راہنمائی کے لئے سمندر میں ایک روشن مینار ہوتا ہے۔ جب تک طوفان نہ چلے ہم نہیں جانتے کہ اُس کی بنیاد کتنی پختہ ہے۔ پاک روح کے کام کا یہی حال ہے۔ اگر آندھی نہ چلے تو ہمیں معلوم نہیں ہوگا کہ ایمان کی عمارت مضبوط ہے کہ نہیں۔ خدا کے سچے بندے مشکلات میں مضبوطی سے قائم رہتے ہیں۔

جو خدا کو جلال دینا چاہتا ہے اُسے طرح طرح کی مشکلات اور آزمائشوں کے لئے تیار رہنا ہے۔ اگر آپ کے راستے میں بہت سے کانٹے ہیں تو خوشی منائیں کیونکہ اِسی سے یہ حقیقت زیادہ ظاہر ہوگی کہ خدا کا فضل ہمارے لئے کافی ہے۔ کبھی یہ خیال نہ کریں کہ وہ آپ کو چھوڑ دے گا۔ جس خدا کا فضل آج تک کافی رہا ہے وہ اِس لائق ہے کہ اُس پر آئندہ بھی بھروسا کیا جائے۔

۵ مارچ

"پس اَوروں کی طرح سو نہ رہیں..." ا۔تھسلنیکیوں ۵:۷

مسیحی بیداری کو فروغ دینے کے بہت سے طریقے ہیں۔ اِن میں سے ایک کی مَیں بڑی سفارش کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ مقدسین آپس میں خدا کی راہوں کے بارے میں بات چیت کریں۔ "مسیحی کا سفر" کتاب میں اُمیدوار اور مسیحی آسمانی شہر کی طرف چلتے ہوئے ایک دوسرے سے کہنے لگتے ہیں کہ "نیند سے بچنے کے لئے ہم ایک دوسرے سے باتیں کریں۔" مسیحی پوچھتا ہے کہ "بھائی کہاں سے شروع کریں؟" تو اُمیدوار جواب دیتا ہے کہ "اِس سے کہ خدا نے ہم میں اپنا کام کس طرح شروع کیا۔" پھر وہ مل کر ایک ایمان افزا گیت گاتے ہیں۔

جو ایماندار رفاقت سے دُور رہتے ہیں وہ اِس خطرے میں ہیں کہ سو جائیں۔ بیدار

رہنے کے لئے ایماندار بہن بھائیوں کی رفاقت تلاش کریں۔ آپ تازہ دم ہو کر آسمانی راہ پر زیادہ جلدی ترقی کریں گے۔ لیکن دوسروں سے رفاقت رکھتے ہوئے آپ کے تبادلۂ خیال کا موضوع خداوند یسوع مسیح ہو۔ ایمان کی نظر ہر وقت اُس پر جمی رہے۔ آپ کا دل اُسی سے معمور رہے۔ آپ کے لبوں پر اُسی کی خوبیوں کا چرچا ہو۔

عزیز دوست، صلیب کے قریب زندگی گزاریں تو آپ نیند سے مغلوب نہیں ہوں گے۔ اپنی آسمانی میراث کو ذہن میں رکھیں۔ اگر آپ کو یاد رہے کہ آپ آسمان کی طرف رواں دواں ہیں تو آپ راہ کے کنارے سوئیں گے نہیں۔ اگر آپ اِس ہولناک حقیقت سے آگاہ رہیں کہ شیطان آپ کا پیچھا کر رہا ہے تو آپ راہ میں بالکل سستی نہیں کریں گے۔ کیا وہ جس سے نادانستہ قتل ہو گیا اور اب وہ بدلہ لینے والے کے آگے پناہ کے شہر کی طرف بھاگ رہا ہے راہ میں سو جائے گا؟ اے مسیحی، کیا آپ سو جائیں گے جبکہ نئے یروشلیم کے پھاٹک کھلے ہیں؟ فرشتے آپ کے منتظر ہیں کہ آپ خدا کی تعریف میں اُن کے ساتھ شامل ہوں اور آپ کے لئے سونے کا تاج تیار پڑا ہے۔ مقدسوں کے ساتھ مل کر جاگتے اور دعا کرتے رہیں تاکہ آزمائش میں نہ پڑیں۔

٦ مارچ

"... تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے۔" یوحنا ٣:٧

نئی پیدائش نجات کی بنیاد ہے۔ ہر ایک کو اپنی نئی پیدائش کی تسلی کر لینا چاہئے۔ کیونکہ متعدد لوگ سمجھتے ہیں کہ مجھ میں یہ کام ہو چکا ہے حالانکہ حقیقت میں نہیں ہوا ہوتا۔ یقین جانئے کہ مسیحی کہلانا اَور بات ہے اور نئے سرے سے پیدا ہونا اَور بات۔ نئی پیدائش ایک نہایت پُراَسرار بات ہے۔

انسانی الفاظ اِسے بیان کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ "ہوا جدھر چاہتی ہے چلتی ہے اور تُو اُس کی آواز سنتا ہے مگر نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آتی اور کہاں کو جاتی ہے۔ جو کوئی روح سے پیدا ہوا ایسا ہی ہے۔"

تو بھی یہ ایک ایسی تبدیلی ہے جسے جانا اور محسوس کیا جاتا ہے۔ اِسے پاکیزگی کے کاموں سے جانا جاتا اور خدا کے فضل کے تجربہ سے محسوس کیا جاتا ہے۔ یہ ایک فوق الفطرت تبدیلی ہے۔ یہ کوئی ایسا کام نہیں جسے انسان اپنے لئے خود کرتا ہے۔ انسان کو اوپر سے نئے زندگی ملتی ہے جو دل میں کام کرتی اور انسانی روح کو نیا بنا دیتی ہے۔ یہ باطنی تبدیلی پوری شخصیت کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پرانا انسان مسیح یسوع میں نیا انسان بن جاتا ہے۔

ایک لاش کو غسل دے کر کپڑے پہنانا اَور بات ہے، لیکن اُسے زندہ کرنا اَور بات۔ دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اگر آپ کی نئی پیدائش ہوئی ہے تو آپ اقرار کریں گے کہ "اے خداوند یسوع، تُو میرا روحانی باپ ہے۔ اگر تیرا روح مجھے نئی، پاکیزہ اور روحانی زندگی نہ بخشتا تو مَیں آج تک 'اپنے قصوروں اور گناہوں کے سبب سے مردہ' ہوتا۔ میری روحانی زندگی کا سرچشمہ تُو ہی ہے۔ اب مَیں زندہ نہ رہا بلکہ تُو مجھ میں زندہ ہے۔" خدا کرے کہ نئی پیدائش کے بارے میں ہمیں پوری تسلی ہو۔ کیونکہ جو نئے سرے سے پیدا نہیں ہوا وہ نجات کا وارث نہیں، اُس کے گناہ معاف نہیں ہوئے اور وہ خدا سے جدا اور اُمید سے محروم ہے۔

۷ مارچ

"... خدا پر ایمان رکھو۔" مرقس ۱۱: ۲۲

ایمان میری روح کی ٹانگ ہے جس کی معرفت مَیں شریعت کی راہ پر چل سکتا ہوں۔ محبت کے باعث ہماری ٹانگیں زیادہ تیزی سے چل سکتی ہیں، لیکن ایمان وہ ٹانگ ہے جو ہماری روح کا بوجھ اُٹھاتی ہے۔ ایمان کے ساتھ مَیں سب کچھ کر سکتا ہوں۔ اِس کے بغیر نہ میرا دل خدا کی خدمت کرنا چاہے گا نہ مجھ میں کچھ کرنے کی قوت ہو گی۔ اگر اُس شخص سے ملنا چاہتے ہیں جو خدا کی اچھی طرح خدمت کرتا ہے تو صاحبِ ایمان کو ڈھونڈیں۔ تھوڑا ایمان کسی انسان کو بچا تو لے گا، لیکن جس کا تھوڑا ایمان ہے وہ خدا کے

لئے بڑے کام نہیں کر سکے گا۔

جس کا تھوڑا ایمان ہے وہ بڑے دشمن کو زیر نہیں کر سکے گا۔ تھوڑے ایمان والا مایوسی کے دیو کو نہیں مار سکتا۔ بے شک تھوڑے ایمان والا خدا کا فرزند تو بن جائے گا، لیکن خطرہ ہے کہ خالی ہاتھ ہی خداوند کے سامنے حاضر ہو گا۔

تھوڑے ایمان والا راستے کی مشکلات سے جلدی سے خوف زدہ ہو جاتا ہے۔ اِس کے مقابلے میں بڑے ایمان والا خدا کے وعدے کو یاد رکھتا ہے کہ "تیرے بینڈے لوہے اور پیتل کے ہوں گے اور جیسے تیرے دن ویسی ہی تیری قوت ہو" (اِستثنا ۳۳:۲۵)۔ اِس لئے وہ دلیری سے آگے بڑھتا ہے۔ تھوڑے ایمان والا ہمت ہار کر بیٹھ جاتا ہے جبکہ بڑے ایمان والا گاتا ہے کہ "جب تُو سیلاب میں سے گزرے گا تو مَیں تیرے ساتھ ہوں گا۔ اور جب تُو ندیوں کو عبور کرے گا تو وہ تجھے نہ ڈبائیں گی" (یسعیاہ ۴۳:۲)۔ اِس وعدے کو سامنے رکھتے ہوئے وہ ندی کو فوراً پار کر لیتا ہے۔

اگر آپ خداوند تعالٰی کی راہوں میں چلتے ہوئے خوش ہونا چاہتے ہیں، اگر آپ یسوع مسیح کی پیروی کرتے ہوئے اپنا دل خوشی سے لبریز رکھنا چاہتے ہیں "تو خدا پر ایمان رکھیں۔" اگر آپ کو تاریکی پسند ہے اور آپ پست ہمت اور شکستہ دل ہونے پر مطمئن ہیں تو اِس کے لئے تھوڑا ایمان ہی کافی ہے۔ لیکن اگر آپ کو روشنی پسند ہے اور آپ خوشی کے گیت گانے کے شوقین ہیں تو "بڑے ایمان" کی نعمت کی آرزو رکھیں۔

۸ مارچ

"... ضرور ہے کہ ہم بہت مصیبتیں سہہ کر خدا کی بادشاہی میں داخل ہوں۔" اعمال ۱۴:۲۲

خدا کے لوگوں کو طرح طرح کی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ خدا کا کبھی یہ منصوبہ نہ تھا کہ اُس کے فرزند آزمائشوں سے محفوظ رہیں گے۔ وہ دنیاوی آسائش اور زمینی خوشی کے لئے نہیں چنے گئے۔ اُن سے کبھی بیماری اور جسمانی موت سے چھٹکارے کا وعدہ نہیں کیا گیا۔ بلکہ اِس کے برعکس اُن کی برکتوں میں دُکھ درد کی معرفت تربیت

بھی شامل ہے۔ جیسے خداوند تعالیٰ نے ستاروں کو خلق کیا اور آسمان پر اُن کا راستہ مقرر کیا ویسے ہی اُس نے ہماری زندگی کے لئے دُکھ مصیبت متعین کیا۔ اُس نے اِن کا وقت اور مقام اور اِن کی شدت اور ہماری زندگی میں اِن کا مقصد بھی مقرر کیا۔

خدا ترس لوگ کبھی یہ اُمید نہ رکھیں کہ ہم مشکلات اور پریشانیوں سے محفوظ رہیں گے۔ یہ توقع کریں گے تو مایوس ہو جائیں گے کیونکہ اُن سے پہلے کے ایماندار بھی اِن سے محفوظ نہ رہے۔ ایوب نبی کو کتنے دُکھ کا سامنا کرنا پڑا! اور دُکھ درد میں آزمائے ہوئے ایمان کے باعث ہی ابرہام ایمانداروں کا باپ ٹھہرا۔ اضحاق، یعقوب، باقی نبیوں، رسولوں اور مسیحی شہیدوں کی زندگیوں پر غور کریں تو دیکھیں گے کہ جنہیں بھی خدا نے فضل کا برتن بنایا وہ سب دُکھ مصیبت کی آگ میں سے گزرے۔ یہی آسمانی بادشاہ کے استعمال کے برتنوں کا امتیازی نشان ہے۔

بے شک دُکھ درد کا راستہ خدا نے ہی اپنے لوگوں کے لئے مقرر کیا ہے۔ اُنہیں تسلی اِس بات سے ملتی ہے کہ اِسی راستے سے اُن کا خداوند بھی گزرا۔ اُس کی حضوری اور ہمدردی اُن کے شاملِ حال ہے۔ اُس کا نمونہ دکھاتا ہے کہ کس طرح آگ کی بھٹی میں بھی قائم رہ سکتے ہیں۔ اور جب وہ خدا کی ابدی بادشاہی میں داخل ہوں گے تو اُنہیں اُن کے تمام مصائب کا کثرت سے بدلہ ملے گا۔

۹ مارچ

"... ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے۔" غزل الغزلات ۵:۱۶

خداوند مسیح کی خوبصورتی کی کوئی مثال نہیں۔ اُس کے بارے میں تعجب کرنے کی نسبت اُسے پیار کرنا زیادہ مناسب ہے۔ وہ نہایت پیارا ہے۔ وہی خدا کے لوگوں کا بے مثال محبوب ہے۔ وہ اُس کی خوبیوں اور شخصیت پر فریفتہ ہیں۔ اے مسیح کے شاگرد اپنے مالک کے ہونٹوں پر نظر کر۔ دیکھ وہ کتنے پیارے ہیں! کیا اُس کی باتیں آپ کے دل کو جوش نہیں دلاتیں جیسے اماؤس کے راستے میں دو شاگردوں کو دلایا تھا؟

اے عمانوایل کے پرستارو، کندن سے آراستہ ماتھے پر نظر کرو اور یاد کرو کہ اُس کے خیال کتنے بیش قیمت ہیں! کیا اُس کے مبارک چہرے پر نظر کرتے ہوئے آپ کا دل محبت سے پھٹنے نہیں لگتا؟

آیئے اُس کی مانند بن جائیں۔ اُس کے کردار کی ایک ایک بات اپنے اندر سمو لیں۔ اپنے اردگرد کسی بھی انسان پر نظر کریں، آپ کو کوئی نہ کوئی کمزوری یا خامی ضرور نظر آئے گی، لیکن ہمارا محبوب ہر طرح سے کامل ہے۔ ہمارے اردگرد چمکنے والا ہر ستارہ داغ دھبوں سے خالی نہیں ہے مگر وہ آفتابِ صداقت صرف نور ہی نور ہے۔ اُس کا جلال ہر طرح کی تاریکی سے مبرا ہے۔ اِسی لئے "وہ سراپا عشق انگیز ہے۔"

۱۰ مارچ

"مَیں نے اپنی اقبال مندی کے وقت یہ کہا تھا کہ مجھے کبھی جنبش نہ ہوگی۔" زبور ۳۰: ۶

"موآب بچپن ہی سے آرام سے رہا ہے ... نہ وہ ایک برتن سے دوسرے میں اُنڈیلا گیا" (یرمیاہ ۴۸: ۱۱)۔ اگر کوئی دولت مند ہو، اُس کی زمین ہر وقت ہری بھری ہو، اُس کے قدموں کو متواتر کامیابی چومے، اُس کا کاروبار خوب چلے، وہ ہر وقت تندرست رہے، وہ ہر وقت خوش حال رہے، ہر روز خوش و خرم رہے —۔ ایسا آدمی چاہے کتنا ہی اچھا مسیحی کیوں نہ ہو، ایسی تن آسانی اور خوش حالی کا قدرتی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ مغرور بن جائے گا۔

داؤد نے کہا کہ "مجھے جنبش نہ ہوگی" تو بھی وہ بُری طرح گناہ میں گر گیا۔ ہم داؤد سے اچھے نہیں ہیں۔ اے بھائی، ہموار راستوں سے خبردار رہیں۔ اگر آپ کو خار دار راستے پر چلنا پڑے تو خدا کا شکر کریں۔ اگر خدا ہمیں ہمیشہ خوش حال رکھے تو اِسے برداشت نہیں کر سکیں گے۔ اگر ہماری قسمت متواتر اچھی ہو تو خدا کا سہارا لینا چھوڑ جائیں گے اور جلد ہی اپنی طاقت پر بھروسا کرنے لگیں گے۔ اگر ہم اِس زندگی میں ہر طرح کے دُکھ درد سے بری ہوں تو دعا کرنا بھول جائیں گے۔ اگر ہمیں کبھی کوئی پریشانی

تنگ نہ کرے تو جلد ہی خدا سے دُور ہو کر زندگی کی عیش وعشرت میں گم ہو جائیں گے۔

اِس لئے ہم اپنے دُکھ مصیبت کے لئے خدا کا شکر کرتے ہیں۔ ہم اپنی زندگی کے بدلتے ہوئے حالات کے لئے اُس کی تعریف کریں گے۔ مال و دولت کا نقصان ہو تو اُس کے نام کو اونچا کریں گے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر خدا مصیبت کی کٹھالی میں ہماری تربیت نہ کرے تو خطرہ ہے کہ ہم اُس پر انحصار کرنا چھوڑ دیں۔ متواتر دنیاوی خوش حالی ہمارے لئے سخت آزمائش کا باعث بنتی ہے۔

۱۱ مارچ

"... گناہ حد سے زیادہ مکروہ معلوم ہو۔" رومیوں ۷: ۱۳

گناہ کو ہلکی سی چیز سمجھنے سے خبردار رہیں۔ خداوند کو قبول کرتے وقت ہمارا ضمیر اِتنا حساس ہوتا ہے کہ ہم معمولی سے معمولی گناہ سے بھی خوف کھاتے ہیں۔ نئے ایماندار خدا کو رنجیدہ کرنے سے ڈرتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ جلد ہی نئی زندگی کا یہ پہلا پھل اِردگرد کی بے رحم دنیا کے باعث توڑا جاتا ہے۔ پھر یہ نیا پودا بڑھ کر نہایت لچک دار بن جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اردگرد کے ماحول سے متاثر ہو کر ہر آزمائش کی طرف جھک جانے کو تیار ہو جاتا ہے۔ ہوتے ہوتے سچے مسیحی کا دل بھی یہاں تک سخت ہو جاتا ہے کہ جس گناہ سے وہ پہلے چونک اُٹھتا تھا، اب اُسے دیکھ کر اُس کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ آہستہ آہستہ انسان گناہ کا عادی ہو جاتا ہے۔ پہلے چھوٹے گناہ کو نظر انداز کرتے ہیں، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ گناہ بڑھتے جاتے ہیں جنہیں ہم کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم نے کھلم کھلا گناہ نہیں کیا بلکہ ہمارے پاؤں نے صرف تھوڑی سی لغزش کھائی ہے، جس کے باوجود ہم قائم رہے۔ یوں ہم اپنے گناہ پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔

اے مسیحی، خبردار گناہ کو کبھی ہلکی سی چیز نہ سمجھیں۔ ہوشیار رہیں ایسا نہ ہو کہ آپ آہستہ آہستہ گناہ کے غلام بن جائیں۔ کیا گناہ معمولی سی چیز ہے؟ کیا چھوٹے چھوٹے وار

بہت بڑے دیودار کو نہیں کاٹ دیتے؟ کیا گناہ معمولی چیز ہے؟ کیا پیارے نجات دہندہ کا کانٹوں کا تاج اِس سے نہ بنا؟ کیا اِسی نے اُس کے مقدس دل کو نہ چھیدا؟ کیا یہی اُس کی جاں کنی اور موت کا باعث نہ بنا؟ اگر ہم گناہ کا وزن آسمانی ترازو پر تول سکیں تو ہم اِس سے ویسے بھاگیں گے جیسے سانپ سے اور ہم گناہ کی ہر صورت سے سخت نفرت کریں گے۔ آپ ہر گناہ کو اِس نظر سے دیکھیں کہ اِسی نے خداوند یسوع کو صلیب پر چڑھایا۔ پھر آپ جانیں گے کہ واقعی "گناہ حد سے زیادہ مکروہ" ہے۔

۱۲ مارچ

"... اپنے پڑوسی سے محبت رکھ..." متی ۵:۴۳

"اپنے پڑوسی سے محبت رکھ۔" شاید وہ امیر ہو اور آپ غریب۔ آپ کی جھونپڑی اُس کی کوٹھی کے بالکل پاس ہو۔ اُس کی قسمت میں ہر طرح کی آسائش اور تن آسانی کا سامان ہو۔ خدا نے اُسے یہ نعمتیں بخشی ہیں، آپ اِن کا لالچ نہ کریں۔ اُس سے حسد اور نفرت نہ کریں۔ اگر آپ اپنی حالت کو بہتر نہیں بنا سکتے تو اپنے بخرے پر مطمئن ہوں۔ اپنے پڑوسی کو دیکھ کر کبھی یہ خیال نہ کریں کہ کاش اُس کی جگہ مَیں ہوتا۔ اُس سے محبت رکھیں تو آپ حسد سے بچے رہیں گے۔

دوسری طرف اگر آپ امیر ہوں اور آپ کا پڑوسی غریب تو آپ اُسے حقیر نہ جانیں بلکہ اُسے اپنا پڑوسی جان کر اُس سے محبت رکھیں۔ دنیا اُسے آپ کی نسبت گھٹیا سمجھتی ہے، لیکن کس لحاظ سے؟ کیونکہ خدا نے "ایک ہی اصل سے آدمیوں کی ہر ایک قوم تمام روئے زمین پر رہنے کے لئے پیدا کی" (اعمال ۱۷:۲۶)۔ آپ کا گھر اُس کے گھر سے اچھا ہو تو ہو، لیکن آپ بذاتِ خود اُس سے اچھے نہیں ہیں۔ وہ انسان ہے تو آپ بھی انسان ہی ہیں۔ اپنے پڑوسی سے محبت رکھیں چاہے وہ چیتھڑوں میں ملبوس اور نہایت خستہ حال ہو۔ لیکن شاید آپ کہیں کہ مَیں اپنے پڑوسی کو پیار نہیں کر سکتا کیونکہ میری محبت کے جواب میں وہ ناشکرا ہے اور مجھے حقیر جانتا ہے۔ اگر یہ حالت ہے تو

محبت کی جرأت کرنے کی اَور گنجائش ہو گی۔ جو زیادہ قربانی دیتا ہے اُسے زیادہ اجر ملے گا۔ اگر محبت کا راستہ خاردار ہے تو پھر بھی اُس پر چلتے جائیں۔ آپ کے پڑوسی کا رویہ کچھ بھی ہو، آپ محبت کرنا نہ چھوڑیں۔ اُسے نہیں بلکہ اپنے مالک کو خوش کرنے کی کوشش کریں۔ یاد رکھیں، آپ کا پڑوسی آپ کی محبت کو ٹھکرائے تو ٹھکرائے، لیکن آپ کا مالک اِسے نہیں ٹھکراتا۔ اپنے پڑوسی سے محبت رکھنے سے آپ مسیح کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔

۱۴ مارچ

"... ہم یہاں بیٹھے بیٹھے کیوں مریں؟" ۲۔سلاطین ۷:۳

عزیز قاری، یہ کتاب زیادہ تر ایماندار مسیحیوں کی تقویت کے لئے لکھی گئی ہے۔ لیکن اگر خدانخواستہ آپ کو ابھی تک نجات کی تسلی حاصل نہیں ہوئی تو ہماری دعا ہے کہ یہ آپ کے لئے بھی برکت کا باعث ثابت ہو۔ آپ اپنی بائبل کھول کر اِس حوالے میں کوڑھیوں کی کہانی پر غور کریں۔ آپ کا بھی اُن کا سا حال ہے۔ اگر آپ اُسی مقام پر رہیں جس پر اب ہیں تو آپ ہلاک ہو جائیں گے۔ اگر خداوند یسوع کے پاس جائیں تو بچ جائیں گے، لیکن اگر آپ اپنی اِسی حالت میں بیٹھے رہے تو آپ اپنی ہلاکت کے لئے کسی کو ذمہ دار نہیں ٹھہرا سکتے۔

جو کوئی خداوند یسوع پر ایمان کی نگاہ نہیں کرے گا وہ نہیں بچے گا۔ شاید آپ کے کچھ واقف کاروں کو نجات کی تسلی مل چکی ہو۔ جب اُن کو مل گئی تو آپ کو کیوں نہیں ملی؟ نینوہ کے بادشاہ اور اُس کے درباریوں نے کہا "شاید خدا رحم کرے۔" آپ بھی اُن کی طرح خدا کے رحم کو آزمائیں۔ ابدی ہلاکت اِتنی ہولناک ہے کہ آپ کو ضرور اُس کے رحم کو پکارنا چاہئے۔

یقین کریں اگر آپ اُس کے طالب ہو جائیں تو وہ آپ کو مل جائے گا۔ جو بھی خداوند یسوع کے پاس جائے گا اُسے ہرگز نکالا نہ جائے گا۔ اگر اُس پر ایمان لائیں تو آپ ہلاک نہیں ہوں گے، بلکہ آپ کو اُس سے کہیں بڑی دولت ملے گی جو اِن کوڑھیوں

کو ارام کی لشکر گاہ میں ملی۔ خدا کا پاک روح آپ کو ہمت بخشے کہ آپ فوراً مسیح کے پاس جائیں۔ آپ مایوس نہیں ہوں گے۔

جب آپ کو نجات مل جائے تو اُس اچھی خبر کا پرچار کریں۔ آپ خاموش نہ رہیں۔ سب سے پہلے بادشاہ (خدا) کے گھرانے کو بتائیں۔ اُن سے رفاقت رکھیں اور بتائیں کہ آپ کو نجات مل گئی ہے۔ پھر ہر طرف یہ خبر مشہور کریں۔ کاش آج ہی سورج کے غروب ہونے سے پہلے آپ بھی نجات کے وارث ہو جائیں!

۱۴ مارچ

"جو کوئی اپنے آپ کو قائم سمجھتا ہے وہ خبردار رہے کہ گر نہ پڑے۔" ۱۔کرنتھیوں ۱۰:۱۲

تعجب کی بات ہے کہ انسان خدا کے فضل کے سبب سے بھی مغرور ہو سکتا ہے۔ شاید کوئی کہے، "میرا ایمان بہت مضبوط ہے۔ فلاں بھائی شاید گر جائے کیونکہ اُس کا ایمان تھوڑا ہے، لیکن مَیں نہیں گروں گا۔" شاید کوئی دوسرا کہے، "میری محبت نہایت سرگرم ہے۔ کوئی خطرہ نہیں کہ مَیں برگشتہ ہو جاؤں۔" جو فضل کے سبب سے مغرور ہو اُس کے مغرور ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ جو ایسا کرتے ہیں وہ بھول جاتے ہیں کہ ندی کا پانی چشمے سے آتا ہے۔ اگر چشمے کی طرف سے پانی نہ آئے تو ندی خشک ہو جائے گی۔ اگر دِیے کو متواتر تیل نہ ملے تو وہ جلد ہی بجھ جائے گا۔

خدا کے فضل کی نعمتوں کے سبب سے شیخی نہ ماریں، بلکہ آپ کا فخر اور انحصار مسیح اور اُس کی قوت پر ہو۔ کیونکہ آپ صرف اسی صورت میں گر جانے سے بچیں گے۔ دعا میں زیادہ سرگرم ہوں، خداوند کی پرستش اور پاک کلام کے مطالعہ میں زیادہ وقت گزاریں۔ بڑی احتیاط سے اپنی روحانی زندگی کی حفاظت کریں۔ خدا کی قربت میں اپنے دن گزاریں۔ اچھے نمونوں کی پیروی کریں۔ لوگوں کو بچانے میں سرگرم عمل رہیں۔ ایسی زندگی گزاریں کہ لوگ جانیں کہ آپ یسوع کے شاگرد ہیں۔ اور جب وہ مبارک دن آئے کہ آپ کا محبوب آپ کو اپنی ابدی بادشاہی میں بلائے تو کاش آپ اُس سے یہ لفظ

سنیں: تُو اچھی کشتی لڑ چکا۔ تُو نے دوڑ کو ختم کر لیا۔ تُو نے ایمان کو محفوظ رکھا۔ آئندہ کے لئے تیرے واسطے راست بازی کا وہ تاج رکھا ہوا ہے جو مرجھانے کا نہیں (۲۔تیم ۴:۷)۔

اے مسیحی، بڑی احتیاط رکھ کر اور صرف اُسی پر بھروسا کر کے آگے بڑھیں۔ ایسا کرتے ہوئے آپ کی درخواست رہے کہ "تُو اپنے کلام کے مطابق مجھے سنبھال" (زبور ۱۱۹:۱۱۶)۔ صرف وہی اِس قابل ہے کہ آپ کو "مقدس، بے عیب اور بے الزام بنا کر اپنے سامنے حاضر کرے" (کلسیوں ۱:۲۲)۔

۱۵ مارچ

"...اُس فضل سے جو مسیح یسوع میں ہے مضبوط بن۔" ۲۔تیمتھیس ۲:۱

مسیح کا فضل بے حساب ہے۔ اُس نے اِسے اپنے لئے محفوظ نہیں رکھا بلکہ اِسے انسانوں میں بانٹتا ہے۔ "اُس کی معموری میں سے ہم سب نے پایا یعنی فضل پر فضل" (یوحنا ۱:۱۶)۔ ایسا لگتا ہے کہ اُس کے پاس یہ صرف اِس لئے ہے کہ اِسے بانٹے۔ وہ سدا اُبلنے والے چشمے کی مانند ہے جو صرف اِس لئے بہتا ہے کہ صراحی بھرے اور اُن کے خشک ہونٹوں کو تر کرے جو اُس کے قریب آتے ہیں۔ وہ ایک درخت کی مانند ہے جس کے میٹھے پھل کا مقصد یہ نہیں کہ ٹہنیوں پر لٹکا رہے بلکہ یہ ہے کہ ضرورت مند اُسے توڑ کر کھائیں۔ معافی کا، پاک صاف ہونے کا، تقویت کا، باطنی آنکھیں کھولنے کا، بحال کرنے کا فضل بغیر قیمت کے اور بکثرت دستیاب ہے۔ اُس نے اپنے لوگوں سے کسی طرح کا فضل باز نہیں رکھا۔

گو خون دل سے بہتا ہے تو بھی وہ جسم کے ایک ایک عضو کے لئے ہے۔ اِسی طرح خدا کے فضل کی برکتیں اُن تمام لوگوں کی میراث ہیں جو مسیح میں ہیں۔ اور اِسی کے باعث مسیح اور اُس کی کلیسیا میں میٹھی رفاقت ہے کیونکہ دونوں کو وہی فضل ملتا ہے۔ مسیح سر ہے جس پر تیل پہلے اُنڈیلا جاتا ہے۔ لیکن وہی تیل اُس کے پیراہن کے دامن تک بہتا ہے یہاں تک کہ چھوٹے سے چھوٹے بھائی کو اُس بیش قیمت تیل سے مسح کیا جاتا ہے جو اُس کے سر پر اُنڈیلا گیا۔

سچی شراکت یہ ہے کہ درخت کا رس تنے میں سے گزر کر ڈالیوں اور ٹہنیوں تک پہنچے۔ ہم روز بروز مسیح کی معرفت فضل ملتا رہتا ہے۔ جیسے جیسے ہمیں اُس کا شعور حاصل ہو، ہم اُس کے ساتھ شراکت سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے۔

ہم روز بروز اُس کی دولت کے لئے ہاتھ پھیلائیں اور اُس کے قریب رہیں جس نے ہمارے ساتھ عہد کیا۔ ہم دلیری کے ساتھ اُس کے سامنے اپنی ضرورت پیش کریں۔

۱۶ مارچ

"... مَیں تیرے حضور پردیسی اور مسافر ہوں..." زبور ۳۹: ۱۲

اے خداوند، تیرا شکر ہو کہ جہاں تک تیرے ساتھ تعلق کا سوال ہے مَیں پردیسی نہیں ہوں۔ تیرے فضل کی معرفت تجھ سے میری پیدائشی دُوری ختم ہو گئی ہے۔ اب مَیں تیرا ہاتھ تھامے ہوئے اِس گناہ آلودہ دنیا گویا غیر ملک میں پردیسی کی طرح زندگی گزارتا ہوں۔ تُو بھی اِس دنیا میں جسے تُو نے بنایا پردیسی ہے۔ انسان تجھے بھول جاتا، اپنے خود ساختہ قوانین نافذ کرتا اور اپنے اخلاقی معیار خود قائم کرتا ہے کیونکہ وہ تجھے نہیں جانتا۔ جب تیرا عزیز بیٹا "اپنے گھر آیا تو اُس کے اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا" (یوحنا ۱: ۱۱)۔ "وہ دنیا میں تھا اور دنیا اُس کے وسیلے سے پیدا ہوئی اور دنیا نے اُسے نہ پہچانا" (یوحنا ۱: ۱۰)۔ کبھی کوئی پردیسی اِتنا حقیر نہیں جانا گیا جتنا کہ تیرا عزیز بیٹا۔

اِس لئے حیرانی کی بات نہیں کہ مَیں جو کہ مسیح میں زندگی گزارتا ہوں اِس دنیا میں پردیسی سمجھا جاؤں۔ خداوند، جہاں تُو پردیسی ہے وہاں مَیں بھی پردیسی ہونا چاہتا ہوں۔ مسیح کے چھیدے ہوئے ہاتھوں نے اُن زنجیروں کو کھول دیا جن کے باعث مَیں زمین کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ نتیجے میں مَیں اَب پردیسی بن گیا۔ میری زبان دنیا والوں کی سمجھ میں نہیں آتی، میرے دستور و اعمال اُنہیں عجیب لگتے ہیں۔

لیکن مَیں پھر بھی خوش قسمت ہوں کیونکہ مَیں تیرے ساتھ مل کر یہاں پردیسی ہوں۔ تُو میرے ساتھ دُکھ اُٹھا رہا ہے اور میرا ہم سفر ہے۔ ایسے رفیق کے ساتھ سفر کرنا

کتنا مبارک ہے! جب مَیں تیری آواز کو سنتا ہوں تو میرا دل جوش سے اُچھلنے لگتا ہے۔ گو مَیں یہاں پردیسی اور مسافر ہوں تو بھی مَیں بادشاہوں سے زیادہ خوش قسمت ہوں اور پردیس میں مَیں اُن سے زیادہ پُرسکون ہوں جنہوں نے اِس زمین کو اپنا گھر بنا لیا ہے۔

۱۷ مارچ

"... غریبوں کو یاد رکھنا..." گلتیوں ۲: ۱۰

خدا کیوں اجازت دیتا ہے کہ اُس کے فرزندوں میں سے بہت سے نہایت غریب ہوں؟ اگر وہ چاہتا تو سب کو دولت مند بنا دیتا۔ وہ اُن کے دروازے پر منوں کے حساب سے سونا رکھوا سکتا ہے۔ وہ اُن کو بڑی بڑی تنخواہیں دلا سکتا ہے۔ یا وہ اُن کے گھروں کے گرد اُن کی ضرورت کی اشیا بکھیر سکتا ہے جیسے اُس نے بیابان میں من برسایا تھا۔ لیکن وہ غریب ہیں کیونکہ خدا سمجھتا ہے کہ یہی بہتر ہے۔ "ہزاروں پہاڑوں کے چوپائے میرے ہی ہیں" (زبور ۵۰: ۱۰)۔ اگر خدا چاہتا تو دنیا کے امیروں اور حاکموں کو مجبور کرتا کہ وہ آ کر اپنی تمام دولت اور اختیار اُس کے فرزندوں کے قدموں میں رکھ دیں، کیونکہ تمام انسانوں کے دل اُس کے کنٹرول میں ہیں۔

لیکن نہیں، وہ اُنہیں تنگ دست ہونے دیتا ہے۔ وہ اُنہیں گم نام اور حقیر ہونے دیتا ہے۔ کیوں؟ اِس کی کئی ایک وجوہات ہیں۔ اِن میں سے ایک یہ ہے کہ ہم جن کے پاس دوسروں کی نسبت زیادہ کچھ ہے، ہمیں اپنے خداوند سے محبت کا مظاہرہ کرنے کا موقع مل جائے۔ جب ہم حمد کے گیت گاتے اور دعا کرتے ہیں تو مسیح سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر غریب لوگ نہ ہوتے تو ہمیں موقع نہ ملتا کہ ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے سے اپنے خداوند سے اپنی محبت کا ثبوت دیں۔ اُس نے مقرر کیا ہے کہ اِس طرح ہم دکھائیں کہ ہماری محبت لفظوں تک محدود نہیں بلکہ عمل سے ظاہر ہوتی ہے۔

اگر ہم مسیح سے سچی محبت رکھتے ہیں تو ہم اُن لوگوں کا خیال کریں گے جن سے وہ محبت رکھتا ہے۔ اُس کے عزیز ہمارے عزیز بھی ہوں گے۔ اِس وجہ سے ہم غریبوں کی

دیکھ بھال مجبوری سے نہیں بلکہ خوشی سے کریں۔ یسوع نے کہا ہے کہ ''جب تم نے میرے اِن سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلوک کیا تو میرے ہی ساتھ کیا'' (متی ۲۵: ۴۰)۔

۱۸ مارچ

''تم سب اُس ایمان کے وسیلے سے جو مسیح یسوع میں ہے خدا کے فرزند ہو۔''

گلتیوں ۳: ۲۶

خدا اپنے تمام فرزندوں کا باپ ہے۔ شاید آپ نے کبھی سوچا ہو کہ ''کاش مَیں کلیسیا کے پہلے شہید ستفنس کی طرح دلیر ہوتا! لیکن افسوس مَیں تو چھوٹی سے چھوٹی مخالفت سے گھبرا جاتا ہوں۔'' سنئے میرے کم ہمت بھائی، ستفنس خدا کا فرزند تھا اور آپ بھی اُس کے فرزند ہیں۔ وہ کسی لحاظ سے بھی آپ کی نسبت خدا کا زیادہ فرزند نہیں تھا۔ پولس اور پطرس رسول قادرِ مطلق کے گھرانے کے تھے اور آپ بھی ہیں۔ کمزور مسیحی بھی اُتنا ہی خدا کا فرزند ہے جتنا کہ مضبوط ایماندار۔ تمام سچے مسیحیوں کے نام خدا کی اُسی ایک کتاب میں درج ہیں۔ شاید کسی دوسرے کی نسبت ایک کے پاس زیادہ نعمتیں ہوں، لیکن پیار وہ سب کے ساتھ ایک جیسا کرتا ہے۔ شاید کوئی بڑا کام کر کے باپ کے زیادہ جلال کا باعث بنے، لیکن خدا کی بادشاہی کا چھوٹے سے چھوٹا فرد اُتنا ہی خدا کا فرزند ہے جتنا کہ وہ جو کہ بادشاہ کے سورماؤں میں سے ہے۔ جب ہم دعا میں کہتے ہیں، ''اے ہمارے باپ'' تو یہی بات ہماری خوشی اور تسلی کا باعث ہوتی ہے۔

لیکن یہ عجیب و غریب حقیقت کمزور ایمان کا بہانہ نہ بنے بلکہ رسولوں کی طرح دعا کریں کہ خدا آپ کے ایمان کو بڑھائے۔ ہمارا ایمان کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو، اگر وہ واقعی مسیح پر ایمان ہے تو ہم آسمان کے وارث ہوں گے۔ اگر آپ مسیح کے جلال کے لئے زندگی گزارنا چاہتے ہیں، اگر اُس کی خدمت میں خوشی کے خواہش مند ہیں تو

کوشش کریں کہ آپ روز بروز خدا کے روح سے معمور ہو جائیں۔ تب کامل محبت خوف کو دُور کرے گی۔

۱۹ مارچ

"... ایمان میں مضبوط ..." رومیوں ۴: ۲۰

اے مسیحی، اپنے ایمان کی خوب حفاظت کر کیونکہ برکت حاصل کرنے کا واحد رستہ ایمان ہی ہے۔ دعا بھی خدا سے برکتیں حاصل نہیں کر سکتی جب تک ایمان کے ساتھ نہ کی جائے۔ ایمان ہمارے اور جلالی خداوند کے درمیان رابطے کا وسیلہ ہے۔ ایمان کے بغیر نہ ہماری دعا سنی جائے گی اور نہ ہم خدا کی باتیں سننے کے قابل ہوں گے۔ ایمان فون کی تار کی مانند ہے جس کی معرفت زمین اور آسمان کا رابطہ قائم ہوتا ہے۔ اِس تار پر خدا کے پیار کے پیغام اِتنی تیزی سے ہم تک پہنچتے ہیں کہ ہمارے مانگنے سے پہلے وہ جواب دے دیتا ہے۔ لیکن یہ تار ٹوٹ جائے تو ہم اُس کے وعدوں کو کس طرح سن سکتے ہیں؟

اگر مَیں مصیبت میں ہوں تو ایمان کے وسیلے سے مدد حاصل کر سکتا ہوں۔ اگر دشمن مجھ پر غالب آنے والا ہو تو میری جان ایمان سے اپنے خدا میں پناہ لے سکتی ہے۔ لیکن اگر ایمان نہ ہو تو میرا خدا کو پکارنا عبث ہے۔

ایمان کے علاوہ زمین سے آسمان تک کوئی راستہ نہیں۔ اگر ایمان کی یہ راہ کٹ جائے تو اپنے عظیم بادشاہ کے ساتھ کس طرح رابطہ قائم کریں گے؟ ایمان مجھے خدا کے ساتھ جوڑ دیتا اور الٰہی قوت سے ملبس کرتا ہے۔ ایمان کے باعث یہوواہ کا قادرِ مطلق بازو حرکت میں آتا اور اُس کی تمام صفات میرے دفاع کے لئے آ موجود ہوتی ہیں۔ ایمان کی مدد سے مَیں دوزخ کے تمام لشکروں کا مقابلہ کر سکتا اور اِن نادیدنی دشمنوں کی گردن پر پیر رکھ سکتا ہوں۔

لیکن ایمان کے بغیر مَیں خدا سے کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ "مگر ایمان سے مانگے اور کچھ شک نہ کرے کیونکہ شک کرنے والا سمندر کی لہر کی مانند ہے جو ہوا سے بہتی

اور اُچھلتی ہے۔ ایسا آدمی یہ نہ سمجھے کہ مجھے خداوند سے کچھ ملے گا'' (یعقوب ۱:۶،۷)۔ لٰہذا اے مسیحی، اپنے ایمان کی حفاظت کر کیونکہ چاہے تُو کتنا ہی غریب کیوں نہ ہو، ایمان کے ساتھ تُو سب کچھ پا سکتا ہے جبکہ اِس کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ ''جو اعتقاد رکھتا ہے اُس کے لئے سب کچھ ہو سکتا ہے'' (مرقس ۹:۲۳)۔

۲۰ مارچ

''میرا محبوب...'' غزل الغزلات ۲:۹

ابتدائی کلیسیا نے اِسی پیارے اور شیریں نام سے اپنے ممسوح خداوند کو پکارا۔ غزل الغزلات میں کلیسیا اور مسیح کے آپس کے تعلق کو دُلھن اور دُولھے کے ایک دوسرے کے ساتھ پیار سے تشبیہ دی گئی ہے۔ دُلھن گاتی ہے، ''میرا محبوب میرا ہے اور مَیں اُس کی ہوں'' (غزل الغزلات ۲:۱۶)۔ اپنی غزل میں وہ اُسے بار بار ''میرا محبوب'' کہتی ہے۔ مشکل زمانوں میں جب بت پرستی کے سبب سے خدا کا تاکستان مرجھایا ہوا تھا، اُس وقت بھی خدا کے نبی گاہے گاہے اپنے دُکھ کو بھلا کر یسعیاہ کے ہم زبان ہو کر بولتے ''اب مَیں اپنے محبوب کے لئے اپنے محبوب کا ایک گیت اُس کے تاکستان کی بابت گاؤں گا'' (یسعیاہ ۵:۱)۔

گو پرانے عہدنامے کے مقدسین نے اُس کا چہرہ نہیں دیکھا تھا کیونکہ ابھی وہ مجسم ہو کر زمین پر نہیں آیا تھا اور اُنہوں نے اُس کا جلال بھی نہیں دیکھا تھا، پھر بھی وہ اسرائیل کے تمام ایمانداروں کی تسلی، اُمید اور خوشی تھا۔ وہ اُن سب کا محبوب تھا جو صداقت سے اپنے خدا کی راہوں پر چلتے تھے۔

اور موجودہ زمانے کی کلیسیا بھی اُسے اپنے دل کا محبوب اور ''دس ہزار میں ممتاز'' (غزل ۵:۱۰) اور ''سراپا عشق انگیز'' (غزل ۵:۱۶) سمجھتی ہے۔ کلیسیا خداوند یسوع سے محبت رکھتی اور اُسے اپنا محبوب سمجھتی ہے۔ یہ اِتنی ٹھوس حقیقت ہے کہ پولس رسول تمام مخلوقات کو چیلنج کرتا ہے کہ کچھ بھی اُسے مسیح کی محبت سے جدا نہیں کر سکتا۔ ''خدا کی جو

محبت ہمارے خداوند مسیح یسوع میں ہے اُس سے ہم کو نہ موت جدا کر سکے گی نہ زندگی، نہ فرشتے نہ حکومتیں، نہ حال کی نہ استقبال کی چیزیں، نہ قدرت نہ بلندی، نہ پستی نہ کوئی اَور مخلوق'' (رومیوں ۸: ۳۸-۳۹)۔ بلکہ وہ فخر کے ساتھ کہتا ہے کہ ''اُن سب حالتوں میں اُس کے وسیلے سے جس نے ہم سے محبت کی ہم کو فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہوتا ہے'' (رومیوں ۸: ۳۷)۔

۲۱ مارچ

''...تم سب پراگندہ ہو کر اپنے اپنے گھر کی راہ لو گے اور مجھے اکیلا چھوڑ دو گے۔''

یوحنا ۱۶: ۳۲

گتسمنی باغ کے دُکھوں کی رفاقت تھوڑوں کو ہی نصیب ہوئی۔ اکثر شاگرد ابھی اُس روحانی بلوغت تک نہ پہنچے تھے کہ مسیح کی پُراَسرار جاں کنی کا مشاہدہ کر سکتے۔ وہ اپنے اپنے گھر میں فسح منانے کی تیاری میں مصروف تھے۔ وہ اُن سب کی مثال ہیں جو ظاہری رسموں کے پابند اور روحانی طور سے اب تک بچے ہیں۔ صرف گیارہ شاگردوں کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ گتسمنی باغ میں ساتھ جا کر اِس عظیم منظر کو دیکھیں اور آٹھ کو ذرا پیچھے چھوڑ دیا گیا۔ وہ صرف کسی حد تک مسیح کے دُکھوں میں شریک ہوئے۔ صرف تین کو یہ توفیق ملی کہ دیکھیں کہ کس طرح مسیح کے دُکھوں پر سے پردہ اُٹھ گیا۔ لیکن اِس پُراَسرار منظر کا وہ بھی قریب سے مشاہدہ نہ کر سکے بلکہ اُنہیں بھی کچھ فاصلہ رکھنا پڑا۔ کوئی بھی اُس کے دُکھ نہ بانٹ سکا۔

پطرس اور زبدی کے دونوں بیٹے ایمان کے اُن تھوڑے سے سورماؤں کو پیش کرتے ہیں جو کسی حد تک مسیح کے اِن ناقابلِ تصور دُکھوں کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ خدا کے چند برگزیدہ فرزندوں کو ہی دوسروں کی بہتری کے لئے یہ توفیق ملی ہے کہ وہ مستقبل میں دکھوں اور ایذا رسانی کا سامنا کرتے وقت اپنے بہن بھائیوں کو تقویت دے سکیں۔ اُنہیں یہ فضل ملا ہے کہ ہمارے سردار کاہن کے دُکھ بھرے الفاظ سنیں۔ اُن کی اُس کے ساتھ

اُس کے دکھوں میں رفاقت و شراکت ہے۔ تاہم وہ نجات دہندہ کے دکھوں کی پوری گہرائی کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ ہمارے خداوند کے دُکھوں کا ایک پاک ترین مقام تھا جس میں کوئی انسان داخل نہ ہو سکا۔ یہاں یسوع اکیلا چھوڑا گیا۔ اِس طرح ہی اُس نے دنیا کے گناہ اپنے اوپر اُٹھائے۔

۲۲ مارچ

"پھر ذرا آگے بڑھا اور منہ کے بل گر کر ... دعا کی..." متی ۲۶: ۳۹

پیارے نجات دہندہ نے اپنے ناقابل تصور دُکھوں کے دوران جو دعا کی اُس سے ہم کئی باتیں سیکھتے ہیں:

یہ دعا تنہائی میں ہوئی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے تین قریبی شاگردوں سے بھی الگ ہو گیا۔ اے ایماندار، خصوصاً دُکھ مصیبت کے وقت تنہائی میں زیادہ دعا کریں۔ بے شک خاندانی اور کلیسیائی دعائیں بیش قیمت ہیں، لیکن یہ کافی نہیں ہوں گی۔ روزمرہ کی آزمائشوں میں قائم رہنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ زیادہ وقت تنہا دعا کرنے میں گزاریں۔

یہ فروتنی کی دعا تھی۔ لوقا رسول کہتا ہے کہ وہ گھٹنے ٹیک کر دعا کرنے لگا۔ لیکن متی رسول بیان کرتا ہے کہ اُس نے منہ کے بل گر کر دعا کی۔ دعا کے وقت ہماری حالت کیا ہونی چاہئے؟ اگر ہم چاہتے ہیں کہ خدا ہماری سنے تو ہمیں فروتنی سے جھک کر دعا کرنی چاہئے۔ جب تک ہم اپنے آپ کو پست نہ کریں تب تک خدا ہماری دعا سن کر ہمیں سرفراز نہیں کرے گا۔

یہ بیٹے کی باپ سے دعا تھی۔ "اے میرے باپ!" دکھ تکلیف کے وقت خدا کے فرزند ہونے کو یاد کرتے ہوئے آپ کی دعا میں دلیری ہو گی۔ رعایا کی حیثیت سے آپ اپنی بغاوت کے باعث اپنا حق کھو بیٹھتے ہیں۔ لیکن ایک بیٹے کا اپنے باپ کی پناہ کا حق کبھی ختم نہیں ہوتا۔ آپ یہ کہتے ہوئے کبھی نہ جھجکیں کہ "اے میرے باپ، میری فریاد سن۔"

یہ اَن تھک دعا تھی۔ خداوند یسوع نے تین بار دعا کی۔ جب تک آپ کی سنی نہیں

جاتی آپ دعا کرنا نہ چھوڑیں۔ ''دعا کرنے میں مشغول اور شکرگزاری کے ساتھ اُس میں بیدار رہو'' (کلسیوں ۴:۲)۔

اور یہ اپنے آپ کو باپ کے سپرد کرنے والی دعا تھی۔ ''تو بھی نہ جیسا مَیں چاہتا ہوں بلکہ جیسا تُو چاہتا ہے ویسا ہی ہو'' آپ خدا کو اُس کا کام کرنے دیں۔ وہ آپ کی بہتری ہی سوچے گا۔ دعا کر کے معاملہ خدا کے ہاتھ میں چھوڑ دیں۔ وہ جانتا ہے کہ کب دے، کس طرح دے، کیا کچھ دے اور کیا کچھ باز رکھے۔ چنانچہ ہم دل سوزی اور فروتنی سے دعا کرتے رہیں۔ ایسی دعا ضرور قبول ہو گی۔

۲۳ مارچ

''...اُس کا پسینہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا'' لوقا ۲۲:۴۴

خداوند یسوع کے دُکھوں کی انتہا کو دیکھیں۔ آزمائش کا مقابلہ اِتنا سخت تھا کہ اُس کا پسینہ خون کی بڑی بڑی بوندیں بن کر زمین پر گرا۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گناہ کا بوجھ اِتنا بڑا تھا کہ ہمارا نجات دہندہ یہاں تک کچلا گیا کہ اُس کے مبارک بدن سے پسینے کی جگہ خون کی بوندیں ٹپکیں۔

اِس سے اُس کی ہم سے محبت کی قوت ثابت ہوتی ہے۔ نیز گتسمنی کا یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ اُس نے اپنی مرضی سے اِس دُکھ درد کے نیچے کندھے لگائے۔ ابھی اُس کا بدن زخمی نہیں ہوا تھا، پھر بھی اُس کا خون بہنے لگا۔

اُس کے دُکھوں کی آزمائش کتنی سخت تھی! اُسے یاد کرتے ہوئے ہم عبرانیوں کے مصنف کی پکار سنیں: ''تم نے گناہ سے لڑنے میں اب تک ایسا مقابلہ نہیں کیا جس میں خون بہا ہو... پس اے پاک بھائیو! تم جو آسمانی بلاوے میں شریک ہو، اُس رسول اور سردار کاہن یسوع پر غور کرو جس کا ہم اقرار کرتے ہیں'' (عبرانیوں ۳:۱، ۱۲:۴) اور آزمانے والے کا ڈٹ کر مقابلہ کریں چاہے ایسا کرتے ہوئے خون ہی بہانا پڑے۔

۲۴ مارچ

"اپنی ساری فکر اُسی پر ڈال دو کیونکہ اُس کو تمہاری فکر ہے۔" ۱۔پطرس ۵:۷

دُکھ تکلیف میں یہ حقیقت ہمارے لئے بڑی تسلی کا باعث بنتی ہے کہ "اُس کو تمہاری فکر ہے۔" اے مسیحی، ہر وقت فکر مندی سے چہرہ لٹکا کر اپنے خداوند کی بے عزتی کا باعث نہ بنیں۔ آئیں اور اپنا بوجھ خداوند پر ڈال دیں۔ اُس کے نزدیک آپ کا ناقابل برداشت بوجھ ریت کے ذرلے سے بھی کم ہے۔

اے دُکھ اُٹھانے والے عزیز، صبر کریں۔ خدا آپ سے دست بردار نہیں ہوا۔ جو چڑیوں کو خوراک بہم پہنچاتا ہے وہ آپ کی ضرورت بھی پوری کرے گا۔ مایوس ہو کر بیٹھ نہ جائیں اور نہ اُمید کا دامن ہاتھ سے چھوڑیں۔ دُکھ مصیبت کے پہاڑ کے مقابلے کے لئے ایمان سے مسلح ہو جائیں۔

ایک شخص ہے جسے آپ کی فکر ہے۔ اُس کی آنکھ آپ پر لگی ہوئی ہے۔ اُس کے دل کی ہر دھڑکن آپ کے دُکھ کے احساس کی تصدیق کرتی ہے۔ اور آخر میں اُس کا قادرِ مطلق ہاتھ آپ کی مدد کرے گا۔ کالی گھٹا چھٹ کر رحمت کی بارش لائے گی۔ تاریک ترین گھڑی صبح کی روشنی میں بدل جائے گی۔ اگر آپ اُس کے گھرانے کے ہیں تو وہ آپ کے زخموں کی مرہم پٹی کر کے آپ کے ٹوٹے دل کو شفا بخشے گا۔ دکھ کی آزمائش میں اُس کے فضل پر شک نہ کریں بلکہ یقین کریں کہ چاہے آپ سکھ میں ہوں یا دکھ میں خداوند کے پیار میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

اگر اپنے حالات کو خداوند پر چھوڑ دیں تو ہم کتنے پُرسکون ہوں گے! اگر خداوند کو آپ کی فکر ہے تو آپ کو فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ جب آپ نے اپنی روح اُس کی حفاظت میں دے دی تو اپنے بدن کے سلسلے میں اُس پر بھروسا کیوں نہیں رکھتے؟ اُس نے آپ کا بوجھ اُٹھانے سے کبھی انکار نہیں کیا۔ آپ کا بوجھ اُس کی طاقت سے کبھی باہر نہیں تھا۔ آیئے، خوف کو بالائے طاق رکھ کر اپنی تمام فکریں اپنے پُرفضل خدا پر چھوڑ دیں۔

۲۵ مارچ

"... کیا تُو بوسہ لے کر ابنِ آدم کو پکڑواتا ہے؟" لوقا ۲۲: ۴۸

"دشمن کے بوسے با افراط ہیں" (امثال ۲۷: ۶)۔ جب دنیا مجھ سے خندہ پیشانی سے ملتی ہے تو مَیں محتاط رہوں کیونکہ موقع ملنے پر بوسہ لے کر مجھے دغا دے گی جیسے خداوند مسیح کے ساتھ کیا۔ مذہب کو نقصان پہنچانے والا یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مَیں تو اِس کا بڑا احترام کرتا ہوں۔ خوشامدی شخص سے خبردار رہیں کیونکہ وہ اکثر خوشامد کی آڑ میں بدعت اور بے وفائی کا موجب ہوتا ہے۔ چونکہ ہم شیطان کے حیلوں سے ناواقف نہیں اِس لئے ہم سانپ کی طرح ہوشیار ہو کر اپنے دشمن کے پھندوں سے بچے رہیں۔ خدا میری مدد کرے کہ دنیا کے "لبوں کی چاپلوسی" سے بالکل متاثر نہ ہوں۔ اے پاک روح، میری حفاظت کر ایسا نہ ہو کہ دنیا بوسہ لے کر مجھے اپنے پھندے میں گرفتار کر لے۔

لیکن کیا ہو گا اگر مَیں ہلاکت کے فرزند یہوداہ کے سے گناہ میں گر جاؤں؟ میرا خدا باپ، بیٹے اور روح القدس کے نام میں بپتسمہ ہوا۔ مَیں مسیح کی دیدنی کلیسیا کا ممبر ہوں۔ مَیں عشائے ربانی میں شریک ہوتا ہوں۔ یہ سب گویا میرے لبوں کے بوسے ہیں۔ کیا اِس سے میرے سچے پیار کا اظہار ہوتا ہے؟ اگر نہیں تو مَیں دغا باز ہوں۔

کیا مَیں دنیا کی طرح غفلت سے زندگی گزارتا ہوں، لیکن ساتھ ساتھ مسیح کا پیروکار ہونے کا دعویٰ بھی کرتا ہوں؟ یوں میرے سبب سے مسیح کے نام کی تحقیر ہو گی اور لوگ اُس نام پر کفر بکیں گے جس سے مَیں نامزد ہوں۔ اگر میری یہوداہ کی سی زندگی ہے تو بہتر ہوتا کہ مَیں پیدا ہی نہ ہوتا۔ خداوند مجھے اِس الزام سے پاک رکھ۔ مجھے توفیق بخش کہ مَیں سچے دل سے تیری پیروی کر سکوں۔ مَیں کبھی اپنے نجات دہندہ سے دغا اور بے وفائی نہ کروں۔ پیارے یسوع، مَیں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔ گو بہت دفعہ مَیں اپنے رویے سے تجھے دُکھ دیتا ہوں تو بھی میری مدد کر کہ موت تک تیرا وفادار رہوں۔

۲۶ مارچ

''یسوع نے جواب دیا... اگر مجھے ڈھونڈتے ہو تو اِنہیں جانے دو۔'' یوحنا ۱۸:۸

غور کریں کہ اذیت کی اِس گھڑی میں بھی خداوند یسوع اپنی بھیڑوں کی کس طرح فکر کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو دشمن سے نہیں بچاتا، لیکن اپنے شاگردوں کی حفاظت کے لئے اپنا اختیار بروئے کار لاتا ہے۔ جہاں تک اُس کا اپنا تعلق تھا ''جس طرح بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے بے زبان ہے اُسی طرح وہ خاموش رہا'' (یسعیاہ ۵۳:۷)۔ لیکن اپنے شاگردوں کے لئے وہ الٰہی اختیار سے کلام کرتا ہے۔ کیسی محبت ہے! ایک خود نثار محبت!

لیکن کیا اِس آیت میں سطحی باتوں سے بڑھ کر گہری حقیقت ظاہر نہیں ہوتی؟ یہ الفاظ کفارے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اچھا چرواہا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا اور شفاعت کرتا ہے کہ اِس سبب سے اُس کی بھیڑیں بچ جائیں۔ انصاف کا مطالبہ یہ ہے کہ جن کی جگہ وہ لے رہا ہے وہ رہائی پائیں۔ مصر کی غلامی میں اُس کا حکم سنائی دیتا ہے کہ ''اِنہیں جانے دو۔'' جن کا کفارہ دیا گیا اُنہیں گناہ کی غلامی سے چھوٹنا ہے۔

مایوسی اور نااُمیدی کی ہر کوٹھڑی میں یہ الفاظ گونجتے ہیں کہ ''اِنہیں جانے دو۔'' شیطان یہ مانوس آواز سن کر گرے ہوؤں کی گردن سے پیر اُٹھاتا ہے اور موت یہ آواز سن کر اپنے پھاٹک کھول دیتی ہے تاکہ مردے بھی اُٹھ کر قبر سے نکلیں۔ صلیب کی وجہ سے گھٹا چھٹ گئی ہے اور اب صیون کے مسافر بے خوف وخطر آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اے میری جان، جو رہائی تیرے نجات دہندہ نے تیرے لئے مہیا کی ہے اُس کے سبب سے خوشی منا کر ہر روز اُس کی تعریف کرتی جا۔

۲۷ مارچ

"...اِس پر سب شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔" متی ۲۶: ۶۵

اُس نے اُنہیں کبھی نہ چھوڑا، لیکن وہ اُس کی اذیت کے آغاز ہی میں اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اِس سے تمام ایمانداروں کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے اگر اُنہیں اُن کے اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ بھیڑیں تو بھیڑیئے کو دیکھتے ہی بھاگ جاتی ہیں۔

اُنہیں پہلے سے خطرے سے آگاہ کیا گیا تھا اور اُنہوں نے وعدہ کیا تھا کہ اگر اُنہیں مرنا بھی پڑے تو وہ اپنے آقا کو نہیں چھوڑیں گے۔ تو بھی خطرہ نظر آتے ہی وہ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ گئے۔ اگر مَیں نے آج پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ خداوند کی خاطر دُکھ اُٹھاؤں گا تو مَیں خبردار رہوں، ایسا نہ ہو کہ مجھ پر بھی بے اعتقادی غالب آئے اور مَیں بھی شاگردوں کی طرح اُسے چھوڑ دوں۔

وعدہ کرنا ایک بات ہے اور اُس پر پورا اُترنا اَور بات۔ اگر وہ مسیح کو اُس کی اِس مشکل گھڑی میں نہ چھوڑتے تو یہ ابد تک اُن کی عزت کا باعث ہوتا۔ لیکن وہ اِس عزت سے بھاگ نکلے۔ کاش مَیں اُن کی طرح نہ کروں! اُن کی سب سے محفوظ پناہ گاہ خداوند کی قربت میں ہوتی جو اُن کی حفاظت کے لئے بارہ تمن فرشتوں کو طلب کر سکتا تھا۔

اِلٰہی فضل ڈرپوکوں کو دلیر بنا سکتا ہے۔ اگر خداوند چاہے تو وہ ایسے ایندھن کو جو صرف دُھواں چھوڑتا ہے پورے طور پر بھڑکنے کی توانائی دے سکتا ہے۔ یہی بزدل شاگرد جب بعد میں اُن پر پاک روح نازل ہوا تو شیر دل بن گئے۔ اِسی طرح خدا کا روح مجھے خداوند اور اُس کی سچائی کا بہادر گواہ بنا سکتا ہے۔

جب ہمارے نجات دہندہ نے اپنے شاگردوں کو بھاگتے دیکھا تو اُسے کتنا افسوس ہوا ہو گا! یہ اُس کے دُکھوں کے پیالے میں ایک کڑوی بوند تھی۔ لیکن اُس نے اِس پیالے کو پوری طرح پی لیا۔ اب مَیں اُس میں کوئی اَور کڑوی بوند نہ ڈالوں۔ اگر مَیں اپنے خداوند کو چھوڑوں تو اُسے پھر سے صلیب دوں گا اور اُس کی علانیہ تحقیر کراؤں گا۔

اے پاک روح، مجھے ایسے شرمناک انجام سے بچا۔

۲۸ مارچ

"مسیح کی محبت ... جو جاننے سے باہر ہے..." افسیوں ۳: ۱۹

مسیح کی محبت، عظمت، وفاداری اور معموری سمجھ سے باہر ہے۔ انسانی زبان اُس کی لاثانی محبت کو بیان کرنے سے قاصر رہتی ہے۔ وہ اِتنی وسیع ہے کہ اُس کی کوئی بھی تشریح اُس کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکتی۔ اُس کی محبت بے پایاں اور انسانی تصور سے بعید ہے۔

اِس سے پیشتر کہ ہم مسیح کی محبت کا تھوڑا سا اندازہ لگا سکیں، ضروری ہے کہ ہم اُس کے زمین پر آنے سے پیشتر کے جلال کو اور ہمارے پاس آنے کی پستی کی گہرائی کو مدنظر رکھیں۔ مسیح کی عظمت ہمیں کون سمجھا سکتا ہے؟ جب وہ آسمانوں کے آسمان میں تخت نشین تھا تو وہ ذاتِ اِلٰہی میں شریک تھا۔ اُسی کی معرفت آسمان اور تمام آسمانی لشکر پیدا ہوئے۔ اُسی کے زورِ بازو سے وہ قائم رہے۔ کروبیم اور سرافیم متواتر اُس کی تعظیم اور تعریف کرتے تھے۔ اُس کے تخت کی چوکی پر ساری کائنات کے ہیلیلویاہ گونجتے تھے۔ وہ تمام مخلوقات پر حکمران تھا۔ کون اُس کی عظمت کا بیان کر سکتا ہے؟

اور دوسری طرف کون اِس کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ وہ کہاں تک نیچے اُترا؟ وہ انسان بلکہ مردِ غمناک بنا۔ اُس کا خون بہا اور اُس نے موت گوارا کی۔ کہاں ذاتِ الٰہی کا جلال اور کہاں یہ انسانی پستی! لیکن اِس سے بھی بڑا دُکھ یہ کہ اُس نے اپنے باپ کا اُسے چھوڑ دینا بھی برداشت کیا۔ ایسی پستی تک اُترنے والی محبت انسان کی سمجھ سے بالکل بالا ہے۔ واقعی یہ وہ محبت ہے جو سمجھ سے باہر ہے۔ کاش اُس کی یہ بے مثال محبت ہمارے دل کو عقیدت، محبت اور شکرگزاری سے معمور کر دے!

۲۹ مارچ

"باوجود بیٹا ہونے کے اُس نے دُکھ اُٹھا اُٹھا کر فرماں برداری سیکھی۔" عبرانیوں ۵:۸

ہمیں بتایا گیا ہے کہ ہمارے نجات کے بانی کو دکھوں کے ذریعے کامل کیا گیا۔ اِس لئے حیرانی کی بات نہیں کہ ہمیں گناہ گار ہوتے ہوئے بھی دُکھ اُٹھانا پڑتا ہے۔ کیا ممکن ہے کہ سر پر کانٹوں کا تاج ہو اور باقی اعضا ہر طرح کے دُکھ سے مبرا آرام سے زندگی گزاریں؟ تاج حاصل کرنے کی خاطر مسیح کو اپنے خون کے دریا سے گزرنا پڑا، لیکن کیا ہم خشکی پر سنہری جوتیاں پہن کر آسمان کی طرف چلیں؟ نہیں، ہمارے مالک کا تجربہ ہمیں سکھا رہا ہے کہ دکھ درد ضروری ہیں اور کہ خدا کے سچے فرزند کے لئے بھی یہی راستہ ہے۔ لیکن اِس حقیقت میں کہ مسیح دُکھوں کے ذریعے کامل کیا گیا، ایک تسلی بخش خیال ہے۔ اور وہ یہ کہ اِس طرح وہ ہمارے ساتھ پوری پوری ہمدردی کر سکتا ہے۔ "ہمارا ایسا سردار کاہن نہیں جو ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہو سکے" (عبرانیوں ۴:۱۵)۔ مسیح کی یہ ہمدردی ہمارے لئے بڑی تقویت کا باعث ہے۔ ایک شہید نے کہا، "مَیں یہ سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں کیونکہ مسیح نے دُکھ سہا اور وہ اب میرے اندر دکھ سہتا ہے۔ وہ میرا ہمدرد ہے اور اِس سے مجھے تقویت ملتی ہے۔"

اے ایماندار مسیحی! دکھ مصیبت کی گھڑیوں میں اِس بات کو یاد رکھیں۔ مسیح کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اُسی کے تجربے کی یاد آپ کو تقویت دے۔ اُس کی ہمدردی آپ کے لئے سہارے کا باعث بنے۔ اور یاد رکھیں کہ مسیح کی خاطر دکھ اُٹھانا عزت کی بات ہے۔ اُس کے ساتھ دُکھ اُٹھانا جلال کا باعث ہے۔

رسول خوشی منا رہے تھے کہ وہ یسوع مسیح کی خاطر دُکھ اُٹھانے کے لائق ٹھہرے۔ مسیحی کے تاج کے ہیرے اُس کے دکھ درد ہیں۔ جن بادشاہوں کو خدا نے مسح کیا اُن کا شاہی لباس اُن کے دکھ درد ہیں۔ اِس لئے اِس عزت افزائی سے بچنے کی کوشش نہ کریں۔ دکھ درد ہمیں سرفراز کرتے ہیں۔ "اگر ہم دکھ سہیں گے تو اُس کے ساتھ بادشاہی بھی کریں گے" (۲۔تیم ۲:۱۲)۔

۳۰ مارچ

"...وہ خطا کاروں کے ساتھ شمار کیا گیا..." یسعیاہ ۵۳:۱۲

مسیح نے کیوں خطا کاروں کے ساتھ شمار ہونا منظور کیا؟ اُس کے اِس قدر پست ہو جانے کے متعدد اسباب تھے: اِس طرح وہ ہمارا موثر شفاعت کرنے والا ٹھہرا۔ کسی مقدمے میں ملزم اور اُس کا وکیل ایک طرف ہوتے ہیں۔ قانون کی نگاہ میں ملزم اور اُس کا وکیل ایک ہیں۔ جب گناہ گار کی خدا کے تختِ عدالت کے سامنے پیشی ہوتی ہے تو مسیح بھی حاضر ہوتا ہے۔ وہی الزام کا جواب دیتا ہے۔ وہ اپنے چھیدے ہوئے پہلو اور ہاتھ پیروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اُن کی جگہ جن کی وہ نمائندگی کرتا ہے انصاف کے مطالبے کو جواب دیتا ہے۔ اُن کے ساتھ ایک ہوتے ہوئے وہ اپنے خون کا واسطہ دیتا ہے۔ یہاں تک کہ منصف فیصلہ سناتا ہے کہ "اِنہیں جانے دو کیونکہ اِن کا فدیہ دیا جا چکا ہے۔"

ہمارا خداوند یسوع مسیح خطا کاروں کے ساتھ شمار کیا گیا تاکہ ہمارے دل اُس کی طرف کھنچے چلے جائیں۔ کون ایسے شخص سے خوف کھائے گا جس کا نام اُسی فہرست میں درج ہے جس میں اُس کا اپنا ہے۔ اب ہم بڑی دلیری کے ساتھ اُس کے پاس آ کر اپنے گناہ کا اقرار کر سکتے ہیں۔ جو ہم میں شمار ہوا وہ ہمیں کبھی مجرم نہیں ٹھہرائے گا۔

وہ خطا کاروں کی فہرست میں درج ہوا تاکہ ہم مقدسین کی سرخ فہرست میں شامل کئے جائیں۔ وہ مقدّس تھا اور اُس کا نام مقدسین کی فہرست میں تھا۔ اِس کے برعکس ہم مجرم تھے اور ہمارا نام مجرموں کی فہرست میں تھا۔ اُس نے اپنا نام گناہ گاروں کی سیاہ فہرست میں منتقل کر دیا۔ اِس عمل سے ہمارے نام مجرموں کی فہرست میں سے نکال کر مقبول لوگوں کی فہرست میں منتقل کئے گئے۔ جو کچھ ہمارا تھا مسیح نے لے لیا اور جو کچھ اُس کا تھا اُس نے ہمیں دے دیا۔ اے ایماندار، جو خطا کاروں کے ساتھ شمار کیا گیا اُس کے ساتھ ایک ہونے پر خوشی منا۔ اور اُن کے ساتھ شمار ہونے کا ثبوت دے جو مسیح میں نئے مخلوق ہیں۔

۳۱ مارچ

"تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں۔" یسعیاہ ۵۳ : ۵

پیلاطس نے ہمارے خداوند کو سپاہیوں کے حوالے کر دیا تاکہ اُس کے کوڑے لگائے جائیں۔ رومیوں کے کوڑے اذیت دینے کا ایک نہایت ظالم ہتھیار تھے۔ یہ بیلوں کی نسوں کے بنے ہوتے تھے جن میں جگہ جگہ ہڈی کے ٹکڑے شامل ہوتے تھے۔ جب بھی کسی کی پیٹھ پر یہ کوڑے برستے تو ہڈی کے یہ ٹکڑے گہرے زخم لگاتے تھے۔ ہمارے نجات دہندہ کو غالباً کسی کھمبے کے ساتھ باندھا گیا اور پھر اُس کی ننگی پیٹھ پر کوڑے برسائے گئے۔ رومیوں کے یہ کوڑے نہایت دردناک تھے۔ اے میری جان، اپنی چشمِ تصور سے اُس کے زخمی جسم کے سامنے کھڑے ہو کر آنسو بہا۔

اے یسوع مسیح پر ایمان رکھنے والے، کیا تُو اُس کے محبت کے سبب سے ٹوٹے ہوئے بدن کو آنسو بہائے بغیر دیکھ سکتا ہے؟ وہ اپنی بے گناہی کی وجہ سے بیک وقت وادیوں کا سوسن اور اپنے خون کے باعث گلاب کی طرح سرخ ہے۔ جب ہم اُس کے مار کھانے کے باعث اپنی شفا کا احساس کرتے ہیں تو کیا ہمارا دل غم اور محبت سے پگھل نہیں جاتا؟ اگر ہم اپنے خداوند یسوع سے پیار کرتے ہیں تو اُس کی یہ محبت ہمارے سینوں کو گرمائے گی۔

کاش خداوند اپنے خون بہتے بدن کو ہمارے دلوں پر نقش کر دے۔ ہم دن رات اُس کے دُکھوں کو یاد کر کے اُس کا شکر کرتے رہیں۔ اور اِس بات کا سخت افسوس کرتے رہیں کہ ہمارے ہی گناہ نے اُس کا حلیہ یہاں تک بگاڑ دیا۔

یکم اپریل

"ہابل بھیڑ بکریوں کا چرواہا ... تھا۔" پیدائش ۴:۲

چرواہا ہوتے ہوئے ہابل نے بھیڑ بکریوں میں سے کچھ قربانی کے طور پر چڑھائیں۔ اُس کی یہ قربانی قبول ہوئی۔ خداوند مسیح کی یہ قدیم مثال اُسی قدر واضح ہے جس قدر

صبح سویرے کی دھندلی سی روشنی میں اگرچہ ابھی تک سب کچھ صاف طور سے نظر نہیں آتا، لیکن لگتا ہے کہ سورج نکلنے والا ہے۔ جس طرح ہابل چرواہا ہو کر کاہن کے طور پر قربانی چڑھاتا ہے جو خدا کے نزدیک قبول ہو جاتی ہے اُسی طرح خداوند مسیح اپنے باپ کے حضور قربانی چڑھاتا ہے۔

ہابل کے بھائی نے بلاوجہ اُس سے دشمنی رکھی۔ یہی کچھ ہمارے نجات دہندہ کے ساتھ ہوا۔ نفسانی اور جسمانی آدمی نے خدا کے مقبول شخص سے عداوت رکھی، یہاں تک کہ اُس کا خون بہا دیا۔ ہابل مارا گیا اور اُس کا خون گویا قربانی کے خون سے مل گیا۔ اِس میں وہ خداوند یسوع کا مثیل ہے جو کاہن کے طور پر خدا کی خدمت کر رہا تھا جب اُسے دشمنی کے باعث مارا گیا۔ "اچھا چرواہا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے" (یوحنا ۱۰:۱۱)۔

خداوند نے قائن سے کہا، "تیرے بھائی کا خون زمین سے مجھ کو پکارتا ہے" (پیدائش ۴:۱۰)۔ خداوند مسیح کے خون کی آواز بلند ہے اور وہ انتقام کے لئے نہیں بلکہ رحم کے لئے پکارتا ہے۔ اپنے اچھے چرواہے کی قربان گاہ پر کھڑے ہونے کا وقت کتنی مبارک گھڑی ہوتی ہے! وہاں ہم اُسے ذبح کئے ہوئے کاہن کے طور پر خون بہاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ہم اُس کے خون کی صلح کی پکار سنتے ہیں۔ انسان اور اُس کے خالق کے درمیان صلح، دنیا کی پیدائش سے لے کر اب تک کے تمام خون سے دُھلے ہوئے لوگوں کے ساتھ صلح۔ اے اچھے چرواہے، ہم جو تیری چراگاہ کی بھیڑیں ہیں دل کی گہرائیوں سے تجھے مبارک کہتے ہیں کیونکہ تُو نے ہماری خاطر اپنی جان دے دی۔

۱۲ اپریل

"اُس نے ایک بات کا بھی اُس کو جواب نہ دیا..." متی ۲۷:۱۴

لوگوں کو برکت دینے کی خاطر وہ بولنے سے کبھی نہ جھجکا۔ لیکن اپنے دفاع میں وہ ایک لفظ بھی کہنے کو تیار نہ تھا۔ "انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا" (یوحنا ۷:۴۶) اور نہ کبھی کوئی انسان اُس کی طرح خاموش رہا۔ یہ لاثانی خاموشی اُس کے اپنے آپ کو قربان کرنے کی

شہادت دیتی ہے۔ اِس سے ظاہر ہے کہ وہ ہمارے لئے قربان ہونے کو بالکل تیار تھا۔ اُس نے اُس اذیت ناک موت سے بچنے کی قطعاً کوشش نہ کی۔ اُس نے اپنے آپ کو پوری طرح دے دیا، یہاں تک کہ چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی کسی طرح کی رعایت کا خواستگار نہ بنا۔

اُس کی خاموشی اِس بات کا اِظہار تھا کہ گناہ کا کسی طرح بھی دفاع نہیں کیا جا سکتا۔ انسان کے جرم کے لئے کسی طرح کی معذرت نہیں کی جا سکتی۔ اِس لئے وہ جو انسان کا گناہ اُٹھا رہا تھا منصف کے سامنے بے زبان کھڑا تھا۔

اُس کی خاموشی دنیا کے الزام کا بہترین جواب تھا۔ خاموشی سے برداشت کرنا کلام کی فراوانی کی نسبت زیادہ ٹھوس جواب ہے۔ ابتدائی کلیسیا میں انجیل کا موثر ترین دفاع مسیحی شہید تھے۔

خدا کے خاموش برے نے ہمیں حکمت کا اعلیٰ نمونہ دیا ہے۔ جب اُس کا ہر لفظ دشمنوں کے نئے کفر کا موجب بنتا تو اُس نے اپنی خاموشی سے گناہ کی آگ پر تیل ڈالنے سے انکار کیا۔ کمینے اور گناہ آلودہ لوگ آخر میں خود اپنی تردید کا باعث بنیں گے، اِس لئے خدا کے سچے لوگ خاموش ہو سکتے ہیں۔ اِسی میں اُن کی حکمت ظاہر ہوتی ہے۔

وہ خاموشی کی بجائے اپنا دفاع کرتا تو اُس کا یہ عمل یسعیاہ نبی کی پیش گوئی کے خلاف ہوتا۔ ''جس طرح برہ جسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں اور جس طرح بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے بے زبان ہے اُسی طرح وہ خاموش رہا'' یسعیاہ ۵۳:۷)۔ اپنی خاموشی سے اُس نے ثابت کیا کہ وہ خدا کا سچا برہ ہے۔

۳ اپریل

''پس وہ یسوع کو لے گئے۔'' یوحنا ۱۹: ۱۷

ساری رات وہ بڑی اذیت میں مبتلا رہا تھا۔ صبح سویرے کائفا کے سامنے اُس کی پیشی ہوئی تھی۔ کائفا سے اُسے پیلاطس کے پاس لے جایا گیا۔ پھر ہیرودیس کے پاس اور اِس کے بعد دوبارہ پیلاطس کے پاس۔ اِس لئے وہ نڈھال تھا۔ تو بھی اُسے تازہ دم

ہونے کا موقع نہ دیا گیا۔ وہ اُس کے خون کے پیاسے تھے۔ اِن لئے اُس کے کندھوں پر صلیب رکھ کر اُسے جان سے مارنے کے لئے لے گئے۔ کیسا دل کو چھیدنے والا جلوس تھا! واقعی مناسب تھا کہ یروشلیم کی بیٹیاں روتیں۔ اے میری جان، تُو بھی رو۔

اُن کے ہمارے مبارک خداوند کو لے جانے سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟ کیا یہاں وہ حقیقت نظر آتی ہے جسے وہ بکرا پیش کرتا ہے جس پر سردار کاہن دونوں ہاتھ رکھ کر قوم کے گناہوں کا اقرار کرتا تھا تاکہ وہ گناہ بکرے پر لادے جائیں اور قوم بری ہو جائے؟ پھر اُس بکرے کو ایک آدمی بیابان میں لے جاتا۔ اِس طرح وہ بکرا قوم کے گناہوں کو بھی لے جاتا تاکہ بعد میں وہ ڈھونڈنے سے بھی نہ ملیں۔

اب خداوند یسوع کو سردار کاہن اور قوم کے بزرگوں کے سامنے لایا گیا جنہوں نے اُسے مجرم قرار دیا۔ خدا نے خود ہمارے گناہ اُس پر لادے۔ ''خداوند نے ہم سب کی بدکرداری اُس پر لادی'' (یسعیاہ ۶:۵۳)۔ ''وہ ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا گیا'' (۲۔کرنتھیوں ۲۱:۵)۔ اب قربانی کے اصل بکرے کو صلیب کی طرف لے جاتے ہیں۔ عزیزم، کیا وہ آپ کے گناہوں کو بھی صلیب پر لے گیا؟ کیا اُس کی صلیب، آپ کے گناہوں کو بھی پیش کرتی ہے؟ کیا آپ نے اپنے ہاتھ اُس پر رکھ کر اپنے گناہ کا اقرار کیا اور اُس پر ایمان لائے ہیں؟ اگر ایسا کیا ہے تو آپ کے سب گناہ معاف ہو گئے ہیں۔ محبت سے اُس کی طرف نظر کریں اور بڑی عقیدت سے اُس کی پرستش کریں۔

۴ اپریل

''جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُس میں ہو کر خدا کی راست بازی ہو جائیں۔'' ۲۔کرنتھیوں ۵: ۲۱

اے غمگین مسیحی! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ اپنی خطاؤں کے سبب سے غمگین ہیں؟ کامل خداوند مسیح پر نگاہ کریں۔ خدا کی نظر میں آپ اِتنے کامل ہیں گویا کہ آپ نے کبھی گناہ کیا ہی نہ ہو۔ بلکہ اِس سے بھی بڑھ کر خداوند جو ہماری راست بازی

ہے، اُس نے ہمیں اِلٰہی لباس پہنایا جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو انسانی نہیں بلکہ الٰہی راست بازی ملی ہے۔ آپ خدا کی راست بازی کے وارث ہیں۔

اب آپ کا کوئی بھی گناہ آپ کو مجرم نہیں ٹھہرا سکتا۔ آپ نے گناہ سے نفرت کرنا سیکھ لیا ہے۔ آپ نے یہ بھی جان لیا ہے کہ آپ کا گناہ مسیح پر لادا گیا۔ آپ اپنی کسی خوبی کی بنا پر مقبول نہیں ہوئے بلکہ مسیح کی وجہ سے۔ منت ہے کہ اِس مبارک حقیقت کو تھام لیں کہ آپ مسیح میں کامل کئے گئے ہیں۔ ''کون ہے جو مجرم ٹھہرائے گا؟ مسیح یسوع وہ ہے جو مر گیا بلکہ مردوں میں سے جی بھی اُٹھا اور خدا کی دہنی طرف ہے اور ہماری شفاعت بھی کرتا ہے'' (رومیوں ۸: ۳۴)۔

اے مسیحی، خوشی منا کیونکہ آپ یسوع مسیح میں قبول کئے گئے ہیں۔ لہٰذا اب خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ اپنے مالک کے قریب رہیں۔ آسمانی یروشلیم کے گرد ونواح میں سکونت کریں، کیونکہ آپ جلد ہی اُٹھائے جائیں گے تاکہ مسیح کی دائیں طرف بیٹھ کر اُس کے ساتھ بادشاہی کریں۔ اور یہ سب کچھ اِس لئے کہ ہمارا پیارا مسیح ''جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس (خدا) نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُس میں ہو کر خدا کی راست بازی ہو جائیں۔'' (۲۔کرنتھیوں ۵: ۲۱)۔

۵ اپریل

''اُنہوں نے شمعون نام ایک کرینی کو جو دیہات سے آتا تھا پکڑ کر صلیب اُس پر لادی کہ یسوع کے پیچھے پیچھے لے چلے۔'' لوقا ۲۳: ۲۶

شمعون کے صلیب اُٹھانے میں ہمیں کلیسیا کا حال نظر آتا ہے۔ مسیح کے بعد وہ صلیب اُٹھا رہی ہے۔ اے خدا کے فرزندو، یاد رکھیں کہ مسیح نے اِس لئے دُکھ نہ سہا کہ آپ ہر طرح کے دُکھ سے بری رہیں، بلکہ اِس لئے کہ آپ صلیب کو برداشت کر سکیں۔ مسیح آپ کو گناہ سے بری کرتا ہے دُکھ تکلیف سے نہیں۔ اِس بات کو یاد رکھ کر دُکھ اُٹھانے کے لئے تیار رہیں۔

لیکن ہم اِس خیال سے تسلی پائیں کہ جو صلیب ہم اُٹھا رہے ہیں ہماری اپنی نہیں بلکہ مسیح کی ہے۔ جب آپ کو ایمان کے سبب سے تنگ کیا جا رہا ہے، جب آپ کی تحقیر کی جا رہی ہے تو یاد رکھیں کہ یہ آپ کی نہیں بلکہ مسیح کی صلیب ہے۔ اور اپنے خداوند یسوع کی صلیب اُٹھانا کتنی مبارک بات ہے!

صلیب کی راہ پر آپ کا ایک مبارک ساتھی ہے۔ راستے میں یسوع مسیح کے نقشِ قدم نظر آ رہے ہیں۔ یہ اُس کی صلیب ہے جو آپ کے آگے آگے چلتا ہے جس طرح کہ چرواہا بھیڑوں کے آگے آگے چلتا ہے۔

نیز یاد رکھیں کہ صلیب اُٹھانے میں مسیح شریک ہے۔ کئی مفسروں کا خیال ہے کہ شمعون کو صلیب کا صرف ایک حصہ اُٹھانا پڑا۔ عین ممکن ہے کہ زیادہ بھاری حصہ مسیح نے ہی اُٹھایا ہو۔ ہم بھی صلیب کا نسبتاً ہلکا حصہ اُٹھا رہے ہیں، بھاری حصہ خداوند نے اُٹھا رکھا ہے۔

یاد رکھیں کہ شمعون کو صرف تھوڑی دیر کے لئے صلیب اُٹھانے کے عوض دائمی عزت ملی۔ ہم بھی صرف تھوڑی دیر کے لئے صلیب اُٹھا رہے ہیں۔ بعد میں تاج اور جلال ملے گا۔ اگر یہ بات ہے تو ہمیں صلیب سے کترانے کے بجائے اِس کی خاص قدر کرنی چاہئے کیونکہ "ہماری دم بھر کی ہلکی سی مصیبت ہمارے لئے از حد بھاری اور ابدی جلال پیدا کرتی جاتی ہے" (۲۔کرنتھیوں ۴: ۱۷)۔

۶ اپریل

"آؤ ... خیمہ گاہ سے باہر اُس کے پاس چلیں۔" عبرانیوں ۱۳:۱۳

خداوند مسیح نے اپنی صلیب اُٹھائے خیمہ گاہ کے باہر دُکھ اُٹھایا۔ سچا مسیحی دنیا کی گناہ آلودہ خیمہ گاہ سے اِس لئے الگ نہیں ہو جاتا کہ وہ تنہا رہنا پسند کرتا ہے بلکہ اِس لئے کہ مسیح نے ایسا کیا، اور شاگرد کو اپنے اُستاد کی پیروی کرنی ہوتی ہے۔ کبھی کسی نے انسان سے مسیح کی طرح محبت نہیں کی تو بھی وہ گناہ گاروں سے الگ رہا۔ ہمیں بھی مسیح کی

طرح دنیا کی خیمہ گاہ سے نکل کر سچائی کی گواہی دینی ہے۔ ہمیں تنگ راستے پر چلنے کے لئے تیار ہونا ہے۔ ہمیں بڑی دلیری کے ساتھ پہلے مسیح سے اور اُس کے بعد سچائی سے محبت رکھنی ہے۔

خداوند چاہتا ہے کہ اُس کے لوگ اپنی پاکیزگی کی خاطر خیمہ گاہ سے باہر جائیں۔ اگر کوئی دنیا کے ساتھ شیر وشکر ہو جائے تو وہ روحانی ترقی نہیں کر سکے گا۔ عین ممکن ہے کہ علیٰحدگی کا راستہ کٹھن ہو تو بھی یہ سلامتی کی شاہراہ ہے۔ گو دنیا سے علیٰحدہ رہنے کے سبب سے آپ کو بڑا دکھ سہنا ہوگا، تو بھی آپ خوش وخرم ہوں گے۔ مسیح کے سپاہی کی خوشی کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مسیح پیار سے اُسے تازہ دم کرتا ہے، یہاں تک کہ بدی سے زور آزمائی کے باوجود اُسے اُن کی نسبت جو آرام سے زندگی گزارتے ہیں زیادہ راحت اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

پاکیزگی کی شاہراہ رفاقت کی شاہراہ ہے۔ دنیا کی خیمہ گاہ سے باہر کی راہ پر چلتے ہوئے ہمیں عزت کا تاج ملے گا بشرطیکہ ہم وفاداری سے مسیح کے پیچھے پیچھے چلتے رہیں۔ جلال کا تاج علیٰحدگی کی صلیب کے بعد ہی ملے گا۔ تھوڑے وقت کی تحقیر کے بدلے دائمی عزت ملے گی۔ تھوڑی دیر کے لئے گواہی دینے کے اجر میں ہم ابد تک اپنے خداوند کے ساتھ رہیں گے۔

۷ اپریل

"اے بنی آدم! کب تک میری عزت کے بدلے رُسوائی ہوگی..." زبور ۴:۲

ایک قابلِ تعریف مصنف نے اُس افسوس ناک عزت کی فہرست تیار کی ہے جو نابینا اسرائیل نے اپنے اُس بادشاہ کو دی جس کی وہ دیر سے راہ دیکھ رہا تھا۔

(ا) اُنہوں نے ایک عجیب وغریب جلوس سے اُس کی عزت کی جس میں رومی سپاہی، یہودی کاہن اور عام مرد و زن شریک تھے جبکہ وہ خود اپنی صلیب اُٹھائے جا رہا تھا۔ یہی وہ اجر ہے جو دنیا نے اُس کو دیا جو اُس کے سخت ترین دشمن کو مغلوب کرنے کے لئے آیا

تھا۔ اُس نے تمسخر آمیز نعروں اور طعنوں سے اُس کی بے عزتی کی۔

(۲) اُنہوں نے عزت کی مے پلائی۔ سنہری پیالے میں انگور کے میٹھے رس کے بجائے اُنہوں نے اُسے مجرم کو مدہوش کرنے والا جام پیش کیا جسے پینے سے اُس نے انکار کر دیا کیونکہ وہ باہوش وحواس موت کو سہنا چاہتا تھا۔ اور بعد میں جب اُس نے پکارا کہ مَیں پیاسا ہوں تو اُنہوں نے سپنج کو سرکے میں بھگو کر اُس کے ہونٹوں سے لگایا۔ آہ، بادشاہ کے بیٹے کے ساتھ ایسا تحقیر آمیز سلوک!

(۳) اُنہوں نے اُس پر ایسے پہرے دار مقرر کئے جنہوں نے جوا کھیلتے ہوئے اُس کا لباس بانٹ لیا۔ یہ آسمان کے شہزادے کے باڈی گارڈ تھے۔۔۔ ظالم جوا باز۔

(۴) خون آلودہ صلیب کو اُنہوں نے اُسے بطور تخت پیش کیا۔ باغی انسان نے اپنے مالک بادشاہ کے لئے یہی جگہ مقرر کی۔ مسیح کے بارے میں دنیا کا خیال صلیب سے ظاہر ہوتا ہے۔

(۵) اُنہوں نے اُسے "یہودیوں کے بادشاہ" کا لقب دیا۔ آنکھوں پر پٹی چڑھی ہوئی قوم کا حقیقت میں مطلب تھا "چوروں کا بادشاہ" کیونکہ اُنہوں نے نجات دہندہ کی نسبت برابا کو پسند کیا اور یسوع مسیح کو دو ڈاکوؤں کے درمیان جگہ دی۔ یوں بنی نوع انسان نے ہر لحاظ سے اُس کے جلال کو بے عزتی اور تحقیر میں بدل دیا۔ لیکن یہی باتیں ابد تک مقدسین اور فرشتوں کی شکر گزاری کا باعث بنی رہیں گی۔

۸ اپریل

"جب ہرے درخت کے ساتھ ایسا کرتے ہیں تو سوکھے کے ساتھ کیا کچھ نہ کیا جائے گا؟" لوقا ۲۳:۳۱

اِس معنی خیز آیت کی کئی طرح سے تشریح ہوئی ہے۔ خداوند پوچھ رہا تھا کہ "اگر مَیں جو کہ گناہ گاروں کا معصوم عوضی ہوں اِس طرح دکھ اُٹھا رہا ہوں تو گناہ گار (سوکھے درخت) کا کیا حشر ہو گا جب وہ خدا کے غضب ناک ہاتھ میں پڑے گا؟" جب خدا نے یسوع کو گناہ گاروں کی جگہ لیتے ہوئے دیکھا تو اُس نے اُس پر رحم نہ کیا۔ اور

جب وہ اُس شخص کا سامنا کرے گا جس کی نئی پیدائش نہیں ہوئی اور جو مسیح کے بغیر ہے تو وہ اُس پر بھی رحم نہیں کرے گا۔

اے گناہ گار، مسیح کو اُس کے دشمن لے گئے۔ اِسی طرح تجھے شیاطین تیرے مقرر شدہ مقام پر لے جائیں گے۔ خدا نے مسیح کو چھوڑ دیا۔ اور اگر اُسے چھوڑ دیا گیا جس پر ہمارے گناہ لادے گئے تو تیرا کیا حشر ہو گا؟ جب تُو پکارے گا کہ "ایلی ایلی لما شبقتنی --- اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" (متی ۲۷:۴۶) تو تیری یہ پکار کتنی ہیبت ناک ہو گی؟ اور خدا تجھے جواب دے گا کہ چونکہ "تم نے میری تمام مشورت کو ناچیز جانا اور میری ملامت کی بے قدری کی اِس لئے مَیں بھی تمہاری مصیبت کے دن ہنسوں گا اور جب تم پر دہشت چھا جائے گی تو ٹھٹھا ماروں گا" (امثال ۱: ۲۵،۲۶)۔ اگر خدا نے اپنے بیٹے پر رحم نہ کیا تو آپ پر کیسے رحم کرے گا؟

یسوع مسیح پر تھوکا گیا۔ جو دکھ تکلیف ہمارے خداوند یسوع نے ہماری خاطر سہی وہ ناقابل بیان ہے۔ اگر آپ مسیح کو قبول کئے بغیر اِس دنیائے فانی کو چھوڑیں تو جو اذیت کا سمندر آپ پر ٹوٹ پڑے گا وہ ناقابل تصور ہے۔ کوئی کسی کی زندگی کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ موت کی گھڑی کا کوئی پتہ نہیں۔ مَیں مسیح کی جاں کنی، اُس کے زخموں اور خون کا واسطہ دے کر منت کرتا ہوں کہ آپ غضب الٰہی سے ضرور بچیں۔ خداوند یسوع پر ایمان لائیں تو آپ اُس کے قہر سے بچ کر ابد تک زندہ رہیں گے۔

۹ اپریل

"اور لوگوں کی ایک بڑی بھیڑ اور بہت سی عورتیں جو اُس کے واسطے روتی پیٹتی تھیں اُس کے پیچھے پیچھے چلیں۔" لوقا ۲۳: ۲۷

جو ظالم بھیڑ یسوع مسیح کا پیچھا کر رہی تھی اُس میں چند ہمدرد خواتین بھی تھیں جنہوں نے اپنے غم، دُکھ اور گھبراہٹ کا اظہار رونے پیٹنے سے کیا۔ واقعی یہ اِس افسوس ناک جلوس کے لئے مناسب تھا۔ جب میرا دل چشم تصور سے اپنے نجات دہندہ کو صلیب اُٹھا

کر کوہِ کلوری کی طرف جاتے ہوئے دیکھتا ہے تو وہ اُن عورتوں کے ساتھ روتا ہے۔ اِس لئے کہ واقعی یہ سخت غم کا مقام تھا، بلکہ غم کا ایسا سبب جس سے وہ عورتیں بھی ناواقف تھیں۔ وہ رو رہی تھیں کیونکہ معصوم پر ظلم کیا جا رہا تھا، نیک ذات کو اذیت دی جا رہی تھی، محبت خون بہا رہی تھی، حلیمی دم توڑنے والی تھی۔ لیکن میرے دل میں اِس سے بھی گہرا غم ہے۔ میرے گناہ وہ کوڑے تھے جنہوں نے نجات دہندہ کی پیٹھ کو زخمی کر دیا اور کانٹوں کا تاج میرے گناہوں سے ہی بنا۔ اصل میں میرے گناہوں نے پکارا، ''اِس کو مصلوب کر! '' (لوقا ۲۳:۲۱)۔ میرے گناہوں نے ہی اُس کے مبارک کندھوں پر صلیب رکھی۔ یہ بذاتِ خود ناقابلِ بیان افسوس ہے کہ اُسے مار ڈالنے کے لئے لے گئے، لیکن یہ حقیقت کہ مَیں ہی اُس کا قاتل ہوں اِس سے کہیں زیادہ غم کا باعث ہے۔

تعجب کی بات نہیں کہ وہ عورتیں جو اُس سے پیار کرتی تھیں رو رہی تھیں۔ لیکن اُن کی نسبت میری محبت زیادہ سرگرم اور میرا غم زیادہ شدید ہونا چاہئے۔ نائین کی بیوہ کا بیٹا دوبارہ زندہ ہو گیا، لیکن مجھے ہمیشہ کی زندگی ملی ہے۔ پطرس کی ساس کو بخار سے شفا ملی، لیکن مَیں گناہ کی وبا سے بچ گیا۔ مریم مگدلینی میں سے سات بدروحیں نکالی گئیں، لیکن مجھ میں سے بدروحوں کا لشکر نکلا۔ مریم اور مرتھا کو یہ عزت ملی کہ مسیح اُن کے ہاں مہمان ہوتا تھا، لیکن میرے اندر وہ سکونت کرتا ہے۔ اِن عورتوں کی نسبت ہمارے لئے کہیں زیادہ مناسب ہے کہ اُس کے دُکھوں کے سبب سے غم کریں اور تا ابد اُس کے شکر گزار ہوں۔

۱۰ اپریل

''جب وہ اُس جگہ پر پہنچے جسے کھوپڑی کہتے ہیں تو وہاں اُسے مصلوب کیا ... ''

لوقا ۲۳: ۳۳

کوہِ کلوری کوہِ تسلی ہے۔ تسلی اور تشفی کا مکان صلیب کی لکڑی سے تعمیر ہوا۔ آسمانی برکت کی ہیکل اُن چٹانوں پر تعمیر ہوئی جو مسیح کے دم توڑتے وقت تڑک گئیں۔ پوری تاریخ

کا کوئی بھی منظر مسیح کے شیدائیوں کو اُتنی راحت نہیں پہنچاتا جتنی کہ کوہِ کلوری کا واقعہ۔

کوہِ کلوری کی دوپہر کی تاریکی سے نور پھوٹتا ہے۔ شدید پیاس کے اِس مقام پر فضل نے ایک ایسا چشمہ جاری کیا جس سے متواتر زندگی کا صاف شفاف پانی اُبل رہا ہے، جس کی ہر ایک بوند بنی نوع انسان کی مصیبتیں دُور کر سکتی ہے۔ آپ جو کہ طرح طرح کے مسائل میں مبتلا ہوئے آپ مانیں گے کہ تسلی اور تشفی آپ کو زیتون کے پہاڑ سے نہ ملی، نہ کوہِ سینا سے بلکہ گتسمنی اور کوہِ کلوری سے۔

گتسمنی کے دُکھ درد نے بہت دفعہ ہمارے دکھ درد کو دُور کر دیا۔ مسیح پر برسنے والے کوڑے اور کلوری پر اُس کی جاں کنی ہمارے لئے عجیب و غریب تسلی اور راحت کا باعث بنے ہیں۔ اگر مسیح ہماری خاطر جان نہ دیتا تو ہم کبھی اُس کی محبت کی پوری اونچائی اور گہرائی کو نہ جان پاتے۔ ہم باپ کے ناقابل بیان پیار کو نہ جانتے اگر وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو صلیب پر مرنے نہ دیتا۔ جن بھی عام نعمتوں سے ہم لطف اندوز ہو رہے ہیں وہ سب اُس کی محبت کے نقش قدم ہیں۔ تو بھی اگر ہم انسان سے باپ بیٹے کی محبت کی وسعت کو دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں زندگی کی عام نعمتوں کی طرف نہیں بلکہ صلیب کے عجیب و غریب واقعہ پر نظر کرنا ہے۔ جو محبت کی اصل صورت معلوم کرنا چاہتا ہے وہ کوہِ کلوری پر جا کر مردِ غم ناک یسوع کو دیکھے کہ کس طرح اُس نے ہماری خاطر جان دے دی۔

۱۱ اپریل

"مَیں پانی کی طرح بہہ گیا۔ میری سب ہڈیاں اُکھڑ گئیں ..." زبور ۲۲: ۱۴

کیا آسمان اور زمین پر کبھی کسی نے اِس سے درد ناک منظر دیکھا؟ جسم اور جان میں ہمارا خداوند اپنے آپ کو اِتنا کمزور پا رہا تھا گویا کہ وہ پانی کی طرح زمین پر اُنڈیلا گیا ہو۔ جب صلیب کھڑی کر دی گئی تو اُس کا پورا بدن بڑی شدت سے لرز اُٹھا۔ اُس کی تمام نسیں کھنچ گئیں اور جوڑ اُکھڑ گئے۔ اِن چھ طویل گھنٹوں کے دوران اُس آسمانی مردِ غم ناک کا درد لمحہ بہ لمحہ بڑھتا گیا کیونکہ اُس کے بدن کا پورا بوجھ اُس کے ہاتھوں اور

پاؤں کے زخموں پر لٹک رہا تھا۔ یہاں تک کہ اُس کی جان میں جان نہ رہی تھی۔

جب ہم اب اپنے سرفراز کئے ہوئے نجات دہندہ کے تخت کے سامنے گھٹنے ٹیک رہے ہیں تو ہم یاد کریں کہ اُس نے کن غموں کو برداشت کرتے ہوئے اِس تخت کو تیار کیا۔ اُس کی جاں کنی کے اِس جام پر نظریں جمائے رکھیں تاکہ جب ہم دکھ تکلیف میں مبتلا ہو جائیں تو تقویت پائیں۔ اُس کے طبعی بدن کا ہر عضو دکھ اُٹھا رہا تھا۔ ضروری ہے کہ اُس کے روحانی بدن یعنی کلیسیا کا بھی یہی حال ہو۔ لیکن جس طرح اُس کا بدن بے داغ صورت میں جلال اور قدرت سے ملبس ہوا، اُسی طرح اُس کا روحانی بدن یعنی کلیسیا آگ کی بھٹی سے ایسی جلالی حالت میں نکلے گی کہ آگ کی بو تک کافور ہو چکی ہو گی۔

۱۲ اپریل

"... میرا دل موم کی مانند ہو گیا۔ وہ میرے سینے میں پگھل گیا۔" زبور ۲۲:۱۴

ہمارے خداوند کا دل دکھ کے باعث دہشت ناک اذیت میں مبتلا ہوا۔ اُس کی روح شدید افسردگی میں ڈوب گئی۔ کچھ بھی اُس کی اِس افسردگی کو کم نہ کر سکا۔ اِسی وجہ سے زبور نویس ہمارے نجات دہندہ کے دُکھوں کی پیش گوئی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "مجھ سے دُور نہ رہ کیونکہ مصیبت قریب ہے" (زبور ۲۲:۱۱) کیونکہ جب مصیبت کے باعث کسی کا دل سینے میں پگھل گیا ہو تو اُسے سب سے زیادہ خداوند کی ضرورت ہوتی ہے۔

اے ایماندار، آج مسیح کی صلیب کے پاس آ کر بڑی فروتنی اور عقیدت کے ساتھ جلال کے بادشاہ کی پرستش کر۔ وہ ہم سے کہیں زیادہ دلی اضطراب اور باطنی کرب کے باعث پست ہوا۔ اور دیکھئے کہ وہ اِس کے سبب سے کس طرح ہمارا ہمدرد سردار کاہن بنا جو ہماری ہر کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے ہمارا ساتھ دے سکتا ہے۔ خاص طور سے خداوند یسوع کے قریب آئیں جس کی افسردگی اور غم کا سبب یہ احساس ہے کہ خدا باپ نے مجھ سے اپنا محبت بھرا چہرہ چھپا لیا ہے۔ ہم مایوسی سے مغلوب نہ ہوں کیونکہ اِس سے پہلے ہمارا پیارا نجات دہندہ اِسی تاریک راستے سے گزرا۔ اگر ہم آسمانی باپ کے بظاہر چھپے

ہوئے چہرے کو دیکھنے کے لئے تڑپ رہے ہیں تو اپنے عظیم سردار کاہن کی میٹھی ہمدردی کو یاد کرکے اپنے دل کو مضبوط بنائیں۔ ہماری مصیبت کی بوندیں اُس کے دُکھ کے سمندر میں بالکل ہیچ لگیں گی۔

اُس کے دکھ پر نظر کر کے اُس کے ساتھ ہمارے پیار کو جوش آنا چاہئے۔ اے یسوع کی محبت، سیلاب کی طرح آ کر میرے تمام گناہوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے اور میرے تمام فکر و تردُّد کو دھو ڈال اور میری روح کو اُٹھا کر پیارے نجات دہندہ کے قدموں میں رکھ دے۔ وہاں مَیں اپنی شکستہ دلی میں پڑا رہوں تاکہ اُس کی قربت سے تسلی اور تشفی پاؤں۔

۱۳ اپریل

"میرا محبوب میرے لئے دستہ مُر ہے۔" غزل الغزلات ۱: ۱۳

مُر خداوند یسوع کی تصویر پیش کرنے کے لئے نہایت موزوں ہے۔ وہ قیمت، خوشبو، شفا بخش خاصیت، جراثیم مارنے اور قربانی میں استعمال ہونے کے سبب سے بڑی اچھی طرح سے مسیح کو پیش کرتا ہے۔ لیکن اُسے مُر کا دستہ کیوں کہا گیا؟

سب سے پہلے اُس کی **برکتوں کی کثرت** کے سبب سے۔ وہ محض ایک پھول نہیں بلکہ پورا گلدستہ ہے۔ مسیح میں میری تمام ضرورتوں کے لئے سب کچھ موجود ہے۔ مَیں اُس کی برکات حاصل کرنے میں سستی نہ کروں۔ ہمارے محبوب کو ایک دستے سے تشبیہ دی گئی کیونکہ اُس میں **مختلف قسم کی برکتیں** ہیں۔ "الوہیت کی ساری معموری اُسی میں مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے" (کلسیوں ۲: ۹)۔ ہماری جو بھی ضرورت ہے وہ اُس میں پوشیدہ ہے۔ مثلاً مسیح کے مختلف کرداروں کو لیں۔ وہ نبی، کاہن، بادشاہ، دُولھا، دوست اور چرواہا ہے۔ اُس پر اُس کی زندگی، موت، قیامت، آسمان پر چڑھنے اور دوسری آمد کے حوالے سے نظر کریں۔ اُس کی صفات کو دیکھیں۔ اُس کی نیکی، نرم دلی، دلیری، خود نثاری، محبت، وفاداری، حق پسندی اور راست بازی لاثانی ہے۔ ہر لحاظ سے وہ بیش قیمت خوبیوں کا

"دستہ" ہے۔

اِس کے علاوہ وہ اپنی خصوصیت کے لحاظ سے "مُر کا دستہ" ہے۔ یہ امتیاز اور مخصوص فضل کا نشان ہے۔ وہ دنیا کی پیدائش سے پیشتر اپنے لوگوں کے لئے مخصوص کیا گیا۔ اور وہ اپنی خوشبو صرف اُن پر نچھاور کرتا ہے جنہوں نے اُس کے ساتھ دلی رفاقت رکھنا سیکھ لیا ہے۔ وہ لوگ کتنے مبارک ہیں جنہوں نے خداوند کی حضوری کا بھید جان لیا ہے! اور جن کے لئے اُس نے اپنے آپ کو مخصوص کر لیا ہے! پھر وہ کتنے خوش قسمت ہیں جو یہ کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ "میرا محبوب میرے لئے دستہ مُر ہے"!

۱۴ اپریل

"وہ سب جو مجھے دیکھتے ہیں میرا مضحکہ اُڑاتے ہیں۔ وہ منہ چڑاتے۔ وہ سر ہلا ہلا کر کہتے ہیں اپنے کو خدا کے سپرد کر دے۔ وہی اُسے چھڑائے۔" زبور ۲۲:۷

خداوند مسیح کی ایذا رسانی کا ایک پہلو یہ تھا کہ اُسے بار بار ٹھٹھوں میں اڑایا گیا۔ گتسمنی باغ میں یہوداہ نے اُس کا مذاق اڑایا۔ شرع کے عالموں اور سردار کاہنوں نے اُس کا مذاق اڑایا۔ سپاہیوں نے ظالم طریقے سے اُس کی تحقیر کی۔ پیلاطس اور اُس کے پہرے داروں نے اُس کے شاہی رتبے کو مذاق کا نشانہ بنایا۔ یہاں تک کہ صلیب پر بھی اُسے عوام کے طرح طرح کے طعنوں کو برداشت کرنا پڑا۔ کسی کے مذاق کا نشانہ بننے سے ہمیں بہت دکھ ہوتا ہے۔ لیکن کسی مصیبت زدہ کو ٹھٹھوں میں اڑانا بے دردی اور ظلم کی انتہا ہوتی ہے۔ چشم تصور سے پیارے مسیح کو جاں کنی کی اذیت ناک حالت میں صلیب پر لٹکے ہوئے دیکھیں۔ اور پھر اُس ظالم ہجوم کا تصور کریں کہ کس طرح وہ لوگ سر ہلا ہلا کر اپنی حقارت کا اِظہار کرتے تھے۔

آہ یسوع، تُو نے ایسے کمینے انسانوں کے لئے کس طرح اپنی جان دے دی؟ واقعی یہ تعجب انگیز محبت ہے۔۔۔ الٰہی محبت بلکہ ناقابل تصور محبت۔ ہم نے بھی اپنی نئی پیدائش سے پیشتر تیری تحقیر کی بلکہ بعد میں بھی ہم نے کتنی بار دنیا کو تجھ پر ترجیح دی۔ تو بھی تیرا

خون ہماری شفا کے لئے بہہ رہا تھا اور ہمیں زندگی دینے کی خاطر تُو نے اپنی جان دی۔ کاش ہم تجھے ہر انسان کے دل میں تخت نشین دیکھیں! کاش وہ وقت جلد آئے کہ سارے جہان میں تیری خوش خبری سنائی جائے تا کہ جیسے اُنہوں نے اُس وقت تیری تحقیر کی اب تیری تمجید کریں!

۱۵ اپریل

"اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" زبور۲۲:۱

یہاں ہم اپنے نجات دہندہ کے اضطراب کی انتہا کو دیکھ رہے ہیں۔ کسی اَور جگہ پر مسیح کے بے بیان غموں کا اِتنا واضح اِظہار نہیں ہوا جتنا کہ کوہِ کلوری پر اور اُس کے مصلوب ہونے کے دوران کسی لمحے میں اُس کی باطنی تڑپ نے اِتنی شدت اختیار نہ کی جتنی کہ اُس وقت جب اُس کی اِس پکار نے فضا کو چیرا کہ "اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" جسمانی ناتوانی پر بے عزتی اور طعنہ زنی کا اضافہ ہوا۔ اور اِس پر طرہ یہ کہ اُس کی ناقابل برداشت اور بے بیان روحانی اذیت یہ تھی کہ وہ اِس لمحے باپ کی حضوری سے محروم تھا۔ یہ اِس غم ناک واقعہ کی دہشت کا عروج تھا۔ اِس لمحے وہ اذیت کے اتھاہ گھڑے میں اُتر گیا۔ جاں کنی کی اِس پکار کا پورا مفہوم سمجھنا ہماری قوتِ تصور سے بالا ہے۔

ہمارا حال بھی بعض اوقات ایسا ہو جاتا ہے کہ ہم پکار اُٹھتے ہیں کہ "اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" بعض اوقات ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ہمارے آسمانی باپ کا چہرہ ہم سے اوجھل ہو گیا ہے اور چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ایسے موقع پر یاد رکھئے کہ حقیقت میں خدا ہمیں کبھی نہیں چھوڑتا۔ ہمیں صرف ایسا لگتا ہے کہ اُس نے ہمیں چھوڑ دیا ہے جبکہ وہ ایسا کبھی نہیں کرتا۔ لیکن جہاں تک مسیح کا تعلق ہے خدا نے اُسے واقعی چھوڑ دیا تھا۔ جب باپ تھوڑی دیر کے لئے اپنا چہرہ چھپاتا ہے تو ہم گھبرا جاتے ہیں۔ لیکن جب باپ نے اپنے اکلوتے بیٹے سے اپنا

منہ موڑ لیا تو کون اُس کے اضطراب کا اندازہ کر سکتا ہے؟

جب ہم اِس طرح پکارتے ہیں تو اکثر اپنی بے اعتقادی کے سبب سے ایسا کرتے ہیں۔ جب یسوع نے ایسا کیا تو یہ ایک بے بیان اور دہشت ناک حقیقت کا اظہار تھا کیونکہ خدا نے سچ مچ کچھ دیر کے لئے اُس سے اپنا منہ موڑ لیا تھا۔ جب آپ پر کالے بادل چھائے ہوئے ہیں تو یاد رکھیں کہ بادلوں کے اوپر خدا کے فضل کا سورج ویسے ہی چمک رہا ہے۔ جب اِس خیال ہی سے کہ اُس نے ہمیں چھوڑ دیا ہے ہم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے تو ہمارے نجات دہندہ کا کیا حال ہو گا جب اُس نے پکارا کہ ''اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟''!

۱۶ اپریل

''... مسیح کے بیش قیمت خون سے۔'' ۱۔پطرس ۱: ۱۹

صلیب کے نیچے کھڑے ہو کر ہم مسیح کے ہاتھوں، پاؤں اور پہلو سے اُس کا بیش قیمت خون بہتے دیکھتے ہیں۔ وہ بیش قیمت ہے کیونکہ اِس کے باعث ہمارا کفارہ اور مخلصی ہوئی۔ اِس کے باعث مسیح کے لوگوں کے گناہوں کا کفارہ ہوا۔ اُن کی شریعت سے مخلصی ہوئی۔ اُن کا خدا کے ساتھ میل ملاپ ہوا۔

مسیح کا خون اِس لحاظ سے بھی بیش قیمت ہے کہ وہ ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے۔ ''اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی ہوں وہ برف کی مانند سفید ہو جائیں گے'' (یسعیاہ ۱: ۱۸)۔ یسوع مسیح کے خون کے سبب سے ایمان داروں پر کوئی داغ نہ رہا، کوئی جھری باقی نہ رہی۔ وہ خون کتنا بیش قیمت ہے جو ہمیں پاک صاف کرتا ہے، ہمارے لاتعداد گناہوں کے داغ مٹاتا اور خدا تعالیٰ کے خلاف ہر قسم کی بغاوت کے باوجود ہمیں یسوع مسیح میں مقبول بناتا ہے!

خداوند یسوع کا خون اِس لئے بھی بیش قیمت ہے کہ اِس کے باعث ہماری تقدیس ہوتی ہے۔ وہی خون جس کے باعث ہمارے گناہ مٹائے جاتے اور ہم راست باز ٹھہرائے

جاتے ہیں، بعد میں ہماری نئی زندگی میں گناہ پر غالب آنے میں راہنمائی کرتا ہے۔

نیز مسیح کا خون اِس وجہ سے بیش قیمت ہے کہ یہ ہمیں گناہ پر غالب آنے کی قوت بخشتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "وہ برے کے خون ... کے باعث اُس (شیطان) پر غالب آئے" (مکاشفہ ۱۲:۱۱)۔ اَور کوئی صورت ہو ہی نہیں سکتی۔ جو مسیح کے بیش قیمت خون کا سہارا لیتا ہے وہ ایک ایسے ہتھیار کے ساتھ لڑتا ہے جو کبھی شکست نہیں کھاتا۔ مسیح کا بیش قیمت خون! اِس کے سامنے گناہ دم توڑ دیتا ہے، موت موت نہیں رہتی اور آسمان کے پھاٹک کھل جاتے ہیں۔

۱۷ اپریل

"تم ... چھڑکاؤ کے اُس خون کے پاس آئے ہو جو ہابل کے خون کی نسبت بہتر باتیں کہتا ہے۔" عبرانیوں ۱۲: ۲۴

عزیز قاری، کیا آپ چھڑکاؤ کے اُس خون کے پاس آئے ہیں؟ سوال یہ نہیں کہ آیا آپ کفارے کی تعلیم سے واقف ہیں یا آپ پاک رسوم پر عمل کرتے ہیں یا آپ کا کوئی مخصوص تجربہ ہوا ہے بلکہ یہ کہ کیا آپ یسوع کے خون کے پاس آئے ہیں کہ نہیں؟ تمام طرح کی سچی دینداری اور خدا ترسی کی جان مسیح یسوع کا خون ہے۔ اگر آپ سچ مچ یسوع کے پاس آئے تو ہم جانتے ہیں کہ آپ کیسے آئے۔ خدا کا پاک روح آپ کو اُس کے پاس لے آیا۔ اپنی کسی خوبی کے باعث آپ چھڑکاؤ کے خون کے پاس نہیں آئے بلکہ مجرم، گمراہ اور بے یار و مددگار حالت میں۔ تاہم صرف اِس خون کے باعث آپ کو ہمیشہ کی زندگی کی ابدی اُمید مل گئی۔

ہم سراسر گناہ آلودہ ہیں، لیکن ہمارا نجات دہندہ ہماری حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ ہم اپنی آنکھیں اُس کی طرف اُٹھائیں۔ اور جیسے ہی ہم اُس کے بہتے ہوئے خون کو دیکھتے ہیں تو اِس خون کی ہر بوند پکارتی ہے، "تمام ہوا۔ مَیں نے گناہ کا کام تمام کر دیا۔ مَیں ہمیشہ کی زندگی لے کر آیا ہوں۔"

یسوع مسیح کے خون کی آواز کتنی سریلی ہے! اگر آپ ایک دفعہ اُس کے پاس آ گئے تو متواتر آتے رہیں گے۔ آپ تاعمر یسوع کو تکتے رہیں گے۔ آپ روز بروز چھڑکاؤ کے خون کے پاس آنے کی ضرورت کو محسوس کریں گے۔ جو ہر روز اُس میں دُھلنا نہیں چاہتا وہ ایک بار بھی اُس میں نہیں دُھلا۔ ایماندار مسیحی اِس اُبلتے چشمے کو اپنی خوشی اور راحت سمجھتا ہے۔ آج صبح ہم اپنے دروازے کی چوکھٹ پر نئے طور سے خون چھڑکیں۔ اور پھر برے کا گوشت کھا کر اُس سے لطف اندوز ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ ہلاکت کے فرشتے کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہمیں ضرر نہ پہنچائے۔

۱۸ اپریل

"...اُس نے سرخ رنگ کی وہ ڈوری کھڑکی میں باندھ دی۔" یشوع ۲: ۲۱

راحب نے جاسوسوں کے وعدے پر تکیہ کیا کہ وہ اُس کی جان کو بچائیں گے کیونکہ وہ سمجھ گئی کہ یہ اسرائیل کے خدا کے نمائندے ہیں۔ اُس کا ایمان سادہ اور پختہ تھا۔ لیکن ساتھ ساتھ وہ فرماں بردار بھی تھا۔ سرخ رنگ کی ڈوری کھڑکی میں باندھنا معمولی سا کام تھا۔ لیکن اُس نے اِس معمولی سے عمل کو نظر انداز کرنے کی جرأت نہ کی۔ عزیز قاری کیا یہاں آپ کے لئے کوئی سبق ہے؟ کیا آپ نے خداوند کی مرضی پر توجہ دی گو اُس کے کئی حکم غیر ضروری لگتے ہیں؟ کیا آپ نے اُس کے طریقے کے مطابق اُس کے دو حکموں یعنی بپتسمے اور عشائے ربانی کو مان لیا؟ جو اِن سے غفلت برتتا ہے وہ دل سے نافرمان ہوتا ہے۔ آئندہ تمام باتوں میں یہاں تک کہ دھاگا باندھنے تک (اگر یہ ضروری ہو) فرماں بردار رہیں۔

راحب کے اِس عمل سے ہمیں ایک اِس سے بھی سنجیدہ سبق ملتا ہے۔ کیا مَیں مسیح کے بیش قیمت خون پر پورا بھروسا رکھتا ہوں؟ کیا مَیں نے سرخ رنگ کی ڈوری کھڑکی میں خوب باندھ لی ہے؟ کیا مَیں اپنے گناہوں کے بحیرہ مردار یا اپنی اُمیدوں کے یروشلیم کی طرف اُس بیش قیمت خون کو دیکھے بغیر نظر دوڑا سکتا ہوں؟

گزرنے والے کو میری کھڑکی میں وہ شوخ رنگ کی ڈوری نظر آئے گی اگر میری زندگی سے مسیح کے کفارے کی قدرت صاف ظاہر ہو۔ شرمانے کی کیا ضرورت ہے؟ اگر انسان یا شیطان دیکھنا چاہیں تو دیکھیں، مسیح کا خون میرا فخر اور میرا گیت ہے۔

اے میری جان! ایک ہستی ہے جو اِس ڈوری کو اُس وقت بھی دیکھے گی جب وہ تجھے ایمان کی کمزوری کے باعث نظر نہ آئے۔ بدلہ لینے والا یہوواہ اُسے دیکھے گا اور تجھے چھوڑتا جائے گا۔ یریحو کی دیواریں گر گئیں۔ لیکن راحب کا گھر جو دیوار پر تعمیر تھا نہ گرا۔ بے شک میری طبیعت انسانی نسل کی دیوار میں تعمیر ہے، تو بھی جب نسل انسانی پر ہلاکت ٹوٹ پڑے گی تو مَیں محفوظ رہوں گا۔ اے میری جان، سرخ رنگ کی ڈوری پھر سے کھڑکی میں باندھ دے اور اطمینان سے اپنی زندگی کے باقی دن گزار۔

۱۹ اپریل

"مقدِس کا پردہ اُوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا..." متی ۲۷: ۵۱

لیکن اِس کا مقصد صرف یہ نہیں تھا کہ خدا کی قدرت کا مظاہرہ ہو۔ اِس میں متعدد اسباق چھپے ہیں۔ حکموں کی پرانی شریعت کو ایک گھسے پرانے لباس کی طرح ایک طرف رکھ دیا گیا۔ یسوع کے جان دینے سے تمام قربانیاں اختتام کو پہنچیں کیونکہ اِن تمام کی یسوع مسیح میں تکمیل ہو گئی۔ اِس لئے وہ پردہ جو اِن کا نشان تھا الٰہی معجزے سے پھٹ گیا۔

اِس پردے کے پھٹنے سے شریعت کے پرانے دَور کی تمام اشیا ظاہر ہو گئیں۔ اب عہد کے صندوق پر کا سرپوش یعنی فضل کا تخت نظر آیا جس کے اوپر خدا کا جلال موجود تھا۔ خداوند یسوع مسیح کی موت کے باعث ہمیں خدا کا صاف مکاشفہ ملا ہے۔ ہم نے خدا کا ایسا جلال دیکھا جو "موسیٰ کی طرح نہیں جس نے اپنے چہرے پر نقاب ڈالا" (۲۔کرنتھیوں ۳: ۱۳) بلکہ مسیح نے "زندگی اور بقا کو روشن کر دیا ہے" (۲۔تیم ۱: ۱۰) اور اُس میں وہ چیزیں ظاہر کر دی گئیں "جو بنائے عالم سے پوشیدہ رہی ہیں" (متی ۱۳: ۳۵)۔

اِس لئے مسیحیوں نے آگے کو کفارے کا دن نہ منایا۔ کفارے کا خون جسے سال میں

ایک بار پردے کے اندر چھڑکا جاتا تھا اُسے اب ہمارے عظیم سردار کاہن نے ایک ہی بار پیش کیا۔ اب بیلوں اور بکروں کے خون کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ مسیح اپنا خون لے کر پردے کے اندر گیا۔ اب مسیح کی معرفت ہر ایماندار کو خدا تک رسائی حاصل ہے۔ یہ نہیں کہ پردے کے پیچھے فضل کے تخت کو دیکھنے کے لئے صرف ایک چھوٹا سا سوراخ بنایا گیا بلکہ وہ پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ چنانچہ اب ہم دلیری سے آسمانی فضل کے تخت کے پاس جا سکتے ہیں۔ مسیح نے اپنی جان دے کر عجیب و غریب طریقے سے پاک ترین مقام کا راستہ کھول دیا۔ بلکہ اپنی موت سے اُس نے تمام مقدسین کے لئے فردوس کے پھاٹک کھول دیئے۔ اپنا خون بہانے کے باعث آسمان کی کنجیاں مسیح کے سپرد کی گئیں۔ وہ کھول دے تو کوئی بند نہیں کر سکتا۔ ہم اُس کے ساتھ آسمانی مقاموں میں داخل ہوں اور وہاں اُس کے ساتھ بیٹھے رہیں جب تک ہمارے مشترکہ دشمن اُس کے پاؤں کی چوکی نہ بنیں۔

۲۰ اپریل

"تاکہ موت کے وسیلے سے اُس کو جسے موت پر قدرت حاصل تھی یعنی ابلیس کو تباہ کر دے۔" عبرانیوں ۲: ۱۴

اے خدا کے فرزند، موت کا ڈنک جاتا رہا ہے کیونکہ موت پر شیطان کی قدرت تباہ کر دی گئی ہے۔ اِس لئے مرنے سے ڈرنا چھوڑ دیں۔ خدا کے پاک روح سے فضل مانگیں کہ نجات دہندہ کی موت پر آپ کا پختہ ایمان ہو تاکہ اُس آخری گھڑی میں آپ کو تقویت مل جائے۔ اگر آپ مسیح کی صلیب کے قریب زندگی بسر کریں تو آپ خوشی سے موت کا سامنا کر سکیں گے۔ خداوند میں مرنا مبارک بات ہے۔ یہ خدا کے عہد کا ایک حصہ ہے کہ ہم مسیح میں سو جاتے ہیں۔ آگے کو موت خدا سے دُوری کا نام نہیں بلکہ جلاوطنی سے گھر آنے کا، اُن مکانوں میں آنے کا جن میں ہمارے وہ عزیز رہ رہے ہیں جو ہم سے پہلے کوچ کر گئے۔

آسمان اور زمین ایک دوسرے سے بہت دُور لگتے ہیں، لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ ہم ایک لمحے میں وہاں پہنچیں گے۔ جب ہم روانہ ہوں گے تو ہماری کشتی کو کتنے طوفانوں کا سامنا کرنا پڑے گا؟ سفر کتنا لمبا ہو گا؟ ہم کتنی دیر تک زبردست لہروں سے ہچکولے کھائیں گے جب تک بندر گاہ میں لنگر انداز نہ ہو جائیں؟ اِس کا جواب سنئے، ''بدن کے وطن سے جدا ہو کر خداوند کے وطن میں'' (۲۔کرنتھیوں ۵:۸)۔ کشتی ابھی روانہ ہی ہوئی کہ بندرگاہ تک پہنچ گئی۔ بالکل اُسی طرح جس طرح کہ گلیل کی جھیل میں ہوا۔ کشتی طوفان سے زبردست ہچکولے کھا رہی تھی۔ لیکن جب خداوند نے کہا کہ ''ساکت ہو! تھم جا!'' (مرقس ۴:۳۹) تو وہ فوراً کنارے پر پہنچ گئی۔ اے خدا کے فرزند، تجھے موت سے ڈرنے کی بالکل ضرورت نہیں؟ تیرے نجات دہندہ کی موت کی معرفت اُس کی لعنت اور اُس کا ڈنک ختم ہو گیا ہے۔ لہٰذا اب وہ صرف یعقوب کی سیڑھی ہے جس کا ایک سرا تو تاریک قبر میں ہے، لیکن دوسرا سرا ابدی جلال تک پہنچاتا ہے۔

۲۱ اپریل

''مَیں جانتا ہوں کہ میرا مخلصی دینے والا زندہ ہے...'' ایوب ۱۹: ۲۵

ایوب کی تسلی کا مرکزی لفظ ''میرا'' ہے۔ ''میرا مخلصی دینے والا'' نیز یہ حقیقت کہ یہ مخلصی دینے والا زندہ ہے۔ اُس سے فیض یاب ہونے سے پیشتر ضروری ہے کہ اُسے اپنائیں۔ کان میں پوشیدہ سونے سے ہمیں کیا فائدہ؟ مَیں صرف اُس سونے کو جو میرے ہاتھ میں ہے روٹی خریدنے کے لئے استعمال کر سکتا ہوں۔ اِسی طرح اگر نجات دہندہ ''مجھے'' نہ بچائے تو اُس سے مجھے کیا فائدہ؟ آپ مطمئن نہ ہوں جب تک آپ یہ نہ کہہ سکیں کہ ''مَیں اپنے آپ کو خداوند کے سپرد کرتا ہوں۔ وہ میرا ہے۔'' شاید آپ جھجکتے ہوئے محسوس کریں کہ یہ کہنا کہ ''وہ میرا مخلصی دینے والا ہے'' غرور اور گستاخی کے برابر ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ کا ایمان رائی کے دانے کے برابر بھی ہو تو آپ کا حق ہے کہ یہ کہیں۔

لیکن یہاں تین اَور لفظ بھی ایوب کے ایمان کی پختگی کو ظاہر کرتے ہیں: ''مَیں جانتا ہوں۔'' اِس کی نسبت یہ کہنا آسان ہے کہ ''مجھے اُمید ہے۔'' مسیح کے گلّے میں ہزاروں ایسے لوگ ہیں جو کبھی ایسے مبہم سے ایمان سے آگے نہیں بڑھتے۔ لیکن مسیح میں پورے اطمینان کے لئے ضروری ہے کہ آپ کہہ سکیں کہ ''مَیں جانتا ہوں۔'' اگر، مگر، شاید جیسے الفاظ مسیح میں پوری تسلی اور پورے اطمینان کے قاتل ہیں۔ اگر مجھے ذرا بھی شک ہو کہ شاید مسیح میرا نہیں تو یہ پت ملے ہوئے سرکے کی مانند ہے۔ لیکن اگر مجھے پورا یقین ہے کہ مسیح میرا مخلصی دہندہ ہے تو میرے لئے رات بھی روشن ہو گی۔ اگر مسیح کی آمد سے ہزاروں سال پہلے ایوب کہہ سکا کہ ''مَیں جانتا ہوں'' تو ہمیں تو اُس سے کہیں زیادہ یقین کے ساتھ یہ کہنے کے قابل ہونا چاہئے۔ خدا نہ کرے کہ ہم غرور یا گستاخی کی بنا پر یہ کہیں۔ ہم اِس کی تسلی کر لیں کہ وہ شہادتیں ٹھوس ہوں جن کی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ ''مَیں جانتا ہوں۔'' ایسا نہ ہو کہ ہم ایسی اُمید لئے بیٹھے رہیں جس کی کوئی بنیاد نہ ہو۔ زندہ مخلصی دہندہ جو واقعی میرا مخلصی دینے والا ہے بے بیان خوشی کا منبع ہے۔

۲۲ اپریل

''اُسی کو خدا نے مالک اور منجی ٹھہرا کر اپنے دہنے ہاتھ سے سربلند کیا...'' اعمال ۵: ۳۱

ہمارا خداوند جسے مصلوب کر کے دفنایا گیا تھا اب جلالی تخت پر بیٹھا ہے۔ وہ آسمان کے افضل ترین مقام کا حق دار ہے۔ یہ کتنی عجیب حقیقت ہے کہ مسیح ہمارا نمائندہ ہوتے ہوئے سرفراز ہوا۔ وہ باپ کے دہنے ہاتھ تخت پر بیٹھا ہے۔ بے شک خداوند ہوتے ہوئے وہ ایسے جلال سے ملبس ہے جس میں انسان حصے دار نہیں ہو سکتا۔ تو بھی چونکہ وہ ہمارا درمیانی ہے اِس لئے ہم اُس کی اِس عزت افزائی میں شریک ہیں۔ مسیح اور اُس کے لوگوں کی ایک دوسرے کے ساتھ ناقابلِ تصور وابستگی کے خیال سے کتنی خوشی ہوتی ہے۔ ہم سچ مچ اُس کے ساتھ ایک اور اُس کے بدن کے اعضا ہیں۔ اُس کی سرفرازی ہماری سرفرازی ہے۔ وہ ہمیں اپنے تخت پر بیٹھنے دے گا۔ بالکل اُسی طرح جس طرح وہ غالب

آ کر اپنے باپ کے ساتھ تخت پر بیٹھ گیا۔ وہ تاج پہنے ہوئے ہے اور ہمیں بھی تاج پہنائے گا۔ اُس کا اپنا تخت ہے، لیکن وہ اِس پر مطمئن نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اُس کے دہنے ہاتھ اوفیر کے سونے سے آراستہ اُس کی دُلھن بیٹھے۔ وہ دُلھن کو اپنے جلال میں شریک کرتا ہے۔

اے ایماندار، اپنی آنکھیں اُٹھا کر یسوع کو دیکھ۔ تیرے ایمان کی آنکھ اُس پر نظر کرے جس کے سر پر بہت سے تاج ہیں۔ اور یاد رکھ کہ ایک دن تُو بھی اُس کی مانند ہو گا۔ یہ اُس وقت ہو گا جب تُو اُسے ویسے ہی دیکھے گا جیسا وہ ہے۔ تُو اُتنا سرفراز نہیں ہو گا جتنا کہ وہ ہوا۔ تُو اُس کی طرح الٰہی صفات سے آراستہ نہیں ہو گا۔ تو بھی تُو کسی حد تک اُس کی اپنی سرفرازی میں شریک ہو گا اور اُسی کی خوشی سے لطف اندوز ہو گا۔

تھوڑی دیر کے لئے گم نام ہونا قبول کر اور غربت میں اپنی زندگی کے باقی دن گزارنے کو راضی ہو اور مصیبت میں صابر رہ کیونکہ وہ وقت جلد آنے والا ہے جب تُو مسیح کے ساتھ بادشاہی کرے گا کیونکہ اُس نے ''ہم کو ایک بادشاہی بھی اور اپنے خدا اور باپ کے لئے کاہن بھی بنا دیا'' (مکاشفہ ۱:۶) اور ہم ابد تک بادشاہی کریں گے۔ کتنا مبارک خیال ہے! آسمانی بارگاہوں میں ہمارا جلالی نمائندہ موجود ہے۔ وہ ہمیں لینے کے لئے جلد آئے گا تاکہ ہم اُس کے ساتھ رہیں، اُس کے جلال کو دیکھیں اور اُسی میں شریک ہو جائیں۔

۲۳ اپریل

''مگر اُن سب حالتوں میں اُس کے وسیلے سے جس نے ہم سے محبت کی ہم کو فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔'' رومیوں ۸: ۳۷

ہم گناہوں کی معافی کے لئے مسیح کے پاس جاتے ہیں۔ افسوس کہ بہت دفعہ گناہ پر غالب آنے کے لئے ہم شریعت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اِس سلسلے میں پولس رسول ہماری ملامت کرتا ہے کہ ''اے نادان گلتیو! کس نے تم پر افسون کر لیا؟ ... مَیں تم سے

صرف یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ تم نے شریعت کے اعمال سے روح کو پایا یا ایمان کے پیغام سے؟ کیا تم ایسے نادان ہو...؟" (گلتیوں ۳: ۱-۳)۔ اپنے گناہوں کو صلیب کے پاس لے جائیں کیونکہ پرانا انسان وہیں مصلوب ہوسکتا ہے۔ مجھے نجات کس طرح ملی؟ مَیں جیسا بھی تھا یسوع کے پاس گیا اور اُس پر بھروسا کیا کہ وہ مجھے بچائے۔ اپنی غصیلی طبیعت پر غالب آنے کا طریقہ بھی یہی ہے کہ اِسے صلیب کے پاس لے جا کر یسوع سے کہیں، "اے خداوند، مَیں تجھ پر بھروسا کرتا ہوں کہ تُو مجھے اِس سے بچائے۔" اِسے کاری ضرب لگانے کا یہی واحد طریقہ ہے۔ کیا آپ لالچی ہیں؟ کیا آپ محسوس کر رہے ہیں کہ دنیا آپ کو الجھا رہی ہے؟ اِس کا مقابلہ کرنے کی خواہ کتنی ہی کوشش کریں آپ خداوند یسوع کے خون کے بغیر کبھی اِس سے رہائی نہیں پائیں گے۔ اِسے یسوع کے پاس لے جائیں۔ اُسے کہیں کہ "اے خداوند، مَیں تجھ پر ایمان رکھتا ہوں۔ تیرا نام یسوع ہے کیونکہ تُو اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے نجات دیتا ہے۔ خداوند، یہ میرے گناہوں میں سے ایک ہے۔ مجھے اِس سے نجات بخش۔" مسیح خداوند کے بغیر آپ کی تمام دعائیں، توبہ اور آنسو بے کار ہیں۔ صرف خداوند یسوع ہی گناہ گاروں کو بچا سکتا اور شکست خوردہ مقدسین کو گناہ پر غلبہ دِلا سکتا ہے۔ صرف وہی ہمیں فتح بخش سکتا ہے۔

۲۴ اپریل

"اِن سب باتوں کے سبب سے ہم سچا عہد کرتے... ہیں۔" نحمیاہ ۹: ۳۸

زندگی میں بہت سے ایسے موقعے ہوتے ہیں جب خداوند کے ساتھ اپنے عہد کی تجدید کرنا سودمند ہوتا ہے۔ مثلاً جب ہمیں حزقیاہ کی طرح کسی بیماری سے شفا ملی ہے اور خدا نے ہماری زندگی کے دنوں میں پھر اضافہ کیا ہے تو مناسب ہے کہ اُس کے ساتھ اپنے عہد کی تصدیق کریں۔

کسی مصیبت سے چھٹکارا پانے کے بعد ہم صلیب کے پاس جا کے خداوند سے اپنی عقیدت کا نئے طور سے اِظہار کریں۔ خاص طور سے جب کسی گناہ کے باعث

پاک روح رنجیدہ ہوا یا ہم خدا کی بے عزتی کا باعث بنے تو ہم مسیح کے خون پر نظر کریں جو ہمیں برف کی مانند سفید کر سکتا ہے۔ ایسے موقع پر ہم اپنے آپ کو نئے طور سے خداوند کے لئے وقف کریں۔

لیکن نہ صرف دکھ ہمیں خداوند کے قریب لائیں بلکہ سکھ اور خوش حالی بھی ایسا کرے۔ اگر خداوند نے ہمیں برکت بخشی ہے تو اُس کے نام کو مبارک کہنا نہایت مناسب ہے۔ اگر ہم سکھ کے وقت سبق سیکھنے میں تیز ہوں تو ہمیں وہی سبق سکھانے کے لئے خدا کو دُکھ نہیں دینا پڑے گا۔ اگر ہم اُس کے بوسے کی تمام برکات حاصل کر لیں تو اُس کی چھڑی کے دُکھ کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ کیا ہمیں اِن دنوں غیر متوقع اور کثرت کی برکت ملی ہے؟ تو پھر ہمیں اپنے ہاتھ مذبح کے سینگوں پر رکھ کر کہنا چاہئے کہ ''اے میرے خدا، مجھے مذبح کے سینگوں سے باندھ دے۔ مَیں اپنے آپ کو ابد تک تیرے لئے وقف کر دیتا ہوں'' (زبور ۱۱۸: ۲۷)۔

۲۵ اپریل

''اُٹھ میری پیاری! میری نازنین! چلی آ۔'' غزل الغزلات ۲: ۱۰

مَیں اپنے محبوب کی آواز سنتا ہوں۔ وہ میرے ساتھ بات کرتا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ مَیں روحانی نیند سوتا رہوں۔ وہ مجھے کہتا ہے کہ ''اُٹھ!'' اور اُس کی یہ پکار نہایت مناسب ہے کیونکہ مَیں دیر تک دنیا داری میں پڑا رہا۔ وہ جی اُٹھا اور مَیں اُس میں زندہ ہوا تو مَیں کیوں خاک سے لپٹا رہوں؟ مَیں کمینی محبتوں، دنیاوی خواہشات اور مقاصد کو چھوڑ کر اُٹھنا چاہتا ہوں تاکہ اُس کے ساتھ رہوں۔ وہ مجھے ''میری پیاری'' کے شیریں نام سے پکار رہا ہے۔ وہ مجھے پیارا سمجھتا ہے۔ پھر کیوں نہ مَیں اُٹھ کر اُس کے پاس چلوں؟ اگر اُس نے میری اِتنی عزت افزائی کی تو مَیں کیوں خاکی انسانوں میں اپنے لئے رفیق تلاش کروں؟ وہ مجھے دعوت دیتا ہے کہ ہر طرح کی خود غرضی، دنیا داری اور گناہ آلودگی کو چھوڑ کر چلی آ۔ وہ مجھے ہر طرح کی مذہبی ظاہر داری کو ترک کر کے چلے

آنے کو کہتا ہے۔ "چلی آ" کے الفاظ میں کسی طرح کی سختی نہیں۔ مَیں بھلا بطالت اور گناہ کے بیابان میں کیوں ٹھہروں؟

اے میرے خداوند، کاش مَیں آ سکوں، لیکن مَیں تو کانٹوں میں پھنسا ہوا ہوں۔ مَیں اِن سے چھوٹ نہیں سکتا۔ کاش دنیاوی چیزوں کے لئے میری آنکھیں اور کان بند ہوں اور میرا دل گناہ کی طرف توجہ نہ دے! تُو مجھے اپنے پاس بلا رہا ہے۔ تیری آواز کتنی شیریں ہے! تیرے پاس آنے کا مطلب ہے جلاوطنی سے گھر آنا، سمندر کے طوفان سے کنارے پر پہنچنا، سخت مشقت کے بعد آرام پانا، اپنی نیک خواہشات کے پورے ہونے تک پہنچنا۔ لیکن خداوند، ایک پتھر خود کس طرح اُٹھ سکتا ہے؟ مٹی کا ایک تودہ کس طرح گڑھے سے نکل سکتا ہے؟ آ اور مجھے اُٹھا! مجھے اپنے پاس کھینچ۔ تیرا فضل یہ کر سکتا ہے۔ اپنے روح کو بھیج تاکہ وہ میرے دل میں محبت کے شعلے روشن کر دے۔ پھر مَیں اُٹھتا جاؤں گا یہاں تک کہ سب کچھ پیچھے چھوڑ کر تیرے پاس آ جاؤں گا۔

۲۶ اپریل

"... میری یادگاری کے واسطے یہی کیا کرو۔" ۱۔کرنتھیوں ۱۱: ۲۴

ایسا لگتا ہے کہ سچے مسیحی بھی مسیح کو بھول سکتے ہیں۔ اگر یہ خطرہ نہ ہوتا تو اِس تاکید کی ضرورت نہ ہوتی۔ ہمارا تجربہ اِس کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ نہ صرف امکان بلکہ ایک افسوس ناک حقیقت ہے۔ گو یہ تصور کرنا مشکل لگتا ہے کہ جنہیں برے کے خون سے مخلصی ملی اور جن سے خدا تعالیٰ کا ازلی بیٹا دائمی محبت رکھتا ہے، وہ اپنے نجات دہندہ کو بھول جائیں۔ گو کانوں کو یقین نہیں آتا تو بھی آنکھوں کو نظر آتا ہے کہ یہ ایک تشویش ناک حقیقت ہے۔

اُسے بھول جانا جو ہمیں کبھی نہیں بھولتا! اُسے بھول جانا جس نے ہمارے گناہوں کی خاطر اپنا خون بہا دیا! اُسے بھول جانا جس نے جان دینے تک ہم سے محبت رکھی! کیا یہ ممکن ہے؟ جی ہاں، یہ نہ صرف ممکن ہے بلکہ ہمارا ضمیر اقرار کرتا ہے کہ یہ ایک افسوس ناک حقیقت ہے کہ ہم بعض اوقات خداوند کو صرف ایک ہی رات اپنے گھر میں ٹھہرنے دیتے ہیں گویا کہ

وہ کوئی مسافر ہو۔ یوں صلیب کا پاک مقام ہماری بھول چوک سے پلید ہو جاتا ہے۔

کیا آپ کا دل اِس حقیقت کی تصدیق نہیں کرتا؟ کیا آپ مسیح کو نہیں بھولتے؟ کوئی مخلوق آپ کا دل چُرا لیتی ہے یہاں تک کہ آپ اُسے بھول جاتے ہیں جسے آپ کے دل میں بسنا چاہئے۔ کوئی دنیاوی کام آپ کی توجہ کو یہاں تک اپنی گرفت میں لے لیتا ہے کہ آپ اُس صلیب کو بھول جاتے ہیں جس پر آپ کی آنکھیں لگی رہنی چاہئیں۔

دنیا کی بے چینی اور زمین کی دلچسپیاں ہمارے دل کو مسیح کی طرف سے پھیر لیتی ہیں۔ افسوس کہ زہریلی چیزیں ہمارے ذہن میں بیٹھ جاتی ہیں جبکہ ہم ''شارون کی نرگس'' کو مرجھانے دیتے ہیں۔ آج ہم عہد کریں کہ اپنے پیارے نجات دہندہ کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔

۲۷ اپریل

''...خدا یعنی ہمارا خدا...'' زبور ۶:۶۷

تعجب کی بات ہے کہ ہم اُن برکتوں سے بہت کم لطف اندوز ہوتے ہیں جنہیں خدا نے ہمارے لئے مہیا کیا ہے۔ لیکن اِس سے بھی زیادہ حیرانی کی بات یہ ہے کہ ہم اپنے خدا کی ذات سے کتنا کم لطف اندوز ہوتے ہیں۔ گو وہ ''ہمارا خدا'' ہے مگر ہم اُس کی قربت کے کم متلاشی ہوتے اَور اُس سے نہایت کم مانگتے ہیں۔ ہم بہت کم خداوند سے مشورہ کرتے ہیں۔ کتنی دفعہ ہم اُس کی ہدایت معلوم کئے بغیر اپنا روزمرہ کا کام چلاتے ہیں! کتنی دفعہ ہم اِس کے بجائے کہ اپنا بوجھ خداوند پر ڈالیں اُسے خود اُٹھائے پھرتے ہیں!

اِس کا سبب یہ نہیں کہ ہمیں اپنا بوجھ اُس پر ڈالنے کی اجازت نہیں کیونکہ خدا تو ہمیں گویا یہ کہتا ہے ''اے میرے بیٹے، مَیں تیرا ہوں، میرے پاس آ کر مجھ سے پورا پورا فائدہ اُٹھا۔ جب بھی تیرا دل چاہے میرے پاس آ۔ مَیں تجھے ہر وقت خوش آمدید کہوں گا۔'' تیرا عزیز دوست تجھے دعوت دیتا ہے اِس لئے روز بروز اُس کے پاس جا۔ جب تیرا خدا تیری ہر کمی کا جواب ہے تو اُس کے پاس جا۔ جب خدا تیری مدد کرنے کو تیار ہے تو کبھی خوف

نہ کر اور نہ جھجک، اِس خزانے سے اپنی ہر ضرورت پوری کر۔ وہاں تیری ہر ضرورت کے لئے سب کچھ موجود ہے۔ اِس مبارک بھید کو سیکھ لے کہ خدا تیری ہر ضرورت کا جواب ہے۔ درخواست ہے کہ آپ اپنے خدا سے پوری طرح لطف اندوز ہوں۔

آپ دعا میں اُس سے لطف اندوز ہوں۔ بار بار اُس کے پاس جائیں کیونکہ وہ آپ کا خدا ہے۔ کیا آپ ایسے بڑے حق سے فائدہ اُٹھانے سے غفلت برتنا چاہتے ہیں؟ بھاگ کر اُس کے پاس جائیں اور اُسے اپنی تمام ضرورتیں بتائیں۔ ایمان سے اُس کی برکتوں کو متواتر حاصل کرتے جائیں۔ اگر آپ پر کالی گھٹا منڈلائے تو خدا کو اپنا "آفتاب" جان کر اُس کے پاس جائیں۔ اگر کسی زور آور دشمن نے آپ کو گھیر لیا ہے تو یہوواہ آپ کی "سپر" ہے کیونکہ "خداوند خدا آفتاب اور سپر ہے" (زبور ۸۴:۱۱)۔ اگر آپ زندگی کی بھول بھلیوں میں راستہ بھول گئے ہیں تو وہ آپ کا راہنما بنے گا۔ جو کچھ آپ ہیں اور جہاں کہیں آپ ہیں یاد رکھیں کہ خدا آپ کی سب ضرورتوں کا جواب ہے۔

۲۸ اپریل

"جو کلام تُو نے اپنے بندہ سے کیا اُسے یاد کر کیونکہ تُو نے مجھے اُمید دلائی ہے۔"

زبور ۱۱۹ : ۴۹

بائبل مقدس میں آپ کو ہر ضرورت کے بارے میں موزوں وعدہ ملے گا۔ کیا آپ تھک گئے ہیں کیونکہ آپ کا راستہ کٹھن ہے؟ خدا تعالیٰ کا وعدہ دیکھئے: "وہ تھکے ہوئے کو زور بخشتا ہے اور ناتوان کی توانائی کو زیادہ کرتا ہے" (یسعیاہ ۴۰:۲۹)۔ ایسا وعدہ پڑھ کر اُسی وعدہ کرنے والے کے پاس جائیں اور اُس سے درخواست کریں کہ وہ اپنا یہ وعدہ پورا کرے۔

کیا آپ مسیح کے ساتھ زیادہ قریبی رفاقت کے لئے تڑپ رہے ہیں؟ تو یہ وعدہ ستارے کی طرح آپ کو راستہ دکھائے گا: "مبارک ہیں وہ جو راست بازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے" (متی ۵:۶)۔ اِس وعدے کو متواتر وعدہ کرنے

والے کے تخت کے پاس لے جائیں۔ اَور کچھ نہ مانگیں، بس بار بار یہی کہیں کہ "اے خداوند، تُو نے وعدہ کیا ہے۔ اب اِسی وعدے کے مطابق کر۔"

کیا آپ اپنے گناہ کے سبب سے پریشان ہیں؟ کیا اِس کی وجہ سے آپ کے دل پر بڑا بوجھ ہے؟ یہ الفاظ سنئے: "مَیں ہی وہ ہوں جو اپنے نام کی خاطر تیرے گناہوں کو مٹاتا ہوں اور مَیں تیری خطاؤں کو یاد نہیں رکھوں گا" (یسعیاہ ۴۳: ۲۵)۔ آپ معافی پانے کے لئے اپنی کوئی نیکی یا خوبی پیش نہیں کر سکتے۔ بس اُس کے لکھے ہوئے وعدے کا سہارا لیں تو وہ اپنا وعدہ پورا کر دے گا۔

کیا آپ خوف زدہ ہیں کہ کہیں آپ آخر تک خداوند کو تھام نہیں سکیں گے؟ کہ خدا کا فرزند کہلانے کے باوجود آپ کو رد کیا جائے گا؟ اگر آپ کا یہ حال ہے تو فضل کے تخت کے پاس یہ وعدہ لے جائیں: "پہاڑ تو جاتے رہیں اور ٹیلے ٹل جائیں، لیکن میری شفقت کبھی تجھ پر سے جاتی نہ رہے گی اور میرا صلح کا عہد نہ ٹلے گا" (یسعیاہ ۵۴:۱۰)۔

اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ نجات دہندہ کی میٹھی رفاقت سے محروم ہو گئے ہیں اور آپ دلی بوجھ کے ساتھ اِس کی بحالی چاہتے ہیں تو خدا کے یہ وعدے یاد کریں: "میری طرف رجوع ہو رب الافواج کا فرمان ہے تو مَیں تمہاری طرف رجوع ہوں گا" (زکریاہ ۱:۳)۔ "مَیں نے ایک دم کے لئے تجھے چھوڑ دیا لیکن رحمت کی فراوانی سے تجھے لے لوں گا" (یسعیاہ ۵۴:۷)۔ اپنا ایمان خدا کے وعدوں پر قائم کریں۔ اُسے کہیں: "جو کلام تُو نے اپنے بندے سے کیا اُسے یاد کر کیونکہ تُو نے مجھے اُمید دلائی ہے" (زبور ۱۱۹:۴۹)۔

۲۹ اپریل

"... مصیبت کے دن تُو ہی میری پناہ ہے۔" یرمیاہ ۱۷:۱۷

سچے مسیحی کی زندگی میں بھی طوفان اُٹھتے ہیں۔ کلامِ پاک میں لکھا ہے کہ "اُس کی راہیں خوش گوار راہیں ہیں اور اُس کے سب راستے سلامتی کے ہیں" (امثال ۳:۱۷)۔ اور واقعی یہ ایک مبارک سچائی ہے کہ ایمان کی زندگی کے باعث زمین پر خوشی اور آسمان میں

برکت ملتی ہے۔ لیکن ہمارا تجربہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ گو ''صادقوں کی راہ نورِ سحر کی مانند ہے جس کی روشنی دوپہر تک بڑھتی ہی جاتی ہے'' (امثال ۱۸:۴) تو بھی بعض اوقات کالے بادل اِس روشنی کو چھپا لیتے ہیں۔ ایماندار کی زندگی میں ایسے دَور بھی آتے ہیں جب اُس کا سورج بادلوں سے چھپ جاتا ہے اور اُسے تاریکی میں چلنا ہوتا ہے، اُسے روشنی کی کوئی کرن نظر نہیں آتی۔

کئی ایماندار کافی دیر تک خداوند کی حضوری میں خوشی مناتے رہے ہیں۔ وہ اپنی مسیحی زندگی کے آغاز میں آفتاب کی کرنوں سے لطف اندوز ہوتے رہے ہیں۔ ''وہ ہری ہری چراگاہوں'' اور ''راحت کے چشموں'' سے خوش ہوتے رہے ہیں، لیکن اچانک وہ دیکھتے ہیں کہ آسمان تاریک ہو رہا ہے۔ جشن کے علاقے کے بجائے اُنہیں تپتے بیابان میں سفر کرنا پڑتا ہے۔ میٹھے پانی کے بجائے اُنہیں کڑوا پانی پینا پڑتا ہے۔ ایسے موقعے پر وہ شاید کہیں ''اگر مَیں واقعی خدا کا فرزند ہوتا تو مجھے اِس کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔''

آپ جو تاریکی میں چل رہے ہیں ایسی کوئی بات نہ کہیں۔ خدا کے بہترین فرزندوں کو بھی کڑوے جام پینے پڑتے ہیں۔ اُس کے عزیز ترین بچوں کو صلیب اُٹھانا پڑتی ہے۔ کسی بھی ایماندار مسیحی کو ہمیشہ کی خوش حالی نصیب نہیں ہوتی۔ کوئی بھی ایماندار ایسی گھڑی سے نہیں بچ سکتا جب اُس کا دل اسرائیلیوں کی طرح اُداسی کے باعث ''بید کے درختوں پر ... اپنی ستاروں کو ٹانگ'' (زبور ۱۳۷: ۲) دے۔

شاید خداوند نے شروع میں آپ کو صاف فضا بخشی کیونکہ آپ اُس وقت کمزور تھے۔ لیکن چونکہ آپ اب زور آور ہیں اِس لئے آپ کو بالغ مسیحیوں کے تجربے میں شریک ہونا ہے۔ ایمان کی مضبوطی کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑے تاکہ اپنی طاقت پر تکیہ کرنا چھوڑیں اور مضبوطی سے مسیح میں جڑ پکڑیں۔ نیز بُرے دن ہماری جلالی اُمید کو روشن کر دیتے ہیں۔

۳۰ اپریل

”کل بنی اسرائیل ... شکایت کرنے لگے ...“ گنتی ۱۴: ۲

جیسے بنی اسرائیل کی لشکرگاہ میں شکایت کرنے والے تھے ایسے لوگ مسیحیوں میں بھی ہوتے ہیں۔ ایسے ایماندار سخت برا مناتے ہیں جب خداوند اُن کی تادیب کرتا ہے۔ مَیں اِس مصیبت میں کیوں پڑا؟ مَیں نے کون سا بُرا کام کیا؟ اے بڑبڑانے والے مسیحی، آپ اپنے آسمانی باپ کے برتاؤ کے سبب سے کیوں شکایت کرتے ہیں؟ کیا وہ آپ پر ضرورت سے زیادہ سختی کرے گا؟ یاد کریں کہ آپ باغی تھے، لیکن اُس نے آپ کو معاف کیا۔ اگر وہ اب ضرورت محسوس کرتا ہے کہ آپ کی تادیب کرے تو آپ کیوں شکایت کرتے ہیں؟ کیا آپ کو آپ کے گناہوں کے مطابق سزا دی جا رہی ہے؟ اپنے سینے کے اندر کی گناہ آلودگی کا خیال کریں۔ کیا اِسے دیکھ کر آپ حیران نہیں کہ اِس کی درستی کے لئے خدا کو نشتر استعمال کرنے کی ضرورت ہے؟ اپنے آپ کو پرکھ کر دیکھیں کہ آپ کے سونے میں کتنی کھوٹ ملی ہوئی ہے۔ کیا اِسے کندن بنانے کی آگ حد سے زیادہ تیز سمجھتے ہیں؟ کیا آپ کا مغرور اور باغی دل ثابت نہیں کرتا کہ آپ کا باطن پوری طرح پاکیزہ نہیں ہے؟ کیا آپ کا بڑبڑانا خدا کے فرزندوں کی طبیعت کے خلاف نہیں ہے؟ کیا آپ کی تصحیح کرنے کی ضرورت نہیں؟

آپ خبردار رہیں کیونکہ خدا کی تادیب و تنبیہ کے بارے میں بڑبڑانے اور شکایت کرنے والوں کا انجام اچھا نہیں ہو گا۔ اگر خدا کے فرزند نشتر کے استعمال کو صبر سے برداشت نہ کریں تو وہ اُسے دوبارہ استعمال کرنے پر مجبور ہو گا۔ لیکن ایک بات یاد رکھیں: ”وہ بنی آدم پر خوشی سے دُکھ مصیبت نہیں بھیجتا“ (نوحہ ۳: ۳۳)۔ وہ محبت سے ہی ہماری تادیب کرتا ہے۔ اِس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ ہمیں پاک صاف کر کے اپنے زیادہ قریب کھینچے۔ بے شک اگر آپ تادیب میں اپنے باپ کا ہاتھ پہچانیں تو آپ کو اُس کی برداشت کرنے کے لئے زیادہ صبر ملے گا۔ ”کیونکہ جس سے خداوند محبت رکھتا ہے اُسے

تنبیہ بھی کرتا ہے اور جس کو بیٹا بنا لیتا ہے اُس کے کوڑے بھی لگاتا ہے" (عبرانیوں ۱۲: ۲)۔ "تم بڑبڑاؤ نہیں جس طرح اُن میں سے بعض بڑبڑائے اور ہلاک کرنے والے سے ہلاک ہوئے" (ا۔کرنتھیوں ۱۰: ۱۰)۔

یکم مئی

"اُس کے رُخسار پھولوں کے چمن اور بلسان کی اُبھری ہوئی کیاریاں ہیں۔"

غزل الغزلات ۵: ۱۳

اے میری جان، آ اور آسمانی خیالوں کا ہار پرو لے۔ تُو جانتا ہے کہ اِس کے لئے کہاں جانا ہے، کیونکہ تُو "پھولوں کے چمن" کو خوب جانتا ہے۔ تُو اِن پھولوں کی خوشبو سے بہت دفعہ لطف اندوز ہوا ہے۔ اِس لئے تُو فوراً اپنے محبوب کے پاس جا کر اُس کی خوبصورتی سے مسحور ہو جائے گا۔

اُنہی رُخساروں سے اب خوشبو ٹپک رہی ہے جنہوں نے کبھی کوڑے کھائے، جو بہت دفعہ ہمدردی کے آنسوؤں سے نم ہوئے، جن پر تھوکا گیا۔ اُنہی رخساروں پر نظر کر کے خوشی پا۔ تُو نے اے یسوع ذلیل ہونے سے انکار نہ کیا، نہ تھوک سے اپنے چہرے کو چھپایا۔ اِس لئے میری دلی خوشی یہی ہو گی کہ تیری تعریف کروں۔ جن رخساروں پر دُکھ اور غم کا ہل چلایا گیا، جن سے خون رِس رہا تھا، جو سر کانٹوں کے تاج سے آراستہ تھا-- ناقابل بیان محبت کے یہ نشان میرے دل کو مسحور کرتے ہیں۔ یہ ڈھیروں عطر سے زیادہ خوشبو پھیلاتے ہیں۔

اگر مجھے اُس کا پورا چہرہ دیکھنا نصیب نہ ہوا تو اُس کے رخساروں پر ہی نظر کروں گا، کیونکہ ذرا سا دیکھنے سے دل کو بے حد تقویت اور لاتعداد خوشیاں ملتی ہیں۔ مسیح میں نہ صرف ایک پھول بلکہ پھولوں کا چمن پنہاں ہے۔ وہ میرا گلاب، میرا سوسن بلکہ "مہندی کے پھولوں کا گچھا ہے" (غزل الغزلات ۱: ۱۴)۔

اے پیارے خدا، میری مدد کر تا کہ مَیں تیری دائمی رفاقت میں رہنے کی برکت کو

جانوں۔ تُو نے مجھ نالائق کو چوما۔ تیرے پیار سے مغلوب ہو کر مَیں تیرے پیارے رخساروں سے زندگی بھر نظر نہیں ہٹاؤں گا اور تجھ سے دل سے محبت رکھوں گا۔

۲ مئی

"مَیں یہ درخواست نہیں کرتا کہ تُو اُنہیں دنیا سے اُٹھا لے ..." یوحنا ۱۷: ۱۵

کوچ کر کے خداوند یسوع کے پاس جانا تمام ایمانداروں کے لئے ایک نہایت مبارک لمحہ ہو گا۔ خدا کے اچھے سپاہی "ایمان کی اچھی کشتی لڑ" کر اپنے خداوند کی خوشی میں داخل ہوں گے۔ لیکن گو خداوند یسوع دعا کرتا ہے کہ آخر میں اُس کے لوگ وہاں ہوں جہاں وہ خود ہے تو بھی وہ یہ درخواست نہیں کرتا کہ وہ فوراً دنیا سے اُٹھا لئے جائیں۔ وہ چاہتا ہے کہ وہ یہیں رہیں، لیکن تھکا ماندہ مسافر کتنی دفعہ دعا کرتا ہے کہ "کاش کبوتر کی طرح میرے پر ہوتے تو مَیں اُڑ جاتا اور آرام پاتا!" لیکن مسیح ایسی دعا نہیں کرتا۔ وہ ہمیں اپنے باپ کے ہاتھ میں چھوڑ جاتا ہے جب تک ہم گیہوں کے پولوں کی طرح اپنے مالک کے کھتے میں جمع نہ کئے جائیں۔ خداوند یہ دعا نہیں کرتا کہ ہم فوراً مر کر اِس دنیائے فانی سے چھوٹ جائیں، کیونکہ جسم میں رہنا اگر اپنے فائدے کے لئے نہیں تو دوسروں کے فائدے کے لئے ضروری ہے۔ وہ درخواست کرتا ہے کہ ہماری شریر سے حفاظت کی جائے، لیکن وہ یہ دعا نہیں کرتا کہ ہم وقت سے پہلے اپنی آسمانی میراث میں داخل ہو جائیں۔

کئی دفعہ جب ایماندار سخت دُکھ میں مبتلا ہیں تو مرنا چاہتے ہیں۔ اگر اِس کا سبب پوچھیں تو جواب دیں گے کہ اِس طرح خداوند کے پاس ہوں گے۔ شاید اِس کی خاص وجہ یہ نہیں کہ وہ خداوند کے پاس جانے کی آرزو رکھتے ہیں بلکہ یہ ہے کہ وہ اپنی مصیبت سے چھٹکارا پانا چاہتے ہیں۔ ورنہ جب حالات معمول پر ہوں تو اُس وقت بھی مرنا چاہیں۔ وہ مسیح سے رفاقت کے لئے نہیں بلکہ آرام کی خاطر جانے کو تیار ہیں۔ اگر ہم پولس رسول کی طرح جانا چاہیں تو اچھی بات ہے کیونکہ مسیح کے پاس جا کر رہنا بہت ہی بہتر ہو گا، لیکن اِس دنیا کی مصیبت سے بچنے کی کوشش خود غرضی کا نشان ہے۔ اِس کے

برعکس جب تک آپ زمین پر ہیں آپ کی دلی آرزو یہ ہو کہ آپ کی زندگی کی معرفت خداوند کا نام جلال پائے، چاہے اِس کے دوران دکھ ہی کیوں نہ سہنا پڑے۔

۳ مئی

"...دنیا میں مصیبت اُٹھاتے ہو..." یوحنا ۱۶: ۳۳

کیا آپ اِس کا سبب معلوم کرنا چاہتے ہیں؟ اپنی آنکھیں اوپر اپنے قدوس باپ کی طرف اُٹھا کر اُس کی کامل پاکیزگی کو دیکھیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ ایک دن آپ اُس کی مانند ہوں گے؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ آسانی سے اُس کے ہم شکل ہو جائیں گے؟ کیا آپ اِس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے کہ مصیبت کی بھٹی میں پاک صاف کئے جائیں؟ کیا یہ آسان کام ہو گا کہ آپ کو ہر طرح کی کھوٹ سے پاک صاف کیا جائے تاکہ آپ ویسے ہی پاک ہوں جیسے آپ کا آسمانی باپ پاک ہے؟

اِس کے بعد نیچے کی طرف دیکھیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کتنے اور کس قسم کے دشمنوں سے گھرے ہوئے ہیں؟ کسی وقت آپ شیطان کے بندے تھے۔ کوئی بھی بادشاہ اپنی رعایا کو خوشی سے بھاگنے نہیں دیتا۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ شیطان آپ کو خوشی سے جانے دے گا؟ ہرگز نہیں۔ "تمہارا مخالف ابلیس گرجنے والے شیرِ ببر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے" (۱۔پطرس ۵:۸)۔ اِس لئے اے مسیحی، جب آپ نیچے کی طرف دیکھتے ہیں تو مخالفت کے لئے تیار ہو جائیں۔

پھر اپنے اِردگرد نظر ماریں۔ آپ کہاں ہیں؟ آپ دشمن کے ملک میں اجنبی اور مسافر ہیں۔ دنیا آپ کی دوست نہیں۔ اگر ہے تو آپ خدا کے دوست نہیں کیونکہ جو دنیا کا دوست ہے وہ خدا کا دشمن ہے۔ یقین جانیں آپ کو ہر طرف دشمنوں سے واسطہ پڑے گا۔ جب آپ سو جائیں تو یوں سمجھیں کہ آپ میدانِ جنگ میں سو رہے ہیں۔ جب چلتے ہیں تو محتاط رہیں کہ کہیں کوئی کسی جھاڑی کے پیچھے آپ کی تاک میں نہ بیٹھا ہو۔

اور پھر اپنے اندر بھی جھانکیں۔ اپنے دل کا جائزہ لیں۔ ابھی تک اِس کے اندر گناہ اور خودی موجود ہے۔ اگر ابلیس آپ کی آزمائش نہ کرے، کوئی دشمن آپ کا مقابلہ نہ کرے اور دنیا آپ کو پھنسانے کی کوشش نہ کرے، تو بھی آپ اپنے اندر اِتنی بدی پائیں گے کہ آپ کو بڑی مصیبت میں ڈال دے گی کیونکہ "دل سب چیزوں سے زیادہ حیلہ باز اور لاعلاج ہے" (یرمیاہ ۱۷:۹)۔ اِس لئے مصیبت آئے تو حیران نہ ہوں۔ ہمت نہ ہاریں کیونکہ خدا آپ کے ساتھ ہے۔ وہ آپ کو طاقت بخشے گا۔ اُس نے کہا ہے کہ "مَیں مصیبت میں اُس کے ساتھ رہوں گا۔ مَیں اُسے چھڑاؤں گا اور عزت بخشوں گا" (زبور ۹۱: ۱۵)۔

۴ مئی

"کیا انسان اپنے لئے معبود بنائے جو خدا نہیں ہیں؟" یرمیاہ ۱۶: ۲۰

قدیم اسرائیل بار بار بت پرستی میں مبتلا ہوتا رہا۔ اور نئے عہد کا روحانی اسرائیل بھی اِسی خطرے میں ہے کہ ویسی ہی حماقت کرے۔ بے شک اب عورتیں تموز دیوتا کے لئے نہیں روتیں (حزقی ایل ۸:۱۴)، لیکن اب دولت کا بت اور غرور کا دیوتا خداوند کے لوگوں کی جماعت میں گھس جاتے ہیں۔ خداوند کے فرزندوں پر بھی خودی مختلف صورتوں میں غالب آنے کی کوشش کرتی ہے۔ اور جہاں بھی جسمانیت کو پاؤں ٹکانے کا موقع ملتا ہے وہاں وہ اپنا مذبح قائم کر لیتی ہے۔ اکثر ایمان دار والدین اپنے لاڈلے بچوں کی وجہ سے گناہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ خداوند کو دکھ ہوتا ہے جب ہم اُنہیں حد سے زیادہ رعایتیں دیتے ہیں۔ وہ بڑے ہو کر ہمارے لئے ویسی ہی لعنت کا باعث بنیں گے جیسے ابی سلوم داؤد کے لئے بنا۔ اگر کوئی اپنے تکیہ میں کانٹے بھرنا چاہتا ہے تو وہ اپنے لاڈلے بچوں کے لئے ہر طرح کی آسائش اور رعایت مہیا کرے۔

یہ سچ ہے کہ انسان کے بنائے ہوئے معبود خدا نہیں ہیں۔ جن کو ہم اپنی حماقت کے باعث پرستش کی حد تک پیار کرتے ہیں وہ ہمارے لئے برکت کا باعث نہیں بنیں گے اور

نہ ضرورت کے وقت ہمارے زیادہ کام ہی آئیں گے۔ پھر ہم کیوں اُن پر فریفتہ ہو کر گویا اُن کی پرستش کرتے ہیں؟ ہم بت پرستوں پر افسوس کرتے ہیں جو اپنے ہاتھوں کی کاری گری کی پوجا کرتے ہیں۔ لیکن ممکن ہے ہم نے دولت کو بت بنایا ہوا ہو۔ گوشت پوست کے بت اور لکڑی کے بت میں کیا فرق ہے؟ فرق یہ ہے کہ ہمارا گناہ زیادہ بھاری ہے کیونکہ ہمیں زیادہ روشنی بخشی گئی ہے۔ بت پرست اپنے جھوٹے معبود کی پرستش کرتا ہے کیونکہ اُس نے سچے خدا کو کبھی نہیں جانا۔ ہم دوہرا گناہ کرتے ہیں، کیونکہ ہم زندہ خدا کو چھوڑ کر جھوٹے دیوتا کی پوجا کرتے ہیں۔ کاش خدا ہم سب کو اِس سنگین بدی سے پاک صاف کرے!

۵ مئی

"... مَیں اُن کا خدا ہوں گا اور وہ میری اُمت ہوں گے۔" ۲۔کرنتھیوں ۶: ۱۶

یہ کیسا پیارا لقب ہے: "میری اُمت!" کیسا مبارک مکاشفہ ہے: "اُن کا خدا!" "میری اُمت" کے الفاظ میں کتنی دولت پنہاں ہے! ہم اُس کے خاص لوگ ہیں۔ یوں تو ساری دنیا خدا کی ہے۔ آسمان بلکہ آسمانوں کا آسمان اُس کا ہے اور وہ بنی نوع انسان پر حکومت کرتا ہے۔ لیکن جن کو اُس نے چن لیا ہے، جنہیں اُس نے مول لیا ہے اُنہیں وہ "میری اُمت" کہتا ہے۔

اِس لقب میں ملکیت کا مفہوم موجود ہے۔ زمین پر کی تمام قومیں اُس کی ہیں، پوری دنیا اُس کے قبضے میں ہے۔ تو بھی اُس کے لوگ، اُس کے چنے ہوئے لوگ خاص معنوں میں اُس کی ملکیت ہیں، کیونکہ دوسروں کی نسبت اُن کے لئے اُس نے زیادہ کچھ کیا ہے۔ اُس نے اُنہیں اپنے خون سے خریدا ہے۔ اُس نے اُنہیں اپنی قربت بخشی اور اُن سے دائمی محبت رکھی۔ عزیز قاری، کیا آپ آسمان کی طرف دیکھ کر کہہ سکتے ہیں کہ "اے خداوند تُو نے مجھے اپنا فرزند بنایا، اِس لئے مَیں تجھے باپ کہہ کر پکار سکتا ہوں۔ مَیں تیری مقدس رفاقت و شراکت سے لطف اندوز ہوتا ہوں"؟

کیا آپ ایمان سے مسیح کا دامن پکڑ کر کہہ سکتے ہیں کہ ''میرا مسیح''؟ اگر کہہ سکتے ہیں تو پھر خدا آپ کے بارے میں کہتا ہے کہ ''میری اُمت۔'' کیونکہ اگر خدا آپ کا خدا ہے اور مسیح آپ کا مسیح ہے تو پھر خداوند آپ پر خاص فضل کرتا ہے۔ اُس نے آپ کو چن لیا اور اپنے عزیز بیٹے کی وجہ سے قبول کیا ہے۔

۶ مئی

''... ہم اُس میں قائم رہتے ہیں ...'' ا۔یوحنا ۴:۱۳

کیا آپ اپنی روح کے لئے گھر چاہتے ہیں؟ کیا آپ پوچھتے ہیں کہ ''اُس کی قیمت کیا ہے؟'' اُس کی کوئی قیمت نہیں بلکہ مفت ہے۔ شاید آپ مناسب کرایہ دینا چاہتے ہیں۔ مسیح کو پانے کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر یہ بات ہے تو آپ کو یہ گھر نہیں مل سکے گا کیونکہ اِس کی کوئی قیمت نہیں۔ کیا آپ کرایہ ادا کئے بغیر مالک کے گھر میں رہنا چاہتے ہیں؟ بس وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ آپ اُس سے محبت رکھیں اور ابد تک اُس کی خدمت کریں۔ کیا آپ خداوند یسوع میں سکونت کرنا چاہتے ہیں؟

دیکھئے اِس گھر میں وہ سب کچھ موجود ہے جس کی آپ کو ضرورت ہے۔ یہ ہر طرح کی دولت سے پُر ہے۔ تا ابد آپ کو کوئی کمی نہ ہو گی۔ یہاں آپ کو مسیح کی قریبی رفاقت ملے گی۔ آپ اُس کی محبت سے سیر ہوں گے۔ میز پر اِتنی خوراک چنی ہوئی ہے کہ آپ ابد تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ جب آپ تھکے ماندے ہیں تو آپ کو اِس گھر میں یسوع کے ساتھ میٹھی رفاقت سے آرام ملے گا۔

کیا آپ کو یہ گھر چاہئے؟ اگر آپ بے گھر ہیں تو ضرور کہیں گے، ''مَیں یہ گھر چاہتا ہوں، لیکن کیا یہ مجھے مل سکے گا؟'' جی ہاں، مل سکتا ہے۔ دیکھئے یہ اِس کی چابی ہے ''یسوع کے پاس آ۔'' لیکن شاید آپ جواب دیں، ''میرا تو لباس گندا ہے۔'' فکر نہ کریں، گھر میں لباس موجود ہے۔ اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ گناہ آلودہ ہیں تو آپ پھر بھی آئیں۔ گو آپ اُس گھر میں رہنے کے لائق نہیں، مگر مسیح آپ کو اِس لائق

بنائے گا۔ وہ آپ کو دھو کر پاک صاف کرے گا۔

اے ایماندار، آپ کتنے خوش قسمت ہیں کہ آپ کو یہ گھر مل گیا ہے! آپ قابل رشک ہیں کیونکہ آپ ہر طرح سے محفوظ گھر میں رہ رہے ہیں۔ آپ کو نہ صرف کامل اور محفوظ گھر مل گیا بلکہ یہ دائمی بھی ہے۔ جب موجودہ جہان خواب کی طرح کافور ہو جائے گا تو ہمارا گھر قائم رہے گا۔ یہ ہر طرح کے طوفان کا مقابلہ کر سکے گا کیونکہ یہ گھر خدا تعالیٰ خود ہے۔

۷ مئی

"بہت سے لوگ اُس کے پیچھے ہو لئے اور اُس نے سب کو اچھا کر دیا۔" متی ۱۲:۱۵

مسیح کو طرح طرح کی گھنونی بیماریوں کے انبوہ کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن ہم کہیں نہیں پڑھتے کہ اُسے کسی سے گھن آتی تھی بلکہ وہ بڑے صبر کے ساتھ ہر ایک سے نپٹا۔ لاتعداد بیماریاں لوگوں کو تنگ کرتی تھیں۔ بہت سارے گھنونے ناسور! لیکن اُس نے ہر بیماری دُور کر دی۔ وہ ہر ایک پر شاندار طریقے سے غالب آیا۔ آتشی تیر کسی طرف سے بھی آئے اُس نے سب کو بجھا دیا۔ بخار، مرگی، کوڑھ، بدروحیں، اندھا پن، اِن میں سے کوئی بھی اُس کے حکم کا مقابلہ نہ کر سکا۔ سب کو اُس کے کلام کے اختیار کے سامنے سرِتسلیم خم کرنا پڑا۔ بدی کے میدانِ جنگ کے کونے کونے میں اُس کی فتح کے نعرے بلند ہوئے۔ وہ آیا، دیکھا اور اُنہیں مغلوب کیا۔

آج صبح بھی اُس کا وہی اختیار ہے۔ میرا محبوب طبیب مجھے ہر مرض سے شفا دے سکتا ہے۔ اور جن کے لئے مَیں دعا کرتا ہوں، چاہے اُن کا حال کتنا ہی بُرا ہو، وہ اُنہیں بھی اُن کے گناہوں سے شفا دے سکتا ہے۔ میرا بچہ، میرا جیون ساتھی، میرا پڑوسی، میرا دوست -- جب مَیں خداوند کی شفا بخش قدرت کو یاد کرتا ہوں تو مجھے اِن سب کی شفا کے لئے اُمید ملتی ہے۔ اور میرا اپنا حال کتنا ہی بُرا کیوں نہ ہو، میرے گناہ کتنے ہی سنگین کیوں نہ ہوں میری ہمت افزائی ہوتی ہے کیونکہ جو دو ہزار سال پہلے لوگوں کو شفا

دیتا پھرا، وہ ہم پر اپنا فضل نچھاور کرتا رہے گا اور بنی آدم میں عجیب وغریب کام کرے گا۔ اِس لئے مَیں ابھی اُس کے پاس چلوں۔

اُس نے لوگوں کو کس طرح شفا دی؟ ہماری شفا اِس طرح ممکن ہوئی کہ اُس نے ہماری بیماری خود اُٹھا لی۔ ''اُس کے مار کھانے سے ہم نے شفا پائی'' (یسعیاہ ۵۳:۵)۔ عالمگیر کلیسیا ایسے لوگوں سے بھری پڑی ہے جن کو پیارے مسیح سے شفا ملی ہے، بلکہ آسمانی لشکر بھی اقرار کرتے ہیں کہ ''اُس نے سب کو اچھا کر دیا۔'' اے میری جان، آ اور اُس کے فضل کی خوبیوں کا پرچار کر۔ یوں یہ ''خداوند کے لئے نام اور ابدی نشان ہو گا جو کبھی منقطع نہ ہو گا'' (یسعیاہ ۵۵:۱۳)۔

۸ مئی

''جو شفا پا گیا تھا وہ نہ جانتا تھا کہ کون ہے...'' یوحنا ۵:۱۳

خوش حالی کے سال بہت جلد گزر جاتے ہیں، لیکن اڑتیس سال کی بیماری اُس مصیبت زدہ کے نزدیک کتنا لمبا عرصہ ہو گا! جب خداوند یسوع نے اُسے شفا بخشی تو اُس کی زندگی یکسر بدل گئی۔ اُسے اِس زبردست تبدیلی کا گہرا احساس ہوا۔ یہی حال اُس گناہ گار کا ہوتا ہے جو ہفتوں یا مہینوں مایوسی کے باعث مفلوج رہا اور جسے یسوع نے اپنے قدرت کے کلام سے ایمان، خوشی اور اطمینان بخشا ہو۔ وہ اپنے اندر بڑی تبدیلی کا احساس رکھتا ہے۔ بیماری اِتنی سنگین ہوتی ہے کہ ہو ہی نہیں سکتا کہ شفا پانے والا اِس زبردست تبدیلی کو جو اُس میں واقع ہوئی محسوس نہ کرے۔ جو نئی زندگی اُسے مل گئی وہ اِتنی شاندار ہے کہ وہ چھپی نہیں رہ سکتی۔ وہ کسی نہ کسی صورت میں اپنا رنگ دکھاتی ہے۔

لیکن بے چارہ شفا یافتہ مریض اپنے محسن سے بے خبر ہوتا ہے۔ وہ اُس پاک ہستی کو نہیں جانتا، نہ اُس کی خدمات سے ہی واقف ہوتا ہے۔ وہ اُس پاک ذات کی آمد کے مقصد سے بھی ناواقف ہوتا ہے۔ اکثر لوگوں کا یہی حال ہے۔ اُنہوں نے اُس کے خون کی قدرت کا تجربہ کیا ہے، لیکن اپنے مبارک منجی کی شخصیت کے بارے میں نہایت کم

جانتے ہیں۔ ہمیں جلدی سے کسی پر فتویٰ نہیں لگانا چاہئے، اگرچہ وہ مسیح کے بارے میں کم علم رکھتا ہو۔ جہاں نجات کے لئے ایمان نظر آئے ہمیں یقین کرنا چاہئے کہ اُس شخص کو نجات مل گئی ہے۔ اِس سے بہت پہلے کہ کوئی روحانی طور پر پختہ ہو جائے پاک روح اُس شخص کو توبہ کی توفیق دیتا ہے۔ پھر اُس کے محدود علم میں جلد ہی اضافہ ہونے لگے گا۔

تو بھی لاعلمی ایک افسوس ناک حالت ہے۔ بے چارہ یہ شخص جب فریسیوں کے طعنوں کا نشانہ بنا تو اُن سے نپٹ نہ سکا۔ ایسے لوگوں کو ہم تب ہی جواب دے سکتے ہیں جب اپنے خداوند کو خوب جانتے ہوں۔ اِس لاعلمی کو دُور کرنے کی خاطر مسیح نے اُس سے پھر ملاقات کی۔ اِس کے بعد وہ گواہی دے سکا کہ ''جس نے مجھے تندرست کیا وہ یسوع ہے'' (یوحنا ۵: ۱۵)۔ اے خداوند، جب تُو نے مجھے بچا لیا ہے تو اپنے آپ کو مجھ پر ظاہر کر تاکہ مَیں لوگوں کے سامنے تیری گواہی دے سکوں۔

۹ مئی

''جس نے ہم کو ... ہر طرح کی روحانی برکت بخشی۔'' افسیوں ۱: ۳

خداوند مسیح اپنے لوگوں پر ماضی، حال اور مستقبل کی تمام طرح کی بھلائی نازل کرتا ہے۔ وہ ازل سے اپنے باپ کا برگزیدہ تھا۔ اور خدا نے یسوع مسیح کی اِس برگزیدگی میں ہمیں بھی شریک کیا کیونکہ اُس نے ہمیں ''بنائے عالم سے پیشتر اُس میں چن لیا'' (افسیوں ۱: ۴)۔ اُسے ازل سے فرزندیت کا حق حاصل تھا اور اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا ہوتے ہوئے مسیح نے ہمیں اپنی فرزندیت میں پیش کرکے لے پالک ہونے کی حیثیت پر سرفراز کیا ہے۔ یوں اُس نے اپنے فضل کی دولت سے ہمیں ''خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا'' (یوحنا ۱: ۱۲)۔

ہم اُس ازلی و ابدی عہد میں شریک ہیں جس کی قسم کے ساتھ تصدیق ہوئی۔ اِسی میں ہماری ابدی تسلی اور حفاظت ہے۔ ازل سے ہی خداوند کی نگاہ ہم پر تھی۔ اور ہم یقین جانیں کہ وہ ہمارے مستقبل اور انجام کا ضامن ہے۔ اُس نے ہمیں منزل تک پہنچانے کا

بیڑا اُٹھایا ہے۔

ہماری جلال کے بادشاہ کے ساتھ نسبت ہوئی ہے اور برے کی شادی پر ہماری اپنے جیون ساتھی کے ساتھ قریبی رفاقت اور شراکت کا علانیہ پرچار کیا جائے گا۔

ہمیں خدا کے عجیب و غریب تجسم کے باعث پست ہونے کی برکت میں شریک کیا گیا ہے۔ اُس کے خون آلودہ پسینے، کوڑے اور صلیب کی برکات ابد تک ہماری ہیں۔ ہم اُس کی کامل فرماں برداری، کفارے، جی اُٹھنے، آسمان پر چڑھنے اور شفاعت کی مبارک برکات میں شریک ہیں۔ اُس کے سینہ بند پر ہمارے نام لکھے ہوئے ہیں اور خدا کی دہنی طرف بیٹھ کر وہ ہماری اور ہمارے معاملات کی شفاعت کرتا ہے۔ وہ ہر طرح کی حکومت اور قدرت پر اپنا الٰہی اختیار اُن لوگوں کی بھلائی کے لئے بروئے کار لاتا ہے جو اُس پر بھروسا رکھتے ہیں۔ اب اُس کی بلندی ویسے ہی ہماری بھلائی کے لئے بروئے کار لائی جاتی ہے جیسے کہ اُس کے تجسم کے وقت اُس کی پستی۔ جس نے دُکھ اور موت میں اپنے آپ کو ہمارے لئے دے دیا وہ آسمان میں تخت نشین ہونے کے بعد ہم سے دُور نہیں ہوتا۔

۱۰ مئی

”لیکن فی الواقع مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔“ ۱۔کرنتھیوں ۱۵:۲۰

مسیحی ایمان اِسی بنیاد پر قائم ہے کہ ”مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔“ کیونکہ ”اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو تمہارا ایمان بے فائدہ ہے اور تم اب تک اپنے گناہوں میں گرفتار ہو“ (۱۔کرنتھیوں ۱۵:۱۷)۔ مسیح کی الوہیت کا سب سے ٹھوس ثبوت اُس کا جی اُٹھنا ہے۔ وہ ”پاکیزگی کی روح کے اعتبار سے مردوں میں سے جی اُٹھنے کے سبب سے قدرت کے ساتھ خدا کا بیٹا ٹھہرا“ (رومیوں ۱:۴)۔ اگر وہ جی نہ اُٹھتا تو اُس کی الوہیت پر شک کرنا معقول ہوتا۔

مزید یہ کہ مسیح کے اختیار کا دار و مدار اُس کے جی اُٹھنے پر ہے۔ ”کیونکہ مسیح اِسی لئے موا اور زندہ ہوا کہ مُردوں اور زندوں دونوں کا خداوند ہو“ (رومیوں ۱۴:۹)۔

نیز ہمارے راست باز ٹھہرنے کی بنیاد بھی اُس کے موت اور قبر پر غالب آنے پر قائم ہے، کیونکہ ''وہ ہمارے گناہوں کے لئے حوالہ کر دیا گیا اور ہم کو راست باز ٹھہرانے کے لئے جلایا گیا'' (رومیوں ۴:۲۵)۔

ہماری نئی پیدائش کا بھی گہرا تعلق اُس کی قیامت سے ہے کیونکہ خدا نے ''یسوع مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کے باعث اپنی بڑی رحمت سے ہمیں زندہ اُمید کے لئے نئے سرے سے پیدا کیا'' (۱۔پطرس ۱:۳)۔ اور ہماری اپنی قیامت کی بنیاد بھی اُس کا مردوں میں سے جی اُٹھنا ہے۔ کیونکہ ''اگر اُسی کا روح تم میں بسا ہوا ہے جس نے یسوع کو مردوں میں سے جلایا تو ... وہ تمہارے فانی بدنوں کو بھی اپنے اُس روح کے وسیلے سے زندہ کرے گا جو تم میں بسا ہوا ہے'' (رومیوں ۸:۱۱)۔ اگر مسیح جی نہیں اُٹھا تو ہم بھی نہیں جی اُٹھیں گے۔ لیکن اگر وہ جی اُٹھا تو وہ جو مسیح میں سو گئے ہلاک نہیں ہوئے بلکہ وہ جسم سمیت جی اُٹھ کر اپنے خدا کو دیکھیں گے۔ یوں نئی پیدائش سے لے کر جلال میں داخل ہونے تک کی ایماندار کی تمام برکات کا دار و مدار مسیح کے جی اُٹھنے پر ہے۔ اِس لئے ہمارے نزدیک یہ ایک نہایت اہم حقیقت ہے کہ ''فی الواقع مسیح خداوند مردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔''

۱۱ مئی

''... مَیں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔'' متی ۲۸ : ۲۰

کتنی مبارک بات ہے کہ ایک ایسی ہستی ہے جو کبھی نہیں بدلتی اور یہی ہستی ہمیشہ ہمارے ساتھ ہوتی ہے۔ کتنی مبارک حقیقت ہے کہ زندگی کے تلاطم میں ایک مضبوط چٹان ہے۔ اے میرے دوست، زنگ آلودہ اور فانی خزانوں پر بھروسا نہ کریں، بلکہ اپنا دل اُسی پر لگائیں جو ابد تک قائم رہ کر آپ کا وفادار رہے گا۔ اپنا گھر دنیا کی دھوکا دینے والی بے قیام ریت پر نہ بنائیں بلکہ اپنی امیدیں اُس چٹان سے وابستہ کریں جو ہر طرح کے طوفان کا مقابلہ کر کے قائم رہے گی۔

میرے دوست، اپنے خزانے واحد محفوظ جگہ میں جمع کریں۔ اپنے ہیروں کا ذخیرہ وہاں جمع کریں جہاں اُنہیں کوئی نہیں چرا سکتا۔ اپنا پورا بھروسا مسیح پر رکھیں۔ اُسی سے محبت رکھیں۔ اپنی تمام اُمیدوں کو اُسی سے وابستہ کریں۔ اُسی کے نجات بخش خون پر تکیہ کریں۔ آپ کی خوشی اُسی کی حضوری میں ہو۔ ایسی صورت میں آپ تمام طرح کے دنیاوی نقصان پر ہنس سکیں گے۔

یاد رکھیں کہ اِس دنیا کا ہر ایک پھول کسی نہ کسی دن مرجھا جائے گا۔ آخر میں وہ دن آئے گا جب کہ تاریک اور ویران زمین ہی باقی رہے گی۔ تھوڑے ہی عرصے میں آپ کی زندگی کا دِیا بھی بجھ جائے گا۔ آہا، کیسا مبارک یقین ہے کہ جب یہ دِیا بجھ جائے گا تو ہم پر الٰہی آفتاب چمکنے لگے گا!

وہ وقت جلد آئے گا جب موت کے تاریک سیلاب کے باعث آپ کو تمام طرح کی دنیاوی چیزوں سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ یہ جانتے ہوئے آپ اُسی سے لپٹے رہئے جو آپ کو کبھی نہیں چھوڑنے کا۔ اپنے آپ کو اُسی کے سپرد کریں جو کہ موت کے تلاطم میں بھی آپ کے ساتھ ہی رہے گا اور آپ کو باحفاظت خدا کی مبارک حضوری میں پہنچا دے گا۔ وہ آپ کو ابد تک اپنے ساتھ آسمانی مقاموں میں بٹھائے گا۔ مصیبت زدہ بھائی، جا کر اپنا دُکھ درد اپنے اُس دوست کو بتائیں جو سگے بھائی سے بھی زیادہ آپ کا ساتھ دے گا۔ اپنی تمام فکریں اُسی کے حوالے کر دیں جو آپ کو کبھی نہیں چھوڑے گا اور آپ سے کبھی دست بردار نہیں ہوگا۔ ''یسوع مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے۔'' ''دیکھو مَیں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں'' (عبرانیوں ۱۳: ۸؛ متی ۲۸: ۲۰)۔

۱۲ مئی

''مَیں ... اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کروں گا۔'' یوحنا ۱۴: ۲۱

بعض اوقات خداوند یسوع اپنے آپ کو خاص طریقے سے اپنے لوگوں پر ظاہر کرتا ہے۔ بہت سے ایماندار اپنے تجربے سے اِس کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ خداوند نے

۱۴ مئی

"... مسیح کے ہم میراث..." رومیوں ۸: ۱۷

باپ کے لامحدود عالم (جہان) یسوع مسیح کے ہیں۔ وہی سب چیزوں کا وارث ہے۔ وہ خدا کی تمام مخلوقات کا مالک ہے۔ اور اُس نے ہمیں اجازت دی ہے کہ ہم اُس کی پوری میراث کو اپنا سمجھیں کیونکہ اُس نے عہد کیا ہے کہ ہم اُس کے ہم میراث ہیں۔ خداوند نے ہمیں فردوس کی سونے کی سڑکیں، موتیوں کے پھاٹک، آبِ حیات کا دریا، ناقابلِ تصور خوشی اور ناقابل بیان جلال کو ابدی میراث کے طور پر دے دیا ہے۔ جو کچھ بھی اُس کا ہے اُس میں وہ اپنے لوگوں کو شریک کرتا ہے۔ اپنے شاہی تاج کو اُس نے اپنی کلیسیا کے سر پر رکھا اور اُس کے لئے ایک بادشاہی مقرر کر دی اور اُسے شاہی کاہنوں کا فرقہ کہا ہے۔ اُس نے اپنے سر پر سے تاج کو اُتارا تا کہ ہماری جلالی تاج پوشی ہو۔

اُس نے اُن سب کے لئے بھی جو اُس کے خون کے باعث غالب آتے ہیں اپنے تخت پر جگہ حاصل کر لی ہے۔ اگر سر تاج سے آراستہ ہو تو پورا بدن اُس کی عزت میں شریک ہوتا ہے۔ یہی غالب آنے والے ہر ایک مسیحی کا اجر ہے۔ مسیح کا تخت، اُس کا تاج، شاہی عصا، شاہی محل اور خزانہ، شاہی خلعت اور شاہی میراث سب کچھ ہمارا ہے۔ یسوع مسیح کی خوشی اِسی میں ہے کہ وہ اپنی پوری میراث میں اپنے لوگوں کو شریک کرے۔ "وہ جلال جو تُو نے مجھے دیا ہے مَیں نے اُنہیں دیا ہے" (یوحنا ۱۷:۲۲)۔ "مَیں نے یہ باتیں اِس لئے تم سے کہی ہیں کہ میری خوشی تم میں ہو اور تمہاری خوشی پوری ہو جائے" (یوحنا ۱۵:۱۱)۔

اپنے لوگوں کو آسمانی بادشاہی کی عزت میں شریک کرنے سے اُس کی خوشی اَور میٹھی لگتی ہے۔ اُس کی فتوحات اُسے اِس سبب سے اَور بھی پیاری لگتی ہیں کہ اُنہوں نے اُس کے لوگوں کو غالب آنا سکھایا ہے۔ وہ اپنے تخت سے لطف اندوز ہوتا ہے کیونکہ اِس پر اُس کے لوگوں کے لئے بھی جگہ ہے۔

۱۵ مئی

"...ہر ایک ایمان لانے والا اُس کے باعث بری ہوتا ہے۔" اعمال ۱۳: ۳۹

مسیح پر ایمان لانے والا اُسی وقت راست باز ٹھہرایا جاتا ہے۔ ایمان یہ پھل آہستہ آہستہ پیدا نہیں کرتا بلکہ یہ بخشش ایمان لاتے وقت فوراً مل جاتی ہے۔ یہ اُسی وقت ملتی ہے جب کوئی مسیح کو نجات دہندہ کے طور پر قبول کرتا ہے۔ کیا وہ جو خدا کے تخت کے سامنے کھڑے ہیں راست باز ہیں؟ ہم بھی ویسے ہی راست باز ہیں جیسے کہ وہ جو سفید جامے پہنے اور بربط بجاتے ہوئے آسمان میں اُس کی حمد اور تعریف کرتے ہیں۔ مصلوب ڈاکو اُسی لمحے راست باز ٹھہرایا گیا جب اُس نے ایمان سے مسیح پر نگاہ کی۔ اور عمر رسیدہ پولس رسول اپنی تمام تر خدمت کے باوجود مصلوب ڈاکو کی نسبت جس نے مسیح کی کوئی خدمت نہیں کی زیادہ راست باز نہیں تھا۔

ہم آج مسیح میں مقبول ہیں، آج گناہ کے الزام سے بری ہیں، آج خدا کے تخت عدالت کے سامنے راست باز ٹھہرائے ہوئے ہیں۔ آہا، یہ کیسا تسلی بخش خیال ہے! ہم موعودہ ملک کے انگوروں کی پوری فصل آسمان میں ہی توڑ سکیں گے۔ لیکن یہ وعدہ اُس طرف سے ہم تک پہنچنے والی پھل سے لدی ہوئی شاخ ہے جس سے ہم ابھی تقویت پا سکتے ہیں۔ ہم موعودہ ملک کا پھل یردن (موت) کو پار کر کے ہی کھا سکیں گے، لیکن یہ وعدہ اُس پھل کی مانند نہیں ہے بلکہ بیابان کے من جیسا ہے۔ یہ ہماری روزمرہ کی رسد ہے جو خداوند ہمارے سفر کے لئے مہیا کرتا ہے۔

ہمیں معافی مل چکی ہے۔ ہمارے گناہ مٹائے جا چکے ہیں۔ ہم خدا کے ہاں مقبول ہو چکے ہیں۔ اور یہ اِس طرح ہے گویا کہ ہم کبھی مجرم تھے ہی نہیں۔ "پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں" (رومیوں ۸: ۱)۔ اِس وقت خدا کی کتاب میں خدا کے کسی فرزند کے نام کوئی گناہ درج نہیں۔ کون یہ جرأت کرے گا کہ اُن پر الزام لگائے؟ ساری زمین کے منصف کی نگاہ میں جہاں تک راست باز ٹھہرائے جانے کا سوال ہے کسی

ایماندار پر بھی کوئی داغ یا جھری نہیں ہے۔ کاش موجودہ وقت کی کامل نجات ہمیں اُس کی راہوں میں چلنے کے لئے بیدار کرے اور جب تک ہم زندہ ہیں اپنے پیارے خداوند یسوع کے لئے اپنا سب کچھ بلکہ اپنی پوری ذات کو خرچ کریں!

۱۶ مئی

"خدا ... ہمیں لطف اُٹھانے کے لئے سب چیزیں اِفراط سے دیتا ہے۔" ا۔تیم ۶:۱۷

ہمارا پیارا خداوند مسیح ہمیں متواتر اپنی برکات سے آسودہ کرتا رہتا ہے۔ وہ ایک لمحے کے لئے بھی اپنا ہاتھ پیچھے نہیں ہٹاتا۔ جب تک تمام برتن بھر نہ جائیں تیل کا دھارا بند نہیں ہوتا۔ وہ ایسا آفتاب ہے جو دن رات چمکتا ہے۔ وہ ایسا من ہے جو ہر روز لشکرگاہ کے اردگرد گرتا ہے۔ وہ بیابان کی چٹان ہے جس کے پہلو سے آبِ حیات کی ندی ہر وقت جاری ہے۔ اُس کی برکت کی بارش کبھی موقوف نہیں ہوتی۔ اور اُس کی محبت کا سرچشمہ کبھی خشک نہیں ہو جاتا۔

چونکہ ہمارا بادشاہ کبھی مر نہیں سکتا، اِس لئے اُس کا فضل کبھی جواب نہیں دے گا۔ ہم روزانہ اُس کا پھل توڑتے ہیں۔ روزانہ اُس کی تازہ تازہ پھل سے لدی ہوئی ٹہنیاں ہماری طرف جھک جاتی ہیں تاکہ ہم اُس کے رحم سے تقویت پائیں۔ اُس کے ہاں ہفتے میں سات تہوار ہوتے ہیں۔ اور سال میں جتنے دن ہیں اُتنی ضیافتیں بھی ہیں۔

کون کبھی اُس کے دروازے سے خالی ہاتھ لوٹا؟ کون اُس کی میز سے بھوکا اُٹھا؟ اُس کی رحمتیں ہر صبح اور ہر شام نئی ہوتی ہیں۔ کون اُس کی نعمتوں کا شمار کر سکتا ہے؟ ہر لمحے وہ ہم پر اپنی برکات نچھاور کرتا ہے۔

ستارے اُس کی بے شمار نعمتوں کا پرچار کرتے ہے۔ کون اُن بھلائیوں کو گن سکتا ہے جو وہ یعقوب پر نازل کرتا ہے؟ اور اُس کی رحمتوں کا تھوڑا سا حصہ بھی کون بیان کر سکتا ہے جو وہ اسرائیل پر برساتا ہے؟

مَیں اُس کے نام کی کیسے تعریف کروں جو روز بروز ہمیں اپنی نعمتوں سے مالا مال کرتا

ہے؟ کاش مَیں اُس کی برکات کے مطابق اُس کی تعریف و توصیف کروں؟ اے کم بخت زبان تُو کس طرح خاموش رہ سکتی ہے؟ بیدار ہو کر اُس کی حمد و تعریف کر۔ "بیدار ہو، اے بربط اور ستار جاگو۔ مَیں خود صبح سویرے جاگ اُٹھوں گا" (زبور ۵۷:۸)۔

۱۷ مئی

"چاہئے کہ یہ بھی اُسی طرح چلے جس طرح وہ چلتا تھا۔" ۱۔یوحنا ۲:۶

مسیحیوں کو کیوں مسیح کے نقشِ قدم پر چلنا چاہئے؟ اُنہیں **اپنی خاطر** ایسا کرنا چاہئے۔ اگر وہ اپنی روح کی صحت چاہتے، اگر وہ گناہ کے مرض سے بچنا چاہتے اور اُس کے فضل سے روحانی طور پر توانا ہونا چاہتے ہیں تو یسوع ہی اُن کا نمونہ ہو۔ اگر وہ خداوند یسوع کے ساتھ میٹھی رفاقت رکھنا چاہتے، اگر وہ اِس دنیا کی فکروں سے بے نیاز ہونا چاہتے ہیں تو وہ اُسی طرح چلیں جس طرح وہ چلتا تھا۔

آسمانی سفر میں تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کوئی چیز آپ کی اُتنی مدد نہیں کرے گی جتنی کہ یہ کہ آپ مسیح کے ہم شکل ہوں تاکہ وہ آپ کی ہر حرکت کو کنٹرول کرے۔ اگر آپ پاک روح کی قدرت سے مسیح کے ساتھ رہ کر اُس کے نقشِ قدم پر چلیں، تو آپ کو زیادہ روحانی خوشی ملے گی اور یہ جانا جائے گا کہ آپ خدا کے فرزند ہیں۔ جب پطرس رسول مسیح سے دُور تھا تو وہ نہ محفوظ تھا اور نہ ہی خوش اور پُرسکون۔

ایمان کی گواہی کی خاطر آپ یسوع کی مانند بننے کی کوشش کریں۔ مسیحی ایمان پر دشمنوں نے حملے کئے، لیکن وہ اِس کا اُتنا نقصان نہ کر سکے جتنا کہ اِس کے دوستوں نے کیا۔ کس نے مسیح کے مقدس ہاتھوں کو زخمی کر دیا؟ اُسی نے جس کے منہ میں رام رام اور بغل میں چھری تھی۔ جو آدمی ریاکاری سے گلّے میں شامل ہوتا ہے جو کہ برے کے لباس میں بھیڑیا ہے وہ بھیڑوں کے لئے شیر ببر سے زیادہ پریشانی کا باعث بنتا ہے۔ کوئی ہتھیار اُتنا مہلک نہیں ہوتا جتنا کہ یہوداہ اسکریوتی کا بوسہ۔ کبھی کبھار گناہ سے سمجھوتا کرنے والے ایماندار نکتہ چین کافروں کی نسبت انجیل کی خوش خبری کو زیادہ

نقصان پہنچاتے ہیں۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ **مسیح کی خاطر** اُس کے نمونے پر چلیں۔ اے مسیحی، کیا آپ مخلصی دہندہ یسوع سے محبت رکھتے ہیں؟ کیا آپ کے نزدیک اُس کا نام سب ناموں سے بیش قیمت ہے؟ کیا اُس کا مشن آپ کا دلی بوجھ ہے؟ کیا آپ کی آرزو ہے کہ دنیا کی سلطنتیں مسیح کی ہو جائیں؟ کیا آپ کی خواہش یہ ہے کہ وہ جلال پائے؟ کیا آپ کی تمنا یہ ہے کہ اُس کے لئے روحیں جیتی جائیں؟ اگر ہے تو یسوع کے نقش قدم پر چلیں۔

۱۸ مئی

"الوہیت کی ساری معموری اُسی (مسیح) میں ... سکونت کرتی ہے۔ اور تم اُسی میں معمور ہو گئے ہو..." کلسیوں ۲: ۹

خداوند مسیح کی تمام الٰہی اور انسانی خوبیاں آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔ الوہیت کی ساری معموری ہماری کاملیت کے لئے کارفرما ہے۔ بے شک وہ ہمیں الٰہی صفات سے آراستہ نہیں کر سکتا، لیکن جو کچھ وہ کر سکتا ہے اُس نے کر دیا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی الٰہی قدرت کو ہماری نجات کے کام میں لایا۔ اُس کی قدرتِ کاملہ، اُس کا ہمہ دان ہونا، اُس کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا، اُس کا لاتبدیل اور بے خطا ہونا سب مل کر ہمارے دفاع کے لئے موجود ہیں۔ اے ایماندار، اُٹھ کر دیکھیں کہ خداوند یسوع کس طرح اپنی الٰہی معموری کو نجات کے رتھ کے سامنے لگاتا ہے۔ اُس کا فضل کتنا عظیم ہے! اُس کی وفاداری کتنی بے خطا ہے! اُس کی قدرت اور علم کی کوئی حد نہیں۔ خداوند مسیح نے اِن سب کو نجات کی ہیکل کے ستون بنایا ہے تاکہ ہماری میراث محفوظ ہو۔

ہمارے نجات دہندہ کے دل کی بے پایاں محبت پوری طرح ہم پر مرکوز ہے۔ اُس کے بازو کا زور، اُس کے شاہی تاج کا ہر ایک ہیرا، اُس کا لامحدود علم، اُس کا بے خطا اِنصاف، سب کچھ ہماری خاطر بروئے کار لایا جائے گا۔ مسیح نے اپنے آپ کو پوری طرح

ہمیں دے دیا تاکہ ابد تک اُس کی عجیب و غریب ذات سے لطف اندوز ہوتے رہیں۔ اُس کی حکمت ہماری راہنمائی ہے، اُس کا علم ہماری تعلیم، اُس کی قوت ہماری حفاظت، اُس کا انصاف ہماری ضمانت، اُس کی محبت ہماری تسلی، اُس کا رحم ہماری تسکین اور اُس کی لاتبدیل وفاداری ہمارے بھروسے کی بنیاد ہے۔ وہ کچھ بھی باز نہیں رکھتا بلکہ خدا کے پہاڑ کو کھول کر ہمیں کہتا ہے کہ اُس کی کانوں میں اُتریں اور کھود کھود کر اُس میں چھپے ہوئے خزانوں کو ڈھونڈ نکالیں۔ ''سب کچھ تمہارا ہے،'' اُس نے کہا، ''میرے لوگ میری نعمتوں سے آسودہ ہوں گے'' (یرمیاہ ۳۱:۱۴)۔ آہا، خداوند یسوع اور اُس کی معموری پر نظر کرنا کتنی مبارک بات ہے! یہ کتنا مبارک یقین ہے کہ جب ہم اُس کے رحم اور قدرت کے مظاہرے کی درخواست کرتے ہیں تو وہی کچھ مانگتے ہیں جسے دینے کا اُس نے پہلے سے وعدہ کیا ہے۔

۱۹ مئی

''مَیں نے دیکھا کہ نوکر گھوڑوں پر سوار ہو کر پھرتے ہیں اور سردار نوکروں کی مانند زمین پر پیدل چلتے ہیں۔'' واعظ ۱۰: ۷

کتنی دفعہ بدکار اعلیٰ مرتبے پر فائز ہوتے ہیں جب کہ دیانت دار اور ایماندار پستی میں زندگی گزار رہے ہوتے ہیں! اگر ہم اِن پست حال لوگوں میں سے ہیں تو ہمیں بڑبڑانا نہیں چاہئے۔ گو خداوند یسوع بادشاہوں کا بادشاہ تھا تو بھی اُس نے زمین پر خادموں کے خادم کی زندگی گزاری۔ تو پھر تعجب کی بات نہیں کہ اُس کے پیروکار جو حقیقت میں شہزادے ہیں حقیر جانے جاتے ہیں۔ دنیا کا حال اُلٹ پلٹ ہے۔ اِس لئے اوّل آخر ہیں اور آخر اوّل۔ شیطان کے بندے زمین پر اپنا رعب جماتے ہیں۔ وہ کتنے شاندار گھوڑوں پر سوار ہیں! ہامان شاہی محل میں ہے جبکہ مردکی پھاٹک پر بیٹھا ہے۔ داؤد پہاڑوں میں مارا مارا پھرتا ہے جبکہ ساؤل تخت پر بیٹھا ہے۔ ایلیاہ غار میں شکایت کرتا ہے جبکہ ایزبل محل میں شیخی مارتی ہے۔ تو بھی کون مغرور باغیوں کی جگہ لینے کو تیار ہے؟ اور دوسری طرف کون حقارت

کے شکار مقدسین کے انجام پر رشک نہیں کرے گا؟ جب پہیہ گھومے گا تو پھر وہ جو سب سے نیچے ہیں اوپر آئیں گے اور اُوپر والے پست کئے جائیں گے۔ صبر کریں مسیحی بھائی! اگلے جہان میں موجودہ دَور کی تمام ناانصافیوں کی درستی کی جائے گی۔

ہم سے یہ غلطی نہ ہو کہ اپنی جسمانی خواہشوں کو حکومت کرنے دیں جبکہ روح کی پاکیزہ آرزوئیں خاک میں پھرتی رہیں۔ ضروری ہے کہ فضل بادشاہی کر کے ہمارے اعضا کو راست بازی کے ہتھیار بنائے۔ خدا کا پاک روح اعلیٰ منتظم ہے۔ اِس لئے وہ ہماری ہر ایک جبلت اور لیاقت کو اُس کا مناسب مقام دیتا ہے۔ سب سے اعلیٰ مقام وہ اُن خوبیوں کو دیتا ہے جو ہمارا رابطہ ہمارے عظیم بادشاہ کے ساتھ قائم رکھتی ہیں۔ ہم خدا کے الٰہی انتظام میں خلل نہ ڈالیں بلکہ فضل مانگیں کہ اپنے بدن کو اُس کی خواہشوں سمیت مسیح کے تابع رکھ سکیں۔ ہمیں اِس غرض سے نئی زندگی نہیں ملی کہ ہم پر پرانی خواہشیں حکومت کرتی جائیں بلکہ اِس لئے کہ ہم بادشاہ ہوتے ہوئے مسیح کے ساتھ روح، جان اور بدن پر حکومت کریں تاکہ ہمارے خدا اور باپ کو جلال ملے۔

۲۰ مئی

"... عجیب شفقت ..." زبور ۱۷: ۷

اگر اپنی خیرات کے ساتھ اپنا دل بھی دیں تو اچھا کریں، مگر افسوس کہ اکثر ہم ایسا نہیں کرتے۔ لیکن ہمارا مالک اور خداوند ہماری طرح نہیں دیتا۔ وہ اپنی ہر نعمت کو دلی محبت کے ساتھ دیتا ہے۔ وہ اپنی ضیافت کی میز پر سے ٹھنڈا گوشت اور روٹی کے بچے ہوئے ٹکڑے نہیں بھیجتا بلکہ ہماری روٹی کا لقمہ اپنے سالن میں ڈبو کر اپنے ہاتھ سے ہمیں دیتا ہے۔ جب وہ اپنے فضل کی سنہری نعمتیں ہمارے ہاتھ میں رکھتا ہے تو اِتنے پیار سے کہ اُس کا دینے کا طریقہ اُس کی نعمت کے برابر پیارا لگتا ہے۔ وہ ہمارے گھر میں حقارت آمیز نگاہ سے نہیں آتا جیسے کوئی امیر کسی جھونپڑی میں رہنے والے کے پاس آتا ہے بلکہ وہ ہماری غربت اور کمزوری کو نظر انداز کر کے ہمارے ساتھ رفاقت رکھتا ہے۔

عزیزو، اُس کے لبوں سے کیسی میٹھی باتیں نکلتی ہیں! وہ کتنے پیار سے ہمیں گلے لگاتا ہے! اپنی قیمتی خیرات وہ سونے کی ڈبی میں پیش کرتا ہے۔ اُس کی نعمتیں کتنی بیش قیمت ہیں! اُس کی ایک ایک نعمت پر اُس کے خون کی چھاپ ہے۔ وہ ''بغیر ملامت کئے سب کو فیاضی سے دیتا ہے۔''

وہ ہمیں ذرا سا بھی احساس نہیں ہونے دیتا کہ ہم اُس کے لئے بوجھ کا باعث ہیں۔ وہ اپنے کسی بھی مانگنے والے سے سرد مہری سے پیش نہیں آتا۔ وہ اپنی رحمتیں خوشی سے ہم پر نچھاور کرتا ہے اور ہمیں گلے لگاتے ہوئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے۔ اُس کی نعمتوں میں ایسی خوشبو ہے جو صرف اُسی کے دل سے نکل سکتی ہے۔ اُس کے شہد کے چھتے میں ایسی مٹھاس ہے جو کہ صرف اِس صورت میں پیدا ہوئی کہ اِس کے ساتھ اُس کے دل کا پیار ملا ہوا ہے۔ آہا، وہ رفاقت کیسی پیاری ہے جو کہ مسیح کے دل کے خلوص سے پیدا ہوئی ہے! کاش ہم روز بروز اِس سے لطف اندوز ہوتے چلے جائیں!

۲۱ مئی

''اگر تم نے خداوند کے مہربان ہونے کا مزہ چکھا ہے۔'' ا۔پطرس ۲: ۳

''اگر''۔۔ اِس کا مطلب ہے کہ یہ تمام انسانوں کا تجربہ نہیں ہے۔ ''اگر'' سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ امکان بلکہ خطرہ ہے کہ کسی نے خداوند کے مہربان ہونے کا مزہ نہیں چکھا۔ ''اگر'' سے مراد ہے کہ یہ خداوند کا عام نہیں بلکہ خاص رحم ہے۔ چنانچہ ضروری ہے کہ ہم اپنے آپ کو پرکھیں کہ آیا ہم نے دل سے خدا کے فضل کو جان لیا ہے کہ نہیں۔ خدا کی کوئی بھی برکت یا نعمت ایسی نہیں جس کے بارے میں یہ پوچھنا مناسب نہ ہو کہ کیا مجھے یہ واقعی مل گئی ہے؟

اگر کسی کو اِس کے بارے میں تسلی نہیں ہے کہ مَیں نے خداوند کے فضل کا مزہ چکھ لیا ہے تو جب تک اُسے یہ تجربہ حاصل نہ ہو اُسے چین سے نہیں بیٹھنا چاہئے۔ ایک طرح سے اچھی بات ہے کہ ایماندار بھی اپنے آپ کو شک کی نگاہ سے پرکھے۔ تو بھی اگر

ایماندار کے دل میں اِسی طرح کا شک و شبہ قائم رہے تو نقصان کا باعث ہے۔ جب تک ہم پولس رسول کے ساتھ نہ کہہ سکیں کہ ''جس کا مَیں نے یقین کیا ہے اُسے جانتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری امانت کی اُس دن تک حفاظت کر سکتا ہے'' (۲۔تیم ۱۲:۱) ہمیں مطمئن نہیں ہونا چاہئے۔ اے ایماندار جب تک آپ کو اپنی نجات کی پوری تسلی نہ ہو آپ مطمئن نہ ہوں۔ آپ چین نہ کریں جب تک پاک روح کی بے خطا گواہی آپ کی روح کے ساتھ مل کر اِس بات کی پوری تسلی نہ دے کہ آپ خدا کے فرزند ہیں۔ اِسے ہلکی سی بات نہ سمجھیں۔ ''شاید''، ''اگر'' یا ''ہوسکتا ہے'' کے الفاظ کو موقع نہ دیں کہ آپ کے دل کو تسلی دیں۔ ابدی سچائیوں پر تکیہ کریں۔ اُنہی پر اپنا اطمینان قائم کریں۔ ''داؤد کی سچی نعمتیں'' (یسعیاہ ۳:۵۵) حاصل کریں۔ اِس میں شک کی گنجائش نہ رہنے دیں کہ آپ کی ''جان کا ایسا لنگر ہے جو ثابت اور قائم رہتا ہے اور پردے کے اندر تک بھی پہنچتا ہے'' (عبرانیوں ۱۹:۶)۔ اِس پریشان کن ''اگر'' سے آگے بڑھیں۔ شک اور خوف کے ویرانے میں نہ رہیں۔ بے اعتقادی کے یردن کو پار کریں اور ملک کنعان کے سکون میں داخل ہوں جہاں چند کنعانیوں کے باوجود دودھ اور شہد بہتا رہتا ہے۔

۲۲ مئی

''وہ اُن کو سیدھی راہ سے لے گیا...'' زبور ۱۰۷: ۷

جب ایماندار مصیبت میں مبتلا ہوں تو کئی دفعہ اُن کے دل میں یہ سوال اُٹھتا ہے کہ ''مجھ پر یہ کیوں گزر رہا ہے؟'' مجھے تو روشنی کی اُمید تھی، لیکن آئی تاریکی۔ اطمینان کی تلاش تھی، لیکن پریشانی سے دوچار ہوا۔ مَیں نے اپنے دل میں کہا کہ مَیں کبھی جنبش نہیں کھاؤں گا، لیکن اے خداوند، تُو نے اپنا چہرہ چھپایا اور مَیں پریشان ہوا۔ کل مَیں پسگہ کے پہاڑ پر چڑھ کر اپنی مستقبل کی میراث کے بارے میں خوشی منا سکا۔ لیکن آج میری روح نااُمیدی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ کوئی خوشی نہیں بلکہ پریشانی ہی پریشانی ہے۔

کیا یہی میرے بارے میں خدا کے منصوبے کا حصہ ہے؟ کیا ممکن ہے کہ خداوند

اِسی راستے سے مجھے آسمان تک پہنچائے؟ بے شک ایسا ہی ہے۔ ایمان پر بادل، ذہن پر تاریکی اور نااُمیدی کا حملہ—— یہ سب کچھ خدا کے منصوبے کا حصہ ہے جس کے تحت وہ آپ کو اپنی جلالی میراث میں داخل ہونے کے لئے تیار کر رہا ہے۔

اِس دُکھ درد اور پریشانی کا مقصد یہ ہے کہ آپ کا ایمان آزمایا اور مضبوط کیا جائے۔ یہ وہ لہریں ہیں جو آپ کو مضبوط چٹان کی طرف لے جا رہی ہیں۔ یہ وہ ہوائیں ہیں جو آپ کی زندگی کی کشتی کو اَور بھی جلدی سے مطلوبہ بندرگاہ میں لے جاتی ہیں۔ داؤد کے الفاظ آپ پر بھی صادق آتے ہیں کہ ''یوں وہ اُن کو بندرگاہِ مقصود تک پہنچا دیتا ہے'' (زبور ۱۰۷: ۳۰)۔

عزت اور بے عزتی، امیری اور غریبی، خوشی اور پریشانی، ایذا رسانی اور امن ، اِن تمام حالتوں میں آپ کی روحانی جان قائم رکھی جاتی ہے اور اِن میں سے ہر ایک حالت آپ کو آسمان کی راہ میں آگے لے جانا چاہتی ہے۔ اے خدا کے فرزند، یہ نہ سمجھیں کہ آپ کے دُکھ درد خدا کے منصوبے سے باہر ہیں۔ ''ضرور ہے کہ ہم بہت مصیبتیں سہہ کر خدا کی بادشاہی میں داخل ہوں'' (اعمال ۱۴: ۲۲)۔ اِس لئے یعقوب رسول کی نصیحت پر عمل کریں: ''اے میرے بھائیو! جب تم طرح طرح کی آزمائشوں میں پڑو تو اِس کو ... کمال خوشی کی بات سمجھنا'' (یعقوب ۱: ۲)۔

۲۳ مئی

''خداوند میرے لئے سب کچھ کرے گا...'' زبور ۱۳۸: ۸

ظاہر ہے کہ زبور نویس اپنے آپ پر نہیں بلکہ خدا پر بھروسا رکھتا ہے۔ اُس نے یہ نہیں کہا کہ ''میرے پاس اِتنا فضل ہے کہ مَیں سب کچھ کر سکوں گا۔ میرا ایمان اِتنا مضبوط ہے کہ وہ کبھی جنبش نہیں کھائے گا۔ میری محبت اِتنی سرگرم ہے کہ وہ کبھی ٹھنڈی نہیں پڑے گی۔ میری قوتِ ارادی اِتنی مضبوط ہے کہ مَیں ہر صورت میں اپنے شروع کے فیصلے پر قائم رہوں گا۔''

نہیں، وہ اپنے آپ پر نہیں بلکہ صرف خدا پر تکیہ کر رہا تھا۔ اگر ہمارا بھروسا خدا پر نہیں تو یہ خواب سے بھی زیادہ ناقابل اعتماد ہے۔ ہماری اپنی تیار کردہ عمارت دھڑام سے گر جائے گی۔ انسان کا بنایا ہوا لباس خاک میں مل کر پہننے والے کو ننگا چھوڑ جائے گا۔ زبور نویس دانا آدمی تھا۔ اُس نے اپنے بھروسے کو خدا کے کام پر رکھا۔ خداوند ہی نے ہم میں اپنا کام شروع کیا ہے۔ اُسی نے اِسے جاری رکھا اور وہی اِسے پایہ تکمیل تک پہنچائے گا ورنہ یہ کبھی مکمل نہیں ہو سکے گا۔ اگر ہمارے آسمانی لباس میں ہماری اپنی راست بازی کا ایک بھی ٹانکا ہو تو ہم ہلاک ہوں گے۔ لیکن یہی ہمارا ایمان ہے کہ جس خدا نے ہم میں کام شروع کیا ہے وہ اِسے مکمل بھی کرے گا۔ اُس نے سب کچھ کر دیا ہے۔ اُسے سب کچھ کرنا ہے اور سب کچھ کرنا ہو گا۔ ہمارا بھروسا اُس پر نہ ہو جو کچھ ہم نے کیا ہے، نہ اِس پر کہ ہم نے کیا کچھ کرنے کا فیصلہ کیا ہے بلکہ اُس پر جو کچھ خدا کرے گا۔

بے اعتقادی کہتی ہے، ”تُو کبھی قائم نہیں رہ سکے گا۔ اپنے دل کی بدی پر نظر کر۔ تُو گناہ پر کبھی غالب نہیں آ سکے گا۔ دنیا کی آزمائشوں کا تُو کبھی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ دنیا کے لوگ تجھے ضرور بہکائیں گے۔“

اگر ہم اپنی طاقت پر چھوڑے جائیں تو ضرور ہلاک ہوں گے۔ اگر ہمیں طوفان آلودہ سمندر میں اپنی کشتی کو خود ہی سنبھالنا ہو تو ہم مایوس ہو کر وقت سے پہلے سفر کو ختم کر دیں گے۔ لیکن خدا کا شکر ہو، وہی ہمارے لئے سب کچھ کرے گا۔ وہی ہمیں منزل مقصود تک پہنچائے گا۔ اُس پر جتنا بھی بھروسا کریں کم ہے۔

۲۴ مئی

”خدا مبارک ہو جس نے نہ تو میری دعا کو رد کیا اور نہ اپنی شفقت کو مجھ سے باز رکھا۔“

زبور ۶۶:۲۰

اگر ہم دیانت داری سے اپنی گذشتہ دعاؤں کی نوعیت پر غور کریں تو ہم حیران ہوں گے کہ خدا نے وہ کیسے سن لیں۔ شاید کچھ ایماندار سمجھتے ہیں کہ اُن کی دعائیں

سنی جانے کے لائق ہیں۔ فریسیوں کا بھی یہی خیال تھا۔ لیکن جس مسیحی کا ذہن منور ہو وہ اپنی دعاؤں پر روئے گا۔ اور اگر اُنہیں دوبارہ کرنے کا موقع مل سکے تو وہ پہلے کی نسبت کہیں زیادہ دل سوزی کے ساتھ کرے گا۔ کیا آپ کو یاد ہے کہ آپ کتنی سردمہری سے دعا کرتے رہے؟ جب چاہئے تھا کہ آپ اپنی کوٹھڑی میں جا کر یعقوب کی طرح دعا میں کشتی کرتے تو آپ کی درخواستیں کمزور اور شمار میں کم تھیں --- اُن میں عاجزی، استقلال اور ایمان کی سرگرمی نہایت کم تھی۔ وہ یعقوب کی دعا سے کتنی مختلف تھیں جب اُس نے کہا کہ ''جب تک تُو مجھے برکت نہ دے مَیں تجھے جانے نہیں دوں گا'' (پیدائش ۳۲:۲۶)۔

کیسی عجیب بات ہے کہ خدا نے آپ کی سرِد مہر دعاؤں کو سن لیا۔ نہ صرف سن لیا بلکہ اُن کا جواب بھی دیا۔ یہ بھی یاد کریں کہ آپ نے کتنی کم دعا کی۔ جب آپ کسی مصیبت میں مبتلا ہوئے تو آپ بار بار فضل کے تخت کے پاس جاتے تھے۔ لیکن جب چھٹکارا ملا تو آپ کی دعا میں سرگرمی نہ رہی۔ تو بھی گو آپ دعا کرنے میں ڈھیلے پڑ گئے پھر بھی خدا آپ کو برکت دینے سے باز نہ آیا۔ جب آپ فضل کے تخت سے غفلت برتتے تھے تو خدا نے آپ کو پھر بھی نہ چھوڑا۔ کتنی حیرانی کی بات ہے کہ خدا اُن دعاؤں کا جواب دیتا ہے جو ہماری ضرورتوں کے ساتھ آتی جاتی ہیں۔ وہ کیسا خدا ہے جو اُن کی دعائیں سنتا ہے جو ضرورت کے وقت اُسے یاد کرتے اور جب اُن پر رحم ہو جائے تو اُسے بھول جاتے ہیں۔ جو مجبور ہو کر اُس کے پاس آتے ہیں، لیکن اُس وقت اُس سے غافل ہی رہتے ہیں جب اُس کی نعمتوں کی کثرت ہو۔ یہ جان کر کہ خدا ایسی دعائیں بھی سنتا ہے ہمارے دل پگھل جائیں اور آئندہ ہم پولس رسول کی تاکید پر عمل کریں کہ ''ہر وقت اور ہر طرح سے روح میں دعا اور منت کرتے رہو'' (افسیوں ۶:۱۸)۔

۲۵ مئی

"اے خداوند! مجھے چھوڑ نہ دے..." زبور ۳۸ : ۲۱

اکثر ہم سخت آزمائش اور مصیبت کے وقت دعا کرتے ہیں کہ خدا ہمیں نہ چھوڑے، لیکن ہم بھول جاتے ہیں کہ ایسی دعا ہمیں ہر وقت اور ہر حالت میں کرنی چاہئے۔ زندگی کا کوئی بھی موقع ہو، روشنی ہو یا تاریکی، مسیح کے ساتھ ہماری رفاقت قائم ہو یا ہم سخت آزمائش میں ہوں، ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ "اے خداوند، مجھے چھوڑ نہ دے۔" "مجھے تھامے رکھ تو مَیں محفوظ رہوں گا۔" جب چھوٹا بچہ چلنا سیکھتا ہے تو اُسے متواتر ماں کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ سمندری جہاز جسے ناخدا چھوڑ دے، فوراً رستے سے بھٹک جاتا ہے۔

جب تک ہمیں متواتر آسمانی مدد حاصل نہ ہو ہمارا گزارا نہیں ہوتا۔ اِس لئے آج ہماری یہی دعا ہو کہ مجھے چھوڑ نہ دے، اے باپ اپنے بچے کو چھوڑ نہ دے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ دشمن کے ہاتھوں شکست کھائے۔ اے چرواہے، اپنی بھیڑ کو نہ چھوڑ، ایسا نہ ہو کہ وہ گلّے سے بھٹک کر خطرے میں پڑ جائے۔ اے الٰہی باغبان، اپنے لگائے ہوئے پودے کو نہ چھوڑ، ایسا نہ ہو کہ وہ سوکھ جائے۔

اے خداوند، مجھے ایک لمحے کے لئے بھی نہ چھوڑ، خوشیوں میں مجھے نہ چھوڑ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ میرے دل کو پوری طرح اپنی گرفت میں لے لیں۔ غمی میں مجھے نہ چھوڑ، ایسا نہ ہو کہ مَیں بڑبڑا کر تیری شکایت کروں۔ میری توبہ کے وقت مجھے نہ چھوڑ، ایسا نہ ہو کہ معافی کی اُمید سے ہاتھ دھو بیٹھوں اور نااُمیدی کی دلدل میں گر جاؤں۔ اور جس دن میرا ایمان مضبوط ہو مجھے نہ چھوڑ، ایسا نہ ہو کہ تجھ پر تکیہ کرنے کے بجائے اپنے آپ پر بھروسا کروں۔

مجھے نہ چھوڑ کیونکہ تیرے بغیر مَیں کمزور ہوں اور تیرے ساتھ زور آور۔ مجھے نہ چھوڑ کیونکہ میرا راستہ خطرناک ہے۔ اِس میں بہت سے پھندے ہیں۔ مجھے ہر صورت میں

تیری راہنمائی کی ضرورت ہے۔ ''مجھ سے دُور نہ رہ کیونکہ مصیبت قریب ہے۔ اِس لئے کہ کوئی مددگار نہیں'' (زبور۲۲: ۱۱)۔

۲۶ مئی

''اپنا بوجھ خداوند پر ڈال دے۔ وہ تجھے سنبھالے گا...'' زبور ۵۵: ۲۲

مناسب معاملے کی فکر اگر حد سے تجاوز کر جائے تو گناہ بن جاتا ہے۔ خداوند یسوع نے ہمیں بار بار تاکید کی کہ ہم فکر نہ کریں۔ بعد میں رسولوں نے بھی اِس کی تصدیق کی۔ اِس تاکید سے اگر بے پروا ہوں گے تو گناہ میں مبتلا ہو جائیں گے کیونکہ اگر ہم حد سے زیادہ فکر کریں گے تو گویا تصور کرتے ہیں کہ ہم خدا سے زیادہ دانا ہیں۔ گویا ہم اُس کی جگہ لے لیتے ہیں۔ ہم خدا کا کام کرنا چاہتے ہیں جسے وہ ہمارے لئے خود کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ہم وہ کچھ یاد رکھنے کی کوشش کرتے ہیں جس کے بارے میں ہمیں شک ہے کہ شاید خدا بھول جائے۔ ہم اپنا بوجھ خود اُٹھانے کی کوشش کرتے ہیں گویا کہ وہ اِس قابل نہیں یا تیار نہیں کہ اُسے ہمارے لئے اُٹھائے۔

مسیح کے واضح حکم کی یہ نافرمانی، اُس کے کلام کے متعلق یہ بے اعتقادی، یہ گستاخی کہ اُس کے کام میں دخل دیں، یہ سراسر گناہ ہے بلکہ اِس سے بھی بدتر۔ حد سے زیادہ فکر و تردد ہمیں گناہ کرنے پر اُکساتا ہے۔ جو اپنے معاملات آرام سے خدا کے ہاتھ میں نہیں چھوڑ سکتا وہ اِس خطرے میں ہے کہ غلط طریقے سے اپنی مدد آپ کرے۔ اِس گناہ کا یہ مطلب ہے کہ ہم نے اپنے الٰہی مشیر کو چھوڑ کر انسانی حکمت عملی کو اپنا صلاح کار بنایا ہے۔

یہ چشمے کے بجائے ٹوٹا حوض ثابت ہو گا۔ یہی گناہ قدیم اسرائیل سے سرزد ہوا۔ فکر و تردد خدا کی شفقت پر شک ڈالتا ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہماری اُس سے محبت ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔ یوں ہم پاک روح کو رنجیدہ کرتے اور ہماری دعائیں رُک جاتی ہیں۔ ہمارا دوسروں کے سامنے نمونہ خراب ہو جاتا ہے اور ہماری زندگی خودغرض بن جاتی ہے۔

خدا پر اعتماد کی کمی ہمیں اُس سے دُور لے جاتی ہے۔ لیکن اگر ہم اُس کے وعدے پر ایمان رکھتے ہوئے اپنی ساری فکر اُسی پر ڈالیں کیونکہ اُس کو ہماری فکر ہے (۱۔پطرس ۵:۷)، تو ایمان کا یہ عمل ہمیں اُن کے قریب رکھے گا اور آزمائش کے وقت ہمیں تقویت بخشے گا۔ "جس کا دل قائم ہے تُو اُسے سلامت رکھے گا کیونکہ اُس کا توکل تجھ پر ہے" (یسعیاہ ۲۶: ۳)۔

۲۷ مئی

"مفیبوست یروشلیم میں رہنے لگا کیونکہ وہ ہمیشہ بادشاہ کے دسترخوان پر کھانا کھاتا تھا اور وہ دونوں پاؤں سے لنگڑا تھا۔" ۲۔سموئیل ۹: ۱۳

مفیبوست شاہی دسترخوان پر آرائش کا باعث نہ تھا تو بھی وہ متواتر اُس پر بیٹھتا تھا کیونکہ بادشاہ کو اُس کے چہرے پر اُس کے جگری دوست یونتن کے نقش نظر آ رہے تھے۔ شاید ہم بھی مفیبوست کے ساتھ پکاریں کہ "تیرا بندہ ہے کیا چیز جو تُو مجھ جیسے مرے کتے پر نگاہ کرے؟" (۲۔سموئیل ۹:۸) تو بھی خدا باپ ہمیں اپنی قریبی رفاقت بخشتا ہے کیونکہ اُسے ہمارے چہرے پر اُس کے عزیز بیٹے یسوع کے نقش نظر آ رہے ہیں۔ خداوند کے لوگ یسوع کے سبب سے عزیز ہیں۔ خدا باپ اپنے اکلوتے بیٹے سے ایسی محبت رکھتا ہے کہ اُس کی خاطر وہ اُس کے پست حال بھائیوں کو شاہی رفاقت، اعلیٰ مرتبہ اور بادشاہوں جیسی حیثیت بخشتا ہے۔

اُن کی معذوری اُنہیں شاہی اعزاز سے باز نہیں رکھتی۔ لنگڑا پن بیٹا ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ اپاہج ویسا ہی وارث ہے جیسا کہ وہ جو عساہیل کی طرح دوڑ سکتا ہے۔ ہماری طاقت معذور ہو تو ہو، لیکن ہمارے شاہی اعزاز معذور نہیں ہیں۔ شاہی دسترخوان کے نیچے لنگڑے پاؤں چھپانے کی کتنی مبارک جگہ ہے! اور انجیل کی ضیافت پر ہم اپنی کمزوری پر فخر کرنا سیکھتے ہیں تاکہ مسیح کی قدرت ہم پر چھائی رہے۔

تو بھی معذوری مقدسین کے نقصان کا باعث بھی ہو سکتی ہے۔ یہاں ایک شخص ہے جو بادشاہ کے دسترخوان پر کھانا کھاتا تھا، لیکن چونکہ وہ دونوں پاؤں سے لنگڑا تھا اِس لئے

جب داؤد کو بھاگ کر شہر چھوڑنا پڑا تو وہ اُس کے ساتھ نہ جا سکا۔ اِس سبب سے اُس کے خادم ضیبا نے اُس کی چغلی کر کے اُس کا بڑا نقصان کیا۔ وہ مقدسین جن کا ایمان کمزور اور علم کم ہے، اُن کا بڑا نقصان ہوتا ہے۔ وہ دشمنوں میں گھرے ہوئے ہیں اور جدھر بادشاہ جاتا ہے اُس کی پیروی نہیں کر سکتے۔

اِسی طرح کی معذوری اکثر گرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر روحانی بچپن میں اُن کی صحیح دیکھ بھال نہ کی جائے تو وہ مایوسی کی ایسی دلدل میں گر جاتے ہیں کہ تاعمر اُس سے نکل نہیں سکتے۔ اور گناہ ہڈی کے ٹوٹنے کا سبب بن جاتا ہے۔ اے خداوند، لنگڑوں کی مدد کرتا کہ ہرن کی طرح پھاند سکیں۔ اپنے تمام لوگوں کو اپنے دسترخوان سے سیر کر۔

۲۸ مئی

"...جن کو راستباز ٹھہرایا اُن کو جلال بھی بخشا۔" رومیوں ۸: ۳۰

اے ایماندار، یہاں ایک نہایت قیمتی سچائی کا بیان ہے۔ شاید آپ غریب ہوں، دُکھ درد کا شکار ہوں، گم نام ہوں، لیکن اپنی ہمت افزائی کے لئے آپ اپنے بلاوے اور اُس میں پنہاں برکات پر غور کریں، خاص طور سے اُس کے یہاں بیان کئے ہوئے انجام پر۔ آپ جو کہ خدا کے فرزند ہیں، یقین جانئے کہ آپ کے دُکھ درد اور آزمائشوں کا جلد خاتمہ ہو جائے گا اور آپ ہر طرح کی برکات اور نعمتوں سے مالامال کئے جائیں گے۔ تھوڑا سا اَور انتظار کریں تو آپ کا تھکا ماندہ سر جلال کے تاج سے آراستہ کیا جائے گا۔ اور آپ کے مشقت سے تھکے ماندے ہاتھ میں فتح کی علامت کے طور پر کھجور کی ڈالی تھمائی جائے گی۔

آپ اپنے دُکھ درد پر واویلا نہ کریں بلکہ یہ جانتے ہوئے خوشی منائیں کہ بہت جلد آپ وہاں ہوں گے جہاں "نہ موت رہے گی اور نہ ماتم رہے گا۔ نہ آہ و نالہ نہ درد" (مکاشفہ ۲۱:۴)۔ ایک لمحے میں آپ جلال میں داخل ہو جائیں گے۔ دائمی نغمے آپ کے لبوں پر آنے ہی کو ہیں۔ آپ کے لئے آسمان کے پھاٹک کھل چکے ہیں۔

اِس بات کا خوف نہ کریں کہ مَیں اُس آرام میں داخل نہیں ہونے پاؤں گا۔ اگر

اُس نے آپ کو بلایا ہے تو آپ کو کچھ بھی اُس کی محبت سے جدا نہیں کر سکتا۔ دُکھ مصیبت اُس کے ساتھ آپ کے رابطے کو کاٹ نہیں سکتی۔ ایذا رسانی کی آگ اِس بندھن کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ دوزخ کا ہتھوڑا رفاقت اور پیار کی زنجیر کو نہیں توڑ سکتا۔ آپ بالکل محفوظ ہیں۔ جس آواز نے آپ کو پہلے پہل بلایا تھا وہی آواز آپ کو زمین سے آسمان میں بلائے گی۔ موت کی تاریکی سے ناقابل بیان جلال میں۔ آپ مطمئن رہیں، جس نے آپ کو راست باز بنا دیا وہ آخر تک آپ سے محبت رکھے گا۔ آپ جلد ہی اُن لوگوں کے ساتھ جا ملیں گے جو جلال میں داخل ہو چکے ہیں۔ آپ کے یہاں ٹھہرے رہنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ آپ اپنی میراث کو پانے کے لئے تیار کئے جائیں۔

۲۹ مئی

''تُو نے صداقت سے محبت رکھی اور بدکاری سے نفرت ...'' زبور ۴۵: ۷

''غصہ تو کرو مگر گناہ نہ کرو'' (افسیوں ۴: ۲۶)۔ کسی آدمی میں نیکی نہیں ہو گی اگر گناہ کے بارے میں غصہ نہ کرے۔ جو سچائی سے محبت رکھتا ہے لازم ہے کہ ہر طرح کی جعلی بات سے نفرت کرے۔ مسیح کو کتنا غصہ آتا تھا جب اُس کے قریب آزمائش آتی! تین دفعہ اُسے شیطان کی مختلف صورتوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ لیکن ہر دفعہ جواب یہی تھا: ''اے شیطان، دُور ہو'' (متی ۴: ۱۰)۔

وہ دوسروں کے گناہ سے نفرت کرتا تھا۔ لیکن بہت دفعہ اُس نے گناہ کے بارے میں اپنے غصے کو آنسوؤں سے ظاہر کیا نہ کہ ملامت سے۔ تاہم وہ ایلیاہ کی سی سختی سے بھی گناہ کی مذمت کرتا تھا مثلاً: ''اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ تم بیواؤں کے گھروں کو دبا بیٹھتے ہو اور دکھاوے کے لئے نماز کو طول دیتے ہو'' (متی ۲۳: ۱۴)۔ اُس نے بدی سے اتنی نفرت کی کہ اِسے کاری ضرب لگانے کی خاطر اپنا خون بہا دیا۔ وہ مؤا تاکہ بدی ختم ہو جائے۔ وہ دفنایا گیا تاکہ اُس کی قبر میں بدی دفنائی جائے۔ اور وہ جی اُٹھا تاکہ اِسے دائمی طور سے اپنے پاؤں تلے روندے۔ اِنجیل گناہ کی ہر صورت

کا مقابلہ کرتی ہے۔

بدی شرافت کا لباس پہن کر آتی اور پاکیزگی کی زبان کی نقل کرتی ہے، لیکن خداوند یسوع کا کلام کوڑوں کی طرح اِسے ہیکل سے نکال کر بھگا دیتا ہے۔ وہ اِسے کلیسیا میں رہنے نہیں دیتا۔ اِسی طرح جس دل پر مسیح راج کرے اُس میں بدی کا سخت مقابلہ ہوتا ہے۔ اور جب ہمارا نجات دہندہ ہمارا منصف بننے کی خاطر واپس آئے گا تب اُس کی بدی سے سخت نفرت کا اظہار اِن الفاظ سے ہوگا کہ "اے ملعونو! میرے سامنے سے اُس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ" (متی ۲۵:۴۱)۔ جتنی سرگرم اُس کی گناہ گاروں کے ساتھ محبت ہے اُتنی شدید اُس کی گناہ سے نفرت ہے۔ جتنی کامل اُس کی راست بازی ہے، اُتنی ہی کامل بدی کی ہر صورت کی تباہی ہوگی۔

اے پیارے خداوند یسوع، چونکہ "تُو نے راست بازی سے محبت اور بدکاری سے عداوت رکھی۔ اِسی سبب سے خدا یعنی تیرے خدا نے خوشی کے تیل سے تیرے ساتھیوں کی بہ نسبت تجھے زیادہ مسح کیا" (عبرانیوں ۱:۹)۔

۳۰ مئی

"ہمارے لئے لومڑیوں کو پکڑو۔ اُن لومڑی بچوں کو جو تاکستان خراب کرتے ہیں ..."

غزل الغزلات ۲: ۱۵

ایک چھوٹا سا کانٹا بڑے درد کا باعث بن سکتا ہے۔ ایک چھوٹی سی بدلی سورج کو چھپا سکتی ہے۔ چھوٹی لومڑیاں تاکستان کو نقصان پہنچا سکتی ہیں اور چھوٹے گناہ نرم دل کو پریشان کر سکتے ہیں۔ یہ چھوٹے گناہ دل میں گھس کر اُسے ایسی باتوں سے بھر دیتے ہیں جن سے مسیح کو نفرت ہے۔ اِس کے نتیجے میں اُس کے ساتھ ہماری رفاقت پر بادل چھا جاتا ہے۔ گناہ ایک سچے مسیحی کو تباہ نہیں کر سکتا۔ لیکن ایک چھوٹا گناہ بھی اُس کی خوشی کو اُس سے چھین سکتا ہے۔ جب تک ایماندار اپنی زندگی سے ہر معلومہ گناہ کو خارج نہ کرے مسیح اُن کے ساتھ رفاقت نہیں رکھ سکتا۔ اُس نے کہا، "اگر تم میرے حکموں پر عمل

کرو گے تو میری محبت میں قائم رہو گے جیسے مَیں نے اپنے باپ کے حکموں پر عمل کیا ہے اور اُس کی محبت میں قائم ہوں" (یوحنا ۱۵: ۱۰)۔

کچھ مسیحی کبھی کبھار ہی اپنے مخلصی دہندہ کی حضوری کا تجربہ کرتے ہیں۔ اگر ایک چھوٹا بچہ اپنے باپ سے جدا ہو جائے تو یہ اُس کے لئے کتنے دُکھ کا باعث ہوتا ہے! کیا آپ خدا کا فرزند ہوتے ہوئے اِس حالت میں مطمئن ہیں کہ باپ کا چہرہ آپ سے اوجھل رہے؟ کیا آپ مسیح کی دلھن ہوتے ہوئے اُس کے ساتھ رفاقت کے نہ ہونے میں خوش ہیں؟ اگر آپ کی یہ حالت ہے تو افسوس ناک نوبت تک جا پہنچے ہیں، کیونکہ مسیح کی وفادار بیوی اپنے خاوند کی غیر حاضری پر نہایت اداس ہوتی ہے۔

اگر یہ صورتِ حال ہے تو یہ سوال پوچھیں کہ کس بات نے مسیح کو مجھ سے دُور کر دیا ہے؟ وہ آپ کے گناہوں کے پیچھے اپنا چہرہ چھپا لیتا ہے۔ اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ دیوار چھوٹے چھوٹے کنکروں کی بنی ہو یا بڑے بڑے پتھروں کی۔ وہ سمندر جو آپ کو مسیح سے دُور رکھتا ہے بہت سی بوندوں یعنی چھوٹے چھوٹے گناہوں پر مشتمل ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ چٹان جس سے آپ کی کشتی کو نقصان پہنچنے والا ہو چھوٹے چھوٹے پتھروں سے بنی ہو۔ اگر آپ مسیح کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتے ہیں، اگر مسیح کے ساتھ ساتھ چلنا چاہتے ہیں، اگر مسیح کو دیکھنا چاہتے اور اُس کے ساتھ رفاقت رکھنا چاہتے ہیں تو چھوٹی لومڑیوں سے خبردار رہیں جو تاکستان کے نرم نرم پودوں کو خراب کرتی ہیں۔ خداوند یسوع آپ کو دعوت دیتا ہے کہ آپ اُس کے ساتھ جا کے اُنہیں پکڑیں۔ وہ سمسون کی طرح اُنہیں بڑی آسانی سے پکڑ لے گا۔

۳۱ مئی

"... اور بادشاہ خود نہر قدرون کے پار ہوا ..." ۲۔سموئیل ۱۵: ۲۳

جب داؤد اپنے باغی بیٹے سے بھاگ رہا تھا تو وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اُس گندی نہر کے پار ہوا۔ جو آدمی خدا کے دل کے مطابق تھا وہ بھی دُکھ درد سے پاک نہ رہا

بلکہ وہ بار بار مصیبت میں مبتلا ہوا۔ وہ خدا کا مسح کیا ہوا بندہ تھا تو بھی اُسے طرح طرح کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اگر یہ بات ہے تو ہم کیوں بچیں؟ کیا ہم شکایت کریں گویا کہ ہم پر کوئی انوکھی بات گزر رہی ہے؟

بادشاہوں کے بادشاہ کے لئے بھی اِس سے آسان راستہ مقرر نہیں تھا۔ وہ بھی قدرون کے گندے نالے کے پار ہوا، جس میں یروشلیم کا گند بہہ رہا تھا۔ خدا کا ایک بھی فرزند اُس کی چھڑی سے نہیں بچا۔ ہمارے لئے یہ بڑی تسلی کی بات ہے کہ مسیح بھی ہر لحاظ سے ہماری طرح آزمایا گیا۔

آج صبح کو ہمارا قدرون کا نالا کیا ہے؟ کیا یہ کوئی بے وفا دوست ہے؟ کسی عزیز کی موت؟ کسی کی تہمت؟ آئندہ کے بارے میں خوف و ہراس؟ بادشاہ اِن سب نالوں کے پار ہوا۔ کیا بدنی درد، غربت، ایذا رسانی، حقارت؟ ہمارے بادشاہ نے ہم سے پہلے قدرون کے اِن تمام نالوں کو پار کیا۔ ''اُن کی تمام مصیبتوں میں وہ مصیبت زدہ ہوا'' (یسعیاہ ۶۳:۹)۔

ہمیں اِس خیال کو بالکل چھوڑنا چاہئے کہ جب مصیبت کا سامنا کرنا پڑے تو یہ سمجھیں کہ ہم سے کوئی انوکھا سلوک کیا جا رہا ہے۔ مقدسین کا سردار ہمارے دُکھ درد کو تجربے سے جانتا ہے۔ صیون کے تمام باشندے اُن دکھوں میں اپنے بادشاہ کی پیروی کرتے ہیں جن میں وہ خود ہم سے پہلے مبتلا ہوا۔

داؤد اپنی تمام مصیبت کے باوجود فاتح کی صورت میں یروشلیم شہر میں واپس آیا اور داؤد کا خداوند فاتح بن کر قبر سے نکلا۔ اِس لئے ہم ہمت نہ ہاریں کیونکہ آخر میں ہم بھی فاتح ہوں گے۔ گو فی الحال ہمیں گناہ اور غم کے بدبودار نالوں سے گزرنا ہے، لیکن آخر میں ہم ''خوش ہو کر نجات کے چشموں سے پانی بھریں گے'' (یسعیاہ ۱۲:۳)۔ اِس لئے اے صلیب کے علم بردار ہمت کریں، بادشاہ قدرون کو پار کرنے کے بعد فاتح ہوا اور اُسی طرح ہم بھی ہوں گے۔

یکم جون

"خداوند نے موسیٰ سے کہا کیا خداوند کا ہاتھ چھوٹا ہو گیا ہے؟" گنتی ۱۱: ۲۳

اکثر موجودہ دَور کی کلیسیا کا رویہ ایسا ہے گویا کہ خدا کا ہاتھ چھوٹا ہو گیا ہو۔ بے شک وہ مانتی ہے کہ کسی وقت خدا کا ہاتھ اِتنا زور آور تھا کہ اُس نے پطرس رسول کے ایک ہی وعظ کے وسیلے سے تین ہزار لوگوں کو نجات بخشی۔ اُسے یہ یقین بھی ہے کہ قدیم زمانے میں انجیل کے غیر تعلیم یافتہ مبشر خدا کی قدرت سے سقراط کے پیروکاروں کا مقابلہ کر سکے اور غیر اقوام کے معبودوں کو مغلوب کرنے کے قابل بنے۔ اب تک کلیسیا اِن تمام باتوں پر ایمان رکھتی ہے۔ لیکن اُس کے اقوال اور اعمال سے یوں لگتا ہے کہ اِنجیل کی قدرت زائل ہو گئی ہے اور خدا کے روح نے کلیسیا کو بالکل چھوڑ دیا ہے۔

ابتدائی دنوں میں کلیسیا اپنے مبشروں کو دنیا کی انتہا تک بھیجا کرتی تھی۔ ایمان کے سوا اُن کے پاس کوئی اَور چیز نہیں تھی۔ بس اُن کا اُسی پر پورا اعتماد تھا جس نے اُنہیں بھیجا کہ وہ اُن کی ضرورتیں پوری کرے گا۔ اُنہوں نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھی اور ایسا کرتے ہوئے بہتوں کو مسیح کے قدموں میں لائے۔ اُن دنوں میں معلومہ دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہ تھا جہاں خداوند مسیح کے نام کا پرچار نہ کیا گیا ہو۔

لیکن ہم جو کہ ایمان کے اُن سورماؤں کی بگڑی ہوئی اَولاد ہیں اب ہم مسح کئے ہوئے خادم ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ اِنجیل کی قدرت پر پورا اعتماد رکھتے ہوئے اِس کا پرچار کریں، یہ یقین رکھتے ہوئے کہ پاک روح ہمارے پیغام کی تصدیق کرے گا۔ بے شمار مسیحیوں کے شکوک، خدشات، جسمانی تدابیر اور انسانی حکمت کے منصوبے میرے اِس یقین کی تصدیق کرتے ہیں کہ موجودہ دَور کی کلیسیا کا خیال ہے کہ خدا کا ہاتھ چھوٹا ہو گیا ہے۔

اے صیون! اپنے لشکر کی گنتی چھوڑ دے کیونکہ تیرا اپنا زور تیری کمزوری ہے۔ اپنے وسائل کی کثرت تیری غربت کا باعث بنی اور تیری غربت تیری دولت ہے۔ اپنے خادمِ دین

کی تعلیم اور فصاحت و بلاغت پر تکیہ نہ کر۔ خدا کے وعدوں پر بھروسا کرتے ہوئے نکلو۔ آزما کر دیکھو کہ وہ اپنے وعدے پر پورا اُترتا ہے کہ نہیں۔

۲ جون

"جو کچھ تم دعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تم کو مل گیا اور وہ تم کو مل جائے گا۔" مرقس ۱۱:۲۴

اے خداوند، تُو نے ہمیں ایک نہایت موثر ہتھیار بخشا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں وہ زنگ آلودہ ہو گیا ہے۔ ہم نے یہ بڑی قوت بغیر استعمال کئے پڑی رہنے دی۔ کیا کوئی اپنے بدن کا قصوروار نہیں ٹھہرے گا اگر اُسے آنکھیں دی گئی ہوں، لیکن وہ اُنہیں کھولنے سے انکار کرے؟ یا ہاتھ دیئے گئے ہوں، لیکن وہ اُنہیں اُٹھانے کو راضی نہ ہو؟ پھر ہمارا کیا حال ہو گا جنہیں خدا نے دعا کا ہتھیار دے کر بڑی قوت سے نوازا ہے اور ہم اِسے پورے طور پر استعمال نہیں کرتے؟ اے خدا تُو نے سورج کو روشنی بخشی تو وہ زمین کو روشن کرتا ہے۔ تُو نے ستاروں کو ٹمٹماتی روشنی سے آراستہ کیا ہے اور وہ جگمگاتے رہتے ہیں۔ تُو نے آندھی کو زور بخشا اور وہ چلتی ہے۔ لیکن اپنے فرزندوں کو تُو نے اِن سے کہیں شاندار نعمت دی ہے، لیکن وہ اُسے استعمال نہیں کرتے۔ وہ تقریباً بھول ہی گئے ہیں کہ تُو نے اُنہیں ایک عجیب و غریب قوت سے نوازا ہے جسے وہ بہت کم بروئے کار لاتے ہیں حالانکہ وہ اِس قوت کی معرفت ہزاروں کے لئے برکت کا باعث بن سکتے ہیں۔

رومی قیصر قسطنطین نے دیکھا کہ اُس سے پہلے کے بادشاہ سکوں پر کھڑی صورت میں نظر آتے تھے۔ اُس نے فیصلہ کیا کہ میرے دَور کے سکوں پر مجھے گھٹنے ٹیکے ہوئے دکھایا جائے کیونکہ اُس نے محسوس کیا کہ اِسی حالت میں وہ فتح یاب ہوا۔ اگر ہم کبھی گھٹنے ٹیکنے کی حالت میں نظر نہ آئیں تو ہم کبھی فتح کا مزہ نہیں چکھیں گے۔ ہماری شکست کا سبب محض ہماری دعا کرنے سے غفلت ہے۔

اپنے خدا کے پاس واپس آ جائیں۔ اُس کے حضور اِقرار کریں کہ گو آپ مسلح تھے، ہاتھ میں تیر کمان تھا، تو بھی آپ دشمن کا مقابلہ کرنے سے قاصر رہے۔ خدا کے حضور اپنی

ناکامی کا اِقرار کریں۔ اگر کوئی جان نجات نہ پائے تو اِس لئے نہیں کہ خدا بچانے کی قدرت نہیں رکھتا بلکہ اِس لئے کہ تم نے کبھی جننے کے سے درد کے ساتھ گناہ گاروں کی نجات کے لئے دعا نہیں کی۔

۳ جون

"جو نجات پاتے تھے اُن کو خداوند ہر روز اُن میں ملا دیتا تھا" اعمال ۲: ۴۷

اُس دَور کے مسیحیوں نے اکیلے ہی آسمان کی طرف جانے کی کوشش نہ کی۔ جن لوگوں کا اُوپر کی آیت میں ذکر ہے وہ فوراً یروشلیم کی کلیسیا میں شامل ہوئے۔ بے شک اگر وہ نکتہ چینی کرنا چاہتے تو اُنہیں کلیسیا میں ضرور کوئی نقص نظر آ جاتا۔ لیکن یہ نومرید محسوس کرتے تھے کہ یروشلیم کے یہ ایماندار خدا کی کلیسیا ہیں۔ اِس لئے وہ اُن سے مل گئے۔ اگر آپ ایک کامل کلیسیا کی تلاش میں ہیں تو آسمان پر جانے تک انتظار کرنا پڑے گا۔ کامل جماعت تو وہیں ملے گی۔ لیکن بالفرض اگر آپ کو زمین پر ایک کامل کلیسیا مل جاتی ہے تو آپ کو اُس میں شامل ہونے کا موقع نہیں ملے گا کیونکہ آپ خود کامل نہیں ہیں۔ ایسے ایماندار ڈھونڈیں جن کا طرزِ زندگی زیادہ سے زیادہ پاک نوشتوں کے قریب ہے اور جو عقیدے اور پاک رُسوم کے سلسلے میں حق پر قائم ہیں۔ ایسی کلیسیا تلاش کریں جو نئے عہدنامے کی کلیسیا کے زیادہ قریب ہے۔ ایسے مسیحیوں سے مل کر آپ کو برکت ملے گی۔ اگر آپ آقا کو پیار کرتے ہیں تو اُس کے پیروکاروں کو بھی پیار کریں۔ اگر آپ بادشاہ سے محبت رکھتے ہیں تو اُس کی فوج میں بھرتی ہو جائیں۔ اُس پلٹن کے رُکن بنیں جو آپ کی دانست میں اپنے آقا کے حکم کے زیادہ پابند ہے۔

لکھا ہے کہ "خداوند ... اُن میں ملا دیتا تھا۔" افسوس کہ کئی لوگوں کے نام تو ملائے جاتے ہیں، لیکن وہ خود ایمانداروں کی کلیسیا میں شامل نہیں ہوتے۔ وہ ہماری تعداد کو تو بڑھاتے ہیں، لیکن ہماری قوت نہیں بڑھتی۔ مقامی کلیسیا ایک درخت کی مانند ہے۔ درخت میں اضافہ اُس کے تنے کے ساتھ ایک سوکھی ہوئی ٹہنی کو باندھنے سے نہیں ہوتا

بلکہ یہ اِس طرح ممکن ہے کہ ایک زندہ ٹہنی کو تنے میں پیوند کیا جائے۔ سچی کلیسیا ایک زندہ بدن ہے۔ اور صرف وہ مرد و خواتین جو خدا کے روح سے زندہ کئے گئے ہیں انگور کے حقیقی درخت میں پیوند کئے جاتے ہیں۔ جب مَیں مسیحیوں میں خودغرضی اور معاف نہ کرنے کی روح دیکھتا ہوں تو لگتا ہے کہ خدا نے اُنہیں ایمانداروں کی جماعت میں نہیں ملایا۔

۴ جون

"پطرس نے کہا اے خداوند! ہرگز نہیں کیونکہ مَیں نے کبھی کوئی حرام یا ناپاک چیز نہیں کھائی۔" اعمال ۱۰: ۱۴

ہماری پرانی انسانیت اکثر روحانی اصولوں کا مقابلہ کرتی ہے۔ یہاں پطرس کا خیال اُس کے آقا سے مختلف تھا۔ پطرس کو سیکھنا تھا کہ رسوماتی شریعت جو کئی طرح کے کھانوں سے منع کرتی ہے اب مسیحیوں پر لاگو نہیں ہوتی۔ خدا نے اُنہیں پاک صاف کیا اور جسے خدا نے پاک کیا اُسے پطرس کو ناپاک نہیں کہنا چاہئے۔ شروع میں پطرس نے اعتراض کیا۔ اِس ناتے سے آج تک کچھ مسیحی خداوند کی اِنجیل سے اتفاق کرنے کو تیار نہیں۔ پاک نوشتے واضح کرتے ہیں کہ انسان ایمان سے نجات پاتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو رسوماتی خدمت سے پوری طرح آزاد نہیں ہوئے کہتے ہیں کہ بپتسمے سے نئی زندگی ملتی ہے یا ہفتے کے دن کو ماننا چاہئے۔ ہم سب اِس خطرے میں ہیں کہ ایسی باتوں کو حد سے زیادہ اہمیت دیں جو اپنی جگہ پر ٹھیک اور فائدہ مند تو ہیں، لیکن نجات سے کوئی تعلق نہیں رکھتیں۔ جہاں خداوند مسیح نے کوئی قانون قائم نہیں کیا وہاں ہم بھی نہ کریں۔

ہمیں اُن سب لوگوں کو قبول کرنا چاہئے جنہیں مسیح نے قبول کیا ہے۔ جسے اُس نے پاک صاف کیا ہے وہ ناپاک نہیں ہے۔ جس کے لئے مسیح نے اپنی محبت کا دروازہ کھول دیا ہے اُسے رَدّ نہیں کرنا چاہئے۔

اُن کے لئے جو کسی نہ کسی صورت میں رسوماتی شریعت کے پابند ہیں، اِس تعلیم کو

قبول کرنا مشکل لگتا ہے۔ اگر اُنہیں اِس شریعت سے آزاد کئے ہوؤں کے ساتھ رفاقت رکھنے کو کہا جائے تو وہ پطرس کے ہم زبان ہو کر کہتے ہیں "ہرگز نہیں۔" افسوس کہ خدا کی بادشاہی کے پھیلانے میں بھی کئی ایماندار خود رائے ہیں۔ ہمیں اچھا نہیں لگتا کہ خدا ایسی کلیسیاؤں کی معرفت بھی لوگوں کو برکت دیتا ہے جن کے ساتھ ہماری کوئی رفاقت نہیں ہوتی۔ ہم کہتے ہیں، "بے شک خدا اُنہیں برکت بخشے، لیکن ایسے لوگوں کی معرفت نہیں جن کے ساتھ ہماری رفاقت نہیں۔" ہم اکثر نوکر کا مقام قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ ابھی تک ہم میں پطرس کی سی روح ہے اور ہم پکارتے ہیں کہ "اے خداوند! ہرگز نہیں۔"

۵ جون

"پطرس نے کہا اے خداوند! ہرگز نہیں ..." اعمال ۱۰: ۱۴

چند باتوں میں پطرس رسول حد سے زیادہ قدامت پسند تھا۔ اکثر ایمانداروں کا یہی حال ہے۔ وہ روحانی باتوں میں ایک اِنچ بھی آگے نہیں بڑھ سکتے۔ وہ ایسے کوئی کام نہیں کرنا چاہتے جو پہلے نہیں کئے، اور نہ وہ کوئی نئی بات ہی سیکھنا چاہتے ہیں۔ دیگر مسیحی وہی کچھ کرنے کو تیار ہوتے ہیں جو دوسرے لوگ کرتے ہیں۔ وہ مسیحی دستور کے مطابق چلنا چاہتے ہیں۔ مَیں ذاتی طور سے کبھی اِس قاعدے کے مطابق نہیں چلا، کیونکہ مَیں نے بہت دفعہ اِس کی ضرورت محسوس کی کہ کوئی ایسا کام کروں جسے پہلے کسی نے کبھی نہ کیا ہو۔

اچھا ہے کہ اپنی خدمت میں کبھی کوئی نیا طریقہ اختیار کریں۔ اِس لئے کہ خدمت کا نیا طریقہ زمین کے نئے خطے کی مانند نکل سکتا ہے جو پہلے سے کاشت ہونے والے کھیت کی نسبت زیادہ اور بہتر پیداوار دے سکتا ہے۔

بہت سے ایماندار مسیحی اِس خطرے میں ہیں کہ اپنی مسیحی عادات پر جم جائیں۔ کچھ لوگ مجبور ہیں کہ پرانی ڈگر پر چلتے جائیں چاہے ایسا کرتے ہوئے سو ہی جائیں۔ اِس طرح کا معمول کام کے پھیلاؤ میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے۔ نئے لوگوں تک خوش خبری پہنچانے کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔

بھائی! ذرا ملنے کو تیار ہو جائیں کیونکہ جب تک آپ قدامت پرستی کی قید سے رہائی نہ پائیں آپ جدید زمانے کے لوگوں تک اِنجیل کا پیغام موثر طریقے سے نہیں پہنچا سکتے۔ اگر آپ پرانی ڈگر پر ہی چلتے رہے تو آپ خدا کے ہاتھ میں موثر ہتھیار ثابت نہیں ہو سکتے۔ پطرس رسول کی رویا سے آپ بھی سبق سیکھیے۔

۶ جون

"...جن کو خدا نے پاک ٹھہرایا ہے تُو اُنہیں حرام نہ کہہ۔" اعمال ۱۰:۱۵

ایک مبشر پاس پڑوس کے غریبوں کو عبادت میں لاتا ہے۔ نہایت بُرے لوگ بھی آتے ہیں تاکہ اِنجیل کا پیغام سنیں۔ یہ دیکھ کر کلیسیا کے تمام افراد کو خوش ہونا چاہیئے۔ لیکن کئی دفعہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ بعض یہ دیکھ کر ٹھوکر کھاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں "اے خداوند، ہرگز نہیں۔ مَیں ایسے شخص کے پاس نہیں بیٹھنا چاہتا جو پھٹے پرانے کپڑے پہنتا ہو اور جس سے چاروں طرف بدبو پھیل رہی ہو۔" اے شریف بندے! اگر کوئی گندے کپڑے پہن کر عبادت خانے میں آئے تو آپ نہیں چاہتے کہ وہ آپ کے پاس بیٹھے، لیکن سچا ایماندار ہر اُس غلیظ گناہ گار کے بارے میں جسے خدا نجات بخشتا ہے خوشی مناتا ہے۔

ہم کبھی بھی ذات پات کو سر اُٹھانے نہ دیں۔ ہم اُن دیواروں کو کبھی کھڑا نہ کریں جنہیں ہمارے نجات دہندہ نے ڈھا دیا ہے۔ ہم کسی طرح کی تفریق کو نہ مانیں بلکہ ہر قسم کے لوگوں کی دل سے نجات چاہیں، چاہے وہ امیر ہوں یا غریب، پڑھے لکھے ہوں یا اَن پڑھ، صاف ستھرے ہوں یا گندے۔ مجھے اُن سے نفرت ہے جو دوسروں کو حقارت آمیز لفظوں سے ہی یاد کرتے ہیں۔

ایک پاسبان اپنے سامعین کو تلقین کرتا تھا کہ ایسے مبشروں سے بچیں جو غریب غربا کو خوش خبری سناتے ہیں۔ اُس نے کہا "ہمارے آس پاس کے کئی لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ اُن کو نجات مل گئی ہے حالانکہ اِس سے پہلے اُنہوں نے کبھی کسی گرجے میں شکل نہیں دکھائی۔ اِس لئے مجھے اُن کی نجات کا بالکل یقین نہیں۔ کیونکہ اگر خدا کچھ لوگوں کو بچانا

چاہے تو پہلے اُنہیں بچائے گا جو باقاعدہ چرچ جاتے ہیں۔" اِس پاسبان کا پطرس کا سا حال تھا۔ وہ گویا پکارتا تھا "اے خداوند! ہرگز نہیں۔" اگر آپ کی طبیعت میں بھی اِسی طرح کا میلان ہو تو خدا سے دعا کریں کہ وہ آپ کو اِس سے پاک صاف کرے۔

۷ جون

"پطرس نے کہا، اے خداوند! ہرگز نہیں کیونکہ مَیں نے کبھی کوئی حرام یا ناپاک چیز نہیں کھائی۔" اعمال ۱۰:۱۴

پطرس اب تک پطرس ہی تھا۔ اگر مَیں اوپر کے واقعہ سے ناواقف ہوتا اور پطرس رسول کے بارے میں وہی کچھ جانتا جس کا ذکر اِنجیلوں میں ہے اور کوئی کہتا کہ کسی رسول نے خدا کی طرف سے رویا دیکھنے کے باوجود کہا کہ "اے خداوند! ہرگز نہیں" تو مَیں فوراً جواب دیتا کہ یہ پطرس ہی ہوسکتا ہے۔

ہمارا بھی یہی حال ہے۔ توما بڑی سنجیدہ اور سوچ بچار کرنے والی طبیعت کا مالک تھا۔ خدا کا فرزند بن جانے کے باوجود وہ توما ہی تھا۔ یوحنا بچپن ہی سے لوگوں سے پیار سے پیش آتا تھا اور ساتھ ہی بڑا غیرت مند بھی تھا۔ مسیح کا شاگرد بن جانے کے بعد وہ لوگوں سے پہلے سے بھی زیادہ محبت رکھنے لگا۔ مگر حیرت ہے کہ ایک وقت اُس نے کہا، "اے خداوند، کیا تُو چاہتا ہے کہ ہم حکم دیں کہ آسمان سے آگ نازل ہو کر اُنہیں بھسم کر دے؟" (لوقا ۹:۵۴)۔

نجات پانے کے بعد بھی انسان وہی انسان ہوتا ہے۔ بے شک خدا کی نظر میں اُس کی حالت بدل جاتی ہے۔ وہ باغی گناہ گار سے تبدیل ہو کر خدا کا فرزند بن جاتا ہے مگر اُس کی شخصیت وہی رہتی ہے۔ پطرس میں بھی تبدیلی واقع ہوئی مگر وہ ابھی تک پطرس ہی رہا۔ آپ میں سے جنہوں نے تھوڑا عرصہ ہوا خداوند کو قبول کیا ہے، یہ بات ذہن میں رکھیں۔ شاید آپ کا خیال ہو کہ نجات پاتے وقت آپ نے اپنی خودی سے بالکل رہائی پا لی ہے۔ یقین جانیں ایسا نہیں ہے۔ آپ کی طبیعت کی تیزی، باطنی سستی،

ڈانواں ڈول موڈ ابھی تک موجود ہیں۔ آپ خدا کے فضل سے اِن کمزوریوں پر غالب آتے رہیں گے، تاہم آپ کو تاحیات اِن کمزوریوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ بے شک آپ بدل گئے ہیں۔ خدا نے آپ کے اندر ایک زبردست معجزہ کیا ہے۔ اُس نے آپ کو ایک نیا دل بخشا ہے۔ آپ کے لبوں کو ایک نئے گیت سے نوازا ہے۔ لیکن بدی کرنے کا میلان ختم نہیں ہوا۔ پاک روح سے معمور ہو کر حاضرین کو قائل کرنے والا زبردست وعظ کرنے کے بعد بھی پطرس پطرس ہی رہا۔ اُس کا لب و لہجہ اِس کی عکاسی کرتا ہے۔

۸ جون

"پس جو کوئی میری یہ باتیں سنتا اور اُن پر عمل کرتا ہے وہ اُس عقل مند آدمی کی مانند ٹھہرے گا جس نے چٹان پر اپنا گھر بنایا۔" متی ۷: ۲۴

آزمائشیں دکھاتی ہیں کہ آیا ہمارا ایمان اصلی ہے یا نقلی۔ زبردست بارش ہوئی، یہاں تک کہ خطرہ تھا کہ گھر سیلاب کی وجہ سے ڈھیر ہو جائے۔ لیکن اُس کی بنیاد چٹان پر رکھی گئی تھی، لہٰذا اُسے کوئی نقصان نہ پہنچا۔ اُس کا مالک موسلا دھار بارش کے باوجود پُراطمینان رہا۔

سیلاب آیا، لیکن چٹان اپنی جگہ سے نہ ہلی۔ زبردست آندھی چلی، لیکن گھر کا مالک نہ گھبرایا کیونکہ اُس نے اپنا گھر چٹان پر تعمیر کیا تھا۔

سچا مسیحی خداوند مسیح میں پُراطمینان ہے۔ بے شک دُکھ مصیبت کا اُسے بھی سامنا ہوتا ہے، لیکن وہ اِس کے ہوتے ہوئے بھی اپنی جگہ پر قائم ہے۔ مصیبت کے وقت اُس کا مسیح میں محفوظ ہونے کا یقین اَور بھی پختہ ہو جاتا ہے۔ اور جب آخری دہشت ناک سیلاب یعنی موت آتی ہے تو اِس عقل مند معمار کے ایمان کو ٹھیس نہیں پہنچتی۔ وہ یسوع کے نجات بخش کام میں آرام پاتا ہے۔ اُس کی نجات کی اِس ٹھوس بنیاد کو کبھی آنچ نہیں آتی۔

ذرا اُس آدمی کو دیکھیں جس نے اپنی اُمید ریت پر قائم کی تھی۔ وہ روزمرہ کی آزمائشوں کا مشکل سے سامنا کر سکا۔ جب ایذا رسانی آئی تو اُس نے ستانے والوں

کے ساتھ سمجھوتا کر لیا۔ لیکن اُسے پہلے کی نسبت زیادہ سنگین آزمائشوں کا سامنا ہوا۔

عزیز دوست، اگر آپ اِس اہم معاملے میں غلطی پر ہیں تو خدا آپ کو توفیق دے کہ آپ اب ہی پہچان لیں کہ صحیح راستہ کون سا ہے۔ کاش آپ کی دعا یہ ہو کہ "اے خداوند، اگر اب تک میرے ایمان کی بنیاد ناپائیدار ہے تو میری مدد کر کہ اپنا ایمان تیری نجات کی چٹان پر رکھوں!" نجات پائے بغیر اِس دنیائے فانی کو چھوڑنا کتنی ہولناک بات ہو گی!

۹ جون

"جس طرح اُس اُمت میں جھوٹے نبی بھی تھے اُسی طرح تم میں بھی جھوٹے اُستاد ہوں گے..." ۲۔پطرس ۲:۱

یہاں جھوٹی باتوں سے خبردار کیا گیا ہے۔ کئی دفعہ اخباروں میں غلط دعوے کرنے والوں سے خبردار کیا جاتا ہے۔ اچھا ہے کہ ایسی باتیں پڑھ کر قاری ہوشیار رہے۔ اِنجیل کے پیغام کو غلط انداز میں پیش کرنے والوں سے بچے رہیں۔ اُس غلط تعلیم سے بچیں جو مسیح کی جگہ کسی اَور کی خوش خبری سنائے، خواہ وہ کتنا ہی اچھا انسان کیوں نہ ہو۔

غلط قسم کی حکمت سے بچے رہیں، جس نے اکثر سائنس کا لبادہ اوڑھا ہوتا ہے۔ روحانی معاملوں میں سائنس اور دنیاوی علم سے مرعوب نہ ہوں۔ جو کچھ آج مسلمہ سائنسی حقیقت لگتی ہے، عین ممکن ہے کہ کل ہی سائنس کی کوئی نئی ایجاد اُسے غلط قرار دے دے، بلکہ خطرہ ہے کہ پرسوں کل کے سائنسی مفروضے جھٹلائے جائیں۔ بے شک ہمیں سچی سائنس کو حقیر نہیں جاننا چاہئے بلکہ جتنا علم حاصل کر سکیں کریں، لیکن ایمان کے سلسلے میں ہم سائنس کو حرفِ آخر نہیں سمجھتے۔

جعلی دین داری سے بچے رہیں جس نے دشمن کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہوں۔ جو اپنی باطنی گناہ آلودگی کو بھول گئی ہو۔ جو گناہ کے کسی طرح کے اقرار کی ضرورت محسوس نہیں کرتی۔ جو اپنی نجات کی فکر کرنے کو غیر ضروری سمجھتی ہے۔

خطرہ ہے کہ ہم اِس غلط فہمی میں مبتلا ہو جائیں کہ ہم روحانی طور سے دولت مند ہیں، حالانکہ پرلے درجے کے کنگال ہوں۔ خطرہ ہے کہ نقلی دین داری کی بنا پر ہمیں بہت روحانی سمجھا جائے جبکہ اندر ہی اندر ہم سراسر جسمانی ہوں۔ کاش خدا کا پاک روح ہمیں اصلی اور نقلی میں امتیاز کرنا سکھائے!

۱۰ جون

"ایمان ہی سے موسیٰ کے ماں باپ نے اُس کے پیدا ہونے کے بعد تین مہینے تک اُس کو چھپائے رکھا کیونکہ اُنہوں نے دیکھا کہ بچہ خوبصورت ہے۔" عبرانیوں ۱۱:۲۳

موسیٰ کی ماں نے اپنے بیٹے کو چھپا لیا۔ اگر وہ اور اُس کا خاوند یہاں ہوتے تو وہ اُن دنوں کی بہت سی باتیں سناتے۔ شاید وہ جاسوسی کرنے والے پڑوسیوں کا ذکر کرتے اور بیان کرتے کہ وہ کتنے ڈرتے تھے کہ اُن کے باقی بچے کھیلتے کھیلتے کہیں اپنے چھوٹے بھائی کا ذکر نہ کر دیں۔ ماں کو روز اپنے بچے کو نئے نئے طریقوں سے چھپانا پڑتا تھا۔ اُسے متواتر اپنے ذہن پر زور دینا پڑتا کہ چھپانے کی کوئی نئی جگہ تلاش کرے۔ کئی لوگ اِس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ اگر ایمان ہو تو حکمت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ ایمان انسان کو حکمت بخشتا ہے۔ یہ سچے ایمان کا خاصہ ہے کہ وہ تقدیس شدہ حکمت بخشتا ہے۔ ایمان کا یہ مطلب ہے کہ اپنی منصوبہ بندیوں میں خدا کو اوّل درجہ دے کر اپنی عقلِ سلیم کو بروئے کار لائیں۔ ایمان کا مطلب یہ نہیں کہ اپنا ہاتھ اُبلتے پانی میں ڈالیں، یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ نہیں جلے گا۔ صحت مند ایمان یہ ہے کہ خدا پر بھروسا رکھتے ہوئے وہ قدم اُٹھائیں جو ہماری دانست میں اچھا ہے۔ ہم خدا کو پوری کائنات پر قادر سمجھیں۔ اِن معنوں میں ایمان واقعی حکمت ہے۔

ماں کی خواہش ہوتی ہے کہ خدا اُس کے لختِ جگر کی حفاظت کرے، لیکن وہ جانتی ہے کہ بچے کی حفاظت کرنے میں وہ مجھے استعمال کرنا چاہتا ہے، اِس لئے وہ اُسے چھپا لیتی ہے۔

کئی لوگ سمجھتے ہیں کہ والدین کا ایمان کچھ کمزور تھا کیونکہ جب اُنہوں نے بچے کو ٹوکری میں لٹا کر دریا کے کنارے رکھ دیا تو بڑے خطرے میں ڈالا۔ مجھے ایسا نہیں لگتا۔ ایمان سے اُنہوں نے وہی کچھ کیا جو اُن سے ہو سکا۔ اگر خدا نے نہیں کہا کہ اُن کا عمل ایمان کی کمزوری کا نشان تھا تو ہم کون ہیں کہ کمزوری کا فتویٰ دیں؟

۱۱ جون

"وہ ... جڑ نہیں رکھتے..." لوقا ۸: ۱۳

عزیز دوست، اِن الفاظ کی روشنی میں اپنے آپ کو پرکھیں۔ آپ نے خدا کے کلام کو خوشی سے قبول کر لیا۔ آپ اِس سے خوب متاثر ہوئے۔ اِس نے آپ کے دل کو جوش دلایا۔ لیکن یاد رکھئے کہ کلامِ مقدس کو سننا ایک بات ہے، لیکن خداوند یسوعؑ کو اپنے دل کی گہرائیوں میں قبول کرنا اَور بات ہے۔ عین ممکن ہے کہ ہمارے جذبات اوپری طور سے جوش میں آئیں، لیکن ہمارا دل سخت ہی رہے۔ اکثر اوقات جوشیلے جذبات چند روزہ ہی ہوتے ہیں۔

اِس تمثیل میں بیج پتھریلی زمین میں گرا۔ پتھروں پر صرف تھوڑی سی مٹی پڑی تھی۔ جب بیج بڑھنے لگا تو پتھروں نے جڑوں کو گہرائی میں جانے سے روک لیا۔ چونکہ جڑوں کو گہری زمین سے نمی نہ ملی اِس لئے پودا جلد ہی مرجھا گیا۔

کیا میری یہی حالت ہے؟ مَیں نے اُوپری جسمانی جوش تو بہت دکھایا، لیکن کیا میرا باطنی انسان مرجھایا ہوا ہے؟ صحت مند پودا بیک وقت اوپر اور نیچے کی طرف بڑھتا ہے۔ کیا مَیں نے اپنی جڑیں مسیح کی وفاداری اور محبت میں خوب اُتار دی ہیں؟ اگر میرا دل سخت اور بنجر ہے تو اچھا بیج شاید اُگ تو جائے، لیکن بعد میں پتھریلے اور سخت دل میں جو پاکیزگی سے محروم ہے ہرا بھرا نہیں ہو سکے گا۔ خدا مجھے یوناہ کی کدو کی بیل جیسی دین داری سے بچائے رکھے جو ایک ہی دن میں سوکھ گئی۔

مسیح کی پیروی کی قیمت ادا کرنے کے لئے تیار رہوں۔ خدا کا پاک روح مجھے

روز بروز تقویت بخشے۔ پھر ہی میری روحانی زندگی تپتی جائے گی۔ لیکن اگر میرا دل پرانی طبیعت کے مطابق سخت ہی رہے گا تو آزمائش کی شدید گرمی میری دین داری کو سکھا دے گی۔

اے آسمانی باغبان، پہلے میرے دل پر خوب ہل چلا۔ پھر اِس میں اپنا بیج بو دے اور مجھے توفیق بخش کہ تیرے لئے کثرت سے پھل لاؤں۔

۱۲ جون

"جب خداوند اُوپر کی چوکھٹ اور دروازے کے دونوں بازوؤں پر خون دیکھے گا تو وہ اُس دروازے کو چھوڑ جائے گا اور ہلاک کرنے والے کو تم کو مارنے کے لئے گھر کے اندر آنے نہ دے گا۔" خروج ۱۲:۲۳

اگر آپ فسح کی رات کو مصر کے جشن کے علاقے کے کسی شہر سے گزرتے تو آپ کو ایک خاص نشان سے معلوم ہوتا کہ کس گھر میں اسرائیلی رہتے ہیں اور کس میں مصری۔ اِس کی ضرورت نہ ہوتی کہ دروازے کے قریب جا کر پتہ کرتے کہ گھر کے رہنے والے عبرانی زبان بولتے ہیں یا مصری۔ نہ انتظار کرنا پڑتا کہ کوئی گھر سے نکلے تاکہ اُس کی پوشاک سے پتہ چلے کہ مصری ہے یا عبرانی۔ بس یہی ایک نشان کافی ہوتا کہ اسرائیلیوں کی چوکھٹوں پر خون کا نشان ہے جب کہ مصریوں کے دروازوں پر نہیں ہے۔

یاد رکھئے آج اِسی نشان سے خدا کے فرزند پہچانے جاتے ہیں۔ حقیقت میں انسانی نسل صرف دو جماعتوں پر مشتمل ہے۔ ایک طرف خدا کی کلیسیا ہے اور دوسری طرف باقی دنیا ہے۔ وہ جو مسیح کے خون کے باعث صادق ٹھہرائے گئے اور وہ جن پر اب تک اُن کے گناہوں کے باعث خدا کا غضب منڈلا رہا ہے۔ ہر سچے اسرائیلی کا بے خطا نشان یہ تھا کہ وہ "چھڑکاؤ کے اُس خون کے پاس آئے... جو ہابل کے خون کی نسبت بہتر باتیں کہتا ہے" (عبرانیوں ۱۲:۲۴)۔ جو خداوند مسیح اور گناہوں کے لئے اُس کی کامل قربانی پر ایمان رکھتا ہے اُس کو نجات مل گئی ہے۔ جو اُس پر ایمان نہیں لاتا وہ اپنے گناہوں میں مرے گا۔ سچا ایماندار مسیح کی اُس قربانی پر تکیہ کرتا ہے جو ایک ہی دفعہ گناہوں کی خاطر ادا

کی گئی ہے۔ یہی اُس کے اطمینان، تسلی اور اُمید کی بنیاد ہے۔ جو اِس کفارہ بخش خون کا سہارا نہیں لیتا اُس نے اِنجیل کی خوش خبری کو رد کر دیا ہے اور وہ نتیجے میں اپنے گناہوں کی سزا بھگتے گا۔

برے کا خون نہ صرف امتیاز کا نشان تھا بلکہ یہ نجات بخش بھی تھا۔ کس نے موت کے فرشتے کو کسی گھر میں داخل ہونے سے روکا؟ صرف چوکھٹ کے خون نے۔ برے کو ذبح کر کے اُنہوں نے اپنے گھر کی چوکھٹ پر اُس کا خون لگایا۔ اِس سبب سے وہ محفوظ تھے۔

مصریوں کی نسبت بنی اسرائیل نہ زیادہ دولت مند تھے، نہ زیادہ ہوشیار، نہ زیادہ مضبوط۔ فرق یہ تھا کہ اُنہیں خون کے باعث مخلصی ملی تھی۔ اِس لئے وہ زندہ بچے جبکہ دیگر موت کا لقمہ ہو گئے۔

۱۳ جون

"پر تم نے میری بات نہیں مانی۔ تم نے کیوں ایسا کیا؟... جب خداوند کے فرشتہ نے سب بنی اسرائیل سے یہ باتیں کہیں تو وہ چلا چلا کر رونے لگے" قضاۃ ۲:۲۔۵

کتنا سنجیدہ معاملہ ہے! سب نے کان لگا کر سنا۔ حاضرین میں سے کوئی بھی پراگندہ خیال نہ تھا۔ کوئی بھی یہ سخت اور سنجیدہ الفاظ نہ بھلا سکا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ سب نے خدا کی تاکید کو دل کی تختی پر لکھ لیا ہے۔ وہاں وہ بڑی پریشانی کی حالت میں خداوند کے حضور کھڑے تھے جب فرشتہ اپنا سنجیدہ پیغام اُنہیں سنا رہا تھا۔

اِن اسرائیلیوں نے خدا کی تنبیہ کو سنا اور اُس کی سچائی کو قبول کیا۔ اُنہوں نے پیغام کو بڑے غور سے سنا۔ ہر کوئی کہتا "ہیلیلو یاہ! اِس وعظ نے بڑا کام کیا ہے۔" پوری جماعت میں ایک بھی نہ تھا جو ہنستا، کوئی نہ تھا جو بے پروا لگتا، کسی نے پیغام کو ٹھٹھوں میں نہیں اڑایا بلکہ سب کے سب "چلا چلا کر رونے لگے۔" اُن کا دل بھر آیا۔ وہ نہایت غمگین ہو گئے۔ اُنہوں نے چلا کر اور آنسو بہا کر اپنے غم کا اِظہار کیا۔

اِن لوگوں نے اپنے ایمان کا اقرار بھی کیا۔ فرشتے کے چلے جانے کے بعد اُنہوں

نے خداوند کے حضور قربانی چڑھائی۔ اُنہوں نے خداوند کے بندے ہونے کا اقرار کیا اور اپنے گناہوں کی معافی کی خاطر شریعت کی مقرر کردہ قربانی چڑھائی۔ سب نے تائب دل سے خدا کے نام کو جلال دیا۔

عزیز دوست! جب کسی کا خدا کی شریعت سے آمنا سامنا ہوتا ہے تو ہم اِسی طرح کے ردِعمل کی اُمید کرتے ہیں۔ جب کسی پر اُس کا گناہ ظاہر کیا جائے تو کیا رونا نہیں چاہئے؟ ہر آنسو سے اُمید کی کرن نظر آتی ہے۔ کاش لوگ اپنے گناہ کو پہچان کر رونے لگ جائیں! مَیں حیران ہوں کہ ایماندار کس طرح آنسو بہائے بغیر اپنی بائبل پڑھ سکتے ہیں۔ تعجب کی یہ بات نہیں کہ لوگ چلا چلا کر رونے لگے، بلکہ تعجب کی بات یہ ہے کہ جہاں کہیں خدا کی شریعت سنائی جاتی ہے وہاں اکثر رونے دھونے کا نام و نشان تک نہیں ہوتا۔

۱۴ جون

"جب خداوند کے فرشتے نے سب بنی اسرائیل سے یہ باتیں کہیں تو وہ چلا چلا کر رونے لگے۔" قضاۃ ۲:۴

اب مَیں آپ کو دوسرا پہلو دکھانا چاہتا ہوں۔ آپ دیکھیں گے کہ اُن کے آنسو مستقل تبدیلی کا ثبوت نہیں تھے۔ یہ لوگ فرشتے کے وعظ کے سبب سے رونے لگے۔ ہم اُن کے آنسوؤں سے فریب نہ کھائیں۔ عین ممکن ہے کہ مَیں فرشتے کے سامنے سے نہ ہلتا۔ کچھ واعظین اِتنی قائلیت اور زورِ کلام سے وعظ کرتے ہیں کہ تمام حاضرین کے دل متاثر ہوتے ہیں۔ اُن کی شخصیت اِتنی زور دار اور اُن کا پیغام اِتنا سنجیدہ ہوتا ہے کہ قدرتی بات ہے کہ سامعین کے دل ہل جائیں۔ لیکن ایک فانی سبب کوئی غیر فانی تبدیلی پیدا نہیں کر سکتا۔ "تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے۔" "نہ خون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ انسان کے ارادے سے بلکہ خدا سے" (یوحنا ۳: ۷ ، ۱: ۱۳)۔ بے شک ممکن ہے کہ آپ ایک قابل واعظ کی معرفت برکت پائیں، لیکن اگر آپ بولنے والے پر تھوڑا سا بھی تکیہ کریں تو آپ نقصان اُٹھائیں گے۔

دوسرے، مجھے لگتا ہے کہ یہ لوگ اِس وجہ سے جلد رونے لگے کہ یہ قدرتی طور سے نرم طبیعت کے مالک تھے۔ مجھے مضبوط مرد پسند ہیں جو دل ہی دل میں بڑا غم کرتے ہیں، لیکن ظاہری آنسو کم بہاتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں سے واقف ہوں جو نہایت نرم دل ہیں، لیکن جب اُن کا اپنا کوئی معاملہ ہو تو مشکل ہی سے کوئی آنسو بہاتے ہیں۔ وہ زار زار رونے والوں کی نسبت اندر ہی اندر کہیں زیادہ غم کھاتے ہیں۔ کئی لوگوں کے جذبات قدرتی طور پر بڑی آسانی سے اچھالے جا سکتے ہیں۔ لیکن اُن کے یہی جذبات اُنہیں روحانی حقائق کو قبول کرنے سے روکتے ہیں۔ خطرہ ہے کہ دل کا جلدی سے متاثر ہونا شخصیت کی کمزوری کے سوا اَور کچھ نہ ہو۔ ایک چھٹانک ایمان کئی من آنسوؤں سے بہتر ہے۔

۱۵ جون

"جب خداوند کے فرشتے نے سب بنی اسرائیل سے یہ باتیں کہیں تو وہ چلا چلا کر رونے لگے۔" قضاۃ ۲:۴

یہ اسرائیلی اس لئے نہیں رو رہے تھے کہ اُنہوں نے گناہ کیا تھا بلکہ اِس لئے کہ خدا [illegible] وہ کنعانیوں کو اُن کے سامنے سے دفع نہیں کرے گا۔ ہر قاتل پھانسی کے تختے پر تائب ہو جاتا ہے۔ اُسے اِس بات کا افسوس ہوتا ہے کہ وہ پکڑا گیا ہے، نہ کہ اِس کا کہ اُس نے کسی کو جان سے مار دیا ہے۔ ہمیں خدا کے غضب سے گھبرانے اور دل کے ٹوٹنے میں امتیاز کرنا چاہئے جو کہ خدا کے ہمیں چھونے سے واقع ہوتا ہے اور جس کے نتیجے میں ہم بدل جاتے ہیں۔ پہلی قسم کے لوگ اپنے سطحی جذبات سے فریب کھاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم سچ مچ تائب ہیں، لیکن حقیقت میں وہ محض ڈرپوک ہوتے ہیں جو بے فائدہ اور عارضی باتوں سے متاثر ہوتے ہیں۔

اِن اسرائیلیوں کی زندگی اُن کے رونے سے نہ بدلی، ورنہ وہ پکار اُٹھتے کہ "آؤ بھائیو، تلواریں لے کر ہم حویوں اور حتیوں پر چڑھائی کریں، اُن کی قربان گاہیں ڈھا دیں

اور اُن کی بیسرتوں کو توڑ ڈالیں۔'' نہیں، اُنہوں نے ایسا نہ کیا بلکہ اپنی تلوار کو میان میں رہنے دیا اور پھر وہ اُن قوموں کے ساتھ جن پر خدا کا غضب تھا عہد باندھنے لگے۔

مَیں نے کسی کو کہتے سنا کہ ''شراب کا غلام ہونا نہایت افسوس ناک بات ہے۔ کاش مَیں اُسے کبھی نہ چکھتا!'' لیکن اگلے ہی دن وہ پھر نشے میں دُھت تھا۔ اگر آپ کو اپنے گناہ پر افسوس ہے تو اِسے فوراً سامنے سے ہٹائیں۔ دل کی سچی توبہ کے ٹھوس عملی نتائج ہوتے ہیں۔ جب کوئی واقعی خدا کی طرف رجوع ہوتا ہے تو وہ گناہ سے منہ موڑ لیتا ہے۔ جب کسی شخص کی زندگی سے شیطان نکل جاتا ہے تو وہ شخص اپنے آپ کو ہر طرح کی گندگی سے پاک صاف کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ نجات جذبات کی معرفت نہیں بلکہ ایمان کی معرفت ملتی ہے۔ نجات آنسو بہانے سے نہیں بلکہ مسیح پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے۔ ''اپنے کپڑوں کو نہیں بلکہ دلوں کو چاک کرکے خداوند اپنے خدا کی طرف متوجہ ہو'' (یوایل ۲: ۱۳)۔

۱۶ جون

''اے زربابل، حوصلہ رکھ خداوند فرماتا ہے اور اے سردار کاہن یشوع بن یہوصدق حوصلہ رکھ اور اے ملک کے سب لوگو حوصلہ رکھو خداوند فرماتا ہے اور کام کرو۔'' حجی ۲: ۴

اچھی باتوں کے بارے میں حوصلہ شکنی خود رَو گھاس کی مانند ہے جو بڑی تیزی سے پھیلتی ہے۔ ہمارے ہاتھ بڑی جلدی سے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ بعض اوقات ایک لفظ ہی کافی ہوتا ہے۔ جب ہم اُن بڑے بڑے کاموں کو یاد کرتے ہیں جو خدا ہماری معرفت کرنا چاہتا ہے اور اپنی کمزوری پر نظر کرتے ہیں تو ہم ہمت ہار جاتے ہیں۔ جب حجی کے دنوں میں لوگوں نے سلیمان کی ہیکل کو یاد کرکے اُس چھوٹے سے رقبے پر نظر کی جسے اُنہوں نے اب خدا کے گھر کے لئے مخصوص کیا تھا اور اُن معمولی پتھروں پر نظر کی جن سے وہ بنیاد تعمیر کرنے والے تھے تو اُنہیں شرم آئی اور افسوس ہوا۔

عزیز قاری، کیا آپ کو کبھی خیال آیا کہ جو کچھ آپ خدا کے لئے کر سکتے ہیں وہ

نہایت تھوڑا ہے، کہ آپ اُس کے بالکل لائق نہیں جس نے ہم سے محبت رکھ کے اپنے آپ کو ہمارے لئے قربان کر دیا؟ ہمارا جٹاماسی کا عطردان نہایت چھوٹا ہے۔ ہمارے ذہن میں کبھی یہ خیال نہیں آتا کہ اپنے عطردان کو توڑ کر خداوند کی نذر کریں بلکہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے عطردان نہایت چھوٹے ہیں اور کہ ہمارا عطر ہمارے اُستاد کے لائق نہیں۔ جب ہم نے جی بھر کر اپنے خداوند کے جلال کا بیان کیا تو محسوس کیا کہ اُس کے جلال کا بیان کرتے وقت انسانی الفاظ جواب دے جاتے ہیں۔ اِس احساس کے باعث ہم پست ہمت ہوئے اور شیطان اِس بات میں کامیاب ہوا کہ ہم نے اِس سے غلط نتیجہ نکالا۔ چونکہ ہم سے زیادہ نہ ہو سکا اِس لئے ہم ہوتے ہوتے اِس نوبت تک پہنچے کہ کچھ نہیں کیا۔ چونکہ جو کچھ ہم سے ہو سکا اِتنا تھوڑا تھا کہ ہم اِس خطرے میں پڑ گئے کہ جو کچھ ہم سے ہو سکتا تھا اُسے بھی کرنا چھوڑ دیا۔ ہمارا دشمن ہمارے غرور اور ہماری فروتنی دونوں کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنا جانتا ہے، وہ یا تو ہمیں ہمارے کام پر مغرور ہونے پر آمادہ کرتا ہے یا مایوس ہونے پر۔ بس اُس کا یہی مقصد ہوتا ہے کہ جس طرح بھی ہو سکے ہمیں خدا کی بادشاہی میں سرگرمِ عمل ہونے سے روکے۔

۱۷ جون

"خدا اُن کو مصر سے نکال کر لئے آ رہا ہے۔" گنتی ۲۳:۲۲

جب خدا اپنے لوگوں کے درمیان ہوتا ہے تو وہ اُن کی راہنمائی کرتا ہے۔ لٰہذا ہم خوشی سے گا سکتے ہیں کہ "وہ مجھے صداقت کی راہوں پر لے چلتا ہے" (زبور ۲۳:۳)۔ کلیسیا میں بے شک انسانی راہنما ہوتے ہیں مگر اُن کی راہنمائی بھی سب سے عظیم راہنما یعنی خدا قادرِ مطلق کے تابع ہوتی ہے۔ حقیقت میں خدا ہی ہم سب کا راہنما ہے۔

مَیں اکثر گھبراتا ہوں جب کلیسیا میں زیادہ قوانین وضع کئے جاتے ہیں۔ مجھے طرح طرح کے اندیشے ہوتے ہیں جب مقامی جماعت میں ایک، دو یا بیس لوگوں کو اِس طرح کا اختیار دیا جاتا ہے جس سے معلوم ہو کہ وہی سب کچھ ہیں۔ حتمی اختیار صرف خداوند

کے ہاتھ میں ہونا چاہیے۔ جس کلیسیا میں مسیح موجود ہوتا ہے اُس پر پاک روح کی حکمرانی ہوتی ہے۔ ایسی کلیسیا میں یگانگت ہوتی ہے، لیکن ہر ایک کو اپنی مخصوص نعمت کو بروئے کار لانے کا موقع ملتا ہے۔ وہ شور مچائے بغیر فتح یاب ہوتی ہے۔ جو حرکت انسانی حکمتِ عملی کی بجائے خدا کے اشارے پر وقوع میں آئے وہ صحیح سمت اختیار کرے گی۔

بے شک کلیسیا میں اچھے انتظامات کی ضرورت ہے، لیکن خطرہ یہ ہے کہ اِن انتظامات کی آڑ میں ہم خدا کے اختیارِ کل اور شخصی راہنمائی سے محروم رہ جائیں۔ بعض اوقات میرا دل کرتا ہے کہ زونگلی کا ہم زبان ہو کر پکاروں کہ ''تثلیث کے نام میں سب کچھ چھوڑ دو۔'' جہاں خدا حکومت کرتا ہے وہاں سب کچھ خود بخود باقاعدہ اور ترتیب سے ہوتا ہے۔ سچا ایماندار خدا کا تابع فرمان ہوتا ہے۔

کاش کہ خدا کلیسیا میں موجود ہو کر اُس کی راہنمائی کرے! اپنے پسندیدہ طریقے کے غلام نہ بنیں۔ پاک روح کو کام کرنے دیں۔ تب کلیسیا کی روحانی زندگی ایسی صورت اختیار کرے گی جو ضرورت کے مطابق ہو۔ خدا اپنی اُمت کی کبھی غلط راہنمائی نہیں کرتا۔ بس، ہمارا کام یہ ہے کہ بادل اور آگ کے ستون کے پیچھے چلیں۔ اگر وہ ہماری بیابان میں راہنمائی کرے تو وہ ہمیں وہاں بھی سیر کرے گا۔ اگر وہ ہمیں خشک سالی میں لے جائے تو وہ چٹان میں سے پانی مہیا کرے گا۔ بس اِس بات کی ضرورت ہے کہ خداوند ہمارے ساتھ ہو کر موعودہ ملک تک ہماری راہنمائی کرے۔

۱۸ جون

''جو اُس پر ایمان لائے گا ہرگز شرمندہ نہ ہوگا۔'' ۱۔پطرس ۲:۶

کیا آپ نے کبھی اُس آدمی کا ذکر سنا ہے جو ایک رات کو راہ سے بھٹک گیا؟ اُسے ایسا لگ رہا تھا کہ ایک گہرے گڑھے کے کنارے پر پہنچ گیا ہے۔ اُسے ڈر تھا کہ ابھی نیچے پتھر پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ خوف کے مارے اُس نے ایک درخت کی ڈالی کو تھام لیا۔ اُسے یقین تھا کہ گڑھے کے اوپر لٹک رہا ہوں۔ خوف کے مارے

پسینے سے شرابور وہ وہاں لٹکتا رہا۔ آخر کار اُس کی طاقت جواب دے گئی، اُس کے ہاتھ ڈھیلے پڑ گئے اور وہ گر گیا۔ جب گرا تو پتہ چلا کہ گڑھا چھوٹا ہی ہے۔ وہاں وہ نرم گھاس پر لیٹ کر صبح تک آرام کرتا رہا۔

اپنی جہالت میں بہت سے لوگوں کا یہی حال ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ اپنے گناہوں کا اقرار کریں، اپنے آپ پر تمام طرح کا بھروسا کرنا چھوڑ دیں اور اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دیں تو وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ سب کچھ چھوڑ دیں! اپنے نیک اعمال پر، اپنی دعاؤں پر، اپنے احساسات پر تکیہ کرنا چھوڑ دیں۔ سب کچھ ہاتھ سے جانے دیں۔ صرف اِسی صورت میں آپ کو نرم اور محفوظ آرام گاہ حاصل ہو گی۔ خداوند یسوع آپ کو فوراً آرام اور اطمینان بخشے گا۔ اپنے آپ پر بھروسا کرنا چھوڑ کر مسیح کی گود میں آرام پائیں۔ خوف زدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ جب ہماری جسمانی اُمیدیں مر جاتی ہیں تب ہی ہمارا ایمان جی اُٹھتا ہے۔ اپنی خودی کو مرنے دیں تاکہ آپ میں مسیح زندہ ہو جائے۔ اپنے کمزور ایمان سے اِس چٹان کا سہارا لیں!

۱۹ جون

"ہمارا ایسا سردار کاہن نہیں جو ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہو سکے بلکہ وہ سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تو بھی بے گناہ رہا۔" عبرانیوں ۴: ۱۵

یہ حقیقت کہ میرے خداوند نے میری جیسی آزمائشوں کا سامنا کیا میرے کمزور دل کے لئے بہت دفعہ بڑی تقویت کا باعث بنی ہے۔ وہ ہماری طرح آزمایا گیا اِس لئے اُسے کبھی نہ چھوڑیں۔ آپ کو ایک تاریک گھاٹی میں سے گزرنا ہے، لیکن آپ سے پہلے خداوند یسوع وہاں سے گزرا۔ آپ سخت جنگ میں مبتلا ہیں، لیکن یاد رکھیں کہ ہمارا خداوند اُسی دشمن سے لڑتا رہا۔

سکندرِ اعظم کی فوجوں کے لئے یہ بات بڑی حوصلہ افزائی کا باعث بنی رہی کہ اُن کا لیڈر خود اُن کے ساتھ چلتا تھا۔ اگر سکندر گھوڑے پر سوار ہوتا، لیکن اُس کے جوان

پیدل چلتے تو وہ جلد ہی تھک ہار کر دل چھوڑ دیتے۔ لیکن وہ ایک عام سپاہی کی طرح ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ اور جب پانی کی کمی ہوتی تو سکندرِ اعظم اُن کے ساتھ ہی پیاس کی شدت کو برداشت کرتا تھا۔ اُس نے کہا ''نہیں، مَیں اپنے لوگوں کی مصیبت میں شریک ہونا چاہتا ہوں۔'' وہ فتح پر فتح حاصل کرتے ہوئے فارس کی فوجوں کو پیچھے دھکیلتے گئے۔ اور یہ خاص طور پر اُن کے لیڈر کی جواں مردی کے سبب سے تھا۔ پہلے وہی مورچے میں کودتا، پہلے وہی دریا کو عبور کرتا، پہلے وہی دشمنوں پر دھاوا بولتا۔ نتیجے میں اِس سورمے کو دیکھ کر اُس کا ہر ایک جوان سورما بنا۔

مسیح کے پیروکاروں کا بھی یہی حال ہے۔ یسوع لشکر گاہ (چھاؤنی) میں نہیں ہوتا جب اُس کے بھائی گھمسان کی لڑائی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ وہ بادشاہ کا ارغوانی چوغہ پہن کر آرام نہیں کرتا بلکہ دشمن کا مقابلہ کرنے میں ہمارے آگے چلتا ہے۔

عزیز دوستو، ہمت باندھیں! مسیح ہمارے راستے کو جانتا ہے۔ اُس کے نقش قدم ہمارے راستے میں نظر آتے ہیں۔ وہ اُن آزمائشوں کو کبھی نہیں بھولتا جن سے وہ خود گزرا ہے۔ لہٰذا وہ ہماری موثر مدد کر سکتا ہے۔

۲۰ جون

''جس صورت میں اُس نے خود ہی آزمائش کی حالت میں دُکھ اُٹھایا تو وہ اُن کی بھی مدد کر سکتا ہے جن کی آزمائش ہوتی ہے۔'' عبرانیوں ۲: ۱۸

اکثر امیر لوگ لاتعداد غریبوں کی تنگ دستی کا تصور نہیں کر سکتے۔ وہ نہیں جانتے کہ غریب مزدور کو اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے کس طرح خون پسینہ ایک کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اِس کے برعکس ہمارا خداوند یسوع ہماری ضرورتوں اور مجبوریوں کو جانتا ہے۔ ہم سے پہلے اُس نے آزمائش اور دکھ درد کا تجربہ کیا۔ تھکاوٹ کو وہ جانتا تھا کیونکہ وہ اِسی حالت میں سوخار کے کنوئیں پر بیٹھا تھا۔ وہ غربت سے واقف تھا کیونکہ کئی دفعہ اُس کے پاس اُس آسمانی روٹی کے علاوہ کچھ نہ تھا جس سے دنیا ناواقف تھی۔ بے گھر ہونا، وہ

اِسے بھی جانتا تھا کیونکہ لومڑیوں کے بھٹ اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے ہوتے ہیں، لیکن اُس کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہ تھی (متی ۸:۲۰)۔

مسیح کے عزیز پیروکار، کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں سے آپ سے پہلے آپ کا خداوند نہ گزرا ہو، سوائے گناہ کے اڈوں کے۔ موت کے سائے کی وادی میں اُس کے خون آلودہ نقش قدم نظر آتے ہیں۔ یہاں تک کہ یردن کے گہرے پانی (موت) میں آپ کسی تنہا آدمی کے نقش قدم دیکھیں گے۔ اور جب آپ جھک کر نظر کریں تو کیلوں کے نشان نظر آئیں گے اور آپ جانیں گے کہ یہ میرے مخلصی دہندہ کے نقش قدم ہیں۔ آپ سے پہلے وہ وہاں پہنچا۔ اُس نے یردن کو عبور کرنے کا راستہ ہموار کر دیا۔ وہ قبر میں رکھا گیا تاکہ اُسے نجات پانے والوں کے لئے جنت میں بدل دے جس میں وہ اپنے پھٹے پرانے کپڑے اُتار کر ابدی آرام کا لباس پہن لیں۔

جس راستے سے بھی ہمیں گزرنا ہوگا وہاں سے ہمارا پیش رَو یسوع گزر چکا ہوگا۔ مَیں اُن سے مخاطب ہوں جو بڑے دُکھ مصیبت میں مبتلا ہیں۔ عزیز مسافر، ہمت نہ ہاریں، مسیح یسوع نے راستہ ہموار کر دیا ہے۔ اُس نے تنگ راہ کو زندگی کی شاہراہ میں بدل دیا ہے۔

۲۱ جون

"اچھا چرواہا مَیں ہوں۔ جس طرح باپ مجھے جانتا ہے اور مَیں باپ کو جانتا ہوں اِسی طرح مَیں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں اور میری بھیڑیں مجھے جانتی ہیں اور مَیں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں۔" یوحنا ۱۰:۱۴-۱۵

مَیں اِس بات کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارا اچھا چرواہا کتنے کامل طور سے اپنی بھیڑوں کو جانتا ہے۔ وہ اُن کی تعداد کو جانتا ہے۔ ایک بھی اُس سے گم نہ ہوگی۔ جب بھیڑیں پھر اُس کے پاس جمع ہوں گی تو وہ اُنہیں دوبارہ گن کر اِس نتیجے پر پہنچے گا کہ "مَیں نے ... جو تُو نے مجھے بخشا ہے اُن کی حفاظت کی۔ مَیں نے اُن کی

نگہبانی کی اور ... اُن میں سے کوئی ہلاک نہ ہوا" (یوحنا ۱۷:۱۲)۔ وہ اُن کی تعداد جانتا ہے جن کی مخلصی کے لئے اُس نے قیمت ادا کی ہے۔ وہ اُن کی طبیعت اور عمر سے واقف ہے۔ وہ ہمیں یقین دلاتا ہے کہ ہمارے سر کے بال بھی گنے ہوئے ہیں۔ خداوند یسوع اپنی کسی بھی بھیڑ سے ناواقف نہیں۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ ایک کو بھی بھولے یا نظر انداز کرے۔ وہ اپنی بھیڑوں کو اِتنی اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ کسی ایک کے بارے میں بھی غلط فہمی کا شکار نہیں ہوتا۔ وہ کمزوروں، چھوٹے دلوں، خوف زدوں اور طاقتوروں کو جانتا ہے۔ اُنہیں جانتا ہے جنہیں جلد ہی چکر آنے لگتے ہیں۔ وہ بہادروں اور بیماروں سے برابر واقف ہے۔ وہ فکرمندوں، تھکے ماندوں اور زخمیوں پر نظر رکھتا ہے۔ وہ اُنہیں بھی دیکھتا ہے جن کے پیچھے شیطان پڑا ہوا ہے، جو شیر کے جبڑوں میں ہیں، وہ سب کو جانتا ہے۔

وہ ہمارے دل کے خیالات اور احساسات کو ہم سے بہتر طور سے جانتا ہے۔ وہ ہماری آزمائشوں کو جانتا ہے۔ وہ آزمائش بھی جن کا آپ اِس وقت سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ آپ کا موجودہ دُکھ جو آپ کو تنگ کرتا ہے، وہ بھی اُس کے علم میں ہے۔ ہمارے دُکھ کے پیالے میں جو بھی ہے، وہ اُس کا قطرہ قطرہ جانتا ہے۔ آسمانی باپ اپنے بیٹے کو کامل طور سے جانتا ہے۔ اِسی طرح خداوند یسوع مسیح اپنے برگزیدوں کو کامل طور سے جانتا ہے۔

۲۲ جون

"مجھے کھینچ لے۔ ہم تیرے پیچھے دوڑیں گی۔" غزل الغزلات ۱:۴

اے خداوند، مَیں تیرے قریب جانا چاہتا ہوں، لیکن مفیبوست کی طرح مَیں دونوں پاؤں سے لنگڑا ہوں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اُڑ کر تیرے پاس آ جاؤں، لیکن میرے پَر اور بازو ٹوٹے ہوئے ہیں۔ مَیں تیرے پاس نہیں آ سکتا۔ مَیں مُردے کی طرح بالکل ناتوان پڑا ہوں۔ مجھے تیرے نرم ہاتھ کے سہارے کی ضرورت ہے۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ "مجھے ہانک دے" بلکہ یہ کہ "مجھے کھینچ لے!" مَیں یہ نہیں کہتا کہ "مجھے یہاں یا وہاں جانے پر

مجبور کر دے" بلکہ یہ کہ "اے خداوند، آ کر مجھے کھینچ لے! جب تُو مجھے کھینچے گا تو مَیں تیرے پیچھے چل سکوں گا۔"

ہمیں دوبارہ نئے سرے سے پیدا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم میں جو کہ مسیح پر ایمان لا چکے ہیں یہ معجزہ رونما ہو چکا ہے۔ ہم معافی اور راست باز ٹھہرنے کی درخواست نہیں کرتے۔ ایماندار ہوتے ہوئے ہم اِن بیش قیمت نعمتوں سے نوازے جا چکے ہیں۔ اب ہمیں فقط اِس کی ضرورت ہے کہ خدا کا پاک روح ہم میں کام کر کے ہمیں مسیح کے زیادہ قریب لے جائے۔ اِس لئے ہر کوئی خداوند سے یہی فریاد کرے کہ "مجھے کھینچ لے!" ہم مردہ نہیں ہیں۔ ہم مسیح میں بیدار اور زندہ کئے گئے ہیں۔ ہمارا دلی افسوس کہ ہم خداوند یسوع کے زیادہ قریب نہیں آ سکتے اِس حقیقت کا ثبوت ہے کہ ہم زندہ کئے جا چکے ہیں۔

ذرا دیکھئے کہ اوپر کی آیت میں کیا لکھا ہے: "مجھے کھینچ لے۔ ہم تیرے پیچھے دوڑیں گی۔" کتنی پیاری بات ہے کہ "مجھے" کا لفظ دوسرے حصے میں "ہم" میں بدل گیا ہے۔ مجھے دعا کرنی چاہئے کہ "خداوند، مجھے کھینچ لے! تیرے فرزندوں کی جماعت میں مَیں سب سے سُست طبیعت ہوں۔ اِس لئے مجھے کھینچ لے۔ ہم تیرے پیچھے دوڑیں گے۔ جب تُو مجھے کھینچے گا تو میرے تمام بہن بھائی بھی ساتھ چلیں گے۔" اے میری جان، تجھے اپنے خداوند کے پیچھے دوڑنے کی ضرورت ہے!

۲۳ جون

"قربانی میں تیری خوشنودی نہیں ورنہ مَیں دیتا۔ سوختنی قربانی سے تجھے کچھ خوشی نہیں۔ شکستہ روح خدا کی قربانی ہے۔ اے خدا تُو شکستہ اور خستہ دل کو حقیر نہ جانے گا۔"

زبور ۵۱: ۱۶-۱۷

داؤد کا دل اِتنا منور تھا کہ وہ شریعت کے رسمی اور علامتی قوانین سے آگے دیکھتا تھا۔ اُس کی ایمان کی آنکھیں گناہ کی قربانی پر جمی تھیں۔ وہ خوشی سے ہزاروں قربانیاں چڑھاتا۔ اگر اُن کے باعث اپنا گناہ مٹا سکتا تو جو مطالبہ بھی خدا اُس سے کرتا وہ اُسے

خوشی سے پورا کرتا۔ اگر ہم اپنے گناہ سے پاک صاف ہونے کے لئے کچھ کر سکتے تو سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہوتے۔ اور جب ہمیں اُس کے فضل سے گناہوں کی معافی مل گئی ہے تو ہماری شکر گزاری سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہوتی ہے۔

جب کوئی دل گناہ کے سبب سے غمگین ہو تو یہ کسی قربانی کے جانور کے خون بہانے کی نسبت خدا کو زیادہ پسند ہے۔ ''شکستہ روح'' اور ''خستہ دل'' کے الفاظ ہمارے باطن میں نہایت گہرے اور تقریباً جان لیوا درد کی نشان دہی کرتے ہیں۔ خدا کے نزدیک ایک ٹوٹی ہوئی روح اِتنی قیمتی ہے کہ وہ نہ صرف قربانی بلکہ انسان کی واحد قربانی ہے۔ عطر کی مہک صرف اُس وقت چاروں طرف پھیل جاتی ہے جب عطر دان توڑ دیا جاتا ہے۔ اِسی طرح ایک شکستہ دل خدا کے نتھنوں میں خوشبو کی حیثیت رکھتا ہے۔

جو اپنی نظر میں حقیر ہیں اُنہیں اکثر اوقات دوسرے لوگ بھی حقیر جانتے ہیں۔ لیکن خداوند انسان کی طرح نظر نہیں کرتا۔ جس چیز کو انسان حقیر جانتا ہے اُسے وہ قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور جسے انسان قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اُسے وہ حقیر جانتا ہے۔ خدا نے کبھی کسی ٹوٹے دل والے گناہ گار کو حقیر جان کر رد نہیں کیا۔ خدا محبت ہے اور ''وہ خطا کاروں کو قبول کرتا ہے''۔ وہ مینڈھے اور بکرے نہیں چاہتا بلکہ شکستہ دلوں کی آرزو رکھتا ہے۔ ہاں، ایسے دل کی وہ اسرائیل کی تمام قربانیوں سے زیادہ قدر کرتا ہے۔

۲۴ جون

''تمہیں اِس لئے نہیں ملتا کہ مانگتے نہیں۔'' یعقوب ۴:۲

مجھے لوگوں کی تنقید کرنا پسند نہیں۔ تو بھی جب کہیں جان لیوا خرابی نظر آئے وہاں آواز بلند کرنا چاہئے۔ کیا اوپر کی آیت ہماری بہت سی کلیسیاؤں کی عکاسی نہیں کرتی؟ وہ ترقی نہیں کرتیں، اُن کی تعداد نہیں بڑھتی۔ اور بہت سی خرابیوں میں سب سے بڑی یہ ہے کہ اُن کے ہاں کوئی دعائیہ عبادت نہیں ہوتی۔ بہت سی کلیسیاؤں میں دعائیہ عبادتوں کو کم اہم سمجھا جاتا ہے۔ کیا ایسی صورتِ حال برکت لا سکتی ہے؟

کئی کلیسیاؤں کی دعائیہ عبادتوں میں اِس لئے کم لوگ شریک ہوتے ہیں کہ لمبی لمبی دعائیں کی جاتی ہیں -- ایسی دعائیں جن میں ایماندار اپنے تجربات بیان کرتے ہیں۔ سنا ہے کہ ایک کلیسیا نے اِس کا یہ علاج کیا ہے کہ جب کوئی حد سے زیادہ لمبی دعا کرنے لگتا ہے تو جماعت کوئی گیت گانے لگتی ہے۔ اگر دعائیں ٹھوس اور عملی نہ ہوں تو تعجب کی بات نہیں کہ کوئی اُن میں شریک ہونا پسند نہ کرے۔ ایسی صورتِ حال پر اوپر کی آیت صادق آتی ہے: ''تمہیں اِس لئے نہیں ملتا کہ مانگتے نہیں۔''

اگر آپ کی کلیسیا کا بھی یہی حال ہے تو دعائیہ عبادت میں جان ڈالیں۔ جب ایک کلیسیا نے دعائیہ عبادت بند کرنے کا فیصلہ کیا تو ایک بہن نے اعلان کیا کہ ایسا نہیں ہوگا، کیونکہ اگر اَور کوئی نہ بھی آئے تو مَیں خود ضرور حاضر ہوں گی۔ اُس نے ایسا ہی کیا۔ جب ایک دن کسی نے مذاق سے پوچھا: ''کیا کل رات دعائیہ میٹنگ ہوئی؟'' تو اُس نے جواب دیا، ''ہاں، ضرور ہوئی۔''

''لیکن مَیں نے سنا کہ آپ اکیلی ہی موجود تھیں۔''

''نہیں'' اُس نے جواب دیا۔ ''بے شک اکیلی دیدنی شخصیت تو مَیں تھی، لیکن میرے علاوہ خدا باپ، بیٹا اور روح پاک بھی حاضر تھے۔''

تھوڑے عرصے کے بعد دیگر لوگ اُس واحد خاتون کی مستقل مزاجی کو دیکھ کر شرمسار ہوئے۔ نتیجے میں دعائیہ میٹنگ دوبارہ شروع ہوئی اور کلیسیا کی جان میں جان آ گئی۔

۲۵ جون

''جو مجھ پر ایمان لائے گا اُس کے اندر سے جیسا کہ کتابِ مقدس میں آیا ہے زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہوں گی۔'' یوحنا ۷:۳۸

اگر پاک روح کے کام پر اِس طرح پیغام دیا جائے کہ خداوند مسیح کے کام پر پردہ پڑ جائے تو یہ بڑے افسوس کی بات ہوگی۔ کچھ لوگ یہی کچھ کرتے ہیں۔ وہ لوگوں کو ایمانداروں کے باطنی تجربات سناتے رہتے ہیں جبکہ اُنہیں مسیح مصلوب کی طرف اشارہ

کرنا چاہئے۔ کیونکہ اُسی پر نظر کر کے گناہ گار کو نجات ملتی ہے۔ اِنجیل کا پیغام یہ نہیں کہ "دیکھو، یہ پاک روح ہے" بلکہ یہ کہ "دیکھو، یہ خدا کا برہ ہے!"

دوسری طرف یہ بھی غلط ہے کہ مسیح کی اِس طرح منادی کی جائے کہ پاک روح اور نئی پیدائش کو نظر انداز کیا جائے۔ یوحنا باب ۷ میں بڑی صفائی سے بتایا گیا ہے کہ انسان کو پاک روح کی معرفت نئے سرے سے پیدا ہونے کی ضرورت ہے۔ اِس میں یہ وعدہ بھی شامل ہے کہ جو بھی مسیح یسوع پر ایمان لائے نجات پائے گا۔ ہمیں اِس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ دونوں حقیقتوں پر برابر زور دیں۔ پاک روح کے کام اور مسیح کے کام کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

جب تک خداوند مسیح آسمان پر نہ چڑھا تب تک پاک روح اپنی پوری معموری کے ساتھ موجود نہ تھا۔ لیکن کیا اسرائیل کے بیابانی سفر میں پاک بروح اُن کے ساتھ تھا؟ کیا وہ پرانے عہد کے تمام مقدسین کے ساتھ نہ تھا؟ بے شک تھا۔ لیکن اُس طرح نہیں جیسے وہ اِس وقت مسیح کی کلیسیا بلکہ ہر ایک ایماندار میں سکونت کرتا ہے۔

نبیوں کے بارے میں ہم پڑھتے ہیں کہ خدا کا روح اُن پر نازل ہوا اور وہ اُن سے اور اُن کی معرفت بات کرتا تھا۔ لیکن وہ اُن میں سکونت پذیر نہ تھا۔ وہ آتا جاتا تھا۔ خداوند مسیح کے آسمان پر چڑھنے کے بعد ہی وہ زمین پر بھیجا گیا، تاکہ اپنے لوگوں میں سکونت کرے۔

۲۶ جون

"... تمہارا آسمانی باپ..." متی ۶:۲۶

خدا کے لوگ دو طرح سے خدا کے فرزند ہیں۔ اوّل، اِس طرح کہ وہ اُس کی تخلیق ہیں۔ دوم، اُس نے مسیح میں اُن کو اپنے لے پالک بیٹے بیٹیاں بنا لیا ہے۔ اِس لئے اُنہیں یہ حق حاصل ہے کہ اُسے "اے ہمارے باپ، تُو جو آسمان پر ہے" کہہ کر پکاریں۔ باپ کا لفظ کتنا پیارا ہے! اِس سے مراد اختیار ہے۔ "اگر مَیں باپ ہوں تو میری

عزت کہاں ہے؟ (ملاکی ۱: ۶) اگر تم فرزند ہو تو تمہاری تابع داری کہاں ہے؟"

لفظ باپ سے مراد اختیار سے ملا ہوا پیار ہے۔ ایسا اختیار جو بغاوت کو نہیں اُکساتا۔ ایسی فرماں برداری جو خوشی سے کی جاتی ہے۔ ضروری ہے کہ خدا کے فرزندوں کی فرماں داری کا محرک محبت ہو۔ خدا کی خدمت غلاموں کی طرح نہ کریں بلکہ اِس لئے اُس کی راہوں میں چلیں کہ یہ اُن کے باپ کی راہیں ہیں۔ "اپنے اعضا راست بازی کے ہتھیار ہونے کے لئے خدا کے حوالے کرو" (رومیوں ۶: ۱۳) کیونکہ راست بازی آپ کے باپ کی مرضی ہے۔ اور اُس کی مرضی اُس کے فرزند کی مرضی ہونی چاہئے۔

"باپ" شاہی لقب بھی ہے، لیکن یہ یہاں تک محبت میں لپٹا ہوا ہے کہ بادشاہ کے پیار بھرے چہرے پر نظر کر کے ہم اُس کے تاج اور عصا کو بھول جاتے ہیں۔ اپنے بچوں کے لئے باپ کا پیار کتنا عظیم ہے! وہ اُس کے فرزند ہیں اِس لئے وہ اُنہیں برکت دیتا ہے۔ اگر زمینی باپ اولاد کا بلاناغہ خیال کرتا ہے تو ہمارا آسمانی باپ کس طرح نہیں کرے گا! "ابا۔ اے باپ!" اِن الفاظ میں آسمان کی تمام برکتیں سموئی ہوئی ہیں۔ باپ کے لفظ میں میری تمام ضرورتوں کا جواب پنہاں ہے، تمام خواہشات کی تکمیل ہے۔ اگر مَیں اُسے "باپ" کہہ کر پکار سکوں تو میری تمام حاجتیں پوری ہوتی جائیں گی (رومیوں ۶: ۱۳)۔

۲۷ جون

"تب سارہ انکار کر گئی کہ مَیں نہیں ہنسی کیونکہ وہ ڈرتی تھی" پیدائش ۱۸: ۱۵

سارہ کی نظر میں غلط بیانی ایک خفیف سی بات تھی۔ اپنی غلطی کو چھپانے کے لئے اُس نے جھوٹ کا سہارا لیا۔ جھوٹ کے باپ (ابلیس) کے بہت سے منصوبے ہوتے ہیں جن سے وہ انسان کا نقصان کرنا چاہتا ہے۔ وہ غلط باٹ اور غلط ترازو استعمال کرتا ہے تاکہ اُنہیں ورغلائے۔ بعض دفعہ وہ وقت کے بارے میں غلط خیال پیدا کرتا ہے۔ کبھی کہتا ہے کہ خداوند کو ڈھونڈنے کا ابھی وقت نہیں، تو کبھی یہ کہ وقت گزر چکا ہے اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ وہ غلط ناپ بھی استعمال کرتا ہے۔ بڑے گناہ کو وہ چھوٹا کہتا ہے اور چھوٹے

گناہوں کے بارے میں (اگر وہ اُنہیں گناہ مان بھی لے) وہ کہتا ہے کہ یہ تو قابلِ ذکر ہی نہیں۔ یہ تو اِتنے خفیف ہیں کہ ہر صورت میں معاف ہونے کے لائق ہیں۔

خدا ترس لوگ خاص طور سے چھوٹے گناہوں سے ڈرتے تھے۔ قدیم کلیسیا کے شہید انتہائی دُکھ برداشت کرنے کو تیار تھے، لیکن سچائی اور راستی سے ایک انچ اِدھر اُدھر ہٹنے کو تیار نہ تھے۔ شاید آپ نے مارٹن اریتھوسا کے بارے میں پڑھا ہو۔ اُس نے اپنے شہر کے بت خانے کو ڈھا دیا۔ جب یولیان قیصر تخت نشین ہوا تو اُس نے حکم دیا کہ اِس بت خانے کو دوبارہ تعمیر کیا جائے۔ عوام کو سزائے موت کی دھمکی دے کر مجبور کر دیا گیا کہ اِسے دوبارہ تعمیر کر دیں۔ لیکن اریتھوسا نے اِس گناہ کے خلاف آواز اُٹھائی۔ نتیجے میں وہ قیصر کے غضب کا نشانہ بنا۔ لیکن اُسے یہ رعایت دی گئی کہ اُس کی جان بخشی جائے گی بشرطیکہ وہ بت خانے کی تعمیر کے لئے صرف چند روپے دے دے، بلکہ اِس سے بھی کم وہ بت کے سامنے صرف تھوڑا سا بخور جلا دے۔ لیکن وہ یہاں تک خدا سے ڈرتا تھا کہ ہرگز تیار نہ تھا کہ زندہ رہنے کی خاطر ایک چھوٹا سا گناہ بھی کرے۔ نتیجے میں اُس کو خنجر مارے گئے۔ پھر اُس کے زخمی جسم پر شہد لگایا گیا تاکہ بھڑیں اُس پر ٹوٹ پڑیں۔ یوں وہ جاں بحق ہو گیا۔

۲۸ جون

"ہمارے لئے لومڑیوں کو پکڑو۔ اُن لومڑی بچوں کو جو تاکستان خراب کرتے ہیں۔"

غزل الغزلات ۲: ۱۵

گناہ کے خفیف سے آغاز سے بچیں۔ گناہ کا آغاز ایسا ہوتا ہے جیسا کہ سیلاب دریا کے کنارے کو توڑ رہا ہے۔ شروع میں پانی کنارے سے صرف رِستا ہے۔ ہوتے ہوتے بند ٹوٹ جاتا ہے اور پانی کے نکلنے کا راستہ بڑھتا جاتا ہے، یہاں تک کہ پورا علاقہ غرق ہو جاتا ہے۔ چھوٹے گناہ اکثر چوروں کی طرح کام کرتے ہیں، جو کسی گھر میں گھس جانا چاہتے ہیں۔ کئی دفعہ چور ایک چھوٹے سے بچے کو ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ بچہ کھڑکی

کے ذریعے اندر جا کر دروازہ کھول دیتا ہے۔ اِسی طرح ایک محصور شہر کا دروازہ ایک بونا بھی کھول سکتا ہے، یہاں تک کہ دشمن کی پوری فوج داخل ہو کر چاروں طرف تباہی مچا دے۔ ہر طرح کے گناہ سے بچے رہیں چاہے وہ کتنا ہی خفیف کیوں نہ لگے۔ آپ نہیں دیکھ سکتے کہ اُس کے اندر کیا کیا چھپا ہے۔ وہ سو گناہوں کی ماں ہے۔

جیسا کہ اکثر چھوٹی چیزوں کا حال ہے، چھوٹے گناہوں میں بڑھنے کی زبردست قوت ہوتی ہے۔ قصور جتنا چھوٹا ہو اُتنا ہی زیادہ ہوتا رہتا ہے۔ ہاتھی کے زیادہ بچے نہیں ہوتے، اِسی لئے ہاتھیوں کی تعداد آہستہ آہستہ بڑھتی ہے۔ لیکن مچھر ایسے چھوٹے کیڑے مکوڑوں کا حال بالکل فرق ہے۔ وہ تھوڑے وقت میں ہزاروں بچے پیدا کرتے ہیں۔ چھوٹے گناہوں کی تعداد بھی اِتنی ہی تیزی سے بڑھتی ہے۔ ایک خطا ہزاروں کی ماں بن جاتی ہے۔ اور یاد رکھئے بہت سے چھوٹے گناہ مل کر اُتنا ہی نقصان کرتے ہیں جتنا کہ کوئی بڑا گناہ۔ اِن چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑوں سے محتاط رہیں۔ وہ آپ کی تباہی کا باعث بن سکتے ہیں۔ اگر شیطان آپ کو آزمائے کہ ''کوئی بات نہیں، یہ تو معمولی سا گناہ ہے'' تو اُسے جواب دیں ''اے شیطان، بے شک یہ چھوٹا گناہ میری روح کو ہلاک نہیں کرسکتا، لیکن یہ میرے اطمینان کو تباہ کر دے گا۔ تُو کہتا ہے کہ یہ تو کچھ بھی نہیں، لیکن اِس کی خاطر میرے خداوند نے صلیب پر اپنا خون بہا دیا۔''

۲۹ جون

''ایمان ہی سے موسیٰ نے بڑے ہو کر فرعون کی بیٹی کا بیٹا کہلانے سے انکار کیا۔''

عبرانیوں ۱۱: ۲۴

خدا کی اُمت میں شریک ہونے کے لئے موسیٰ کو کتنا کچھ قربان کرنا پڑا! وہ اپنی عزت سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ اُس نے ''فرعون کی بیٹی کا بیٹا کہلانے سے انکار کیا۔'' اُس نے عیش و عشرت کو لات مار دی۔ وہ ''گناہ کا چند روزہ لطف اُٹھانا'' نہیں چاہتا تھا۔ اُس نے ہر طرح کی دولت کو بھی چھوڑ دیا کیونکہ اُس نے ''مسیح کے لئے لعن طعن اُٹھانے کو مصر

کے خزانوں سے بڑی دولت جانا۔" اگر کسی کے دل میں سچا ایمان ہو تو وہ گناہ کے ساتھ سمجھوتا کرنے کی نسبت بغیر جھجکے غربت کو سینے سے لگائے گا۔

اے موسیٰ، اگر تُو خدا کی اُمت میں شریک ہونا چاہتا ہے تو تجھے سب کچھ داؤ پر لگانا ہو گا۔ ایسا کرنے کے قابل تُو صرف اِسی صورت میں ہو گا کہ تُو مسیح اور سچائی سے والہانہ محبت رکھے۔ تجھے دُکھ مصیبت کا سامنا کرنا ہو گا۔ تجھے احمق کہا جائے گا۔ جب ایک جوشیلے نومرید نے مسیح سے کہا کہ "اے اُستاد، جہاں کہیں تُو جائے گا میں تیرے پیچھے چلوں گا" تو اُسے جواب ملا، "لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے، مگر ابن آدم کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں" (متی ۸: ۱۹، ۲۰)۔ سچائی اپنے ساتھ جہیز لے کر نہیں آتی!

اِنجیل کی سچائی پر قائم رہنے کا صلہ حقارت، لعن طعن، ذلت اور غلط الزام ہی ہوتا ہے۔ جو سچائی کو سچائی کی خاطر، خدا کو خدا کی خاطر اور مسیح کو مسیح کی خاطر پیار کرنا چاہتا ہے، وہ اُن کی سنگت ڈھونڈے جو اِسی خیال کے ہوں۔ مسیح کی خدمت کرنا ہی کافی صلہ ہے۔ جو اِس سے زیادہ چاہتے ہیں وہ اپنی خودغرض راہوں پر چلتے جائیں۔ موسیٰ نے خداوند مسیح کی خاطر سب کچھ قربان کر دیا۔ وہ اِسی پر مطمئن رہا کہ خدا کی اُمت میں شریک ہو۔

۳۰ جون

"تم پہلے اُس کی بادشاہی اور اُس کی راست بازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تم کو مل جائیں گی۔" متی ۶: ۳۳

ایک عمر رسیدہ تاجر نے اپنے بیٹے سے کہا، "بیٹے، بے شک مجھے اِس بات کی خوشی ہے کہ تم دینی باتوں میں دلچسپی رکھتے ہو۔ یاد رکھو، چالیس سال تک میں نے یہ کاروبار چلایا ہے۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ پہلے کاروبار پر دھیان رکھو، پیسے کماؤ اور پھر مذہبی باتوں کا خیال کرو۔"

لیکن اُس نوجوان کی اپنی سوچ تھی۔ اُس نے جواب دیا: ''ابو، مَیں آپ کے مشوروں کے لئے شکر گزار ہوں، لیکن معاف کیجئے، اِس موقع پر مَیں آپ کے ساتھ متفق نہیں ہوں۔ پاک نوشتوں میں لکھا ہے کہ 'پہلے خدا کی بادشاہی اور اُس کی راست بازی کی تلاش کرو' اِس لئے مَیں اپنا نصب العین پیسے کمانا نہیں بنا سکتا بلکہ مجھے سب سے پہلے خدا کی خدمت کرنی ہے۔ تو بھی اُمید ہے کہ مَیں اپنے کاروبار پر بھی پورا دھیان رکھ سکوں گا۔''

یہ بیٹا اپنے باپ سے زیادہ دانا تھا۔ سچی ''دینداری سب باتوں کے لئے فائدہ مند ہے اِس لئے کہ اب کی اور آئندہ کی زندگی کا وعدہ بھی اِسی کے لئے ہے۔'' سچی دین داری کو اوّل مقام دیں۔ ہر ہفتے کو اِس طرح شروع کریں کہ پہلے دن کو خدا کے لئے مخصوص کریں۔ ہر روز کا آغاز خدا کی حضوری میں بیٹھ کر کریں۔ اپنی ازدواجی زندگی میں خدا کی برکت کے لئے دعا کرتے ہوئے قدم رکھئے۔ ایسے جیون ساتھی کے لئے دعا کریں جو خدا تعالیٰ کے خوف کے سلسلے میں آپ کے ساتھ ایک ہو۔

خدا کی بادشاہی کی پہلے تلاش کریں کیونکہ یہ اوّل مقام کے لائق ہے۔ اگر کسی وقت خدا اور دولت میں سے کسی ایک کو چننے کا سوال اُٹھے تو ایک لمحہ ضائع کئے بغیر خدا کو چن لیں۔ دین داری اور راست بازی کو تھامے رکھیں۔ مسیح کی پیروی کریں چاہے اِس کی خاطر آپ کو کوئی بھی قیمت کیوں نہ ادا کرنا پڑے۔

یکم جولائی

''... یروشلیم سے آبِ حیات جاری ہوگا ... گرمی سردی میں جاری رہے گا۔''

زکریاہ ۱۴: ۸

ابدی زندگی کی جو ندیاں یروشلیم سے جاری ہیں وہ نہ سخت گرمیوں میں خشک ہوتی ہیں، نہ اُن کا پانی سخت سردی میں جم جاتا ہے۔ اے میری جان، خداوند کی وفاداری پر خوشی منا۔ موسم بدل جاتے اور آپ بھی بدل جاتے ہیں، لیکن آپ کا خداوند ابد تک یکساں ہے۔ اُس کی محبت کی ندیاں ویسے ہی گہری اور چوڑی اور پانی سے بھری رہتی

ہیں۔ روزمرہ کی فکر اور آزمائش کی آگ مجھے اُس کے فضل کے دریا کی ٹھنڈک کی ضرورت مند بناتی ہے۔ مَیں فوراً جا کر اُس سدا اُبلنے والے چشمے سے جی بھر کر پی سکتا ہوں کیونکہ گرمیوں اور سردیوں میں اُس کا پانی اُبھرتا رہتا ہے۔

خداوند کے سوتوں کی کبھی کمی نہیں ہوتی۔ ایلیاہ کے زمانے میں کریت کا نالہ سوکھ گیا، لیکن یہوواہ اُس کا ویسا ہی پروردگار رہا۔ ایوب نے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہا کہ وہ اُن وادیوں کی مانند ہیں جو سوکھ جاتی ہیں، لیکن اُس کا خدا تسلی کا لبریز دریا ثابت ہوا۔ مصر دریائے نیل کے سیلاب پر تکیہ کرتا ہے۔ لیکن ہر سال زمین کو زرخیز بنانے والا یہ سیلاب ایک جیسا نہیں ہوتا۔ اِس پر بھروسا نہیں کیا جا سکتا۔ اِس کے برعکس ہمارے خداوند میں کسی طرح کی تبدیلی رونما نہیں ہوتی۔ شاہِ خورس نے دریائے فرات کا راستہ بدل کر بابل شہر کو فتح کر لیا۔ لیکن خدا کے فضل کے دریا کے رستے (بہاؤ) کو زمین و آسمان کی کوئی طاقت نہیں بدل سکتی۔ کئی قدیم دریا سوکھ گئے، لیکن وہ دریا جن کا سرچشمہ خدا کی لامحدود محبت ہے تا ابد لبریز رہیں گے۔ کتنی ہی قوموں کا وجود ختم ہو گیا، لیکن خدا کے فضل میں رَتی بھر فرق نہیں آیا۔

اے میری جان، تُو کتنی مبارک ہے کہ تجھے ایسے "راحت کے چشموں" کے پاس لے جایا جاتا ہے! کبھی کسی اَور چشمے کے پاس نہ جا ایسا نہ ہو کہ خداوند کی ملامت سننا پڑے کہ "تُو مصر کے دریاؤں کے گدلے پانی میں سے کیوں پیتا ہے؟"

۲ جولائی

"ہمارا دل اُس میں شادمان رہے گا..." زبور ۳۳:۲۱

یہ کتنی مبارک حقیقت ہے کہ خدا کے سچے فرزند انتہائی دکھ میں بھی خوشی منا سکتے ہیں۔ گو وہ مصیبت میں گھرے ہوں پھر بھی خدا کی تعریف کرتے ہیں۔ اور بہت سے پرندوں کی طرح وہ سب سے پیارا راگ پنجرے میں الاپتے ہیں۔ لہریں اُن پر سے گزرتی ہیں، لیکن اُن کے سر جلد ہی سطح پر آ کر خدا کے چہرے کو دیکھتے ہیں۔ اُن میں

ایک عجیب قسم کی طاقت ہے جو اُنہیں ڈوبنے سے بچاتی اور طوفان کے ہوتے ہوئے بھی حمد کرنے کے قابل بناتی ہے کہ "خدا پھر بھی میرے ساتھ ہے۔"

کس کو جلال دیا جائے؟ اِس میں کوئی شک نہیں کہ یسوع کو۔ سب کچھ اُس کی معرفت ہوتا ہے۔ بے شک مصیبت بذاتِ خود ایماندار کے پاس تسلی لے کر نہیں آتی، لیکن آگ کے شعلوں میں خدا کے بیٹے کی اُس کے ساتھ موجودگی سے اُس کا دل خوشی سے لبریز ہو جاتا ہے۔ وہ بیمار اور درد میں مبتلا ہے، لیکن خداوند یسوع اُسے وزٹ کر کے اُس کے بستر کو سنوارتا ہے۔ مرنے کی گھڑی نزدیک ہے اور وہ یردن کو عبور کرتے وقت ڈوبنے کو ہے، لیکن یسوع اپنے بازو اُس کے گرد حمائل کر کے کہتا ہے، "اے محبوب، خوف نہ کر۔" مرنے میں برکت پنہاں ہے۔ موت کے دریا کا سرچشمہ آسمان میں ہے۔ اُس کا پانی کڑوا نہیں بلکہ شہد کی طرح میٹھا ہے کیونکہ وہ خدا کے تخت سے بہتا ہے۔ جب کوچ کرنے والا ایماندار یردن کو عبور کر رہا ہے، لہریں اُسے ڈرا رہی ہیں اور اُس کا دل گھبرا رہا ہے تو یسوع کی وہی پیاری آواز اُسے تسلی دیتی ہے کہ "تُو مت ڈر کیونکہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ ہراسان نہ ہو کیونکہ مَیں تیرا خدا ہوں" (یسعیاہ ۴۱:۱۰)۔ اور جب وہ آسمان کے پھاٹکوں کے قریب پہنچ کر دہشت سے کانپ اُٹھتا ہے تو وہ اُسے کہتا ہے کہ "... نہ ڈر کیونکہ تمہارے باپ کو پسند آیا کہ تمہیں بادشاہی دے" (لوقا ۱۲:۳۲)۔

اِس طرح تقویت پا کر ایماندار موت سے نہیں ڈرتا بلکہ وہ جانے کو تیار ہوتا ہے کیونکہ اُس نے خداوند یسوع مسیح کو صبح کے ستارے کے طور پر دیکھا ہے اور اُس کی دلی خواہش ہے کہ اُس پر آفتابِ صداقت کی صورت نظر کرے۔ بے شک آسمان کی تمام خوشیاں یسوع کی حضوری میں پنہاں ہیں۔

۳ جولائی

"بدشکل اور دُبلی دُبلی گائیں اُن ساتوں خوبصورت اور موٹی موٹی گایوں کو کھا گئیں۔"

پیدائش ۴۱ : ۴

افسوس کہ فرعون کا خواب بہت دفعہ میرا تجربہ بھی رہا ہے۔ میری سستی کے دنوں نے میری جاں فشانی کے وقتوں کا ستیاناس کر دیا۔ میرے ٹھنڈے پن کے دنوں نے میری سرگرمی کے وقتوں کی برکت کو کھا لیا۔ اور دُنیاداری میں پھنسنے کے سبب سے روحانی زندگی میں جو ترقی مَیں نے کی تھی اُس سے مَیں پیچھے کی طرف سے کھینچا گیا۔

مجھے دعا میں سستی، حمد و تعریف میں ڈھیلا پن، اپنے فرض کو پورا کرنے میں بے پروائی اور روحانی تجربات میں غربت سے خبردار رہنا چاہئے کیونکہ یہ میری روحانی تسلی اور اطمینان کو کھا جائیں گے۔ اگر مَیں دعا کے بارے میں تھوڑی سی غفلت بھی برتوں تو جس روحانیت تک مَیں پہنچا ہوں اِس سے ہاتھ دھو بیٹھوں گا۔ اگر مجھے روز بروز آسمانی خزانے سے خوراک نہ ملے تو اپنے دل کے کال کے باعث جلد ہی تہی دست ہو جاؤں گا۔ جب دنیاداری اور خودغرضی کے کیڑے میرے دل کو ویران کر دیں گے تو میری پچھلی زرخیزی اور روحانی ترقی بے فائدہ ہو گی۔

مجھے جاں فشانی سے اِس کی فکر کرنی چاہئے کہ میرا کوئی دن بے پروائی میں نہ گزرے۔ اگر مَیں روز بروز یکسوئی کے ساتھ نشانے کی طرف بڑھوں تو جلد اُس تک پہنچ جاؤں گا، لیکن روحانی کاہلی مجھے اُس نشان تک جلدی پہنچنے سے روکتی ہے جس کے لئے مسیح یسوع نے مجھے بلایا ہے۔ وہ مجھے اُس روحانی ترقی سے پیچھے ہٹاتی ہے جس تک مَیں بڑی محنت سے پہنچا تھا۔

ایک طریقے سے میرے تمام دن اُن موٹی گایوں کی مانند بن سکتے ہیں، اور وہ یہ ہے کہ مَیں اِنہیں ہری بھری چراگاہوں میں چراؤں، اِنہیں خداوند کی حضوری میں گزاروں، اُس کی خدمت اور سنگت، اُس کے خوف میں رہوں اور اُس کی راہ پر چلوں۔ کیوں نہ ہر

سال پچھلے سال کی نسبت محبت، فائدہ مند ہونے اور خوشی کے لحاظ سے زیادہ پھل دار ہو؟ اب تو مَیں آسمانی شہر کے زیادہ قریب ہو گیا ہوں۔ اب مَیں خداوند میں زیادہ تجربہ رکھتا ہوں۔ اب مجھے اُس کا زیادہ ہم شکل ہونا چاہئے۔ اے خداوند، مجھے روحانی غربت سے بچائے رکھ۔ کاش مَیں تیری حضوری میں ہر روز خوب کھاؤں پیوں، تقویت پاؤں اور تیرے نام کی تعریف کروں!

۴ جولائی

"اُنہیں سچائی کے وسیلے سے مُقدّس کر۔ تیرا کلام سچائی ہے۔" یوحنا ۱۷:۱۷

تقدیس کا آغاز نئی پیدائش سے ہوتا ہے۔ خدا کے روح کی معرفت ہم مسیح میں نئے مخلوق بن جاتے ہیں۔ تقدیس یا پاکیزگی کا عمل دو طرح سے رونما ہوتا ہے: مرنے سے یعنی خودی کا انکار کرنے سے اور پاک روح کے ہمارے اندر زندگی بخش کام کرنے سے۔ جو زندگی خدا نے ایماندار کو بخشی ہے وہ "اُس میں ایک چشمہ بن جائے گا جو ہمیشہ کی زندگی کے لئے جاری رہے گا" (یوحنا ۴:۱۴)۔ اِس کے باعث ایماندار مسیح میں قائم رہتا اور خدا کے جلال کے لئے نیک اعمال کرنے میں مصروف رہتا ہے۔ اُس کی پاکیزگی مسیح کی آمد پر (جب ہم اُٹھائے جائیں گے تاکہ ابد تک دیگر مقدسین کے ساتھ خدا کے دہنے ہاتھ سکونت کریں) پایۂ تکمیل کو پہنچے گی۔

گو پاکیزگی کا سرچشمہ خدا کا روح ہے، لیکن ایک دیدنی ذریعہ بھی ہے جس کے باعث یہ رونما ہوتا ہے۔ اِس ذریعے سے ہرگز غفلت نہیں برتنی چاہئے۔ مسیح نے کہا، "اُنہیں سچائی کے وسیلے سے مقدس کر۔ تیرا کلام سچائی ہے" (یوحنا ۱۷:۱۷)۔ کلام کی بہت سی آیات اِس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ ہماری پاکیزگی کا ذریعہ خدا کا کلام ہے۔ پاک روح ہمیں خدا کے حکموں اور الٰہی سچائیوں کی یاد دلاتا ہے اور بڑی قدرت کے ساتھ اِن کا ہماری زندگی پر اطلاق کرتا ہے۔ ہم اِنہیں کان سے سنتے اور دل سے قبول کرتے ہیں۔ اور یہ ہمارے اندر خدا کی مرضی کو پورا کرنے کی نیت اور اِس کی تکمیل دونوں پیدا کرتے ہیں۔

ہماری تقدیس سچائی پیدا کرتی ہے۔ لہٰذا اگر ہم سچائی کو نہ سنیں اور نہ پڑھیں تو ہم پاکیزگی کے عمل میں آگے نہیں بڑھیں گے۔ صحت مند ترقی وہاں تک ہی ہو گی جہاں تک ہماری سمجھ صحت مند ہو۔ ''تیرا کلام میرے قدموں کے لئے چراغ اور میری راہ کے لئے روشنی ہے'' (زبور ۱۱۹:۱۰۵)۔ کسی طرح کی غلط تعلیم کے بارے میں کبھی نہ کہیں کہ ''بس، اپنی اپنی سمجھ ہوتی ہے۔'' جب کسی کے ذہن میں غلط خیال ہو تو جلد یا بدیر اِس کا نتیجہ غلط کام کی صورت میں نکلے گا۔ سچائی کو تھامے رہیں کیونکہ اِسے تھامے رہنے کے ذریعے خدا کا پاک روح آپ کی تقدیس کو آگے بڑھائے گا۔

۵ جولائی

''...مُقدّس ہونے کے لئے بلائے گئے ہیں ...'' رومیوں ۱:۷

ہم اِس خطرے میں ہیں کہ سمجھیں کہ مسیح کے رسول خدا کے دیگر فرزندوں کی نسبت خاص معنوں میں مقدسین تھے۔ جنہیں بھی خدا نے اپنے فضل سے بلایا اور جن کی اُس نے اپنے روح کی معرفت تقدیس کی وہ سب کے سب مقدس ہیں۔ لیکن ہم اِس خطرے میں ہیں کہ سمجھیں کہ رسول خاص قسم کے لوگ تھے، جو ہماری طرح کی کمزوریوں اور آزمائشوں میں مبتلا نہیں ہوئے۔ ایسا کرتے ہوئے ہم بھول جاتے ہیں کہ جتنا زیادہ کوئی خداوند کے قریب ہو اُتنی ہی شدت سے وہ اپنے دل کی بدی پر افسوس کرے گا۔ اور جتنا زیادہ اُس کا مالک اُسے اپنی خدمت میں استعمال کرے گا اُتنا ہی زیادہ اُس کی پرانی طبیعت اُسے تنگ کرے گی۔

اگر ہماری پولس رسول سے ملاقات ہوتی تو ہم تعجب کرتے کہ وہ تو بہت حد تک خداوند کے دیگر لوگوں کی مانند ہے۔ اور اگر اُس سے بات کرتے تو محسوس کرتے کہ اُس کا تجربہ اور ہمارا تجربہ کافی حد تک ملتے جلتے ہیں۔ بے شک وہ ہماری نسبت زیادہ وفادار، زیادہ پاکیزہ، روحانی باتوں کا زیادہ علم رکھنے والا تھا، لیکن اُسے بھی اُنہی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا جن کا ہمیں کرنا ہوتا ہے۔ بلکہ کئی لحاظ سے وہ ہم سے زیادہ سختی سے آزمایا گیا۔

اِس لئے قدیم مقدسین کے بارے میں یہ خیال نہ کریں کہ وہ ہمارے جیسے گناہوں اور کمزوریوں سے آزاد تھے۔ اُنہیں پرستش کی حد تک احترام کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔ ہماری دسترس بھی اُن کی سی پاکیزگی تک ہے۔ ہمیں اُسی خداوند نے مقدس ہونے کے لئے بلایا ہے جس نے اُنہیں یہ بلند رتبہ عطا کیا۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم پاکیزگی میں آگے بڑھیں۔ اگر وہ مقدسین ہم سے آگے تھے اور ضرور تھے، تو ہم اُن کی پیروی کریں۔ ہم اُن کی جاں فشانی اور پاکیزگی کے نمونے پر چلیں۔ ہمارے پاس وہی روشنی ہے جو اُن کے پاس تھی۔ ہماری اُسی فضل تک رسائی ہے۔ ہم کیوں آرام سے بیٹھیں جب تک کہ اُن کے سے آسمانی کردار کے مالک نہیں بن جاتے؟ وہ خداوند یسوع کے ساتھ اور اُس کے لئے زندگی گزار رہے تھے۔ اِس لئے وہ یسوع کی مانند ہوتے گئے۔ ہم بھی اُس روح کے مطابق چلیں جس کے مطابق وہ چلتے تھے۔ ہم یسوع مسیح کو تکتے رہیں تو ہماری پاکیزگی بھی جلد ہی ظاہر ہو جائے گی۔

۶ جولائی

"... جو میری سنتا ہے وہ محفوظ ہوگا اور آفت سے نڈر ہو کر اطمینان سے رہے گا۔"

اَمثال ۱: ۳۳

الٰہی محبت کی خوبصورتی خدا کی تربیت کے ہوتے ہوئے اَور بھی درخشاں نظر آتی ہے۔ جو ستارہ اچانک بادلوں میں سے نمودار ہوتا ہے اُس کی چمک دمک دُگنی معلوم ہوتی ہے۔ صحرا میں نخلستان کتنا خوبصورت لگتا ہے! یہی سزا اور تادیب کے وقت خدا کی محبت کا حال ہے۔

جب بنی اسرائیل خداوند کو غصہ دلاتے رہے تو اُس نے بارش اور اوس کو بند کر دیا، جس کے نتیجے میں ملک میں سخت کال پڑا۔ لیکن یہ سزا دیتے ہوئے اُس نے اپنے وفادار بندوں کی سلامتی کا خیال کیا۔ جب تمام ندی نالے خشک ہو گئے تو ایلیاہ کے لئے ایک بچا رہا۔ اور جب وہ بھی خشک ہو گیا تو خدا نے صارپت کی ایک بیوہ کی معرفت اُس کی

پرورش کرائی (۱۔سلاطین ۱۷: ۱۔۱۵)۔ نہ صرف یہ بلکہ خدا ترس نبیوں کا ایک بقیہ بھی تھا جسے عبدیاہ نے ایک غار میں چھپا کر سنبھالا۔ گو سارے ملک میں کال تھا، تو بھی اُن سو نبیوں کو سنبھالا گیا اور وہ بھی بدکار بادشاہ کی رسد سے (۱۔سلاطین ۱۸: ۱۳)۔

اِس سے ہم یہ سبق سیکھیں کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے خداوند کے لوگ محفوظ ہیں۔ چاہے سمندر موجزن ہو اور پہاڑ ہل جائیں، چاہے آسمان کانپ اُٹھے، خداوند کے ایماندار بندے اور بندیاں محفوظ ہیں۔ اگر خدا اپنے لوگوں کو آسمان کے نیچے نہ بچائے تو اُنہیں آسمان کے اندر ضرور بچائے گا۔ اگر زمین اُن کے لئے ناقابل برداشت ہو جائے تو آسمان میں اُن کا استقبال کیا جائے گا اور وہ کامل آرام پائیں گے۔

اِس لئے جب جنگ و جدل کی افواہیں سنیں تو گھبرا نہ جائیں۔ کسی بلا سے نہ ڈریں۔ چاہے زمین پر کیا کچھ گزرے آپ یہوواہ کے پروں کے نیچے محفوظ ہیں۔ اُس کے وعدوں کا دامن نہ چھوڑیں۔ اُس کی وفاداری پر تکیہ کرکے تاریک مستقبل کو دیکھتے ہوئے بھی مطمئن رہیں کیونکہ آپ اپنے خدا میں محفوظ ہیں۔ آپ کی واحد فکر یہی رہے کہ دنیا کو دکھائیں کہ خداوند کی بات ماننا کتنا مبارک ہے۔

۷ جولائی

"اے بھائیو! ہمارے واسطے دعا کرو۔" ۱۔تھسلنیکیوں ۵: ۲۵

سال کے اِس دن کو ہم نے خدا کے خادموں کے واسطے دعا کے لئے مخصوص کیا ہے۔ آج کے دن آپ خدا کے تمام خادموں کے لئے دعا کریں۔ ہم ہر خاندان سے منت کرتے ہیں کہ اُوپر کی پولس رسول کی درخواست پر عمل کریں۔

بھائیو اور بہنو، ہم ایک نہایت اہم کام میں مشغول ہیں جس پر ہزاروں کی نجات یا ہلاکت کا دار و مدار ہے۔ ہم لوگوں کی ابدی نجات کے لئے کوشاں ہیں۔ ہمارا کلام "بعض کے واسطے تو مرنے کے لئے موت کی بُو اور بعض کے واسطے جینے کے لئے زندگی کی بُو" ہے۔ ہمارے کندھوں پر ذمہ داری کا کتنا بڑا بوجھ پڑا ہے! یہ خدا کا بڑا فضل ہو گا

اگر ہم آخر میں ہر ایک کے خون سے بری ہوں۔ خداوند کی فوج کے افسر ہوتے ہوئے ہم شیطان اور بدکار انسانوں کے حملوں کا نشانہ ہیں۔ وہ ہر وقت ہماری تاک میں رہتے ہیں۔

ہم اپنے پاک بلاوے کے باعث ایسی آزمائشوں سے دوچار ہوتے ہیں جن سے باقی ایماندار بچے رہتے ہیں۔ ایک بڑا خطرہ یہ بھی ہے کہ بجائے اِس کے کہ ہم خدا کے کلام کو اپنی روحانی خوراک سمجھ کر اپنائیں، ہم ہر وقت یہی سوچتے رہتے ہیں کہ اِسے دوسروں کے لئے پیغام کے طور پر کیسے استعمال کر سکتے ہیں۔

ہمیں بہت سے پیچیدہ مسائل سے نپٹنا پڑتا ہے یہاں تک کہ کئی دفعہ ہم اپنے آپ کو بالکل بے بس پاتے ہیں۔ جب دیکھتے ہیں کہ ہمارے کئی بہن بھائی راہِ راست سے ہٹ جاتے ہیں تو ہمارا دل زخمی ہو جاتا ہے۔ جب لاکھوں لوگوں کو ہلاکت کی طرف بھاگتے دیکھتے ہیں تو ہم مایوس ہو جاتے ہیں۔ ہماری آرزو ہے کہ ہمارے کلام کی معرفت آپ کو اور آپ کے بچوں کو برکت ملے۔ ہماری خواہش ہے کہ مقدسوں اور گنہ گاروں کے لئے مدد کا باعث ہوں۔

اِس لئے اے دوستو! ہمارے لئے دعا کیا کریں۔ بے شک برکت خدا کی طرف سے ملتی ہے، لیکن بہت دفعہ وہ یہ برکت اپنے خادموں کی معرفت لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ اِس لئے بار بار منت کریں کہ ہم مٹی کے ایسے برتن ہوں جن میں خدا اپنی انجیل کا خزانہ ڈال سکے۔ ہم سب پاسبان، مبشر اور مشنری خداوند یسوع کے نام میں آپ سے منت کرتے ہیں کہ "اے بھائیو! ہمارے واسطے دعا کرو" (۲۔کرنتھیوں ۲:۱۶)۔

۸ جولائی

"...مجھے تو بتا دے کہ تیری شہزوری کا بھید کیا ہے؟" قضاۃ ۱۶:۶

ایمان کی پوشیدہ قوت کا دار و مدار کس پر ہے؟ اِس کی قوت کا بھید وہ خوراک ہے جسے یہ کھاتا ہے، کیونکہ ایمان اِس کا مطالعہ کرتا ہے کہ خدا نے کیا وعدہ کیا ہے۔

ایمان خدا کے فضل اور اُس کے شفقت بھرے دل سے نکلتا ہے۔ ایمان کہتا ہے کہ میرا خدا اپنے فضل اور محبت سے ہی یہ وعدہ کر سکا، اِس لئے اِس میں کوئی شک نہیں کہ اُس کا کلام پورا ہو گا۔

پھر ایمان اِس پر غور کرتا ہے کہ یہ وعدہ کس نے کیا ہے۔ وہ وعدے کی عظمت کی نسبت وعدہ کرنے والے پر اپنی توجہ مرکوز کرتا ہے۔ وہ یاد کرتا ہے کہ وعدہ دینے والا خدا ہے، یعنی خدا قادرِ مطلق، وہ خدا جو کہ لاتبدیل ہے۔ اِس لئے ایمان اِس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ یہ وعدہ ضرور پورا کیا جائے گا۔ اِس بنا پر ہمت کر کے وہ آگے بڑھتا ہے۔

نیز ایمان مسیح کے حیران کن کام کو بھی یاد کرتا ہے جو اِس بات کا واضح ثبوت ہے کہ خدا اپنے قول کو ضرور پورا کرے گا۔ ''جس نے اپنے بیٹے ہی کو دریغ نہ کیا بلکہ ہم سب کی خاطر اُسے حوالے کر دیا وہ اُس کے ساتھ اَور سب چیزیں بھی ہمیں کس طرح نہ بخشے گا؟'' (رومیوں ۸: ۳۲)۔

ایمان ماضی پر بھی نظر کرتا ہے کیونکہ اُسے ماضی کی آزمائشوں میں تقویت ملی اور اُس کی فتوحات اُس کی دلیری کا باعث بنیں۔ وہ یاد کرتا ہے کہ خدا نے اُسے کبھی نہ چھوڑا، بلکہ کبھی اپنے کسی فرزند کو بھی نہ چھوڑا۔ وہ بڑے خطروں کے مواقع یاد کر کے اِس حقیقت سے تسلی پاتا ہے کہ آخر میں خلاصی ملی۔ وہ سخت دُکھ کی گھڑیاں یاد کر کے خوش ہوتا ہے کہ اُس وقت بھی اُسے ضرورت کے مطابق برداشت کرنے کی قوت ملی۔ ایمان پکار اُٹھتا ہے کہ ''مَیں کبھی یہ خیال نہ کروں کہ وہ اب اپنے بندے کو چھوڑ سکتا ہے۔ اب تک خداوند نے میری مدد کی اور وہ آئندہ بھی کرے گا۔'' اِس طرح ایمان ہر وعدے کو وعدہ کرنے والے کے تعلق سے دیکھتا ہے۔ اِس لئے وہ داؤد بادشاہ کے ساتھ مل کر کہہ سکتا ہے کہ ''یقیناً بھلائی اور رحمت عمر بھر میرے ساتھ ساتھ رہیں گی...'' (زبور ۲۳: ۶)۔

۹ جولائی

"...اُس کی کسی نعمت کو فراموش نہ کر۔" زبور ۱۰۳:۲

گزرے زمانے کے مقدسین کی زندگیوں پر غور کرنا نہایت حوصلہ افزا بات ہے کہ خدا کس طرح اُن کی زندگی میں سرگرم عمل رہا اور وہ کتنی شفقت سے اُن سے پیش آتا رہا۔ اُس نے اُنہیں کتنی دفعہ رہائی بخشی، کیسے رحم سے اُنہیں معاف کیا اور کیسی وفاداری سے اُن کے ساتھ اپنے عہد پر قائم رہا۔ لیکن اِس سے بھی زیادہ فائدہ مند عمل یہ ہوگا کہ ہم اِس پر غور کریں کہ خداوند کریم ہماری اپنی زندگی میں کس طرح سرگرم عمل رہا ہے؟ کیا ہمیں اپنی ذاتی تاریخ میں خدا کی شفقت کو یاد نہیں کرنا چاہئے؟ اِس لئے کہ ہماری اپنی زندگی میں بھی خدا کی شفقت اور وفاداری قدم قدم پر نظر آتی ہے۔ ہماری اپنی زندگی خدا کی شفقت اور وفاداری کی اُتنی ہی تصدیق کرتی ہے جتنی کہ گذشتہ مقدسین کی زندگیاں۔

اگر ہم یہ سمجھیں کہ خدا نے گذشتہ مقدسین کی زندگیوں میں تو عجیب عجیب کرامات سے اپنی قدرت کا مظاہرہ کیا، لیکن آج کے ایمانداروں کی خاطر کام کرنے کے لئے اپنا بازو ننگا نہیں کرتا تو اُس سے بے انصافی کرتے ہیں۔ ہم اپنی زندگی کی نظرثانی کریں۔ بے شک ایسا کرتے ہوئے اُس کے عجیب وغریب کام نظر آئیں گے جن سے ہماری حوصلہ افزائی ہوگی اور خدا کو جلال ملے گا۔

کیا خدا نے آپ کو کبھی کسی مصیبت سے خلاصی نہیں بخشی؟ کیا آپ نے کبھی کسی دریا سے گزرتے ہوئے اُس کی حضوری کا تجربہ نہیں کیا؟ کیا آپ کبھی نقصان اُٹھائے بغیر آگ میں سے نہیں گزرے؟ کیا خدا نے آپ کو اپنی چیدہ چیدہ نعمتوں سے نہیں نوازا؟ وہی خدا جس نے سلیمان بادشاہ کی دلی خواہش کو پورا کیا، کیا اُس نے آپ کی کبھی نہیں سنی؟ کیا اُس فراخ دل خدا نے کبھی آپ کو چربی کی فراوانی سے آسودہ نہیں کیا جس کی تعریف میں داؤد گاتا ہے کہ "وہ تجھے عمر بھر اچھی اچھی چیزوں سے آسودہ

کرتا ہے''(زبور ۱۰۳: ۵)؟ کیا اُس نے آپ کو کبھی ہری ہری چراگاہوں میں نہیں بٹھایا؟ کیا وہ آپ کو کبھی راحت کے چشموں کے پاس نہیں لے گیا؟ بے شک خدا کی شفقت ہماری زندگی میں ویسے ہی نظر آتی ہے جیسے پرانے ایمانداروں کی زندگی میں۔ اِس لئے ہم داؤد کے ساتھ مل کر خدا کی شفقت کو یاد کریں اور شکرگزاری سے بھرپور دلوں سے اُس کی تعریف کریں۔

۱۰ جولائی

''... مقدسوں کے ہم وطن ...'' افسیوں ۲: ۱۹

اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہم آسمان کے شہری ہیں۔ ہم آسمانی حکومت کے تحت ہیں۔ آسمانی بادشاہ مسیح ہمارے دل پر حکومت کرتا ہے۔ ہماری روز کی دعا ہوتی ہے کہ ''تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔'' جلال کے تخت کی طرف سے جو احکام صادر ہوتے ہیں ہم اُن پر دھیان دیتے ہیں۔ بادشاہ کے احکام کو ہم خوشی سے پورا کرتے ہیں۔

آسمانی یروشلیم کے شہری ہوتے ہوئے ہم آسمان کی عزت میں شریک ہیں۔ ہم گذشتہ مقدسین کے جلال میں شریک ہیں کیونکہ ہم خدا کے فرزند بن چکے ہیں، ہم شاہی نسل کے ہو چکے ہیں، ہم مسیح کی راست بازی کا بے داغ خلعت پہن چکے ہیں، فرشتے ہمارے خدمت گار ہیں، مقدسین ہمارے ساتھی ہیں، مسیح ہمارا بھائی، خدا ہمارا باپ اور ہمیشہ کی زندگی ہمارا اجر ہے۔ ہم آسمانی شہریوں کی عزت میں شریک ہیں کیونکہ ہم ''پہلوٹھوں کی عام جماعت'' میں شریک ہو چکے ہیں ''جن کے نام آسمان پر لکھے ہیں۔''

آسمان کے شہری کی حیثیت سے ہم آسمان کی تمام دولت میں شریک ہیں۔ یشب کی شہر پناہ اور موتی کے دروازے ہمارے ہیں، حیات کا دریا اور بارہ قسم کے پھل جو دریا کے کنارے پکتے ہیں سب ہمارے ہیں، بلکہ آسمان میں ایسی کوئی چیز نہیں جو ہماری نہ ہو۔ ''حال کی'' اور ''مستقبل کی'' سب چیزیں ہماری ہیں۔

نیز آسمان کے شہری ہوتے ہوئے ہم آسمان کی خوشیوں میں بھی شریک ہیں۔ کیا وہ جو آسمان میں ہیں توبہ کرنے والے گناہ گاروں کے بارے میں خوشی مناتے ہیں؟ ہم بھی مناتے ہیں۔ کیا وہ فضل کے جلال کے گن گاتے ہیں؟ ہم بھی گاتے ہیں۔ کیا وہ اپنے تاج مسیح کے پاؤں میں ڈال دیتے ہیں؟ کیا وہ اُس کی مسکراہٹ پر فریفتہ ہیں؟ ہم بھی جو ابھی زمین پر رہتے ہیں اُس سے اُتنے ہی خوش ہوتے ہیں۔ کیا وہ اُس کی دوسری آمد کے منتظر ہیں؟ ہم بھی اُس کے ظہور کے منتظر اور مشتاق ہیں۔ اگر ہم آسمان کے شہری ہیں تو پھر ہمارا چال چلن اور گفتگو ہمارے بلند بلاوے کے مطابق ہونی چاہئے۔

۱۱ جولائی

"خدا ... تھوڑی مدت تک دُکھ اُٹھانے کے بعد آپ ہی تمہیں کامل اور قائم اور مضبوط کرے گا۔ ا۔پطرس ۵: ۱۰

آپ نے قوسِ قزح کو دیکھا ہو گا۔ یہ سات رنگی کمان کتنی شاندار ہوتی ہے! لیکن افسوس کہ وہ جلد ہی غائب ہو جاتی ہے۔ بادل جلد ہی اُس کے خوبصورت رنگوں کی جگہ لے لیتے ہیں۔ وہ رنگ قائم نہیں رہتے۔ یہ شاندار منظر جو دھوپ اور بارش کی بوندوں سے وجود میں آتا ہے تادیر قائم نہیں رہ سکتا۔

سچے مسیحی کا کردار کبھی بھی آسمان کی کمان کی مانند نہیں ہونا چاہئے۔ کمان تو چند منٹوں کے بعد مٹ جاتی ہے، اِس کے برعکس ضروری ہے کہ مسیحی کی روحانی زندگی کامل، قائم اور مضبوط ہو۔ اے ایماندار، اِسی کوشش میں رہیں کہ آپ میں جو بھی روحانی صفت ہو وہ قائم رہے۔ کاش آپ کا کردار ریت میں انگلی سے لکھی ہوئی بات کی مانند نہ ہو بلکہ پتھر میں کندہ لکھائی کی مانند! کاش آپ کا ایمان کسی مبہم رویا پر قائم نہ ہو بلکہ ایسی بنیاد پر تعمیر ہو جو اُس ہولناک آگ میں بھی قائم رہے جو ریاکاروں کی لکڑی اور گھاس (بھوسے) کو بھسم کر دے گی! کاش آپ محبت میں جڑ پکڑے ہوئے ہوں! کاش آپ

کا ایمان پختہ، آپ کی محبت خالص اور آپ کی خواہشات سنجیدہ ہوں! کاش آپ کی پوری زندگی یہاں تک مسیح میں قائم ہو کہ دوزخ کے تمام دھماکے اور زمین کے تمام طوفان آپ کو ہلا نہ سکیں!

لیکن ذرا اِس پر غور کریں کہ ایمان کی یہ مضبوطی کس طرح پیدا ہوتی ہے۔ پطرس رسول ہماری توجہ دُکھ سہنے کی طرف مبذول کراتا ہے۔ دُکھ سہنے کے باعث ایسا کردار وجود میں آتا ہے۔۔ "دکھ اُٹھانے کے بعد۔" یہ اُمید نہ رکھیں کہ آپ طوفانوں اور تیز ہواؤں کے چلنے کے بغیر جڑ پکڑ لیں گے۔ درخت کی بڑی بڑی جڑیں اور ٹیڑھی میڑھی ڈالیاں اِس بات کی شاہد ہیں کہ اُس پر سے کتنے طوفان گزرے ہیں۔ نیز اِس کی بھی کہ جڑیں کتنی گہرائی تک اُتری ہیں۔ اِسی طرح خدا کا فرزند زندگی کی طرح طرح کی آزمائشوں اور طوفانوں کے باعث مسیحی کردار کی جڑوں کو گہرائی میں اُتار کر مضبوط ہو جاتا ہے۔ اِس لئے آزمائشوں کے طوفانوں کے سبب سے گھبرا نہ جائیں بلکہ اِس بات کی تسلی رکھیں کہ اِن کے باعث خدا آپ کو یہ مبارک نعمت دے رہا ہے کہ آپ ایمان میں خوب قائم ہو جائیں اور آپ کے کردار میں سے کھوٹ نکل جائے۔

۱۲ جولائی

"خدا باپ میں عزیز۔" یہوداہ پہلی آیت

"مسیح یسوع میں پاک کئے گئے۔" ۱۔کرنتھیوں ۱:۲

"روح کے پاک کرنے سے۔" ۱۔پطرس ۱:۲

خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا روح القدس میں فضل کے کام کے سلسلے میں کامل یگانگت ہے۔ وہ ایماندار کتنے بے سمجھ ہیں جو تینوں میں سے ایک کو دوسروں سے افضل جانتے ہیں، جو سمجھتے ہیں کہ خداوند یسوع محبت کا مجسمہ ہے جبکہ خدا باپ محبت سے عاری سخت منصف ہے۔ اِسی طرح وہ ایماندار بھی غلطی پر ہیں جو باپ کے انصاف اور بیٹے کے کفارے کی زیادہ قدر کر کے روح القدس کے کام کو کم اہم سمجھتے ہیں۔ فضل اور محبت کے

سلسلے میں باپ، بیٹا اور پاک روح مل کر کام کرتے ہیں۔ کوئی بھی دوسرے سے الگ کوئی قدم نہیں اُٹھاتا۔ جیسے وہ جوہر میں ایک ہیں ویسے ہی اپنی سرگرمیوں میں بھی ایک ہیں۔ برگزیدوں سے محبت رکھنے میں وہ ایک ہیں۔

مثلاً ایمانداروں کی پاکیزگی کو لیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ روح القدس ہمیں پاک کرتا ہے۔ تو بھی ہم یہ نہ سمجھیں کہ اِس عمل میں باپ اور بیٹا شریک نہیں۔ یہ کہنا درست ہوگا کہ باپ، بیٹا اور روح القدس تینوں ہمیں پاک کرتے ہیں۔

یہوواہ آج بھی کہتا ہے کہ ''ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں'' (پیدائش ۱:۲۶)۔ یوں ''ہم اُسی کی کاری گری ہیں اور مسیح یسوع میں اُن نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے جن کو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لئے تیار کیا تھا'' (افسیوں ۲:۱۰)۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا سچی پاکیزگی کی کتنی قدر کرتا ہے۔ باپ، بیٹا اور پاک روح مل کر ایسی کلیسیا تشکیل دے رہے ہیں ''جس کے بدن میں داغ یا جھری یا کوئی اَور ایسی چیز نہ ہو'' (افسیوں ۵:۲۷)۔ اور مسیح پر ایمان لا کر آپ کو بھی زندگی کی پاکیزگی، دین داری اور خدا ترسی کو اُتنی ہی قدر کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے۔ بے شک مسیح کے خون کی قدر کریں جو آپ کی اُمید کی بنیاد ہے، لیکن کبھی بھی پاک روح کے کام کی کم قدر نہ کریں جو کہ نور میں مقدسوں کی میراث کا بیعانہ ہے۔ آج کے دن ہم باپ، بیٹے اور روح پاک کو موقع دیں کہ وہ ہم میں کثرت سے کام کرے۔

۱۳ جولائی

''خدا نے یوناہ سے فرمایا کیا تُو اِس بیل کے سبب سے ایسا ناراض ہے؟'' یوناہ ۴:۹

ضروری نہیں کہ ہماری ناراضی ہمیشہ گناہ آلودہ ہو۔ لیکن بڑا خطرہ ہے کہ وہ بے قابو ہو جائے۔ اِس لئے ہمیں فوراً پوچھنا چاہئے کہ کیا میری یہ ناراضی مناسب ہے کہ نہیں۔ اکثر غصہ احمق کا رَدِعمل ہوتا ہے، لیکن کبھی کبھی وہ ایلیاہ نبی کی سی آسمانی آگ بھی ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہاں، میرا یہ غصہ حق بجانب ہے۔ اگر گناہ کے

سبب سے ناراض ہوں کہ وہ ہمارے شفیق خدا کے خلاف ہے تو اچھا کرتے ہیں۔ یا اپنے بارے میں اِس وجہ سے غصہ اچھا ہوتا ہے کہ خداوند کی اِتنی تربیت کے بعد بھی ہم حماقت سے ہی کام لیتے ہیں۔ یا دوسروں پر اُن کے گناہ کے سبب سے بھی ناراضی مناسب ہے۔ جو گناہ پر ناراض نہیں ہوتا وہ اُس میں شریک ہو جاتا ہے۔ گناہ نہایت قابل نفرت چیز ہے۔ اِس لئے کوئی بھی نئی پیدائش یافتہ دل اُس کو برداشت نہیں کر سکتا۔ خدا بھی ہر روز بدکاروں سے ناراض ہوتا ہے۔ اِس لئے لکھا ہے کہ ''بدی سے عداوت اور نیکی سے محبت رکھو'' (عاموس ۵:۱۵)۔

لیکن اکثر ہمارا غصہ قابل تعریف نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں ہمیں اِس سوال کا کہ ''کیا تیری ناراضی مناسب ہے؟'' نہیں کے ساتھ جواب دینا ہوتا ہے۔ ہم بچوں، ملازموں یا ساتھیوں پر کیوں غصہ کریں؟ کیا ایسی ناراضی کے باعث ہماری مسیحی گواہی کی تصدیق ہوتی ہے؟ کیا وہ خدا کو جلال دیتی ہے؟ کیا اِس کا منبع ہمارا پرانا گناہ آلودہ دل نہیں ہوتا جو دوسروں پر اپنا اختیار جتانے کی کوشش کرتا ہے؟ کیا ہمیں ایسی ناراضی کا اپنی نئی پیدا شدہ طبیعت کے پورے زور سے مقابلہ نہیں کرنا چاہئے؟ بہت سے ایماندار اپنی طبیعت کو یہ سمجھ کر لگام نہیں دیتے کہ اِسے قابو میں رکھنا ناممکن ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ ہمیں اپنی زندگی کے ہر ایک شعبے میں فتح مند ہونا ہے، ورنہ ہم تاج سے محروم رہیں گے۔ اگر اپنی طبیعت کو کنٹرول نہیں کر سکتے تو کیا خدا کے فضل نے ہمارے لئے کچھ کیا ہے؟ کسی نے اپنے ساتھی ایماندار سے کہا کہ ''اکثر فضل جنگلی درخت میں پیوند کیا جاتا ہے۔'' جواب ملا کہ ''بے شک، لیکن اِس سے پیدا ہونے والا پھل جنگلی نہیں ہوگا۔'' ہمیں کبھی بھی اپنی کمزوریوں کو گناہ کا بہانہ نہیں بنانا چاہئے، بلکہ ہمیں صلیب کے پاس جا کر دعا کرنی چاہئے کہ خداوند ہماری بے قابو طبیعت کو صلیب پر چڑھا کر ہمیں اپنی نرم دلی اور حلیمی بخشے۔

۱۴ جولائی

"...اگر تُو اُس (قربان گاہ) پر اپنے اَوزار لگائے تو تُو اُسے ناپاک کر دے گا۔"

خروج ۲۰: ۲۵

ضروری تھا کہ خدا کی قربان گاہ ایسے پتھروں سے بنائی جائے جس پر انسان کے اَوزار نہ چلے ہوں۔ اُسے غیر تراشے پتھروں سے تعمیر کرنا تھا۔ ضروری تھا کہ وہ انسانی حکمت یا محنت سے نہ بنائی جائے۔ انسانی حکمت صلیب کی تعلیم کو تراش کر اُسے قابلِ قبول بنانا پسند کرتی ہے۔ وہ اُسے انسان کی گناہ آلودہ پسند کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن اِس طرزِ عمل سے صلیب کے پیغام کی رونق میں اضافہ نہیں ہوتا بلکہ اُسے پلید کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ آئندہ کو خدا کی سچائی نہیں رہتا بلکہ اَور طرح کی انجیل بن جاتا ہے۔ خدا کے کلام میں ہر طرح کی تبدیلی یا ترمیم اُسے آلودہ کر دیتی ہے۔

انسان کا مغرور دل خداوند تعالیٰ کے سامنے راست باز ٹھہرنے میں اپنا حصہ ادا کرنے کا خواہش مند ہے۔ وہ اپنی توبہ اور اپنے نیک اعمال پر تکیہ کرنے لگتا ہے۔ انسانی قابلیت قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ اِس طرح ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ خدا کی قربان گاہ کے پتھروں کو تراشا جائے۔

ہر گناہ گار یاد رکھے کہ انسانی خوبیوں پر بھروسا کرنے سے انجیل کے پیغام کو رونق نہیں پہنچتی بلکہ وہ بگاڑی جاتی ہے۔ لازم ہے کہ نجات کے کام میں صرف اور صرف خدا کے نام کو اونچا کیا جائے۔ انسان کا کسی طرح کا تراشنا برداشت نہیں کیا جائے گا۔ جو اُس کام میں اضافہ کرنے کی کوشش کرے جس کے بارے میں مسیح نے مرتے دم کہا کہ "تمام ہوا" وہ کفر کے برابر ہے۔ جس عمل سے یہوواہ پوری طرح مطمئن ہو گیا ہے، اُس میں کسی طرح کا اضافہ نہیں کیا جا سکتا۔ اے کانپتے ہوئے گناہ گار اپنے اَوزاروں کو ایک طرف پھینک کر خداوند یسوع کو اپنے کفارے کی قربان گاہ قبول کر اور صرف اُسی میں اطمینان پا۔

عزیز قاری، آج صبح کے ورد سے ہدایت پائیں۔ جس اعتقاد پر آپ کا ایمان ہے اُس کی خوب پڑتال کریں کیونکہ بہت سے مسیحی اِسی کام میں لگے ہیں کہ کلام مقدس کی تعلیمات میں ہم آہنگی پیدا کر کے اُسے انسانی عقل کے لئے قابل قبول بنائیں۔ یہ خدا کے کلام کی بے حرمتی اور بے اعتقادی ہے۔ اِس کا ہم مقابلہ کر کے سچائی کو قبول کریں۔ خداوند کا شکر ہے کہ کلامِ الٰہی کی تعلیمات گویا بے تراشے پتھر ہیں۔ صرف اِسی لئے وہ خداوند کے لئے قربان گاہ بننے کی خاطر عین موزوں ہیں۔

۱۵ جولائی

"مذبح پر آگ ہمیشہ جلتی رکھی جائے۔ وہ کبھی بجھنے نہ پائے۔" احبار ۶:۱۳

ذاتی دعا کے مذبح کی آگ جلتی رہے۔ یہی ہر طرح کی روحانیت کی جان ہے۔ خلوت کی عبادت جاندار روحانی تجربے کا دل، اِس کا ثبوت اور ناپ ہے۔

یہیں اپنی چربی کی قربانی گزرانیں۔ جہاں تک ہوسکتا ہے آپ کی خلوت میں دعا باقاعدہ اور بغیر خلل کے ہو۔ "راست باز کی دعا کے اثر سے بہت کچھ ہو سکتا ہے" (یعقوب ۵:۱۶)۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ کس کے لئے دعا کریں؟ مَیں چند باتوں کا ذکر کروں گا: کلیسیا، طرح طرح کی خدمات، آپ کی اپنی جان، آپ کے بچے، رشتے دار، پڑوسی، آپ کا وطن، دنیا میں خدا کی بادشاہی کا پھیلاؤ وغیرہ، اِن سب باتوں کے لئے دعا کریں۔

اِس اہم معاملے کے سلسلے میں اپنے آپ کو پرکھیں۔ کیا ہماری شخصی دعائیہ زندگی سرگرم ہے یا نیم گرم؟ کیا ہمارے دل میں دعا کا دِیا خوب جلتا ہے یا محض ٹمٹماتا ہے؟ اگر محض ٹمٹماتا ہے تو اپنی روحانی زندگی کی بُری حالت پر کانپ اُٹھیں۔ ہم روتے ہوئے خداوند کے قدموں میں بیٹھ کر روح سے بھرپور دعائیہ زندگی کی منت کریں۔ ہم خاص دعا کے لئے خاص وقت مخصوص کریں۔ کیونکہ اگر یہ آگ دنیاداری کے نیچے دب جائے تو ہماری خاندانی عبادت ختم اور کلیسیا اور دنیا میں ہمارا اثر موقوف ہو جائے گا۔

اوپر کے وِرد کا اطلاق دل کی قربان گاہ پر بھی ہوتا ہے۔ یہ سنہری قربان گاہ ہے۔ خدا کو اپنے لوگوں کی روحانی سرگرمی سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ ہم خدا کو اپنا دل دیں، ایسا دل جو کہ اُس کے لئے محبت سے سرشار ہو۔ ہم اُس کے فضل کے طالب ہوں کہ یہ آگ کبھی بجھ نہ جائے، کیونکہ اگر خداوند اُسے جلنے نہ دے تو وہ قائم نہیں رہے گی۔ بے شمار دشمن اُسے بجھانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ لیکن خداوند کا غیبی ہاتھ اُس پر تیل ڈالتا رہے تو وہ تیز سے تیز تر ہوتی جائے گی۔ اپنے دل کی آگ کو کلامِ پاک کی آیات کی خوراک دیں۔ پاک نوشتے جلتے کوئلوں کی مانند ہیں۔ بے شک جہاں تک ہو سکے عبادتوں میں شریک ہوا کریں، لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم خلوت میں زیادہ سے زیادہ وقت خداوند کی حضوری میں گزاریں۔

۱۶ جولائی

"وہ ہر صبح کو اپنے اپنے کھانے کی مقدار کے مطابق جمع کر لیتے تھے۔" خروج ۱۶: ۲۱

اِس بات کی خوب کوشش کریں کہ آپ ہر وقت اور ہر بات میں خداوند پر انحصار کریں۔ وہ آپ کا ساتھ دے، تب ہی آپ روحانی برکات سے لطف اندوز ہو سکیں گے۔ کبھی پرانے من پر گزارہ نہ کریں، نہ کبھی مصر کی مدد کی خواہش رکھیں۔ لازم ہے کہ سب کچھ مسیح کی طرف سے ملے۔ پرانا مسح کافی نہیں۔ وہ آپ کی روح کی تقویت کا باعث نہیں بنے گا۔ اِس کی ضرورت ہے کہ آپ کے سر پر مقدس کے سنہری سینگ سے تازہ تیل اُنڈیلا جائے، ورنہ آپ کی روحانی زندگی مدھم پڑ جائے گی۔ شاید آج آپ پہاڑ کی چوٹی پر ہوں، لیکن جس نے آپ کو وہاں تک پہنچایا ہے ضرور ہے کہ وہی آپ کو چوٹی پر قائم رکھے، ورنہ آپ جلد ہی نیچے پھسل جائیں گے۔ آپ کا پہاڑ صرف تب تک قائم ہے جب تک وہ اُسے اُس کی جگہ پر قائم رکھتا ہے۔ اگر وہ اپنا چہرہ چھپا لے تو آپ جلد ہی مصیبت میں پھنس جائیں گے۔

آسمان کی روشنی کو دیکھنے کی کوئی ایسی کھڑکی نہیں جسے وہ یک لخت بند نہ کر سکے۔

یشوع نے سورج کو ایک ہی جگہ ٹھہرے رہنے کا حکم دیا، لیکن خداوند اُسے بالکل تاریک کر سکتا ہے۔ وہ آپ کے دل کی خوشی، آنکھوں کے نور اور زندگی کی قوت کو موقوف کر سکتا ہے۔ آپ کی تمام خوشیاں اُسی کے ہاتھ میں ہیں۔ وہی اُنہیں آپ سے باز بھی رکھ سکتا ہے۔

خداوند چاہتا ہے کہ ہم جانیں کہ ہمیں اُس کی ہر لمحے ضرورت ہوتی ہے۔ اِس لئے وہ ہمیں صرف ''روز کی روٹی'' کے لئے دعا کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ اور وہ صرف یہ وعدہ کرتا ہے کہ ''جیسے تیرے دن ویسی ہی تیری قوت ہو'' (استثنا ۳۳:۲۵)۔

اچھا ہے کہ یہی صورتِ حال ہو۔ اِس طرح ہمیں بار بار خدا کے تخت کے آگے حاضر ہونا ہوتا ہے اور ہمیں بار بار اُس کی محبت کی یاد دلائی جاتی ہے۔ آہا، خدا کا فضل کتنا بڑا ہے کہ وہ برابر ہماری ضرورتیں پوری کرتا ہے! وہ ہماری ناشکر گزاری کے باوجود اپنی نعمتوں کو ہم سے باز نہیں رکھتا۔ برکت کا بادل ہم پر ٹھہرا ہی رہتا ہے۔

اے خداوند یسوع، ہم تیرے قدموں پر گر کر اقرار کرتے ہیں کہ تیرے بغیر ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اور ہم تیری ہر نعمت کے لئے تیرے نام کی تعریف کرتے اور تیری بے پایاں محبت کی خاطر تیری پرستش کرتے ہیں۔

۱۷ جولائی

''اے بھائیو! خدا کے پیارو! ہم کو معلوم ہے کہ تم برگزیدہ ہو۔'' ا۔تھسل ۱:۴

بہت سے لوگ اِس سے پیشتر کہ وہ اپنی آنکھیں مسیح کی طرف اُٹھائیں جاننا چاہتے ہیں کہ آیا وہ برگزیدہ ہیں کہ نہیں۔ لیکن اِس طرح یہ معلوم نہیں کیا جا سکتا۔ اِسے جاننے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ مسیح کی طرف آنکھیں اُٹھائی جائیں۔ اگر آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آیا آپ خدا کے چنے ہوؤں میں سے ہیں تو ذیل کے طریقے سے اپنے دل کو تسلی دلا سکتے ہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ گناہ گار ہیں اِس لئے ہلاکت کے فرزند ہیں؟ اگر جانتے ہیں تو فوراً مسیح کی صلیب کے پاس جا کر اُسے یہ بات بتائیں۔ نیز اُسے یہ بھی بتائیں کہ آپ نے بائبل میں پڑھا ہے کہ ''جو کوئی میرے پاس آئے گا اُسے مَیں ہرگز

نکال نہ دوں گا" (یوحنا ۶: ۳۷)۔ اُسے بتائیں کہ پاک کلام میں لکھا ہے کہ "یہ بات سچ اور ہر طرح سے قبول کرنے کے لائق ہے کہ مسیح یسوع گناہ گاروں کو نجات دینے کے لئے دنیا میں آیا" (۱۔تیم ۱: ۱۵)۔ آپ خداوند یسوع پر نظر کر کے اُس پر ایمان لائیں تو آپ کو فوراً آپ کی برگزیدگی کی تسلی ہو جائے گی۔ آپ جانیں گے کہ مَیں خدا کے چنے ہوؤں میں سے ہوں۔

اگر آپ اپنے آپ کو پوری طرح مسیح کے حوالے کر کے اُس پر بھروسا کریں تو آپ خدا کے برگزیدوں میں شامل ہیں۔ چاہے آپ کتنے بڑے گناہ گار کیوں نہ ہوں، آپ جیسے ہیں ویسی ہی حالت میں یسوع کے پاس جائیں۔ برگزیدگی کے تمام طرح کے سوال ایک طرف رکھ دیں۔ سیدھے مسیح کے پاس جا کر اُس کے زخموں میں چھپ جائیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ خدا کے چنے ہوؤں میں سے ہیں۔ خدا کا روح آپ کو اِس کی تسلی دلائے گا، یہاں تک کہ آپ کہہ سکیں گے کہ "جس کا مَیں نے یقین کیا ہے اُسے جانتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری امانت کی اُس دن تک حفاظت کر سکتا ہے" (۲۔تیم ۱: ۱۲)۔ آپ اپنی برگزیدگی کو کسی اَور طریقے سے معلوم نہیں کر سکتے۔ مسیح کے پاس جا کر اُس پر پورے دل سے ایمان لائیں تو وہ جواب دے گا کہ "مَیں نے تجھ سے ابدی محبت رکھی۔ اِسی لئے مَیں نے اپنی شفقت تجھ پر بڑھائی" (یرمیاہ ۳۱: ۳)۔

۱۸ جولائی

"یہ لوگ اپنے اپنے جھنڈے کے پاس پاس ہو کر سب سے پیچھے کوچ کیا کریں۔"

گنتی ۲: ۳۱

جب بنی اسرائیل کوچ کرتے تو دان کے قبیلے کو چنڈاول کے طور پر اسرائیلی لشکر کے پیچھے چلنا ہوتا تھا۔ بنی دان سب سے آخر میں آتے تھے، لیکن اِس سے کیا فرق پڑتا تھا! وہ ویسے ہی اسرائیلی لشکر کا حصہ تھے جیسے وہ جو سب سے آگے چلتے تھے۔ وہ

اُسی آگ کے ستون کی پیروی کرتے تھے، اُسی من میں سے کھاتے تھے، اُسی روحانی چٹان سے پیتے تھے اور اُسی میراث کو حاصل کرنے کے لئے رواں دواں تھے۔ اے میری جان! حوصلہ رکھ۔ گو تُو سب سے آخر اور سب سے نچلے والوں میں سے ہے تو بھی تجھے خداوند کے لشکر میں شریک ہونے کا اعزاز حاصل ہے اور تجھے وہی کچھ نصیب ہوگا جو اُن کو ہوگا جو سب سے آگے چلتے ہیں۔ کسی کو تو آخر ہونا ہی ہوتا ہے۔ کسی کو تو مسیح کے لئے نچلا کام کرنا ہی ہوتا ہے تو کیوں نہ وہ شخص مَیں ہوں۔ کسی دیہات میں، غریب اور جاہل لوگوں میں، شہر کی کسی تاریک اور گندی گلی میں، گئے گزرے گناہ گاروں میں مَیں اپنا جھنڈا لہراتے ہوئے خدمت کرتا جاؤں۔

بنی دان کا مقام نہایت اہم تھا۔ جو مسافر کمزوری کے باعث پیچھے رہ جاتے تو وہ اُنہیں سنبھالتے۔ کوئی سامان گر جاتا تو وہ اُسے اُٹھاتے۔ جوشیلی طبیعت کے مالک تیزی سے آگے بڑھتے اور نئی نئی راہوں پر چل کر نئی نئی تعلیم سیکھتے اور بہت سے لوگوں کو مسیح کے لئے جیت لیتے ہیں۔ لیکن قدرے قدامت پسند لوگوں کی خدمت بھی اہم ہے جو کلیسیا کو قدیم ایمان یاد دلاتے اور ایسے بہن بھائیوں کے ایمان کو تقویت پہنچاتے ہیں جن کا ایمان ڈگمگانے لگا ہے۔ ہر ایک کا اپنا کام ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ چلنے والے خداوند کے بندے بھی پورے لشکر کے لئے بڑی برکت کا باعث بنیں گے۔

لشکر کے چنڈاول کا مقام بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ دشمن نہ صرف ہمارے آگے بلکہ پیچھے بھی ہوتے ہیں۔ ہم پڑھتے ہیں کہ عمالیقیوں نے اسرائیلی لشکر پر حملہ کیا اور اُن کو جو سب سے پیچھے تھے مار ڈالا۔ تجربہ کار مسیحی ایسی بہت سی جانوں کی مدد کر سکے گا جن کا ایمان ڈانواں ڈول، ہمت پست اور روحانی علم اور خوشی کم ہو۔ اُن کو اُن کے حال پر نہیں چھوڑنا چاہئے۔ اِس لئے تجربہ کار ایمانداروں کا فرض ہے کہ اپنا جھنڈا لہراتے ہوئے سب سے پیچھے چلیں۔ کیا آپ پیچھے رہنے والوں کا خیال کر کے اُن کی مدد کرتے ہیں؟

۱۹ جولائی

"خداوند ہمارے خدا نے اپنی شوکت اور عظمت ہم کو دکھائی..." اِستثنا ۵: ۲۴

اپنے تمام کام میں خدا کا بڑا مقصد یہ ہے کہ اپنا جلال ظاہر کرے۔ اِس سے کم اُس کے شایانِ شان نہ ہوتا۔ لیکن وہ اپنا جلال گناہ میں گرے ہوئے انسانوں پر کس طرح ظاہر کرے؟ اُن کی نظر ناقص ہے۔ وہ ہر وقت اپنی شان کا خیال کرتے ہیں۔ وہ اپنی قوت اور لیاقت کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتے۔ وہ اِنہیں حقیقت پسندانہ نظر سے نہیں دیکھتے، اِس لئے وہ اِس لائق نہیں رہے کہ خدا کے جلال کو دیکھیں۔ صاف ظاہر ہے کہ انسان کو اپنی خودی کو ترک کرنا ہے تاکہ خدا کو جلال پانے کا موقع ملے۔ یہی سبب ہے کہ وہ اکثر اپنے لوگوں پر تنگی اور مصیبت آنے دیتا ہے تاکہ وہ اپنی حماقت اور کمزوری سے آگاہ ہو کر خدا کی عظمت کو دیکھنے کے لائق بن جائیں، جب وہ اُنہیں چھڑانے کے لئے قدم اُٹھاتا ہے۔

جس شخص کی زندگی سکھ میں ہی گزرے وہ خدا کا کم ہی جلال دیکھے گا کیونکہ اُسے اپنے آپ کو خالی کرنے کے کم مواقع ملتے ہیں اور اِس لئے اِس قابل نہیں ہوتا کہ خدا اُسے اپنے عرفان سے معمور کرے۔

محرومی، غربت، آزمائش اور ملامت میں ہم یہوواہ کی قدرت کا مطالعہ اور تجربہ کرتے ہیں کیونکہ ہم اِن حالات میں جان لیتے ہیں کہ انسان کتنا بے حقیقت ہے۔ اِس لئے اگر خدا نے آپ کو کٹھن راستے پر چلایا تو اُس کا شکر کریں۔ اِسی راستے پر آپ نے خداوند کی عظمت اور انسان سے اُس کی الفت کا تجربہ کیا ہے۔ دکھ مصیبت کی معرفت آپ کو خدا کے عرفان کی ایسی دولت مل گئی جو کسی اَور راہ سے حاصل نہ ہوتی۔ آپ کی آزمائش چٹان کا وہ شگاف بن گئی جس میں خدا نے آپ کو موسیٰ کی طرح رکھا تاکہ اُس کے گزرتے ہوئے جلال کو دیکھیں (خروج ۳۳:۲۲)۔ خدائے ذوالجلال کی تعریف کریں کہ دکھ تکلیف سے زور آزمائی کرتے ہوئے آپ اِس قابل بن گئے کہ اُس کے عجیب وغریب کاموں کا جلال دیکھیں۔

۲۰ جولائی

"...ہماری میراث کا بیعانہ..." افسیوں ۱:۱۴

اُس انسان کو کتنی خوشی اور تسلی حاصل ہوتی ہے جس نے خداوند یسوع پر نگاہیں جمائے رکھنا سیکھ لیا ہے! تو بھی جب تک ہم اِس دنیا میں ہیں ہمارا اُس دولت کا اندازہ نہایت ناقص ہے جو ہمیں مسیح کی معرفت حاصل ہے۔ اب تک ہم نے "خداوند کے مہربان ہونے کا مزہ ہی چکھا" (۱۔پطرس ۲:۳) ہے۔ ہماری آرزو ہے کہ اُسے زیادہ سے زیادہ جانیں۔ ہم روح کے پہلے پھلوں سے لطف اندوز ہوئے جس سے آسمانی فضل کی بھوک اور پیاس بھڑک اُٹھی ہے۔ "ہم اپنے باطن میں کراہتے ہیں اور لے پالک ہونے یعنی اپنے بدن کی مخلصی کی راہ دیکھتے ہیں" (رومیوں ۸:۲۳)۔ یہاں ہماری بنی اسرائیل کی سی حالت ہے جنہیں وادی اسکال سے انگور کا "ایک ہی گچھا" (گنتی ۱۳:۲۳) ملا۔ اگلے جہان میں ہم پورے تاکستان کی سیر کریں گے۔ یہاں من "چھوٹے جیسے پالے (اَولوں) کے دانے" (خروج ۱۶:۱۴) کی صورت میں پڑتا ہے، لیکن وہاں ہم آسمانی روٹی کھائیں گے۔ ابھی ہم نے روحانی تعلیم کو سیکھنا شروع ہی کیا ہے۔ ابھی ہم اِس کی الف، ب، پ ہی سیکھ رہے ہیں۔ ابھی ہم سے پورا فقرہ تو درکنار ایک پورا لفظ بھی نہیں پڑھا جاتا۔

ابھی ہماری بہت سے ایسی خواہشات ہیں جو پوری نہیں ہوتیں۔ لیکن وہ وقت جلد آئے گا جب ہر ایک روحانی خواہش پوری ہو جائے گی۔ ہمارا پورا وجود آسمان کی خوشیوں سے معمور ہو جائے گا۔ اے مسیحی، صبر کر۔ تھوڑے ہی عرصے کے بعد آپ اپنی تمام آزمائشوں اور تکلیفوں سے چھوٹ جائیں گے۔ پھر آپ کبھی آنسو نہیں بہائیں گے۔ آپ کمال خوشی سے اُس کی شان و شوکت کو تکتے رہیں گے جو تخت پر بیٹھا ہے، بلکہ اِس سے بھی بڑھ کر آپ اُس کے ساتھ تخت پر بیٹھیں گے۔ آپ اُس کی جلالی فتح میں شریک ہوں گے۔ اُس کا تاج، اُس کی خوشی، اُس کا فردوس -- یہ سب کچھ آپ کا ہو گا اور آپ اُس کے ہم میراث ہوں گے جو سب چیزوں کا وارث ہے۔

۲۱ جولائی

"...یروشلیم کی بیٹی نے تجھ پر سر ہلایا ہے۔" یسعیاہ ۳۷: ۲۲

خداوند کے کلام سے تقویت پا کر صیون کے کانپتے ہوئے باشندوں نے دلیر ہو کر شاہِ اسور سنحیرب کی مغرور دھمکیوں پر سر ہلایا اور اُس کی تحقیر کی۔ مضبوط ایمان خدا کے بندوں کو اِس قابل بناتا ہے کہ بڑے اطمینان سے اپنے گھمنڈی دشمنوں پر ہنسیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے دشمن ناممکن کام کو کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اُس ہمیشہ کی زندگی کو تباہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ جب تک یسوع زندہ ہے مر نہیں سکتی۔ اُس قلعے کو ڈھا دینا جس کے سامنے دوزخ کے پھاٹک بے بس ہیں ناممکن ہے۔ وہ اُس پر حملہ کرتے ہوئے خود زخمی ہو جاتے ہیں۔ وہ یہوواہ کی ڈھال پر وار کر کے خود نقصان اُٹھاتے ہیں۔

ہم اُن کی کمزوری سے واقف ہیں۔ وہ انسان کے سوا کیا ہیں؟ انسان تو کیڑے کے برابر ہے۔ وہ سمندر کی تند موجوں کی طرح شور مچاتے ہوئے اپنے ہی اوپر گند اُچھالتے ہیں۔ جب خداوند اُٹھے گا تو وہ بھوسے کی طرح اڑ جائیں گے اور خشک کانٹوں کی طرح بھسم ہو جائیں گے۔ اُن کی خدا کے کام اور اُس کی سچائی کو نقصان پہنچانے کی بے بسی پر صیون کے کمزور سے کمزور سپاہی ہنس سکتے ہیں۔

آخر ہم جانتے ہیں کہ قادرِ مطلق خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اگر وہ اُٹھ کھڑا ہو تو اُس کے دشمنوں کا حشر کیا ہو؟ اگر وہ اُٹھ کھڑا ہو تو زمین کے ٹھیکرے اپنے خالق کا کب مقابلہ کر سکیں گے؟ اُس کا لوہے کا عصا اُنہیں مٹی کے برتن کی طرح چکنا چور کر دے گا، یہاں تک کہ زمین پر سے اُن کا نام و نشان باقی نہ رہے گا۔ لہٰذا اے ہر طرح کے خوف، دُور ہو جا! بادشاہی ہمارے بادشاہ کے ہاتھ میں محفوظ ہے۔ ہم خوشی کے نعرے لگائیں کیونکہ خداوند سلطنت کرتا ہے اور اُس کے مخالف مزبلے پر کے بھوسے کی مانند ہیں۔

۲۲ جولائی

"... مَیں ہی تمہارا خاوند ہوں۔" یرمیاہ ۳: ۱۴ (کیتھولک ترجمہ)

مسیح یسوع کا اپنے لوگوں کے ساتھ میاں بیوی کا سا تعلق ہے۔ اُس نے اپنی کلیسیا کے ساتھ اپنی نسبت کی ہے۔ جیسے یعقوب نے راخل کے لئے کیا ویسے ہی مسیح نے اپنی دُلھن کے لئے اُس وقت محنت مشقت کی جب خریداری کی پوری قیمت ادا نہیں کی گئی تھی۔ اور اُسے ڈھونڈ کر اُس نے اُس پر اپنی محبت ظاہر کی۔ اب وہ اُس جلالی گھڑی کا منتظر ہے جب برے کی شادی کی ضیافت پر اُن کی مشترکہ خوشی پایۂ تکمیل تک پہنچے گی۔

اب تک جلالی دُولھے نے اپنی کامل شدہ دُلھن کو آسمان کے بادشاہ کے سامنے پیش نہیں کیا۔ ابھی تک کلیسیا مسیح کی بیوی اور ملکہ کی پوری عزت اور مرتبہ سے ملبس نہیں ہوئی۔ ابھی تک وہ مصیبت زدہ زمین پر مسافر ہے۔ تاہم وہ اب بھی مسیح کی دُلھن اور بیوی ہے جو اُسے عزیز ہے اور جو اُس کی نظر میں نہایت قیمتی ہے۔ اُس کی صورت اُس کی دونوں ہتھیلیوں پر کندہ نظر آتی ہے۔ وہ اُس کی ذات کے ساتھ ایک ہو گئی ہے۔

زمین پر وہ پیار بھرے خاوند کی طرح اُس کا ہر طرح سے خیال رکھتا ہے۔ وہ اُس کی ضرورتوں کو پورا کرتا، اُس کے تمام فرائض ادا کرتا، اُسے اپنے نام سے نامزد کرتا اور اُسے اپنی تمام جائیداد میں شریک کرتا ہے۔ اُس کی اِس پیار بھری رفاقت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ وہ طلاق کا کبھی ذکر نہیں کرے گا کیونکہ اُس نے کہا ہے کہ "مَیں طلاق سے بیزار ہوں" (ملاکی ۲: ۱۶)۔ موت مضبوط سے مضبوط شادی کے بندھن کو توڑ ڈالتی ہے، لیکن وہ ابدی شادی کے بندھن کو ختم نہیں کر سکتی۔

زمین پر شادی کا اچھے سے اچھا بندھن بھی محبت کے اُس شعلے کا سایہ ہی ہے جس سے آسمانی دُولھا اپنی دُلھن سے پیار کرتا ہے۔ میاں بیوی کا اچھے سے اچھا تعلق مسیح اور اُس کی کلیسیا کے ساتھ تعلق کے سامنے ماند پڑ جاتا ہے جس کی خاطر اُس نے اپنے باپ کو چھوڑا تاکہ اُس کے ساتھ ایک ہی جسم ہو جائے۔

۲۳ جولائی

"تُو بھی اُن کے ساتھ تھا۔" عبدیاہ ۱: ۱۱

بھائی چارے کا خیال کرتے ہوئے فرض تھا کہ اَدُوم اسرائیل کی مصیبت کے وقت اُس کا ساتھ دیتا۔ لیکن ساتھ دینے کے بجائے وہ اُس کے دشمنوں سے مل گیا۔ اوپر کے فقرے میں "تُو" پر خاص زور ہے۔ ایک بُرا کام اَور بھی بُرا ہو جاتا ہے جب کسی ایسے شخص سے کیا جائے جس کے بارے میں اُس کی بالکل توقع نہ ہو۔ ہم آسمان کے برگزیدہ ہیں اِس لئے اگر ہم گناہ کریں تو یہ زیادہ گھنونا ہے۔ چونکہ ہم پر آسمان کی نعمتیں نچھاور کی گئی ہیں اِس لئے اگر ہم گناہ کریں تو یہ اَور بھی بڑا جرم بن جاتا ہے۔ اگر ہمارے گناہ کرتے وقت کوئی فرشتہ ہمارے کندھے پر ہاتھ رکھے تو اُس کے ملامت کے یہی الفاظ کافی ہیں کہ "تُو؟"، "تیرا یہاں کیا کام ہے؟" ہمیں کتنا کچھ معاف کیا گیا، کن کن مصیبتوں سے چھڑایا گیا، کتنی رُوحانی تعلیم دی گئی، مسیح میں کتنا دولت مند کیا گیا، کتنی برکات سے مالا مال کیا گیا، کیا ہم بدی کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں؟

ذرا رُک کر اپنے آپ کو جانچیں۔ کیا آپ کبھی بدکاروں کی مانند نہ بنے؟ دوستوں کے ٹولے میں کسی نے بے ہودہ لطیفہ سنایا۔ اُس پر خوب قہقہے بلند ہوئے اور آپ کو بھی وہ لطیفہ برا نہ لگا۔ "تُو بھی اُن کے ساتھ تھا۔" جب خدا کی راہوں کے بارے میں ناروا باتیں کہی گئیں تو آپ شرما کر خاموش رہے۔ یوں تماشائیوں کے نزدیک آپ بھی اُن میں سے ایک تھے۔ جب دنیا دار بازار میں جھوٹ موٹ کی سودا بازی کرتے ہیں تو کیا آپ بھی اُن کی مانند نہ بنے؟ کیا آپ اُن کی طرح ہی لالچی نظر آ رہے تھے؟ کیا اُن میں اور آپ میں کوئی فرق نظر آ رہا تھا؟ کیا اب کوئی فرق ہے؟ اپنے آپ کو ٹھنڈے دِل سے پرکھیں۔ اوّل تو اِس بات کی تسلی کر لیں کہ کیا مَیں واقعی مسیح میں نیا مخلوق ہوں۔ اگر تسلی ہے تو پھر بھی بڑی احتیاط سے چلیں ایسا نہ ہو کہ کسی کو یہ کہنے کا موقع ملے کہ "تُو بھی اُن کے ساتھ تھا۔" آپ اُن کی ابدی ہلاکت میں اُن کے

ساتھ نہیں ہونا چاہتے، تو یہاں آپ کیوں اُن میں شامل ہونا پسند کرتے ہیں؟ خدا کے دُکھی لوگوں کا ساتھ دیں نہ کہ دنیا کا۔

۲۴ جولائی

"...چپ چاپ کھڑے ہو کر خداوند کی نجات کے کام کو دیکھو..." خروج ۱۴: ۱۳

یہ الفاظ اُس ایماندار کے لئے خداوند کا حکم ہیں جو بڑی تنگی اور مشکلات میں مبتلا ہے۔ نہ وہ واپس جا سکتا اور نہ آگے بڑھ سکتا ہے۔ وہ نہ بائیں اور نہ دائیں مڑ سکتا ہے۔ ایسی صورتِ حال میں وہ کیا کرے؟ اُس کے لئے خداوند کے الفاظ ہیں "چپ چاپ کھڑے ہو۔" اچھا ہو گا اگر ایسے موقع پر وہ اپنے خداوند کی آواز پر کان دھرے کیونکہ غلط مشورہ دینے والے بہت ہیں۔ مایوسی کہتی ہے، "بس ہتھیار ڈال دے، کوئی فائدہ نہیں۔" لیکن اِس کے برعکس خدا چاہتا ہے کہ بدترین حالات میں بھی ہم دلیری سے اُس کی محبت اور وفاداری کی خوشی منائیں۔

بزدِلی کہتی ہے، "واپس جا کر دوبارہ دنیاداروں کے طرزِ عمل کو اپنا۔ مسیحی زندگی حد سے زیادہ مشکل ہے۔ اپنے مسیحی اصولوں کو بالائے طاق رکھ دے۔" لیکن اگر آپ خدا کے فرزند ہیں تو چاہے شیطان آپ کو ایسا کرنے کو کتنا ہی کیوں نہ اُبھارے آپ اُس کے مشورے پر نہیں چل سکتے۔ خدا کا حکم ہے کہ آپ اُس کی طرف سے طاقت پر طاقت پا کر آگے بڑھیں۔ نہ موت نہ دوزخ کی کوئی طاقت آپ کو صحیح راستے سے ہٹانے پائے۔ پھر کیا ہوا اگر آپ کو کچھ دیر کے لئے کھڑے رہنے کو کہا گیا ہے! ایسا کرتے ہوئے آپ کی طاقت بحال ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ آپ بعد میں پہلے کی نسبت زیادہ تیزی سے آگے بڑھ سکیں گے۔

جلد بازی پکارتی ہے کہ "کچھ کرو تو سہی۔ اُٹھ کر ہل جل۔ کھڑے ہو کر انتظار کرنا نری کاہلیت ہے۔" ایسے موقع پر ہم بجائے اِس کے کہ خداوند کی طرف نظر کریں جو نہ صرف کچھ کرے گا بلکہ سب کچھ کرے گا ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں خود کچھ نہ کچھ کرنا ہے۔

احمقانہ دلیری کہتی ہے کہ ''اگر تیرے آگے سمندر ہے تو اندر گھس کر معجزے کی توقع کر۔'' لیکن ایمان نہ احمقانہ دلیری کی، نہ جلد بازی کی، نہ بزدلی کی اور نہ مایوسی کی بلکہ خدا کی سنتا ہے جو کہتا ہے ''چپ چاپ کھڑے ہو۔'' آپ مستعد، قدم اُٹھانے کو تیار اور الٰہی حکم کے منتظر رہیں تو جلد ہی خداوند آپ کو وہی کچھ کہے گا جو کچھ موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ ''آگے بڑھو۔''

۲۵ جولائی

''... وہ اپنا پیراہن اُس کے ہاتھ میں چھوڑ کر بھاگا اور باہر نکل گیا۔'' پیدائش ۳۹: ۱۲

کئی ایک گناہوں کا صرف اِس طرح مقابلہ کیا جا سکتا ہے کہ اُن سے بھاگا جائے۔ بدی پر نگاہ کرنا ہی ہمارے لئے سخت خطرے کا باعث بنتا ہے۔ جو بدکاری سے بچنا چاہے اُسے بدی کے موقعوں سے دُور رہنا ہے۔ اِس بات کی ضرورت ہے کہ اپنی آنکھوں سے عہد باندھیں کہ آزمائش کی جڑ پر نظر کرنے سے بھی بچیں گے، کیونکہ ایسے گناہوں کے آگ کی طرح بھڑک اُٹھنے کے لئے صرف چھوٹی سی تیلی (دِیا سلائی) کی ضرورت ہوتی ہے۔ کون قصداً کسی کوڑھی کی جھونپڑی میں رہنا پسند کرے گا؟ صرف وہی جس کی خواہش ہے کہ اُسے بھی کوڑھ لگ جائے۔ اگر ملاح طوفان سے بچنے کا طریقہ جانتا ہو تو ہر صورت میں اُس سے بچنے کی کوشش کرے گا۔ بڑے بڑے سمندری جہازوں کے ناخدا اِس بات کی آزمائش نہیں کریں گے کہ بھلا کتنی دفعہ اُن کے جہاز بغیر نقصان اُٹھائے چٹان سے ٹکرا سکتے ہیں، بلکہ وہ ہر صورت میں چٹانوں سے بچنے کی کوشش کریں گے۔

شاید مَیں آج سخت خطرے میں پڑ جاؤں۔ کاش مجھے سانپ کی سی ہوشیاری ملے کہ اُس سے بچوں! عین ممکن ہے کہ میرے بچاؤ کے لئے شیر ببر کے جبڑوں کی نسبت کبوتر کے پَر زیادہ مفید ہوں۔ بے شک ممکن ہے کہ ایسا لگے کہ غلط قسم کی سوسائٹی کو چھوڑنے سے میرا نقصان ہوگا، لیکن بہتر ہے کہ اپنا پیراہن چھوڑ دوں ایسا نہ ہو کہ اپنی پاکیزگی سے ہاتھ دھو بیٹھوں۔ امیر بننے کی نسبت اشد ضروری ہے کہ میرا دل خالص رہے۔ کسی طرح کی

دوستی، خوبصورتی کی کوئی بھی سنہری زنجیر، کسی کی قابل داد حکمت اور لیاقت، کسی کی تحقیر -- کچھ بھی مجھے گناہ سے فرار ہونے سے نہ روکے۔ ابلیس کا مقابلہ کروں تو وہ مجھ سے بھاگ جائے گا، لیکن شہوت پرستی سے مجھے بھاگنا ہے ورنہ وہ مجھ پر غالب آ جائے گی۔ اے پاکیزگی کے خدا! یوسف کی طرح میری حفاظت کر تاکہ شہوت کی لبھانے والی باتوں میں آ کر گناہ نہ کروں۔ کاش دنیا، جسم اور شیطان ہم پر کبھی غالب نہ آئیں!

۲۶ جولائی

"پس اِسی باعث تم اپنی طرف سے کمال کوشش کر کے اپنے ایمان پر نیکی اور نیکی پر معرفت اور معرفت پر پرہیزگاری اور پرہیزگاری پر صبر اور صبر پر دین داری اور دین داری پر برادرانہ اُلفت اور برادرانہ اُلفت پر محبت بڑھاؤ۔" ۲۔پطرس ۱: ۵-۷

اگر آپ اپنے ایمان کی پوری تسلی چاہتے ہیں تو پاک روح کے اثر کے تابع ہو کر اُس کی مدد سے وہی کچھ کریں جس کی کلامِ مقدس تاکید کرتا ہے: "کمال کوشش" کریں۔ اِس بات کا خیال رکھیں کہ آپ کا ایمان صحیح قسم کا ہو۔ بائبل کی تعلیمات کا محض عقلی یقین نہ ہو بلکہ مسیح پر اور صرف مسیح پر تکیہ کرنے والا سادہ ایمان ہو۔ کمال کوشش کر کے دلیر ہو جائیں۔ خدا سے منت کریں کہ وہ آپ کو شیر دل بنائے تاکہ آپ بڑی ہمت کے ساتھ صحیح راستے پر چل سکیں۔ پاک نوشتوں کا خوب مطالعہ کر کے معرفت حاصل کریں، کیونکہ کلامِ مقدس کی تعلیمات کا علم آپ کے ایمان کی تصدیق کرتا رہے گا۔ خدا کے کلام کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اُسے کثرت سے اپنے دل میں بسنے دیں۔

یہ کر کے آپ معرفت پر پرہیزگاری کا اضافہ کریں۔ ظاہر میں پرہیزگار ہوں: جسم کے سلسلے میں پرہیزگاری کا دامن نہ چھوڑیں۔ باطن میں پرہیزگار ہوں: اپنے دل کا بھی خیال رکھیں۔ آپ کے ہونٹ، آپ کی زندگی، آپ کا دل اور آپ کی سوچ سب کے سب پرہیزگاری کے احاطے میں رہیں۔ اِس پر صبر بڑھائیں۔ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کو دکھ برداشت کرنے کا صبر بخشے۔ ایسا صبر جب آزمایا گیا تو کندن نکلے گا۔ ایسے صبر

سے آراستہ ہو جائیں تاکہ آپ دُکھ مصیبت کے وقت نہ بڑبڑائیں اور نہ مایوس ہوں۔

اِس نعمت کو پانے کے بعد آپ دین داری کا اضافہ کریں۔ دین داری کوئی عام مذہبی صفت نہیں ہے۔ آپ اپنی زندگی کا مقصد خدا کا جلال بنائیں۔ اُس کی حضوری میں اپنی زندگی گزاریں۔ اُس کے قریب رہیں۔ اُس کی رفاقت کے خواہش مند رہیں تو آپ کو سچی دین داری کی نعمت حاصل ہو گی اور اِس پر برادرانہ الفت کا اضافہ کریں۔ تمام مقدسین کو عزیز رکھیں۔ اور برادرانہ اُلفت پر محبت بڑھائیں۔ یہ محبت تمام انسانوں کے لئے اپنے بازو کھولتی اور اُن کی روح کی فکر کرتی ہے۔ جیسے جیسے آپ اِن روحانی جواہرات سے آراستہ ہو کر اِنہیں عمل میں لائیں گے، ویسے ویسے آپ کو اپنے بلاوے اور برگزیدگی کی تسلی ہوتی جائے گی۔ اگر آپ اپنی برگزیدگی کی پوری تسلی چاہتے ہیں تو کمال کوشش کریں کیونکہ نیم گرمی اور شکوک قدرتی طور پر ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔

۲۷ جولائی

"... قیمتی اور نہایت بڑے وعدے ..." ۲۔پطرس ۱: ۴

اگر آپ خدا کے قیمتی اور نہایت بڑے وعدوں کو تجربے سے جاننا اور دل سے اُن سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں تو اُن پر غور و خوض کیا کریں۔ اِن پاک وعدوں پر غور و خوض کرنے سے بہت دفعہ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ آپ کی آنکھوں کے سامنے پورے ہو جاتے ہیں۔ اِن پر غور کرتے وقت وہ برکت جس کے آپ خواہش مند ہیں آپ کو ملنے لگے گی۔ بہت سے ایماندار مسیحیوں کا تجربہ رہا ہے کہ جب وہ کسی وعدے کے پورے ہونے کے پیاسے ہوئے تب خدا کے کلام پر غور کرتے وقت وہ آہستہ آہستہ پورا ہوتا جا رہا تھا۔ یہ دیکھ کر وہ شکرگزار ہوئے کہ وہ اِس وعدے پر دل سے غور و خوض کرتے رہے۔

لیکن وعدوں پر غور و خوض کرنے کے علاوہ آپ اُنہیں خدا کے سچے کلام کے طور سے قبول کرنے کی کوشش کریں۔ آپ اپنے دل سے کہیں، "اگر کسی انسان کے وعدے کا سوال ہوتا تو مَیں بڑی فکر کے ساتھ وعدہ کرنے والے کے کردار اور اپنا وعدہ پورا کرنے

کی اہلیت پر غور کرتا۔" خدا کے ساتھ بھی ایسا ہی کریں۔ ہم زیادہ تر اُس کی رحمت کی عظمت پر نگاہ نہ کریں جو ہمیں حیران کر دے گی بلکہ رحم کرنے والے کی شخصیت پر۔ اِس سے ہمیں بے بیان خوشی ملے گی۔ اے میری جان، یہ تیرا خدا ہے، وہ خدا جو جھوٹ نہیں بول سکتا، جو تجھ سے وعدہ کرتا ہے۔ اُس کے جس وعدے پر آپ غور کر رہے ہیں وہ اُتنا ہی قابل اعتماد ہے جتنا کہ وعدہ کرنے والا خود۔ وہ لاتبدیل خدا ہے۔ اُس نے اپنے ایک بھی لفظ کو جو اُس کے منہ سے نکلا کبھی نہیں بدلا۔ نہ اُس میں کسی طرح کی قدرت کی کمی ہے۔ ہم سے اُس (خدا) نے وعدہ کیا ہے جس نے آسمان اور زمین کو خلق کیا ہے۔ نہ اُس میں حکمت کی کمی ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ کون سا وقت اچھا ہے کہ ہمیں اپنی برکات سے نوازے۔ لہٰذا چونکہ وعدہ کرنے والا سچا، لاتبدیل، قادرِ مطلق اور تمام طرح کے علم کا مالک خدا ہے، اِس لئے مجھے اُس کا ضرور یقین کرنا ہے۔ اگر ہم یوں وعدوں اور وعدوں کے کرنے والے پر غور و خوض کریں تو ہمارے ایمان کو تقویت ملے گی اور ہمیں اُن کی تکمیل بھی حاصل ہو جائے گی۔

۲۸ جولائی

"مَیں بے عقل اور جاہل تھا۔ مَیں تیرے سامنے جانور کی مانند تھا۔" زبور ۷۳:۲۲

یاد رہے کہ یہ زبور نویس کا اعتراف ہے۔ وہ ہمیں اپنے باطن میں جھانکنے کا موقع دیتا ہے۔ "مَیں بے عقل اور جاہل تھا۔" یہاں لفظ "جاہل" کا مطلب عام بول چال سے زیادہ وزن دار ہے۔ اِس سے گذشتہ آیت میں وہ لکھتا ہے کہ "جب مَیں شریروں کی اقبال مندی دیکھتا تو مغروروں پر حسد کرتا تھا" (آیت ۳)۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس کی جہالت کی جڑ گناہ تھا۔ وہ اپنے آپ کو اِتنا جاہل کہتا ہے کہ وہ بدکاروں پر رشک کرتا تھا۔ "اِتنا جاہل تھا مَیں!" یہ گناہ آلودہ جہالت تھی۔ اِسے انسانی کمزوری نہیں کہا جا سکتا بلکہ یہ مذمت کے لائق تھی کیونکہ اُس نے قصداً اپنی آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔ اُس نے شریروں کی موجودہ جہان کی اقبال مندی کے سبب سے اُن پر رشک کیا اور اُن کے انجام

کو بھلا دیا تھا۔

کیا ہم زبور نویس کی نسبت زیادہ سمجھ دار ہیں؟ کیا ہم دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم کاملیت کے درجے تک پہنچ چکے ہیں یا کہ ہماری یہاں تک تادیب و تربیت کی گئی کہ ہماری تمام طرح کی خودسری غائب ہو گئی ہے؟ ایسا کہنا میرا غرور ہی ہوتا۔ اگر زبور نویس جاہل تھا تو ہم کتنے جاہل نظر آئیں گے جب ہم پر ہماری اصل حالت کا انکشاف کیا جائے!

اے ایماندار، اپنی گزری زندگی پر نظر دوڑائیں۔ کتنی مرتبہ آپ نے اُس کی وفاداری پر شک کیا! کتنی دفعہ بے سمجھی سے پکار اُٹھے کہ ''اے باپ، ایسا نہ کر'' جبکہ دکھ تکلیف کی معرفت وہ آپ کو کسی خاص برکت سے مالا مال کرنا چاہتا تھا۔ کتنی دفعہ آپ تاریکی میں اُس کی نعمتوں کی غلط تفسیر کر کے پکار اُٹھے کہ ''سب کچھ میرے خلاف ہے'' جبکہ سب کچھ مل ملا کے آپ کے لئے بھلائی پیدا کر رہا تھا! کتنی دفعہ آپ نے چند روزہ لطف کی خاطر گناہ کو پسند کیا جبکہ حقیقت میں یہ خوشی آپ کے لئے کڑوی جڑ بن گئی۔ بے شک اگر اپنے دل کو جانیں تو جہالت کی خاطر ملامت کو قبول کرنا پڑے گا۔ اور اِس جہالت کو یاد رکھتے ہوئے ہمیں زبور نویس کے ساتھ مل کر فیصلہ کرنا ہے کہ ''تُو اپنی مصلحت سے میری رہنمائی کرے گا'' (زبور ۷۳: ۲۴)۔

۲۹ جولائی

''تو بھی مَیں برابر تیرے ساتھ ہوں ...'' زبور ۷۳: ۲۳

''تو بھی'' گویا کہ تمام طرح کی بے عقلی اور جہالت کے باوجود جس کا زبور نویس نے ابھی خدا کے سامنے اقرار کیا تھا۔ اِس میں بالکل شک نہیں کہ وہ نجات یافتہ ہے، خدا نے اُسے قبول کیا ہوا ہے اور کہ خداوند برابر اُس کے ساتھ ہے۔ گو وہ اپنے گناہ آلودہ دل اور دھوکے باز فطرت سے پوری طرح آگاہ ہے، پھر بھی وہ ایمان کے پورے یقین سے گاتا ہے کہ ''تو بھی مَیں برابر تیرے ساتھ ہوں۔'' اُس کے ساتھ مل کر یہ بھی کہنے کی کوشش کریں کہ ''تو بھی چونکہ مَیں مسیح میں ہوں مَیں برابر خدا کے ساتھ ہوں۔''

اِس سے مراد ہے کہ مَیں ہمیشہ اُس کے خیال میں ہوں۔ وہ ہر وقت میری بہتری کے خیال میں رہتا ہے۔ اُس کی آنکھ برابر مجھ پر لگی رہتی ہے۔ مَیں ہر وقت اُس کے ہاتھ میں ہوں یہاں تک کہ کوئی مجھے اُس کے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا۔ مَیں برابر اُس کے دل پر ہوں جیسے کہ سردار کاہن ہمیشہ بارہ قبیلوں کے نام اپنے دل پر لئے پھرتا تھا۔ تُو ہر وقت میرے بارے میں سوچ رہا ہے۔ تیری محبت ہمیشہ میری آرزو کرتی ہے۔ تیری محبت موت کی طرح مضبوط ہے۔ بہت سا پانی اُسے بجھا نہیں سکتا۔ نہ سیلاب اُسے ڈُبا سکتے ہیں۔ واقعی حیران کن فضل ہے! تُو مجھے مسیح میں دیکھتا ہے۔ گو مَیں اپنے آپ میں قابلِ حقارت ہوں، لیکن تُو مجھے مسیح کا خلعت پہنے دیکھتا ہے۔ اُس کے خون سے صاف کیا گیا ہوں اِس لئے تیرے حضور میں مقبول ہوں۔ یوں تُو برابر مجھ پر رحم کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے۔ یہاں کمزور اور دُکھی دل کے لئے تسلی ہے۔ باطن کے طوفان سے پریشان ہوں تو باہر کے سکون پر نظر کریں "تو بھی۔" یہ مبارک الفاظ دل سے کہہ کر اِن سے اطمینان پائیں: "تو بھی مَیں برابر تیرے ساتھ ہوں۔"

۳۰ جولائی

"...اُس پر غور کر کے وہ رو پڑا۔" مرقس ۱۴: ۷۲

خداوند کے بعض بندوں کا خیال ہے کہ پطرس کو تاعمر جب بھی اپنے مالک کا انکار یاد آتا تو اُس کے آنسو بہنے لگتے تھے۔ عین ممکن ہے کہ ایسا ہی ہوتا ہو کیونکہ اُس کا گناہ نہایت سنگین تھا۔ لیکن بعد میں خدا کے فضل نے اُس میں کام کیا۔ ہم بھی پطرس کی طرح اپنا خود اعتماد وعدہ یاد کرتے ہیں کہ "گو سب تیری بابت ٹھوکر کھائیں لیکن مَیں کبھی ٹھوکر نہ کھاؤں گا" (متی ۲۶:۳۳)۔ جب ہم اپنے اِن الفاظ کو یاد کرتے ہیں تو ہمیں بڑا افسوس ہوتا ہے۔ اگر ہم یاد کریں کہ ہم نے کیا کیا وعدے کئے اور اُنہیں پورا کرنے میں کتنے ناکام رہے تو شاید ہم بھی زار زار روئیں۔ پطرس اپنے خداوند کا انکار کرنے پر سوچ رہا تھا۔ وہ انکار کے مقام اور اُس معمولی سے سبب کو یاد کر رہا تھا جس کے باعث اُس نے

یہ گھنونا گناہ کیا تھا۔ وہ اُن قسموں اور کفروں کو یاد کر رہا تھا جن کے باعث وہ اپنے جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

جب ہمیں ہمارے گناہ اور اُن کی سنگینی یاد دلائی جاتی ہے تو کیا ہم سخت دل رہ سکتے ہیں؟ کیا ہم پطرس کی طرح رو نہ پڑیں؟ کاش ہم کبھی روئے بغیر اپنے گناہ کو یاد نہ کر سکیں!

پطرس کو اپنے خداوند کی محبت بھری نگاہ بھی یاد آ رہی تھی۔ مرغ کی خبردار کرنے والی بانگ کے بعد خداوند نے ملامت بھرے افسوس، رحم اور محبت کی نظر سے اُس کی طرف دیکھا۔ پطرس مسیح کی نظر کو تاعمر نہ بھلا سکا۔ یہ دس ہزار وعظوں کی نسبت زیادہ موثر تھی۔

اور جب بھی تائب رسول خداوند کی کامل معافی کو یاد کرتا تو وہ رو پڑتا۔ اگر خیال کیا جائے کہ ہم نے اِتنے شفیق خداوند کا گناہ کیا تو یہ متواتر روتے رہنے کے لئے کافی ہے۔ اے خداوند، میرے پتھر دل کو توڑ تاکہ آنکھیں آب دیدہ ہو جائیں۔

۳۱ جولائی

"مَیں اُن میں ..." یوحنا ۱۷: ۲۳

اگر ہم میں اور ہمارے خداوند میں تعلق اِتنا قریبی ہے تو رابطے کی ندی کتنی چوڑی اور کتنی گہری ہو گی! یہ کوئی تنگ سا نل نہیں ہے جس سے مشکل سے پانی کے چند قطرے نکل سکیں، بلکہ یہ حیران کن حد تک چوڑی اور گہری ندی ہے جس کی معرفت زندگی کا پانی کثرت سے ہم تک پہنچتا ہے۔ دیکھو اُس نے ہمارے سامنے ایک دروازہ کھول رکھا ہے۔ ہم اُس سے داخل ہونے میں سستی نہ کریں۔ رفاقت کے اِس شہر کے بہت سے پھاٹک ہیں۔ ہر ایک پھاٹک موتی کا ہے اور پوری طرح کھلا ہوا تاکہ استقبال کا یقین کر کے ہم دلیری سے داخل ہو جائیں۔

اگر مسیح کے ساتھ بات کرنے کے لئے صرف ایک چھوٹا سا سوراخ ہوتا تو یہ بھی ہمارے لئے بڑا اعزاز ہوتا۔ ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ رفاقت کا بڑا دروازہ بالکل کھلا

ہے۔ اگر خداوند یسوع ہم سے بہت دُور ہوتا یہاں تک کہ اُس کے اور ہمارے درمیان تند و تیز سمندر حائل ہوتا تو ہم آرزو کرتے کہ کسی پیغام کی معرفت اُسے اپنی محبت کا یقین دلائیں اور اُس کی طرف سے کوئی خبر ملے۔ لیکن ذرا اُس کی شفقت کو دیکھیں۔ اُس نے اپنا گھر ہمارے پڑوس میں بنایا بلکہ وہ ہمارے اِس سے بھی زیادہ قریب آ گیا۔ وہ ہمارے غریب دلوں میں رہتا ہے تاکہ ہمارے ساتھ متواتر رفاقت رکھے۔ ہم کتنے بڑے احمق ہوں گے اگر برابر اُس کی رفاقت میں زندگی نہ گزاریں! اگر ہمارے دوست ہم سے دُور رہتے ہیں تو ہم تعجب نہیں کرتے کہ ہمیں کم ہی ملتے ہیں۔ لیکن اگر ساتھ ہی رہتے ہوں تو کیا ہم اُن سے متواتر نہ ملیں؟ اگر خاوند کسی دُور کے ملک میں ہو تو اُس کی بیوی دیر تک اُس سے بات نہ کرنے کو برداشت کر لے گی، لیکن اگر وہ ساتھ والے کمرے میں ہو تو اُس سے زیادہ دیر تک الگ رہنا گوارا نہیں کرے گی۔ اے ایماندار، آپ کیوں اُس کی ضیافت میں شریک نہیں ہوتے؟ اپنے خداوند کی رفاقت سے لطف اندوز ہوں کیونکہ وہ آپ کے قریب ہے، وہ آپ کا بھائی ہے۔ اُس سے لپٹے رہیں کیونکہ وہ آپ کا خاوند ہے۔ اُسے دل سے لگائیں کیونکہ آپ اُسی کے بدن کا عضو ہیں۔

یکم اگست

"مجھے اجازت دے تو مَیں کھیت میں جاؤں اور ... بالیں چنوں۔" رُوت ۲:۲

اے مایوس اور پریشان ایماندار! آئیں اور خدا کے وعدوں کے وسیع کھیت میں بالیں چنیں۔ یہاں قیمتی وعدوں کی کثرت ہے۔ وہ آپ کی ضرورتوں کے عین مطابق ہیں۔ مثلاً یہی لیں: "وہ مسلے ہوئے سرکنڈے کو نہ توڑے گا اور ٹمٹماتی بتی کو نہ بجھائے گا" (یسعیاہ ۴۲:۳)۔ کیا یہ آپ کی حالت کے مطابق نہیں؟ کمزور، معمولی سا سرکنڈا، مسلا ہوا سرکنڈا، کمزور سے بھی کمزور، ایک سرکنڈا اور وہ بھی مسلا ہوا! وہ آپ کو نہیں توڑے گا۔ آپ ٹمٹماتی بتی کی مانند ہیں، آپ سے نہ روشنی نکل سکتی ہے نہ گرمی۔ لیکن وہ آپ کو نہیں بجھائے گا۔ وہ اپنے بڑے پیار سے ہوا دے کر آپ کو سرگرم بنائے گا۔

کیا آپ کوئی اَور بالی چننا چاہتے ہیں؟ ''اے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو، سب میرے پاس آؤ۔ مَیں تم کو آرام دوں گا'' (متی ۱۱:۲۸)۔ یہ کتنے پیارے الفاظ ہیں! خداوند جانتا ہے کہ آپ کا دل نرم ہے، اِس لئے آپ سے بڑی نرمی سے بات کرتا ہے۔ کیوں نہ آپ اُس کی آواز سن کر اُس کے پاس جائیں؟

گندم کی ایک اَور بالی لیں: ''ہراسان نہ ہو اے کیڑے یعقوب!... مَیں تیری مدد کروں گا خداوند فرماتا ہے۔ہاں، مَیں جو اسرائیل کا قدوس تیرا فدیہ دینے والا ہوں'' (یسعیاہ ۴۱: ۱۳۔۱۴)۔ اِتنی عظیم یقین دہانی کے ہوتے ہوئے آپ کیوں خوف زدہ ہو جاتے ہیں؟ اِس طرح کی آپ دس ہزار سنہری بالیں چن سکتے ہیں۔ ''مَیں نے تیری خطاؤں کو گھٹا کی مانند اور تیرے گناہوں کو بادل کی مانند مٹا ڈالا'' (یسعیاہ ۴۴:۲۲)۔ اور یہ کہ ''اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی ہوں وہ برف کی مانند سفید ہو جائیں گے اور ہرچند وہ اَرغوانی ہوں تو بھی اُون کی مانند اُجلے ہوں گے'' (یسعیاہ ۱:۱۸)۔ یا یہ کہ ''رُوح اور دُلھن کہتی ہیں آ ... اور جو پیاسا ہو وہ آئے اور جو کوئی چاہے آبِ حیات مفت لے'' (مکاشفہ ۲۲:۱۷)۔

ہمارے مالک کا کھیت نہایت زرخیز ہے۔ وعدوں کی بھرمار ہے۔ اے بے ہمت ایماندار، دیکھیں تو سہی کتنی بالیں آپ کے سامنے پڑی ہیں! اِنہیں چن کے جمع کر لیں، کیونکہ خداوند یسوع آپ کو تاکید کرتا ہے کہ اِنہیں اُٹھا لیں۔ خوف نہ کریں، محض ایمان رکھیں۔ اِن میٹھے میٹھے وعدوں کو تھام لیں۔ اِن پر غور وخوض کر کے اِنہیں خوشی سے اپنی روح کی خوراک بنائیں۔

۲ اگست

''... مَیں تیری مدد کروں گا...'' یسعیاہ ۴۱ : ۱۴

آج صبح خداوند یسوع ہم میں سے ہر ایک سے مخاطب ہوتا ہے: ''مَیں تیری مدد کروں گا۔'' مَیں جو کہ تیرا خدا ہوں میرے لئے یہ ایک چھوٹی سی بات ہے کہ تیری مدد

کروں۔ ذرا یاد کر کہ مَیں تیرے لئے کیا کچھ کر چکا ہوں۔ تو پھر تیری مدد نہ کروں؟ مَیں نے تیرے لئے اپنی جان دی۔ اگر مَیں نے تیرے لئے اِتنا بڑا کام کیا تو کیا اِس سے چھوٹا نہ کروں گا؟ تیری مدد کرنا میرے نزدیک کچھ بھی نہیں ہے۔ مَیں نے تیرے لئے اِس سے کہیں زیادہ کیا اور آگے کو بھی کروں گا۔ اِس سے پیشتر کہ دنیا خلق ہوئی مَیں نے تجھے چن لیا۔ مَیں نے تیرے ساتھ عہد باندھا۔ مَیں تیری خاطر جلال کا خلعت اُتار کر انسان بنا اور پھر اپنی جان دے دی۔ اگر مَیں نے یہ سب کچھ تیرے لئے کیا تو اب تیری مدد بھی ضرور کروں گا۔

تیری مدد کرتے ہوئے مَیں تجھے وہ کچھ دوں گا جو کہ تیرے لئے خرید چکا ہوں۔ اگر تجھے اِس سے ایک ہزار گنا زیادہ مدد کی ضرورت ہوتی تو تجھے دے دیتا۔ اُس کے مقابلے میں کہ مَیں تجھے کیا کچھ دینے کو تیار ہوں تُو تھوڑا ہی مانگ رہا ہے۔ تیرے نزدیک یہ بہت ہے، لیکن میرے نزدیک تھوڑا۔ تیری مدد کروں؟ خوف نہ کر! اگر تیرے کھتے کے دروازے پر ایک چیونٹی تجھ سے مدد مانگے تو تُو اُسے مٹھی بھر گندم دینے سے کنگال نہیں ہو جائے گا۔ اور میری دولت کے مقابلے میں تُو ایک چھوٹی سی چیونٹی کے برابر ہے۔ ''مَیں تیری مدد کروں گا۔''

کیا یہ آپ کے لئے کافی نہیں؟ کیا آپ کو قادرِ مطلق خدا کی قوت اور حکمت سے زیادہ کی ضرورت ہے؟ کیا آپ کو اِس سے زیادہ محبت کی ضرورت ہے جس کا مظاہرہ خداوند یسوع نے کیا؟ اپنا گھڑا لے آئیں۔ یہ سوتا اُسے بھر دے گا۔ جلدی سے اپنی ضرورتیں سمیٹ کر لے آئیں -- اپنا خالی پن، اپنے دکھ، اپنی حاجتیں۔ دیکھیں خدا کا یہ دریا آپ کی ہر ضرورت کو پورا کرنے کے لئے لبریز ہے۔ اِس سے زیادہ آپ کیا مانگ سکتے ہیں؟ اے میری جان، اپنی اِسی قوت میں آگے بڑھ۔ ازلی و ابدی خدا تیرا مددگار ہے۔

۴ اگست

"... برہ اُس کا چراغ ہے۔" مکاشفہ ۲۱: ۲۳

خاموشی میں ذرا اِس حقیقت پر غور کریں کہ آسمان کا چراغ خداوند یسوع ہے۔ پاک نوشتوں میں روشنی خوشی کی علامت ہے۔ آسمان میں مقدسوں کی خوشی کا سبب یہ ہے کہ یسوع نے ہمیں چن لیا ہے، ہم سے محبت کی ہے، ہمیں خرید لیا ہے، ہمیں پاک صاف کیا ہے، ہمیں راست بازی کا خلعت پہنایا ہے، ہمیں قائم رکھا اور جلال بخشا ہے۔ ہم صرف اور صرف خداوند یسوع کی وجہ سے وہاں ہوں گے۔ اِن میں سے ایک ایک خیال انگور کے گچھے کی مانند ہے۔

روشنی خوبصورتی کا باعث بھی ہے۔ روشنی غائب ہو جائے تو اُس کے ساتھ خوبصورتی بھی غائب ہو جاتی ہے۔ روشنی کے بغیر نیلم کی دمک ختم ہو جاتی ہے۔ موتی سے کوئی چمک نہیں نکلتی۔ اِسی طرح اگلے جہان میں مقدسوں کی تمام تر خوبصورتی کا سرچشمہ خداوند یسوع ہے۔ سیاروں کی طرح وہ آفتابِ صداقت کا نور منعکس کریں گے۔ اگر مسیح کے جلال پر پردہ پڑ جائے تو اُن کا جلال غائب ہو جاتا ہے۔

روشنی علم کی علامت بھی ہے۔ آسمان میں ہمارا علم کامل ہو گا۔ لیکن ہمارے علم کا منبع خداوند یسوع ہی ہو گا۔ ہماری زندگی کے پریشان کن حالات کا راز آسمان میں فاش ہو جائے گا۔ ہم سب کچھ صفائی سے دیکھیں گے۔ برے کی روشنی میں خدا کے ہمارے ساتھ راستوں کا مقصد صاف طور پہ نظر آئے گا۔ آہا! یہ کیسے انکشافات ہوں گے اور ہم خدا کی محبت کی کتنی تعریف کریں گے!

روشنی کا مطلب ظاہر کرنا بھی ہے۔ روشنی حقیقت کو ظاہر کرتی ہے۔ اب تک ظاہر نہیں کہ خدا کے لوگ کیا کچھ ہوں گے۔ لیکن جب مسیح اُنہیں آسمان میں داخل کرے گا تو اُنہیں اپنی جلالی صورت میں بدل دے گا۔ یہاں وہ غریب اور دُکھی تھے۔ کیسی تبدیلی ہے! یہ سب کچھ سرفراز کئے ہوئے برے کی معرفت رُونما ہو گا۔ وہاں جو بھی خوشی اور

رونق ہو گی اُس کی جان اور اُس کا مرکز خداوند یسوع ہی ہو گا۔ یہ کیسی خوشی ہو گی جب بادشاہوں کے بادشاہ اور خداوندوں کے خداوند کو اُسی کی روشنی میں دیکھیں گے!

۴ اگست

"... اپنے خدا کو پہچاننے والے تقویت پا کر کچھ کر دکھائیں گے۔" دانی ایل ۱۱: ۳۲

ہر ایماندار جانتا ہے کہ خدا کو جاننا سب سے اعلیٰ علم ہے۔ اور یہ روحانی علم مسیحی کی تقویت کا باعث بنتا ہے۔ یہ علم اُس کے ایمان کو تقویت پہنچاتا ہے۔ پاک نوشتوں میں بار بار کہا گیا ہے کہ ایماندار ایسے لوگ ہیں جو کہ منور کئے گئے ہیں۔ اُن کے دل اور ذہن کو روشن کیا گیا ہے۔ وہ خداوند سے تعلیم پا چکے ہیں۔ اُن کے بارے میں یوحنا رسول کہتا ہے کہ اُنہیں "اُس قدوس کی طرف سے مسح کیا گیا ہے" (ا۔یوحنا ۲: ۲۰)۔ اور پاک روح کا خاص کام یہ ہے کہ وہ ایمانداروں کو "تمام سچائی کی راہ دکھائے گا" (یوحنا ۱۶: ۱۳)۔ اور یہ سب کچھ اِس مقصد سے کہ اُن کے ایمان کو گویا خوراک ملے اور وہ مضبوط ہو جائے۔

علم نہ صرف ایمان کو بلکہ محبت کو بھی تقویت پہنچاتا ہے۔ علم دروازہ کھول دیتا ہے۔ پھر اُس دروازے سے جھانک کر ہم اپنے نجات دہندہ کو دیکھتے ہیں۔ علم گویا مسیح کی تصویر ظاہر کرتا ہے۔ اور جب ہم مسیح کی یہ تصویر دیکھتے ہیں تو اُس سے محبت کرتے ہیں۔ ہم ایسے مسیح سے محبت نہیں رکھ سکتے جسے ہم جانتے ہی نہ ہوں۔ اگر ہمیں صرف تھوڑا سا علم ہو کہ اُس نے ہمارے لئے کیا کچھ کیا ہے اور اِس وقت ہماری خاطر کیا کچھ کر رہا ہے تو ہم اُس سے زیادہ محبت نہیں رکھ سکتے۔ جتنا زیادہ ہم اُسے جانیں گے اُتنی زیادہ اُس سے محبت رکھیں گے۔

علم اُمید کو بھی تقویت پہنچاتا ہے۔ ہم کس طرح کسی چیز کی اُمید کر سکتے ہیں جب تک ہمیں اُس کے وجود کا علم نہ ہو۔ اُمید دُوربین کی مانند ہے، لیکن جب دُوربین کا علم نہ ہو ہمیں کچھ بھی نظر نہیں آئے گا۔ علم نظر کی رکاوٹ کو دُور کر دیتا ہے۔ پھر ہم

بڑی صفائی سے وہ جلال دیکھ سکتے ہیں جو ظاہر ہونے والا ہے اور متوقع برکات کی خوشی منا سکتے ہیں۔

علم ہمیں صبر کرنے کے اسباب بھی مہیا کرتا ہے۔ اگر ہم مسیح کی محبت سے واقف نہ ہوں تو کس طرح صبر کر سکتے ہیں؟ کس طرح صبر کر سکتے ہیں اگر یہ نہ جانتے ہوں کہ ہمارا آسمانی باپ ہماری زندگی کے تمام حالات میں ہماری بھلائی کے لئے سرگرم عمل ہے؟ کسی مسیحی کی کوئی بھی نعمت یا خوبی ایسی نہیں جسے خدا علم کے باعث ترقی نہ دے۔ اگر یہ بات ہے تو کتنا ضروری ہے کہ ہم اپنے خداوند اور نجات دہندہ یسوع مسیح کے عرفان میں بڑھیں!

۵ اگست

"ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مل کر خدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں۔" رومیوں ۸: ۲۸

کئی باتوں کے بارے میں ایماندار کو پختہ یقین ہوتا ہے۔ مثلاً وہ جانتا ہے کہ جب اُس کی زندگی کی کشتی خطرناک طوفان سے دوچار ہے تو خداوند کشتی میں بیٹھا ہوتا ہے۔ اُس کا پختہ ایمان ہے کہ وہ کسی بھی حالت میں کیوں نہ ہو دنیا کی تاریخ کی پتوار یہوواہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ وہی رُخ کو متعین کرتا ہے۔ یہ تسلی بخش علم اُسے ہر حالت سے نپٹنے کے لئے آراستہ کرتا ہے۔ وہ سمندر کی موجوں پر نظر کر کے خداوند یسوع کو لہروں کے اوپر چلتے ہوئے دیکھتا اور اُس کی آواز سنتا ہے کہ "خوف نہ کر، مَیں ہی ہوں۔"

اُسے اِس کا بھی یقین ہے کہ خدا تمام حکمت کا مالک ہے۔ اِس لئے وہ یہ بھی جانتا ہے کہ خدا سے کوئی غلطی نہیں ہوتی۔ اُس کی اجازت کے بغیر کچھ بھی رونما نہیں ہو سکتا۔ سچا مسیحی کہہ سکتا ہے کہ "اگر اُس کی مرضی یہی ہے کہ میرا سب کچھ برباد ہو جائے تو میرے لئے یہی بہتر ہے۔ جس آفت میں بھی مَیں مبتلا ہو جاؤں اگر خدا نے اِس کا حکم دیا تو یہ اُس کی محبت کا ثبوت اور میری بہتری کا باعث ہے۔"

''ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مل کر خدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں۔'' ایماندار کے نزدیک یہ نہ صرف ایک مبہم خیال یا اُمید ہے بلکہ حقیقت ہے۔ اب تک سب کچھ بہتری کا باعث بنا رہا ہے۔ زہریلی اور کڑوی دوا صحت یابی کا باعث بنی۔ ڈاکٹر کے نشتر نے مغرور جسم کو کاٹ دیا تا کہ علاج ممکن ہو جائے۔ ہر ایک واقعہ کی معرفت خدا کا مبارک نتیجہ برآمد ہوا۔ چونکہ ایماندار جانتا ہے کہ خدا سب پر حکمران ہے، کہ وہ کامل حکمت سے راج کرتا ہے، کہ وہ بدی سے بھی نیکی پیدا کرتا ہے اِس لئے وہ بڑے اطمینان کے ساتھ ہر دُکھ اور آزمائش کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ سچا ایماندار دعا کر سکتا ہے، ''اے میرے خدا، مَیں اپنی زندگی میں سب کچھ قبول کرنے کو تیار ہوں بشرطیکہ وہ تیری طرف سے ہو۔ تیرے بچوں کو تیری میز پر سے کبھی کوئی نقصان دہ چیز نہیں ملی۔''

۶ اگست

''... اے نگہبان رات کی کیا خبر ہے؟...'' یسعیاہ ۲۱: ۱۱

کون سے دشمن ہماری تاک میں بیٹھے ہیں؟ بے شمار غلط بلکہ بدعتی تعلیمات گشت کر رہی ہیں۔ روز بروز نئی بدعتیں اُٹھ رہی ہیں۔ اِس وقت مجھے کون سی بدعت سے خبردار رہنا ہے؟ جب تاریکی پھیلی ہوئی ہو تو ہم پر گناہ حملہ آور ہوتے ہیں۔ مجھے خود پہرے کے مینار پر چڑھ کر دعا میں جاگتے رہنا ہے۔ ہمارا آسمانی محافظ تمام طرح کے حملوں کو پہلے سے جانتا ہے جن کا منصوبہ ہمارے خلاف کیا جا رہا ہے۔ اور جب ابلیس ہم پر حملے کا منصوبہ بنا رہا ہو تو ہمارا ایمان قائم رہے۔ اے شفیق نگہبان، صیون کی خاطر خاموش نہ رہ بلکہ ہمیں آنے والے حملوں سے پہلے سے ہی آگاہ کر۔

''اے نگہبان، رات کی کیا خبر ہے؟'' کلیسیا پر کون سا موسم آ رہا ہے؟ کیا گھٹائیں جمع ہو رہی ہیں یا ہمارے اوپر فضا صاف ہے؟ ہمیں بڑے پیار سے خدا کی کلیسیا کی نگہبانی کرنی ہے۔ جب کلیسیا پر بے دینی حملہ آور ہو رہی ہے تو طوفانوں کے برپا ہونے

کی علامتیں پہچانیں اور اُن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

"اے نگہبان، رات کی کیا خبر ہے؟" کون سے ستارے نظر آ رہے ہیں؟ اپنی موجودہ حالت کے پیشِ نظر ہم خدا کے کون سے وعدے پر تکیہ کر سکتے ہیں؟ تُو ہمیں خبردار کرتا ہے، ہمیں تسلی بھی دے۔ ہمارا قطب ستارہ مسیح تا ابد اپنی جگہ پر قائم ہے اور باقی تمام ستارے خداوند کے دہنے ہاتھ میں ہیں۔

لیکن اے نگہبان، پو کب پھٹے گی؟ کافی وقت گزر چکا ہے۔ کیا دُولھے کے آفتابِ صداقت کے طور پر نمودار ہونے کا ابھی کوئی نشان نظر نہیں آ رہا؟ کیا ابھی صبح کا ستارہ فجر کی خبر نہیں دے رہا؟ پو کب پھٹ کر رات کی تاریکی کو غائب کر دے گی؟ اے خداوند یسوع، اگر تُو آج شخصی طور پر اپنی کلیسیا کے پاس نہ آئے تو تیرا روح میرے آہیں بھرتے دل میں آئے تا کہ وہ خوشی سے معمور ہو جائے۔

۷ اگست

"... وہ سچے دل سے تجھ پر عاشق ہیں۔" غزل الغزلات ۱:۴

سچے ایماندار کسی سے اُتنی محبت نہیں رکھتے جتنی کہ خداوند یسوع کے ساتھ۔ وہ کسی اَور ہستی کو اِتنا پیار کرنے کی جرأت نہیں کرتے۔ ماں باپ سے جدا ہونا پڑے تو ہوتے ہیں، لیکن مسیح سے الگ نہیں ہوتے۔ وہ طرح طرح کی دنیاوی آسائشیں چھوڑنے کو تیار ہوتے ہیں، لیکن اپنے نجات دہندہ کو کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ وہ اُس کی خاطر اپنی خودی کا انکار کرنے کو تیار ہوتے ہیں، لیکن مسیح کا انکار نہیں کرتے۔ وہ محبت قابلِ افسوس ہے جو ایذا رسانی کے باعث بجھ جائے۔

بہت سے شریروں نے وفادار پیروکاروں کو اُن کے اُستاد سے جدا کرنے کی کوشش کی، لیکن اُنہیں ہر زمانے میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ نہ سرفرازی نہ زوال اُنہیں اُن کے محبوب سے الگ کر سکا۔ یہ معمولی قسم کا رشتہ نہیں جسے دنیا والے توڑ سکیں۔ نہ انسان نہ شیطان کے ہاتھ ایسی چابی لگی جس سے وہ مسیح اور اُس کے لوگوں کی رفاقت کے بندھن

کے تالے کو کھول سکیں۔ جس کسی کا دل مسیح نے اپنے ساتھ جوڑ لیا ہے اُسے شیطان جدا نہیں کرسکتا۔ کوئی بھی اوپر کی آیت کو مٹا نہیں سکتا کہ "وہ سچے دل سے تجھ پر عاشق ہیں۔"

سچے دلوں کی محبت کا اندازہ اِس سے نہیں لگایا جا سکتا کہ وہ کس طرح نظر آ رہی ہے بلکہ دل کی آرزوئیں ہی اُس محبت کی صحیح عکاسی کرتی ہیں۔ ہمیں متواتر افسوس ہوتا ہے کہ ہم اُس سے زیادہ محبت نہیں کر سکتے۔ کاش ہمارے دل اِس سے کہیں بڑے ہوں تاکہ زیادہ محبت کر سکیں! لیکن افسوس، ہماری محبت کی وسعت بالشت کے برابر ہی ہے۔ اُس کے پیار کی نسبت ہمارا پیار نہایت کم ہے۔ البتہ اگر ہماری محبت کا اندازہ ہماری دلی خواہش کے مطابق کیا جائے تو وہ بہت بڑی ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ خداوند اُسی کے مطابق ہماری اُس سے محبت کو ناپے گا۔ کاش ہم پوری دنیا کے تمام دلوں کی محبت کو جمع کر کے اُسے دے سکیں جو سراپا عشق انگیز ہے!

۸ اگست

"وہ ... مکڑی کا جالا تنتے ہیں ..." یسعیاہ ۵۹: ۵

مکڑی کے جالے پر نظر کریں۔ یہ مذہبی ریاکار کی تصویر ہوتی ہے۔ مکڑی کے جالے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ شکار پکڑا جائے۔ مکڑی مکھیوں اور چھوٹے چھوٹے کیڑوں سے اپنا پیٹ بھرتی ہے۔ بے سمجھ لوگ آسانی سے ریاکاروں کے جالے میں پھنس جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہوشیار لوگ بھی بعض اوقات دھوکا کھاتے ہیں۔ فلپس نے شمعون جادوگر کو بپتسمہ دیا جس کے ریاکار ایمان کا پول پطرس رسول سے بات کرتے وقت جلد ہی کھل گیا۔ رسم و رواج، شہرت، تعریف، دنیاوی ترقی اور دیگر قسم کی مکھیاں ریاکار کے جالے میں پھنس جاتی ہیں۔

مکڑی کا جالا ایک عجیب و غریب دستکاری ہے۔ یہ کتنی نفاست سے بنایا جاتا ہے! کیا یہ ریاکار کے دین کی تصویر نہیں ہے؟ وہ کتنی بے باکی سے جھوٹ کو سچائی کے طور پر پیش کرتا ہے! وہ کتنی مہارت سے کسی بھی چمک دار چیز کو خالص سونا کہتا ہے!

مکڑی کا جالا اُس کے اپنے پیٹ سے نکلتا ہے۔ شہد کی مکھی شہد کو پھولوں سے جمع کرتی ہے۔ مکڑی پھولوں سے کچھ حاصل نہیں کرتی تو بھی لمبا چوڑا جالا تانتی ہے۔ مکڑی کی طرح ریاکار اپنے کئے پر ہی بھروسا کرتے ہیں۔ وہ اپنی ہی نیو ڈالتے ہیں۔ وہ خدا کے فضل کو حقیر جان کر اپنی ہی راست بازی قائم کرتے ہیں۔

لیکن مکڑی کا جالا نہایت کمزور ہوتا ہے۔ وہ بڑی نفاست سے بنایا جاتا ہے، لیکن پائیدار نہیں ہوتا۔ وہ نوکر کے جھاڑو یا مسافر کے سوٹے کا مقابلہ نہیں کر سکتی، بلکہ ہوا کا ایک ہی جھونکا اُسے برباد کرنے کے لئے کافی ہے۔

مکڑی کے ایسے جالوں کو خداوند کے گھر میں نہیں ہونا چاہئے۔ کلیسیا کا مالک خود ان جالوں اور اِن کے بنانے والوں کو ہلاک کرے گا۔ اے میری جان، مکڑی کے جالے کے سے کمزور اور خطرناک مقام میں آرام پانے کی کوشش نہ کر۔ خداوند یسوعؔ ہی کو اپنی دائمی پناہ گاہ بنا۔

۹ اگست

"اُس شہر میں سورج یا چاند کی روشنی کی کچھ حاجت نہیں ..." مکاشفہ ۲۱ : ۲۳

آنے والے جہان کے باسی تمام طرح کی ضروریات سے بے نیاز ہوں گے۔ وہاں اُنہیں پوشاک کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اُن کے سفید چوغے نہ کبھی پرانے اور نہ میلے ہوں گے۔ اُنہیں علاج کے لئے کبھی دوا کی ضرورت نہیں پڑے گی کیونکہ وہاں بیماری ہوگی ہی نہیں۔ اپنی طاقت کی بحالی کے لئے اُنہیں نیند کی ضرورت نہیں ہوگی۔ نہ وہ دن کو نہ رات کو آرام کریں گے بلکہ لگاتار خداوند کی حمد وتعریف کریں گے۔

اُنہیں اپنی حوصلہ افزائی کے لئے انسانی رفاقت کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ایک دوسرے سے ملنے والی خوشی اُن کی لطف اندوزی کے لئے ضروری نہیں ہوگی کیونکہ اُن کی بڑی سے بڑی آرزو کی تسکین کے لئے خداوند کے ساتھ اُن کی رفاقت ہی کافی ہے۔ اُنہیں اُستادوں کی ضرورت نہیں ہوگی۔ بے شک وہ خدا کی باتوں کے بارے میں ایک

دوسرے سے تبادلہ خیال کریں گے، لیکن آسمانی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اُنہیں اُستاد کی ضرورت نہیں ہوگی کیونکہ وہ سب خدا سے تعلیم پا چکیں گے۔ اِس وقت ہم بادشاہ کے دروازے پر خیرات پر گزارہ کر رہے ہیں، لیکن وہاں ہم ضیافت کے وقت بادشاہ کی میز پر بیٹھیں گے۔ یہاں ہم کسی مہربان ساتھی کا سہارا لیتے ہیں، لیکن وہاں ہم صرف اپنے محبوب پر تکیہ کریں گے۔ یہاں ہمیں اپنے ساتھیوں کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن وہاں ہماری تمام ضرورتیں مسیح میں پوری ہوں گی۔ یہاں ہم بالٹی لے کر کنوئیں سے پانی بھرتے ہیں، لیکن وہاں ہم سوتے سے زندگی کا پانی پئیں گے۔

یہاں فرشتے برکت لے کر آتے ہیں، لیکن وہاں ہمیں کسی آسمانی پیغمبر کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اِس کی حاجت نہیں رہے گی کہ جبرائیل خدا کے محبت نامے ہمارے پاس لائے، بلکہ ہم اپنے محبوب کو روبرو دیکھیں گے۔ وہ کیسا مبارک وقت ہوگا! وہ کیسی جلالی گھڑی ہوگی جب کہ ہماری روزمرہ خوشی کا منبع خدا کی اپنی ذات ہوگی نہ کہ مخلوقات یا کوئی اَور شے! تب ہمیں کامل خوشی حاصل ہوگی۔

۱۰ اگست

"مسیح جو ہماری زندگی ہے ..." کلسیوں ۳: ۴

پولس رسول کے اِن عظیم الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح ہماری زندگی کا منبع ہے۔ "اُس نے تمہیں بھی زندہ کیا جب اپنے قصوروں اور گناہوں کے سبب سے مردہ تھے" (افسیوں ۲: ۱)۔ جس آواز نے لعزر کو قبر سے نکالا اُسی نے ہمیں بھی زندہ کر کے نئی زندگی بخشی۔ وہی اب ہماری روحانی زندگی کا مرکز ہے۔ ہم اُسی کی زندگی سے جیتے ہیں۔ وہی ہم میں سکونت کرتا ہے۔ وہی جلال کی اُمید، ہمارے اعمال کا محرک اور ہمارا مرکزی خیال ہے جس سے ہر دوسرا خیال پیدا ہوتا ہے۔

مسیح ہی کے باعث ہماری زندگی قائم رہتی ہے۔ سچے مسیحی کی سچی خوراک یسوع کا بدن اور اُس کا خون ہی ہے۔ "یہ وہ روٹی ہے جو آسمان سے اُترتی ہے تاکہ آدمی اُس

میں سے کھائے اور نہ مرے" (یوحنا ۶: ۵۰)۔ گناہ کی اِس ویران دنیا میں ہماری بھوکی روح کو مسیح کے علاوہ کہیں سے تسکین نہیں ملتی۔

یسوع مسیح ہی ہمارے اطمینان اور تسلی کا سرچشمہ ہے۔ ہر سچی خوشی اُسی کی طرف سے ملتی ہے۔ اور دکھ مصیبت کے وقت اُسی کی حضوری ہماری تسلی ہے۔ خداوند مسیح کے علاوہ کوئی بھی چیز اِس لائق نہیں کہ اُس کے لئے جیا جائے۔ "تیری شفقت زندگی سے بہتر ہے" (زبور ۶۳: ۳)۔

خداوند مسیح ہی ہماری زندگی کا نشانہ ہے۔ جس طرح جہاز بندرگاہ کی طرف بھاگتا ہے، اُسی طرح سچا ایماندار مسیح کی گود کی طرف دوڑتا ہے۔ جس طرح تیر نشانے کی طرف اُڑتا ہے، اُسی طرح ایماندار مسیح یسوع کے ساتھ رفاقت رکھنے کے لئے بھاگتا ہے۔ جس طرح سپاہی اپنے کپتان کے لئے لڑتا اور اپنے آقا کی فتح میں شریک ہوتا ہے؛ اُسی طرح ایماندار مسیح کے لئے جنگ کر کے اپنے آقا کی فتح میں شریک ہوتا ہے۔ وہ پولس رسول کے ساتھ مل کر یہ کہتا ہے کہ "زندہ رہنا میرے لئے مسیح ہے" (فلپیوں ۱: ۲۱)۔

مسیح ہماری زندگی کے لئے نمونہ ہے۔ جو زندگی باطن میں ہے لازم ہے کہ وہ ظاہر میں نظر آئے۔ اور اگر ہم مسیح کی قریبی رفاقت میں زندگی بسر کرتے ہیں تو اُس کی مانند بنتے جائیں گے۔ ہم اُسے اپنا الٰہی نمونہ سمجھیں گے اور اُسی کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں گے جب تک کہ وہ جلال میں ہماری زندگی کا تاج نہ بنے۔

آہا، چونکہ مسیح ہماری زندگی ہے ہم کتنے محفوظ، سرفراز اور خوش قسمت ہیں!

۱۱ اگست

"کاش کہ مَیں ایسا ہوتا جیسا گذشتہ مہینوں میں ..." ایوب ۲۹: ۲

بہت سے مسیحی بہن بھائی گذشتہ دنوں کو خوشی سے یاد کر سکتے ہیں، لیکن موجودہ وقت کے بارے میں غیر مطمئن ہیں۔ گذشتہ دنوں میں اُن کی خداوند کے ساتھ میٹھی رفاقت ہوتی تھی، لیکن اِس وقت اُن کی روحانی حالت قابلِ افسوس حد تک نیم گرم اور

بوجھل ہے۔ ایک وقت تھا جب وہ یسوع کے قریب رہتے تھے، لیکن اب وہ محسوس کرتے ہیں کہ اُس سے دُور ہو گئے ہیں اور وہ کہتے ہیں، ''کاش مَیں ایسا ہوتا جیسا گذشتہ مہینوں میں!'' وہ افسوس کرتے ہیں کہ ایمان کی پختگی جاتی رہی، اُن کا دلی اطمینان جاتا رہا، اُنہیں فضل کے وسائل سے کوئی خوشی نہیں ملتی، اُن کا ضمیر حساس نہیں رہا یا اُن کی خداوند کے جلال کے لئے غیرت جاتی رہی۔

اِس حالت کی متعدد وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اِس کی جڑ دعا سے غفلت ہو کیونکہ شخصی دعائیہ زندگی سے غفلت ہر طرح کی روحانی خرابی کا آغاز ہے۔

یا ہو سکتا ہے کہ سبب بت پرستی ہو۔ آپ کا دل خدا کی نسبت کسی اَور چیز پر زیادہ فریفتہ ہو گیا ہو۔ آپ آسمانی چیزوں کی بجائے زمینی چیزوں سے پیار کرنے لگے ہوں۔ غیور خدا بٹے ہوئے دل سے کبھی مطمئن نہیں ہو گا۔ لازم ہے کہ سب سے پہلے اُس سے محبت کریں۔ ایک ٹھنڈے اور برگشتہ دل سے وہ اپنی حضوری کی خوشی کو باز رکھے گا۔

اِس کا سبب جسمانی خود اعتمادی یا اپنی راست بازی کو قائم کرنے کی کوشش بھی ہو سکتا ہے۔ شاید دل میں گھمنڈ سمایا ہو۔ اے ایماندار، اگر آپ اِس وقت ویسے نہیں جیسے گذشتہ مہینوں میں تھے تو گزرے وقت کی خوشیوں پر رونا کافی نہیں۔ فوراً اپنے خداوند کے پاس جا کر اُسے اپنی قابلِ افسوس حالت بتائیں۔ اُس سے درخواست کریں کہ اُس کا فضل اور قوت آپ کی مدد کریں تاکہ آپ اُس کے قریب ہو کر اپنی زندگی کے باقی دن گزار سکیں۔ اُس کے حضور فروتن بنیں۔ وہ آپ کو اُٹھائے گا اور اپنے چہرے کے نور سے لطف اندوز ہونے کی خوشی کو بحال کرے گا۔ آپ ہائے ہائے کرنا بند کریں۔ چونکہ ہمارا پیارا طبیب زندہ ہے اِس لئے ہماری اُمید روشن ہے بلکہ ہمیں بُری سے بری حالت سے بحالی کا یقین ہے۔

۱۲ اگست

"خداوند سلطنت کرتا ہے۔ زمین شادمان ہو ..." زبور ۹۷: ۱۔

چاہے زمین پر کوئی بھی طوفان اُٹھے اوپر کی آیت قائم رہتی ہے۔ "خداوند سلطنت کرتا ہے۔" جس طرح خداوند کی قدرت سمندر کے تلاطم کو کنٹرول کرتی ہے، اُسی طرح اُس نے بدکاروں کے غضب کو بھی قبضے میں رکھا ہوا ہے۔ جس طرح وہ اپنے رحم سے زمین پر بارش برساتا ہے، اُسی طرح وہ اپنی محبت سے خستہ حالوں کو بھی تازہ دم کرتا ہے۔ اِس زمین پر بجلی کے چمکنے، طوفانوں کے آنے اور بڑی بڑی سلطنتوں کے زوال میں خداوند کا جلال نمودار ہوتا ہے۔ اپنے تمام تر مسائل و مصائب میں ہم اپنے الٰہی بادشاہ کا ہاتھ دیکھ سکتے ہیں۔ وہ ہماری تمام آہیں سنتا اور سب آنسو دیکھتا ہے۔ اے میری جان، اپنی تکلیفوں میں اِس حقیقت کو نہ بھول کہ خدا سب پر راج کرتا ہے۔

دوزخ میں بدروحیں دانت پیستے ہوئے اُس کے سلطنت کرنے کو مانتی ہیں۔ جب اُن کو دنیا کا گشت کرنے کی اجازت دی جائے تو وہ بیڑیاں پہنے ہوئے پھرتی ہیں۔ زمین کے منصف کے سامنے وہ ایسے دبک کر کانپتی ہیں جیسے کہ کتے مالک کے کوڑوں سے۔ اِس لئے ایماندار موت اور شیطان کے واروں سے نہ ڈرے کیونکہ جو خدا پر بھروسا کرتا ہے وہ اُس کا دفاع کرتا ہے۔

آسمان میں ابدی بادشاہ کے اختیار کے بارے میں کسی کو کچھ شک نہیں۔ سب کے سب منہ کے بل گر کر اُس کی پرستش کرتے ہیں۔ فرشتے اُس کے درباری ہیں اور مخلصی یافتہ انسان اُس کے محبوب۔ سب بے پناہ خوشی سے اُس کی خدمت کرتے ہیں۔ کاش ہم جلد ہی بادشاہوں کے بادشاہ کے شہر میں داخل ہوں! وہاں وہ ہمیں زندگی کے غم کی طویل رات کی جگہ اطمینان اور خوشی بخشے گا۔ اے میری جان، اپنے تمام طرح کے دکھ درد میں اِسی بات کو یاد رکھ کہ خدا سب پر حکمران ہے۔

۱۴ اگست

"خداوند کے درخت شاداب رہتے ہیں یعنی لبنان کے دیودار جو اُس نے لگائے۔"

زبور ۱۰۴: ۱۶

لبنان کے دیودار سچے مسیحی کی مانند ہیں۔ وہ خدا کے لگائے ہوئے ہیں۔ خدا کے فرزند کا بھی یہی حال ہے۔ نہ اُس نے خود اپنے آپ کو لگایا نہ کسی اور انسان نے۔ خدا کے پُراسرار ہاتھ نے بیج کو اُس دل میں ڈالا جسے اُس نے پہلے سے تیار کیا ہوا تھا۔ آسمان کا ہر ایک سچا وارث اُسی عظیم آسمانی باغبان کا مرہون منت ہے۔

نیز لبنان کے دیودار اِس کی حاجت نہیں رکھتے کہ کوئی انسان اُنہیں سینچے۔ وہ انسان کے پانی دینے کے بغیر پہاڑ کی چوٹی پر قائم ہیں۔ جس نمی کی اُنہیں ضرورت ہوتی ہے ہمارا آسمانی باپ اُنہیں مہیا کرتا ہے۔ جس مسیحی نے ایمان پر چلنا سیکھ لیا ہے اُس کا بھی یہی حال ہے۔ اُس کی روحانی زندگی کسی طرح بھی انسان پر منحصر نہیں۔ اپنی روحانی اور جسمانی زندگی کے قیام کے لئے اُس نے صرف اور صرف خداوند پر نگاہ رکھی ہوئی ہے۔ آسمان کی اوس اُس کا بخرہ ہے اور آسمانی باپ اُس کا سرچشمہ۔

نیز کوئی فانی طاقت لبنان کے دیوداروں کی حفاظت نہیں کرتی۔ تیز ہواؤں اور تند طوفانوں کے باوجود وہ قائم رہنے کے لئے کسی بھی انسان کے مرہون منت نہیں ہوتے۔ وہ خدا کے لگائے ہوئے درخت ہیں۔ وہی اور صرف وہی اُنہیں قائم رکھتا اور اُن کی حفاظت کرتا ہے۔ ایماندار کا بھی یہی حال ہے۔ وہ گھر کے اندر کا پودا نہیں ہوتا جسے ہوا کے ہر ایک جھونکے سے محفوظ رکھا جائے۔ نہیں، وہ کھلے میدان میں کھڑا ہے۔ ازلی و ابدی خدا کے سوا اُس کا کوئی محافظ نہیں۔ وہ اپنے وسیع پنکھ اُن دیوداروں پر پھیلائے ہوئے ہے جنہیں اُس نے خود لگایا۔ دیوداروں کی طرح سچے مسیحی سدا بہار ہوتے ہیں، یہاں تک کہ شدید ٹھنڈ میں بھی وہ ہرے بھرے رہتے ہیں۔ دیودار کی اِس سدا بہار حالت اور ہرا بھرا ہونے کا واحد مقصد یہ ہے کہ خداوند کی حمد و تعریف کی جائے۔ دیودار اپنی ہر

ایک خوبی کے لئے خداوند تعالیٰ کا احسان مند ہے۔ اِس لئے اسرائیل کا نغمہ ساز کہتا ہے کہ "اے میوہ دار درختو اور سب دیودارو ... خداوند کی حمد کرو" (زبور ۱۴۸: ۹)۔

۱۴ اگست

"اے خداوند! تُو نے مجھے اپنے کام سے خوش کیا۔" زبور ۹۲: ۴

کیا آپ کو اِس بات کی تسلی ہے کہ آپ کے گناہ معاف ہو گئے ہیں اور کہ مسیح نے آپ کا پورا پورا کفارہ ادا کر دیا ہے؟ اگر تسلی ہے تو پھر آپ کو خوشی سے معمور ہونا چاہئے۔ آپ کو دنیا کے دکھ درد اور آزمائشوں سے بے نیاز ہو کر زندگی گزارنا چاہئے۔ جب گناہ معاف ہو گئے تو کیا جن دکھوں سے آپ کو گزرنا ہے اِن سے کوئی فرق پڑ سکتا ہے؟ لوتھر نے کہا: "بے شک کوڑے لگا خداوند، کوڑے لگا۔ بڑی بات یہ ہے کہ میرے گناہ معاف ہو گئے ہیں۔ اگر تُو نے مجھے معاف کر دیا ہے تو جتنے چاہے کوڑے لگا۔" اِسی طرح کی روح میں آپ بھی کہہ سکتے ہیں، "بے شک بیماری ہو، غربت ہو، صلیبیں ہوں، ایذا رسانی ہو، لیکن مجھے کوئی فکر نہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ تُو نے مجھے معاف کر دیا ہے۔ اور اِس سبب سے مَیں شادمان ہوں گا۔"

اے مسیحی، اگر آپ کو نجات مل گئی ہے تو خوشی مناتے ہوئے خداوند کے شکرگزار ہوں اور اُس سے محبت بھی رکھیں جس نے آپ کے گناہوں کو مٹا دیا ہے۔ اُس صلیب سے لپٹے رہیں جس کے باعث آپ کے گناہ معاف ہوئے۔ جس نے آپ کی اِتنی زبردست خدمت کی اُس کی خدمت کریں۔ "مَیں خدا کی رحمتیں یاد دلا کر تم سے التماس کرتا ہوں کہ اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لئے نذر کرو جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو۔ یہی تمہاری معقول عبادت ہے" (رومیوں ۱۲: ۱)۔

آپ کا جوش ختم نہ ہو جائے۔ اپنی محبت کے ٹھوس ثبوت پیش کریں۔ اُس کے بھائیوں کو پیار کریں جس نے آپ کو پیار کیا۔ اگر کہیں مفیبوست کی طرح کوئی لنگڑا ہو تو یونتن کی خاطر اُس کی مدد کریں۔ اگر کوئی آزمائش میں پڑا ہوا دُکھی ایماندار ہو تو اُس کے

ساتھ روئیں اور اُس کی خاطر صلیب اُٹھائیں جس نے آپ کے لئے آنسو بہائے اور آپ کے گناہ اُٹھا لے گیا۔ چونکہ آپ کو اِتنی فراخ دلی سے معاف کیا گیا، اِس لئے جا کر اَوروں کو گناہوں کی معافی کی خوش خبری سنائیں۔ اِس پر مطمئن نہ رہیں کہ آپ کو یہ ناقابل بیان برکت ملی بلکہ صلیب کے پیغام کا پرچار کریں۔ مقدس خوشی اور مقدس دلیری آپ کو ایک اچھا مبشر بنائیں گی اور پوری دنیا آپ کے وعظ کا پلپٹ ہو گی۔ شادمان پاکیزگی ایک نہایت زوردار روحانی پیغام ہوتی ہے۔ لیکن ضرورت اِس بات کی ہے کہ خداوند ہی آپ کو یہ پیغام بخشے۔ آج صبح دنیا میں نکلنے سے پیشتر اِسے خداوند سے مانگیں۔ اگر ہم خداوند کے کام سے خوش ہیں تو کوئی تعجب نہیں کہ ہماری خوشی بے قابو ہو جائے۔

۱۵ اگست

"اور شام کے وقت اضحاق سوچنے کو میدان میں گیا..." پیدائش ۲۴: ۶۳

اضحاق کا یہ فعل قابل تعریف تھا۔ کاش وہ جو اپنا قیمتی وقت بے فائدہ سوسائٹی اور بے سود مشغلوں میں گزارتے ہیں حکمت پائیں! پھر دنیا کی رنگ رلیوں کی نسبت قابل قدر باتوں پر غور وخوض کر کے فانی چیزوں پر فریفتہ ہونے سے بچے رہیں گے! اگر ہم تنہائی کو پسند کریں تو ہمارا عرفان بڑھے گا، ہم خدا کے زیادہ قریب رہیں گے اور اُس کے فضل کی پہچان میں ترقی کریں گے۔ خدا کی باتوں کو سوچنے سے ہماری روح کو خوراک ملتی ہے۔ ہم روحانی غذا کو کھا کر ہضم کرتے ہیں۔ اگر ہمارے گیان دھیان کا مرکز خداوند یسوع مسیح ہو تو وہ نہایت میٹھا ہو گا۔ اضحاق کو گیان دھیان کرتے وقت ربقہ مل گئی۔

جس مقام پر جا کر اضحاق گیان دھیان کر رہا تھا وہ نہایت موزوں تھا۔ باہر کھیتوں میں ہمیں چاروں طرف ایسی چیزیں نظر آئیں گی جن پر سوچنا سبق آموز ہو گا۔ دیودار سے لے کر زوفے تک اور فضا میں اُڑتے ہوئے عقاب سے لے کر ٹڈی تک، نیلے آسمان سے لے کر شبنم کی بوند تک تمام چیزیں ہمیں سبق سکھاتی ہیں۔ اگر خدا ہماری

آنکھیں کھولے تو اِن سے کتابوں سے زیادہ کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ ہماری کوٹھڑیاں نہ تو اُتنی صحت مند، نہ اُتنی خوش کن اور نہ اُتنی نصیحت آموز ہیں جتنے کہ کھلی فضا کے کھیت۔ ہم کسی چیز کو بھی معمولی نہ سمجھیں بلکہ یاد رکھیں کہ تمام مخلوقات اپنے خالق کی گواہی دیتی ہیں۔ اگر اِس بات کا خیال کریں تو کھیت ایک مقدس درس گاہ بن جائے گا۔

گیان دھیان کا وقت بھی نہایت موزوں تھا۔ غروبِ آفتاب اچھا وقت ہوتا ہے کہ دن کی فکروں کو ایک طرف کر کے اپنے خداوند اور اُس کی راہوں پر غور کریں۔ آفتاب کے غروب ہونے کا شاندار نظارہ ہمیں خدا کی عظمت اور اُس کے جلال کی یاد دلاتا ہے۔ اگر آج کی مصروفیات اجازت دیں تو اچھا ہوگا کہ شام کو کچھ دیر کے لئے گیان دھیان کی خاطر کھیتوں میں نکلیں۔ لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو مت بھولیں کہ خداوند شہر کے اندر بھی موجود ہوتا ہے۔ وہ کوٹھڑی بلکہ ہجوم میں بھی آپ سے ملاقات کرنے کو تیار ہوتا ہے۔ آپ اُس سے ملاقات کے لئے نکلیں۔

۱۶ اگست

"خداوند کی ایسی تمجید کرو جو اُس کے نام کے شایاں ہے۔" زبور ۲:۲۹

خدا کے جلال کا منبع اُس کی ذات اور اُس کے کام ہیں، کیونکہ اُس کی ذات میں پاکیزگی، بھلائی اور محبت کی اِتنی بھرپوری ہے کہ لازمی ہے کہ وہ جلالی ہو۔ جو کام اُس کی پاک ذات سے نکلتے ہیں وہ جلالی ہیں۔ لیکن گو اُس کی مرضی ہے کہ اُس کے کام انسان پر اُس کی بھلائی، رحمت اور عدل ظاہر کریں وہ اِس کی بھی فکر کرتا ہے کہ اِس سے اُسے جلال دیا جائے۔ ہم میں ایسی کوئی چیز نہیں پائی جاتی کہ ہمیں کوئی جلال ملے۔ ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ سب خداوند کے فضل کا عطا کردہ ہے۔

اگر یہ بات ہے تو ہمیں کتنی احتیاط سے "اپنے خدا کے حضور فروتنی سے چلنا چاہئے" (میکاہ ۸:۶)! اپنے آپ کو جلال دینے سے ہم خدا کے مخالف بنیں گے کیونکہ کائنات میں صرف ایک ہی ہستی کے جلال کی گنجائش ہے۔ کیا مچھر جلال میں سورج پر سبقت لے جائے

جس کے باعث وہ پیدا ہوا؟ کیا گھڑا کمہار کی عزت اپنا لے جس نے اُسے تشکیل دیا؟ صحرا کی ریت آندھی کا مقابلہ کرے؟ کیا سمندر کی بوندیں طوفان کا مقابلہ کریں؟

"خداوند کی۔ خداوند ہی کی تمجید و تعظیم کرو۔ خداوند کی ایسی تمجید کرو جو اُس کے نام کے شایاں ہے" (زبور ۲۹:۲)۔ تو بھی ایمانداروں کے لئے یہ فقرہ سیکھنا نہایت مشکل ہے کہ "ہم کو نہیں! اے خداوند! ہم کو نہیں بلکہ تُو اپنے ہی نام کو اپنی شفقت اور سچائی کی خاطر جلال بخش" (زبور ۱۱۵:۱)۔ خداوند طرح طرح کے طریقوں سے ہمیں یہ سبق سکھا رہا ہے، بلکہ کبھی کبھی وہ ہمیں مشکل راستوں پر چلاتا ہے تاکہ اِسے ضرور سیکھیں۔ اگر کوئی مسیحی کہنے لگے کہ "مَیں سب کچھ کر سکتا ہوں" اور یہ اضافہ نہ کر لے کہ "جو مجھے طاقت بخشتا ہے اُس میں" تو وہ جلد ہی افسوس کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہو جائے گا کہ "مَیں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔" اگر ہم خداوند کے لئے کچھ کریں اور وہ ہمارے اُس کام کو قبول کر لے تو اپنا تاج اُس کے پاؤں پر رکھ کر پکاریں کہ "یہ میری طرف سے نہیں ہوا بلکہ خدا کے فضل سے جو مجھ پر تھا" (۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۱۰)۔

۱۷ اگست

"اے خداوند! تیری رحمت ... زبور ۱۱۹: ۱۵۶

تھوڑی دیر کے لئے خداوند کی رحمت پر غور و خوض کریں۔ یہ رحمت ملائم ہے۔ وہ نرم ہاتھ سے شکستہ دلوں کا علاج اور اُن کے زخموں کی مرہم پٹی کرتی ہے۔ خدا کی شفقت نہ صرف اُس کی رحمت سے نظر آتی ہے بلکہ اُس طریقے سے بھی جس سے وہ رحم کرتا ہے۔ اُس کی رحمت عظیم ہے۔ خدا کی ذات میں کچھ بھی چھوٹا نہیں ہوتا۔ اُس کی ذات کی طرح اُس کی رحمت بھی لامحدود اور بے پایاں ہے۔ یہ اِتنی بڑی ہے کہ بڑے سے بڑے گناہ گار کے گناہ بھی معاف کر دیتی ہے۔ اور اُسے اپنی عظیم نعمتوں سے مالا مال کر کے اُسے عظیم خدا کے عظیم آسمان کی عظیم خوشیوں سے لطف اندوز ہونے کا یقین دلاتی ہے۔

یہ ایسی رحمت ہے جس کا کوئی بھی حق دار نہیں۔ گناہ گار میں کوئی خوبی نہ تھی جس کی بنا پر خدا اُس پر رحم کرتا۔ اگر باغی کو سیدھا دوزخ میں پھینک دیا جاتا تو یہ عین انصاف ہوتا۔ اور اگر اِس غضب سے بچا لیا جائے تو اِس کا سبب صرف اور صرف خدا کی محبت ہے جو کہ سمجھ سے باہر ہے۔

خدا کی رحمت انسان کی بے ہمت روح کو تقویت بخشتی ہے۔ یہ آپ کے زخموں کے لئے سنہری مرہم، ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کے لئے آسمانی پٹی، تھکے ماندے قدموں کے لئے شاہی رتھ، تھرتھراتے دل کے لئے محبت کی گود ہے۔

یہ گونا گوں رحمت ہے۔ شاید آپ سمجھیں کہ خدا نے آپ پر صرف ایک ہی بار رحم کیا ہے، لیکن قریبی نظر سے پتہ چلے گا کہ حقیقت میں وہ رحمتوں کا پورا گچھا تھا۔ نیز یہ رحمت بے حد ہے۔ کروڑوں کو مل گئی، لیکن ختم نہیں ہوئی۔ یہ اب بھی ہر روز تازہ اور سب کے لئے بغیر زر کے دستیاب ہے۔ اور یہ رحمت آپ کو کبھی نہیں چھوڑے گی۔ یہ آپ کو آزمائش میں قائم رہنے کی توفیق دے گی۔ مصیبت میں ساتھ دے گی تاکہ آپ غرق نہ ہو جائیں۔ یہ آپ کی آنکھوں کی روشنی اور آپ کے چہرے کی رونق ہو گی۔ اور جب زمینی خوشیاں ماند پڑ جائیں گی تو یہ مرتے دم تک آپ کا ساتھ نہیں چھوڑے گی۔

۱۸ اگست

"...خداوند کے گھر کے مقدِسوں میں اجنبی گھس آئے۔" یرمیاہ ۵۱ : ۵۱

اِس موقعے پر خداوند کے لوگ شرمسار تھے کیونکہ یہ ایک نہایت دہشت ناک گناہ تھا کہ لوگ پاک مقام میں گھس آئے جہاں صرف کاہنوں کو داخل ہونے کی اجازت تھی۔ اپنے چاروں طرف ہم بھی ایسے حالات کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ دنیا بھر میں کتنے ہی غیر نجات یافتہ لوگ علم الٰہیات کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں تاکہ بعد میں کسی کلیسیا کے پاسٹر ہوں! کتنے ہی لوگ مسیحی کہلاتے ہیں، لیکن حقیقت میں ہیں نہیں! کتنے افسوس کی بات

ہے کہ لاتعداد ایسے لوگ بپتسمہ پا رہے اور عشائے ربانی میں شریک ہو رہے ہیں جو درحقیقت مسیح سے ناواقف ہیں! یہاں تک کہ بہت سے ایمانداروں کی زندگیاں پاکیزگی سے محروم ہیں۔ اگر وہ لوگ جو آج کے دن یہ پڑھ رہے ہیں اِس کے بارے میں خداوند سے دعا کریں تو خداوند مداخلت کرے گا تاکہ کلیسیا اُس کی عدالت کی زد سے بچ جائے۔ کلیسیا میں آمیزش کرنا کنوئیں میں زہر انڈیلنے، آگ پر پانی ڈالنے اور زرخیز کھیت میں روڑے پتھر پھینکنے کے برابر ہے۔ خداوند تعالیٰ ہم سب کو فضل بخشے کہ ہم اپنی کلیسیا کو ہر طرح کی پلیدی سے پاک رکھیں تاکہ سچ مچ ایمانداروں کی جماعت ہوں نہ کہ ایمانداروں اور غیر نجات یافتہ لوگوں کا ملا جلا گروہ۔

لیکن اِس بات کی ضرورت ہے کہ ہماری غیرت اپنے گھر سے شروع ہو جائے۔ سب سے پہلے ہم اپنے آپ کو پرکھیں کہ کیا مَیں اِس لائق ہوں کہ خداوند کی میز میں شریک ہوں؟ ہم اِس کا خیال کریں کہ خود شادی کا لباس پہنے ہوئے ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اُن میں سے ہوں جو ناحق مَقدِس میں گھس جاتے ہیں۔ ''بلائے ہوئے بہت ہیں مگر برگزیدہ تھوڑے'' (متی ۲۲:۱۴)۔ دروازہ تنگ اور راستہ سکڑا ہے۔ خدا کرے کہ آپ برگزیدوں کا ایمان لے کر صحیح طریقے سے مسیح کے پاس آئیں۔ جس نے عزہ کو عہد کے صندوق کو چھونے کے سبب سے مار دیا وہ اپنی پاک رسوم کے متعلق نہایت غیرت مند ہے۔ سچا ایماندار ہو کر مَیں آزادی سے اُن میں شریک ہو سکتا ہوں، لیکن جو غیر ایماندار ہیں وہ ہاتھ نہ لگائیں، ایسا نہ ہو کہ سخت نقصان اُٹھائیں۔ جو بھی بپتسمہ لے یا خداوند کی میز میں شریک ہو اُسے اپنے آپ کو پرکھنے کی ضرورت ہے۔ ''اے خدا! تُو مجھے جانچ اور میرے دل کو پہچان۔ مجھے آزما اور میرے خیالوں کو جان لے اور دیکھ کہ مجھ میں کوئی بری رَوِش تو نہیں...'' (زبور ۱۳۹: ۲۳-۲۴)۔

۱۹ اگست

"وہ کھڑا ہو گا اور خداوند کی قدرت سے ... گلہ بانی کرے گا ..." میکاہ ۵: ۴

خداوند مسیح اپنی کلیسیا میں شاہی چرواہے کے طور پر حکومت کرتا ہے۔ وہ فرماں برداری کا مطالبہ کرتا ہے اور اُس کا گلہ اُس کی مانتا ہے۔ محبوب چرواہا اپنی بھیڑوں کا ہر طرح سے خیال رکھتا ہے اور وہ اُس کی آواز کو خوب جانتی اور پہچانتی ہیں۔ وہ محبت اور بھلائی کے زور سے حکمرانی کرتا ہے۔

اُس کی حکمرانی عملی نوعیت کی ہے۔ لکھا ہے کہ "وہ کھڑا ہو گا اور ... گلہ بانی کرے گا۔" کلیسیا کا عظیم سردار اپنے لوگوں کی ضرورتیں پوری کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔ وہ اپنی شان و شوکت میں تخت پر بیٹھا ہی نہیں رہتا۔ وہ شاہی عصا کو حکمرانی کے لئے استعمال کرتا ہے۔ وہ چرواہے کی خدمت کے ہر پہلو کو ادا کرتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ کبھی کبھی گلہ بانی کرے گا۔ یہ نہیں کہ ایک دن تو بیداری بخشے گا اور اگلے دن اپنی کلیسیا کو بنجر پن کی مصیبت میں چھوڑ دے گا۔ وہ کبھی نہیں اونگھتا اور اُس کے ہاتھ کبھی آرام نہیں کرتے۔ اُس کے دل کی پیار بھری دھڑکن کبھی بند نہیں ہوتی اور اپنے لوگوں کے بوجھ اُٹھانے سے اُس کے کندھے کبھی نہیں تھکتے۔

وہ الٰہی قدرت سے گلہ بانی کرے گا۔ "وہ ... خداوند یعنی یہوواہ کی قدرت سے ... گلہ بانی کرے گا۔" جہاں کہیں خداوند مسیح ہے وہاں خدا ہوتا ہے اور جو کچھ مسیح کرتا ہے وہ قادرِ مطلق خدا کا عمل ہے۔ واہ! یہ کتنی مبارک حقیقت ہے کہ جو آج اپنے لوگوں کی گلہ بانی کرنے کے لئے کھڑا ہے وہ وہی خداوند ہے جس کے آگے ہر ایک گھٹنا جھکے گا۔ ہم کتنے مبارک ہیں کہ ایسے چرواہے کے گلّے میں شریک ہیں جو انسان ہوتے ہوئے ہمارے ساتھ رفاقت رکھتا ہے اور خدا ہوتے ہوئے ہماری حفاظت کرتا ہے۔ اُس کی چراگاہ کی بھیڑیں ہوتے ہوئے ہم جھک کر اُس کی پرستش کریں۔

۲۰ اگست

"... اسرائیل کا شیریں نغمہ ساز۔" ۲۔سموئیل ۲۳: ۱

جن مقدسین کی زندگیوں کا پاک نوشتوں میں بیان ہے اُن میں سے داؤد کا گونا گوں تجربہ سب سے زیادہ سبق آموز ہے۔ اُس کی زندگی میں ایسے مصائب اور آزمائشیں نظر آتی ہیں جو ہم قدیم زمانے کے دیگر مقدسین میں نہیں دیکھتے۔ اِس لئے وہ بہت سی حالتوں میں ہمارے خداوند کو پیش کرتا ہے۔ داؤد کئی طرح کے لوگوں کے حالات اور آزمائشوں سے واقف تھا۔ بادشاہوں کے اپنے مصائب ہوتے ہیں تو داؤد بادشاہ تھا۔ مزدور کی اپنی فکریں ہوتی ہیں تو داؤد چرواہا تھا۔ مسافر کو بہت سی سختیاں جھیلنی پڑتی ہیں تو داؤد عین جدی کے غار میں رہا۔ کپتان کی الگ مشکلات ہوتی ہیں تو داؤد کو ضرویاہ کے بیٹوں نے تنگ کیا۔

زبور نویس اپنے دوستوں سے بھی دُکھ پا رہا تھا۔ اُس کے مشیر اخیتفل نے اُس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ "میرے دلی دوست نے جس پر مجھے بھروسا تھا اور جو میری روٹی کھاتا تھا مجھ پر لات اُٹھائی ہے" (زبور ۴۱: ۹)۔ اُس کے بدترین دشمن اُس کے گھرانے کے افراد تھے۔ اُس کی سب سے بڑی مصیبت اُس کے اپنے بچے بنے رہے۔

غربت اور دولت، عزت اور حقارت، تندرستی اور بیماری، سب کے سب اُس کی آزمائش کا باعث بنے۔ باہر سے اُس کے اطمینان پر تو باطن میں اُس کی خوشی پر حملہ ہوا۔ ابھی وہ ایک آزمائش سے چھوٹا تو دوسری آ موجود ہوئی۔ ابھی وہ مایوسی اور پریشانی سے نکلا تو دوسری اُس پر حملہ آور ہوئی۔ خداوند تعالیٰ کی تمام لہریں اُس پر سے گزریں۔

غالباً اِسی سبب سے داؤد کے زبور ہر دَور میں خدا کے فرزندوں کے لئے بڑی تسلی کا باعث بنے رہے ہیں۔ ہمارے دل کی جو بھی حالت ہے داؤد نے مزامیر میں ہمارے اُن سب احساسات کی عکاسی کی ہے۔ وہ دل کا ماہر مفسر تھا، کیونکہ اُس نے سب سے اچھے سکول میں تربیت پائی تھی یعنی شخصی تجربہ کے سکول میں۔ اُسی سکول میں ت۔۔۔ پاتے

اور عمر میں بڑھتے ہوئے ہم داؤد کے زبوروں کی زیادہ قدر کرتے ہیں۔ وہ ہمارے لئے ہری ہری چراگاہیں ہیں۔ عزیز قاری، آج کے دن داؤد کا تجربہ آپ کی خوشی، تسلی اور نصیحت کا باعث بنے۔

۲۱ اگست

"سیراب کرنے والا خود بھی سیراب ہوگا۔" اَمثال ۱۱ : ۲۵

ہمیں یہاں یہ عظیم سبق سکھایا جاتا ہے کہ لینے کے لئے ہمیں دینا ہے۔ جمع کرنے کے لئے بکھیرنا ہے۔ اپنے آپ کو خوش کرنے کے لئے دوسروں کو خوش کرنا ہے۔ اور روحانی طور سے تقویت پانے کے لئے دوسروں کی تقویت کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ سیراب ہونے کے لئے ہمیں دوسروں کو سیراب کرنا ہوتا ہے۔

یہ کس طرح؟ مفید ہونے کی کوشش مفید ہونے کی صلاحیت کو سامنے لاتی ہے۔ ہمارے اندر کئی طرح کی صلاحیتیں اور نعمتیں چھپی ہوئی ہیں۔ استعمال ہونے سے یہ میدان میں آ جاتی ہیں۔ جب تک ہم نکل کر خداوند کی جنگیں نہ لڑیں ہماری جنگ کرنے کی طاقت یا مشکلات کے پہاڑوں کو سر کرنے کی قدرت ہم میں چھپی رہتی ہے۔ جب تک ہم کسی بیوہ کے آنسو پونچھنے یا کسی یتیم کے زخم پر مرہم پٹی کرنے کی کوشش نہ کریں ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ ہم کتنی ہمدردی کرنے کے قابل ہیں۔

اور دوسروں کی تربیت کرتے وقت ہم اکثر خود تربیت پاتے ہیں۔ ہم نے مریضوں کے بستر پر کتنے قیمتی سبق سیکھے ہیں! ہم پاک نوشتے سکھانے کے لئے گئے تو شرمسار ہو کر لوٹے کہ ہمیں اِن کا کتنا تھوڑا علم ہے۔ غریب مقدسین کی رفاقت سے ہمیں خود خدا کی راہوں کو بہتر طور سے سمجھنے کی توفیق ملتی ہے۔ یوں دوسروں کو سیراب کرنا ہماری فروتنی کا باعث بنتا ہے۔ ہم پر ظاہر ہوتا ہے کہ ایسی جگہوں پر بھی خدا کا کتنا فضل چھپا ہے جہاں ہمیں اُسے دیکھنے کی اُمید نہ تھی۔ اور کہ کس طرح خدا کا کوئی گم نام فرزند روحانی علم میں ہم سے آگے ہے۔

دوسروں کو تسلی دیتے ہوئے ہماری اپنی تسلی بھی بڑھ جاتی ہے۔ غمزدہ لوگوں کو تسلی اور تشفی دینے کی کوشش کرتے ہوئے ہمارے اپنے دل خوش ہو جاتے ہیں۔ دو آدمی برف میں پھنسے ہوئے ہیں۔ خطرہ ہے کہ ٹھنڈ سے مر جائیں۔ لیکن جب اُن میں سے ایک اپنے ساتھی کے بدن کو مَل مَل کر گرم کر دیتا ہے تو اِس ورزش سے اُس کا اپنا جسم گرم ہو جاتا ہے۔ صارپت کی غریب بیوہ نے اپنے تھوڑے سے آٹے سے نبی کی ضرورت پوری کی تو مینہ برسنے تک نہ کبھی آٹے کا مٹکا اور نہ تیل والا برتن خالی ہوا۔ اِس لئے ''دیا کرو، تمہیں بھی دیا جائے گا۔ اچھا پیمانہ داب داب کر اور ہلا ہلا کر اور لبریز کر کے تمہارے پلے میں ڈالیں گے'' (لوقا ۶ : ۳۸)۔

۲۲ اگست

''اے یروشلیم کی بیٹیو! مَیں تم کو قسم دیتی ہوں کہ اگر میرا محبوب تم کو مل جائے تو اُس سے کہہ دینا کہ مَیں عشق کی بیمار ہوں۔'' غزل الغزلات ۵:۸

یہ اُس ایماندار کی آواز ہے جو کہ مسیح کی رفاقت کا بھوکا ہے۔ وہ اپنے خداوند سے محبت کا بیمار ہے۔ جب تک ایماندار مسیح کے قریب نہیں ہوتے وہ کبھی پوری طرح مطمئن نہیں ہو سکتے۔ اُس سے دُور ہوں تو اُن کا اطمینان جاتا رہتا ہے۔ وہ خداوند مسیح کے جتنے قریب ہوں گے اُتنے ہی آسمان کے قریب ہیں۔ جتنے وہ اُس کے قریب ہوں گے اُتنا ہی اُن کا دل نہ صرف اطمینان بلکہ زندگی، قوت اور خوشی سے معمور ہوتا ہے کیونکہ اِن سب کا دار و مدار مسیح کے ساتھ متواتر رفاقت پر ہے۔ جو کچھ دن کے لئے سورج، رات کے لئے چاند اور پھول کے لئے اوس ہے وہی کچھ مسیح ہمارے لئے ہے۔ جو کچھ بھوکے کے لئے روٹی اور ننگے کے لئے پوشاک ہے وہی کچھ مسیح ہمارے لئے ہے۔ اِس لئے تعجب کی بات نہیں کہ اگر ہمیں اُس کی قربت کا احساس نہ ہو تو ہم اِس نغمے کے ساتھ مل کر پکار اُٹھتے ہیں کہ ''اے یروشلیم کی بیٹیو! مَیں تم کو قسم دیتی ہوں کہ اگر میرا محبوب تم کو مل جائے تو اُس سے کہہ دینا کہ مَیں عشق کی بیمار ہوں۔''

"مبارک ہیں وہ جو راست بازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں" (متی ۵:۶)۔ اِس لئے وہ جو اُس راست باز ہستی کے پیاسے ہیں نہایت مبارک ہیں۔ ایسی بھوک مبارک ہے کیونکہ یہ خدا کی طرف سے ملتی ہے۔ اگر مجھے پوری طرح معمور ہونے کی برکت نہ ملی تو مَیں کم از کم اِس کا بھوکا رہوں گا، اُس وقت جب تک کہ میری یہ آرزو پوری نہیں ہو جاتی۔ یہ ایک مقدس بھوک ہے کیونکہ یہ خداوند کی مبارک بادیوں کا ایک موتی ہے۔

لیکن اِس آرزو کے ساتھ ایک برکت بھی جڑی ہوئی ہے کہ "وہ آسودہ ہوں گے"۔ جس کی وہ خواہش کر رہے ہیں وہ اُنہیں مل جائے گا۔ اگر مسیح ہمیں اپنے لئے ایسی بھوک بخشتا ہے تو وہ اِس خواہش کو ضرور پورا بھی کرے گا۔ اور جب وہ ہمارے پاس آئے گا، اور آئے گا ضرور تو یہ کتنا مبارک تجربہ ہو گا!

۲۳ اگست

"اُس میں رونے کی صدا اور نالہ کی آواز پھر کبھی سنائی نہ دے گی۔" یسعیاہ ۶۵: ۱۹

آنے والے جہان میں خداوند کے لوگ کبھی نہ روئیں گے کیونکہ غم کے تمام اسباب جاتے رہیں گے۔ وہاں ٹوٹی ہوئی دوستیاں نہیں ہوں گی۔ کسی طرح کی نااُمیدی نہیں ہو گی۔ غربت، کال، خوف، ایذا رسانی اور تہمت کا وہاں نام تک نہیں ہو گا۔ کوئی درد پریشان نہیں کرے گا نہ کسی کا مرنا یا بچھڑ جانا ہمیں اُداس کرے گا۔ وہ کبھی نہیں روئیں گے کیونکہ اُن کی پوری تقدیس ہوئی ہو گی۔ کوئی "برا اور بے ایمان دل" اُنہیں زندہ خدا سے برگشتہ ہونے کے لئے نہیں اکسائے گا۔ وہ خدا کے تخت کے سامنے بے عیب اور پوری طرح مسیح کے ہم شکل ہوں گے۔ جو گناہ سے چھوٹ گئے ہیں واقعی اُنہیں آنسو بہانے کی ضرورت نہیں رہی۔

وہ نہیں روئیں گے کیونکہ اُن کی حالت کے پلٹا کھانے کا خطرہ جاتا رہا۔ وہ جانتے ہیں کہ ہم تا ابد محفوظ ہیں۔ گناہ خارج ہو چکا ہے۔ وہ اُس شہر میں رہتے ہیں جس پر کوئی دھاوا نہیں بولے گا۔ وہ ایسے سورج کی کرنوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں جو کبھی غروب

نہیں ہوتا۔ وہ ایسی ندی سے پیتے ہیں جو کبھی خشک نہیں ہو گی۔ وہ ایسے درخت کا پھل کھاتے ہیں جو کبھی نہیں مرجھائے گا۔

وہ ہمیشہ کے لئے خداوند کے ساتھ ہوں گے۔ اُن کا رونا بند ہو گیا ہو گا کیونکہ اُن کی ہر ایک خواہش پوری ہوئی ہو گی۔ وہ مزید کسی چیز کی آرزو نہیں کریں گے۔ آنکھیں، کان، دل، ہاتھ، تصور، اُمید، آرزو۔۔۔ سب کی پوری پوری تسکین ہو چکی ہو گی۔ گو آنے والے جہان کی برکات کے بارے میں ہمارے تصورات ناقص ہیں، لیکن ہم کلامِ مقدس سے جانتے ہیں کہ وہاں کے مقدسین بدرجہ اُتم مبارک ہیں۔ اُن میں مسیح کی خوشی ہے۔ وہ اپنی مبارک حالی سے پوری طرح لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔

یہی خوشی سے معمور آرام ہمارے لئے محفوظ ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ہم جلد ہی اُس میں داخل ہوں۔ ''پس تم اِن باتوں سے ایک دوسرے کو تسلی دیا کرو'' (۱۔تھسل ۴: ۱۸)۔

۲۴ اگست

''توڑنے والا اُن کے آگے آگے گیا ہے ...'' میکاہ ۲: ۱۳

چونکہ مسیح ہمارے آگے آگے گیا ہے، اِس لئے حالات یکسر بدل گئے ہیں۔ اُس نے ہر ایک دشمن کو شکست دی ہے جو ہمارے راستے میں کھڑا ہوتا ہے۔ اے مسیح کے سہمے ہوئے سپاہی، ہمت باندھیں۔ مسیح نہ صرف آپ کے راستے سے سفر کر چکا ہے بلکہ اُس نے آپ کے ہر ایک دشمن کو مار دیا ہے۔ کیا آپ گناہ سے دہشت زدہ ہیں؟ اُس نے اِسے کیلوں سے اپنی صلیب پر جڑ دیا۔ کیا آپ موت سے خوف زدہ ہیں؟ وہ موت پر غالب آیا۔ کیا آپ دوزخ سے ڈرتے ہیں؟ اُس نے اپنے ہر ایک فرزند کے لئے اِس کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ وہ کبھی ہلاک نہیں ہوں گے۔ سچے مسیحی کے سب دشمن مغلوب ہو چکے ہیں۔ بے شک شیر ببر ہیں، لیکن اُن کے دانت توڑ دیئے گئے ہیں۔ سانپ ہیں، لیکن اُن کا زہر نکال دیا گیا ہے۔ دریا ہیں، لیکن یا تو اُن پر پُل ہیں یا وہ پایاب ہیں۔ شعلے ہیں، لیکن ہم وہ عجیب و غریب پوشاک پہنے ہوئے ہیں جو ہماری پوری پوری

حفاظت کرتی ہے۔ جو تلوار ہماری مخالفت کے لئے تیز کی گئی وہ کند کی جا چکی ہے۔ مسیح کی معرفت خدا نے ہر اُس ہستی کی طاقت چھین لی جو ہمیں ضرر پہنچا سکتی تھی۔

اگر یہ بات ہے تو فوج پوری دلیری کے ساتھ آگے بڑھ سکتی ہے۔ آپ خوشی سے اپنے سفر میں رواں دواں ہو سکتے ہیں کیونکہ آپ کے تمام دشمن پہلے سے مغلوب کر دیئے گئے ہیں۔ اِس لئے آپ ہمت باندھیں اور آگے بڑھ کر لوٹ کے مال پر قبضہ کریں۔ وہ شکست کھا چکے ہیں۔ اب آپ کے لئے یہی کام رہ گیا ہے کہ لوٹ کا مال بانٹ لیں۔ بے شک آپ اب بھی جنگ میں مبتلا ہو جائیں گے لیکن آپ کا ایک شکست خوردہ دشمن سے مقابلہ ہو گا۔ اُس کا سر کچلا جا چکا ہے۔ وہ آپ کو زخمی کرنے کی کوشش کرے گا، لیکن اپنے ابلیسی ارادوں کو پورا کرنے کے لئے اُس کی طاقت ناکافی ہے۔ آپ آسانی سے فتح پائیں گے اور آپ کا خزانہ بے حساب ہو گا۔

۲۵ اگست

"...اُس کا پھل میرے منہ میں میٹھا لگا۔" غزل الغزلات ۲:۳

پاک نوشتے ایمان کی تشریح کے لئے ہمارے حواسِ خمسہ یعنی دیکھنے، سننے، سونگھنے، چھونے اور چکھنے سے کام لیتے ہیں۔ ایمان لانے کا مطلب ہے "دیکھنا": "تم میری طرف متوجہ ہو اور نجات پاؤ" (یسعیاہ ۴۵:۲۲)۔ ایمان لانے کا مطلب "سننا" بھی ہے: "سنو اور تمہاری جان زندہ رہے گی" (یسعیاہ ۵۵:۳)۔ نیز یہ "سونگھنا" بھی ہے۔ "تیرے ہر لباس سے مُر اور عُود اور تج کی خوشبو آتی ہے" (زبور ۴۵:۸)۔ "تیرے عطر کی خوشبو لطیف ہے۔ تیرا نام عطر ریختہ ہے" (غزل الغزلات ۱:۳)۔ ایمان "چھونا" بھی ہوتا ہے: اِسی ایمان کے باعث اُس عورت نے مسیح کی پوشاک کا کنارہ چھوا۔ اور ایمان روحانی طور سے "چکھنا" بھی ہے: مسیح نے کہا "جب تک تم ابن آدم کا گوشت نہ کھاؤ اور اُس کا خون نہ پیو تم میں زندگی نہیں" (یوحنا ۶:۵۳)۔

یہ "چکھنا" ایمان کا اعلیٰ ترین عمل ہے۔ ایمان کے اولین قدموں میں "سننا" ہے۔

ہم خدا کی آواز سنتے ہیں۔ نہ صرف اپنے جسمانی کانوں سے بلکہ دل سے۔ ہم اُسے خدا کا کلام سمجھ کر سنتے ہوئے اُسے قبول کرتے ہیں۔ یہ ایمان کا ''سننا'' ہے۔ پھر ہم اُس سچائی پر جسے ہمیں سنایا گیا غور کرتے ہیں۔ ہم اُسے ''دیکھتے'' ہیں، یعنی اُسے سمجھ لیتے ہیں۔ یہ ایمان کا ''دیکھنا'' ہے۔ پھر ہم پہچانتے ہیں کہ وہ نہایت بیش قیمت ہے۔ اور ہم اُس کی خوشبو سے مسحور ہوتے ہیں۔ یہ ایمان کا ''سونگھنا'' ہے۔ اِس کے بعد ہم اُن رحمتوں کو اپناتے ہیں جنہیں مسیح نے ہمارے لئے تیار کر رکھا ہے۔ یہ ایمان کا ''چھونا'' ہے۔ اوپر کے اَقدام کا نتیجہ لطف اندوزی، اطمینان، خوشی اور رفاقت ہوتا ہے۔ یہ ایمان کا ''چکھنا'' ہے۔ اوپر کا ہر ایک عمل نجات کا باعث بنتا ہے۔ اگر مسیح کی آواز کو خدا کی آواز سمجھ کر سنیں تو نجات پائیں گے۔ لیکن جس سے سچی لطف اندوزی حاصل ہوتی ہے وہ ایمان کا وہ پہلو ہے جس کے باعث ہم مسیح کو روحانی خوراک سمجھ کر اُسے اپناتے ہیں۔ یہ وہ وقت ہے جب ہم ''نہایت شادمانی سے اُس کے سایہ میں'' بیٹھیں گے۔

۲۶ اگست

''...اُس نے اپنا عہد ہمیشہ کے لئے ٹھہرایا ہے ...'' زبور ۱۱۱:۹

خداوند کے لوگ اُس کے عہد کے سبب سے خوش ہوتے ہیں۔ یہ ہر صورت میں اُن کی تسلی کا باعث ہوتا ہے۔ وہ اُس عہد کی قدامت پر غور کر کے مسرور ہوتے ہیں۔ یہ عہد اُنہیں یاد دلاتا ہے کہ دنیا کی تخلیق سے پیشتر ہی مقدسین کی بہبودی مسیح کی ذات کے ساتھ پیوست کر دی گئی تھی۔ جب وہ اُس ابدی عہد اور ''داؤد کی سچی نعمتوں'' (یسعیاہ ۵۵:۳) پر غور کرتے ہیں تو اُن کے دل شاد ہوتے ہیں۔ وہ داؤد کے ساتھ خوشی مناتے ہیں کہ ''اُس نے میرے ساتھ ایک دائمی عہد جس کی سب باتیں معین اور پائیدار ہیں باندھا'' (۲۔سموئیل ۲۳:۵)۔

وہ اکثر اِس حقیقت سے تسلی پاتے ہیں کہ یہ عہد لاتبدیل ہے۔ اِس عہد کو نہ ابدیت، نہ زندگی اور نہ موت کبھی توڑ سکتی ہے۔ یہ عہد ازل سے ابد تک قائم رہتا ہے۔

اور اِس عہد کی بھرپوری کو دیکھ کر بھی خداوند کے لوگ شادمان ہوتے ہیں کیونکہ اِس میں اُن کی تمام ضرورتوں کا خیال رکھا گیا ہے۔ خدا اُن کا بخرہ ہے، مسیح اُن کا رفیق اور ساتھی، پاک روح اُن کا مددگار اور مشیر، زمین اُن کا مسافر خانہ اور آسمان اُن کا گھر ہے۔ یہ عہد اُن کی میراث کی سند ہے۔ یہ اُن کا الٰہی ہبہ نامہ ہے۔

جب اُنہوں نے اِس کا بیان بائبل میں پڑھا تو اُن کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ اُن کے دل کتنے خوش ہوئے جب اُنہوں نے اپنے قرابتی کا وصیت نامہ دیکھا کہ یہ عہد اُن کے لئے بخشش کے طور پر قائم کیا گیا ہے۔

نیز خداوند کے لوگ اِس عہد کے پُرفضل ہونے کی نوعیت کے سبب سے دِلشاد ہوتے ہیں۔ شریعت کو ایک طرف کر دیا گیا کیونکہ اِس کی بنیاد انسان کے اعمال پر تھی۔ لیکن عہد دائمی ہے کیونکہ اِس کی بنیاد خدا کا فضل ہے۔ اِس عہد میں ناقابل تصور دولت کی کثرت ہے۔ یہ زندگی کا سرچشمہ، نجات کا مخزن، اطمینان کی سند اور خوشی کی بندرگاہ ہے۔

۲۷ اگست

"یہ لوگ ... کب تک مجھ پر ایمان نہیں لائیں گے؟" گنتی ۱۴: ۱۱

بے ایمانی کے موذی جانور سے بچنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ ایمان نہ ہو تو مسیح کی یہاں تک بے عزتی ہوتی ہے کہ وہ ہم سے اپنی حضوری کی تسلی باز رکھتا ہے۔ شک ایسی جڑی بوٹی ہے جسے ہم پوری طرح زمین سے نہیں نکال سکیں گے، لیکن ہمیں بڑی جاں فشانی سے اِس کو اُکھاڑنے میں لگے رہنا چاہئے۔ اِس سے ہر صورت میں بچنا ہے کیونکہ اِس کا اثر نہایت زہریلا ہوتا ہے۔ اور جہاں تک آپ کا سوال ہے اے ایماندار، یہ اَور بھی بُرا ہے کیونکہ گذشتہ دنوں میں آپ پر جو فضل ہوا اُس سے آپ کا گناہ اَور بھی سنگین ہو جاتا ہے۔ یہ ایسا ہے گویا کہ آپ مسیح کو دوبارہ کانٹوں کا تاج پہنا رہے ہوں۔ یہ کسی بیوی کی نہایت کمینی حرکت ہوگی کہ گو اُس کا خاوند اُس سے محبت رکھتا اور اُس کا وفادار رہتا ہے وہ اُس پر شک کرے۔

شک کے گناہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ مسیح کو کتنا دکھ ہو گا اگر وہی اُس پر شک کریں جن کے ساتھ وہ متواتر پیار اور کامل وفاداری سے پیش آیا ہے۔ یسوع مسیح قادرِ مطلق کا فرزند ہے، اِس لئے اُس کی دولت کی کوئی حد نہیں۔ کتنی شرم کی بات ہے کہ قادرِ مطلق کی قدرت اور اُس کی پروردگاری پر شک کیا جائے۔ ''ہزاروں پہاڑوں کے چوپائے'' ہمیں سیر کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اور ہمارے کھانے سے آسمان کے اناج کے گودام خالی نہیں ہو جائیں گے۔

اگر مسیح صرف حوض ہوتا تو شاید وہ کسی وقت خالی ہو جاتا۔ لیکن چشمے کا پانی کب ختم ہو گا؟ مسیح نے کروڑوں کی ضرورتیں پوری کیں۔ کسی کو شکایت کا موقع نہ ملا کہ میری ضرورت پوری نہیں ہوئی۔ اے شک نامی غدار! دفع ہو جا کیونکہ تیرا واحد مقصد یہی ہے کہ نجات دہندہ کے ساتھ رفاقت کو توڑ کر ہمیں اُس کی غیر حاضری کے غم میں مبتلا کر دے۔ دفع ہو جا اے غدار! مجھے تجھ سے دلی نفرت ہے۔

۲۸ اگست

''چراغ کے لئے تیل ...'' خروج ۲۵:۲

اے میری جان، تجھے اُس تیل کی کتنی ضرورت ہے! کیونکہ اُس کے بغیر تیرا دِیا جلد ہی بجھ جائے گا۔ اگر روشنی جاتی رہے تو دِیا صرف دُھواں نکالے گا اور پھر بالکل بجھ جائے گا۔ آپ کی ذات میں تیل کا کوئی کنواں نہیں اِس لئے آپ کو جا کر دوسروں سے اُسے خریدنا ہے یا پھر نادان کنواریوں کی طرح پکارنا پڑے گا کہ ''میرا دیا بجھ گیا ہے۔'' ہیکل کے مُقدّس چراغ بھی تیل کے بغیر نہ جل سکے۔ گو وہ خدا کے مَقدِس میں جلتے تھے اُن میں بھی تیل ڈالنے کی ضرورت ہوتی تھی۔ گو ہیکل کے اندر کوئی ہوا نہیں چل رہی ہوتی تھی، پھر بھی اُن کے گل کو تراشنے کی ضرورت پڑتی تھی۔ اچھے سے اچھے حالات میں بھی آپ ایک گھڑی کے لئے بھی روشن نہیں رہ سکتے اگر آپ کو متواتر فضل کا تازہ تیل نہ ملتا رہے۔

خداوند کی خدمت میں ہر قسم کا تیل استعمال نہیں کیا جا سکتا تھا۔ نہ مٹی کا تیل جس کی زمین میں کثرت ہے، نہ مچھلیوں کا تیل، نہ سرسوں کا تیل، نہ وہ جو اخروٹ سے نکالا جاتا ہے۔ صرف ایک ہی تیل چنا گیا یعنی زیتون کے درخت کا بہترین تیل۔ جعلی فضل یعنی کسی نام نہاد مذہبی راہنما کا فرضی فضل یا خارجی رسوم کا خیالی فضل خدا کے سچے فرزند کے لئے کبھی کافی نہیں ہوگا۔ وہ جانتا ہے کہ خدا ایسے تیل کے دریا سے بھی خوش نہیں ہوگا۔ وہ گتسمنی باغ کے کولھو کے پاس جا کر اُس شخص سے تیل لیتا ہے جو کہ وہاں پر کچلا گیا۔ انجیل کا سچا تیل خالص ہے۔ وہ ہر طرح کی تلچھٹ اور ملاوٹ سے پاک ہے۔ اِس لئے جس دِیے میں یہ تیل ہو اُس کی روشنی تیز ہوتی ہے۔ ہماری کلیسیائیں نجات دہندہ کے چراغدان ہیں۔ اگر وہ اِس تاریک دنیا میں روشنی پھیلانا چاہیں تو اُنہیں مقدس تیل کی ضرورت ہے۔ ہم اپنے لئے، اپنے پاسبانوں کے لئے اور اپنی کلیسیاؤں کے لئے دعا کریں کہ ہمیں ایسے تیل کی کبھی کمی نہ ہو۔ سچائی، پاکیزگی، خوشی، معرفت اور محبت، یہ سب اُس مقدس روشنی کی کرنیں ہیں۔ لیکن جب تک ہمیں خلوت میں پاک روح کی طرف سے تیل نہ ملے ہم روشنی نہیں دے سکتے۔

۲۹ اگست

"اے خدا! اپنی شفقت کے مطابق مجھ پر رحم کر ..." زبور ۵۱: ۱

جب ڈاکٹر ولیم کیری کسی خطرناک بیماری میں مبتلا تھے تو کسی نے اُن سے پوچھا کہ "اگر یہ بیماری آپ کی موت کا باعث بنے تو آپ کے جنازے پر پاک نوشتوں کے کون سے وِرد پر وعظ کیا جائے؟" جواب ملا: "آہ! مَیں محسوس کرتا ہوں کہ مجھ جیسی کنگال اور گناہ گار مخلوق اِس لائق نہیں کہ اُس کے بارے میں کچھ بھی کہا جائے۔ لیکن اگر وعظ کی ضرورت ہو تو اِن الفاظ پر کیا جائے کہ 'اے خدا! اپنی شفقت کے مطابق مجھ پر رحم کر۔ اپنی رحمت کی کثرت کے مطابق میری خطائیں مٹا دے۔'" فروتنی کی اِسی روح میں اُنہوں نے حکم دیا کہ اُن کی قبر پر صرف اِتنا لکھا جائے:

ولیم کیری

پیدائش ۱۷ اگست ۱۷۶۱ء انتقال...

''ایک کم بخت، کنگال اور بے بس کیڑا۔۔
تیرے شفیق بازوؤں میں مَیں گرتا ہوں۔''

مقدسین میں سب سے تجربہ کار اور باعزت شخص صرف خدا کے مفت فضل کی بنا پر ہی خُدا کے قریب آ سکتا ہے۔ اچھے سے اچھے انسان کو سب سے زیادہ یہ شعور ہے کہ مَیں محض انسان ہوں۔ خالی کشتیاں سمندر کی سطح پر تیرتی ہیں، لیکن جو لدی ہوئی ہوں اُن کا بیشتر حصہ سطح کے نیچے ہوتا ہے۔ جن کی دین داری محض لفظوں پر مشتمل ہو وہ شیخی باز ہو سکتے ہیں، لیکن خدا کے سچے فرزند نکمے نوکر ہونے کے سبب سے خدا کے رحم کو پکارتے ہیں۔ اِس بات کی ضرورت ہے کہ خدا ہمارے نیک کاموں، ہماری خطاؤں، ہماری بشارت، ہماری خیرات اور ہمارے پاک ترین کاموں پر رحم کرے۔ نہ صرف اسرائیلیوں کی رہائش گاہوں کی چوکھٹوں پر خون لگایا گیا بلکہ ہیکل، فضل کے تخت (عہد کے صندوق کا ڈھکن) اور قربان گاہ پر بھی خون کو چھڑکنا پڑتا تھا۔ چونکہ گناہ ہماری پاک ترین اشیا میں بھی گھس جاتا ہے اِس لئے مسیح کے خون کی ضرورت ہے کہ اُنہیں ہر طرح کی پلیدی سے پاک صاف کرے۔ اگر ہمارے دینی فرائض کی ادائیگی کے لئے خدا کی رحمت کی ضرورت ہے تو ہمارے گناہ کا کیا رہا؟ یہ کتنی مبارک حقیقت ہے کہ نہ ختم ہونے والا رحم اِس کا منتظر ہے کہ ہم پر فضل اُنڈیلے، ہمیں ہمارے ٹھنڈے پن سے بحال کرے اور ہماری ٹوٹی ہڈیوں کو شادمان کرے!

۳۰ اگست

''خداوند کی آس رکھ...'' زبور ۲۷ : ۱۴

انتظار کرنا آسان لگتا ہے۔ لیکن یہ ایسا رویہ ہے جسے خدا کے فرزند چند سالوں کی تربیت کے بعد ہی سیکھتے ہیں۔ خدا کے سپاہیوں کے لئے مارچ کرنا ٹھہر کر خداوند کی آس

رکھنے کی نسبت زیادہ آسان ہوتا ہے۔ پریشانی کے وقت خدا کا مستعد بندہ جو کہ اپنے آقا کی خدمت کرنے کے لئے بے قرار ہوتا ہے، وہ بھی نہیں جانتا کہ کیا کرے۔ کیا وہ فکر کر کے مایوس ہو جائے؟ بے ہمت ہو کر پیچھے کی طرف مڑ جائے؟ یا اندھا دُھند آگے بڑھے؟ نہیں، وہ محض رُک کر خداوند کی آس رکھے۔ لیکن دعا میں انتظار کرے۔ اپنا معاملہ خداوند کے آگے رکھے۔ اُسے اپنی مشکل بتائے اور اُس کے وعدوں کا واسطہ دے۔ اگر خدمات کی کثرت ہو اور آپ کو معلوم نہ ہو کہ کون سی کریں تو فروتنی اور سادہ دلی کے ساتھ خداوند کا انتظار کرنا کتنی مبارک حالت ہے! ہم خوش قسمت ہیں اگر اپنی نادانی سے واقف ہوتے ہوئے خداوند کی راہنمائی کے منتظر رہنے کو تیار ہوں۔

لیکن ایمان سے آس رکھیں اور ایمان سے انتظار کریں۔ خدا پر اپنے ڈانواں ڈول اعتماد کا اقرار کریں، کیونکہ بے وفائی اور بے یقینی کا انتظار خداوند کی بے عزتی ہے۔ اِس بات کی تسلی رکھیں کہ چاہے آپ کو آدھی رات تک انتظار کرنا پڑے وہ ضرور، لیکن وقت پر آئے گا۔

خاموش ہو کر صبر سے اُس کی آس رکھیں۔ اپنی مصیبت کے سبب سے بغاوت نہ کریں۔ کبھی یہ خیال نہ کریں کہ کاش مَیں دنیا میں واپس جا سکوں بلکہ جس حالت میں بھی ہیں اُسے قبول کریں۔ اپنا معاملہ ضد کئے بغیر پورے دل سے اور اُس کی مرضی پوری کرنے کی تیاری کے ساتھ یہ کہتے ہوئے اپنے عہدی خدا کے آگے رکھیں کہ "میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔ مجھے معلوم نہیں کہ کیا کروں۔ لیکن جب تک تُو سمندر میں راستہ نہ بنائے یا دشمنوں کو پیچھے نہ دھکیلے مَیں تیرا انتظار کروں گا۔ مَیں تیری مرضی کے مطابق قدم اُٹھاؤں گا خواہ مجھے بہت دنوں تک انتظار کرنا پڑے، کیونکہ میرے دل کی آس تجھ پر ہے۔ میری رُوح اِس ایمان کے ساتھ تیری منتظر ہے کہ آخر میں تُو میری خوشی، نجات، پناہ گاہ اور میرا اونچا برج ہو گا۔"

۳۱ اگست

"... میرے بازو پر اُن کا توکل ہوگا" یسعیاہ ۵:۵۱

سخت آزمائش کے وقت ایماندار کسی زمینی چیز پر تکیہ نہیں کر سکتا۔ اِس لئے وہ مجبور ہے کہ خدا ہی پر توکل کرے۔ جب اُس کی کشتی ٹوٹنے کو ہے اور کوئی انسان اُس کی مدد نہیں کر سکتا تو وہ اپنے آپ کو پوری طرح خدا پر ہی چھوڑ سکتا ہے۔ وہ طوفان مبارک ہے جس کے باعث ہماری کشتی اِس الٰہی چٹان سے ٹکرائے۔ وہ آندھی خدا کی نعمت ہے جو ہمیں خدا اور صرف خدا کے پاس لے جائے۔ بعض اوقات ہمارے انسانی سہارے ہمیں خدا تک پہنچنے سے روک دیتے ہیں۔ لیکن کوئی شخص بالکل خالی ہاتھ، بے یار و مددگار اور بے بس ہو تو وہ اپنے آسمانی باپ کے بازوؤں میں پناہ لیتا ہے اور وہ اُسے تھام لیتا ہے۔ جب وہ اِتنے بوجھ اور مصائب کے نیچے دبا ہوا ہے کہ کسی اَور کو نہیں بلکہ صرف خدا کو بتا سکتا ہے تو شاید وہ اُن مصائب کے لئے شکرگزار ہو، کیونکہ ایسے مشکل وقت میں وہ سکھ کی حالت کی نسبت خداوند سے زیادہ کچھ سیکھے گا۔

اے ہچکولے کھاتے ہوئے ایماندار! جو مصیبت آپ کو آپ کے باپ کے پاس لے جائے وہ مبارک ہے۔ اب جب کہ آپ صرف خدا پر بھروسا کر سکتے ہیں اُس پر پورے دل سے توکل کریں۔ شک اور نامناسب خوف سے اپنے خداوند کی بے عزتی نہ کریں، بلکہ ایمان میں مضبوط ہو کر خدا کو جلال دیں۔ دنیا کو دکھا دیں کہ آپ کا خدا دس ہزار دنیاؤں کی نسبت آپ کو زیادہ عزیز ہے۔ دولت مندوں کو دکھائیں کہ جب خدا آپ کا مددگار ہے تو آپ اپنی غربت کے باوجود کتنے دولت مند ہیں۔ زور آور آدمی کو دکھائیں کہ جب آپ کے نیچے دائمی بازو ہیں تو آپ اپنی کمزوری میں کتنے زور آور ہیں۔

یہ وہ وقت ہے جب ایمان میں معجزات دکھانے ہیں۔ آپ مضبوط اور دلیر ہوں تو آپ کا خدا جس نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا آپ کی کمزوری میں اپنے نام کو جلال دے گا اور وہ آپ کی پریشانی میں اپنی قدرت کا اظہار کرے گا۔ اگر آسمان ایک ستون

کے سہارے قائم رہتا تو اُس کی شان پر کتنا داغ لگتا! اِسی طرح ہمارے ایمان کا جلال ختم ہو جائے گا اگر وہ ایک بھی ایسی چیز پر قائم ہو جو انسانی آنکھ سے نظر آئے۔ کاش اِس مہینے کے آخری دن خدا کا پاک روح آپ کو توفیق بخشے کہ آپ مسیح میں آرام کریں!

یکم ستمبر

"تُو اپنی مصلحت سے میری راہنمائی کرے گا اور آخر کار مجھے جلال میں قبول فرمائے گا۔" زبور ۷۳: ۲۴

زبور نویس الٰہی راہنمائی کی ضرورت محسوس کر رہا تھا۔ اُسے ابھی ابھی اپنی بے عقلی اور بے سمجھی کا احساس ہوا تھا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اُس بے سمجھی کے باعث برگشتہ ہو جائے، اُس نے تہیہ کر لیا کہ آئندہ خدا ہی اُس کی راہنمائی کرے۔ اپنی بے سمجھی کا احساس دانا بننے کے راستے پر اہم قدم ہے، اگر یہ ہمیں خدا کی حکمت پر انحصار کرنے پر مجبور کرے۔ اندھا اپنے دوست کے ہاتھ کا سہارا لے کر صحیح سلامت گھر تک پہنچتا ہے۔ اِسی طرح ہم بھی بغیر شک کئے اپنے آپ کو خدا کی راہنمائی کے حوالے کر دیں۔ ہم دیکھ نہیں سکتے، لیکن سب کچھ دیکھنے والے خدا پر بھروسا کرنا ہماری پوری حفاظت کا باعث ہوتا ہے۔

"کرے گا" یقین دلانے والے مبارک الفاظ ہیں۔ اُسے اِس بات کی تسلی تھی کہ خدا اُس کی راہنمائی کرنے کا بیڑا اُٹھانے سے انکار نہیں کرے گا۔ اے ایماندار، یہ مبارک الفاظ آپ کے لئے ہیں۔ اِن سے آرام پائیں۔ اِس بات کی تسلی رکھیں کہ خدا آپ کا مشیر اور دوست ہو گا۔ وہ آپ کی راہنمائی کرے گا۔ وہ آپ کی تمام راہوں میں آپ کا پیشوا ہو گا۔ اُس کا یہ وعدہ کسی حد تک اُس کے تحریری کلام کی معرفت پورا ہوتا ہے کیونکہ اُسی کی بدولت وہ آپ کی راہنمائی کرتا ہے۔ ہم کتنے مبارک ہیں کہ ہمارے ہاتھ میں خدا کا کلام ہے جو کہ ہمیشہ ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ بغیر قطب نما کے ملاح کتنا بے بس ہوتا اور بغیر بائبل کے مسیحی کا کیا حال ہوتا! یہی بے خطا نقشہ ہے جس میں ہر خطرے کی نشان دہی کی گئی ہے۔ اِس میں نجات کی بندرگاہ کا راستہ صاف دکھایا گیا ہے۔ تیرا شکر ہو اے

خدا کہ ہم تجھ پر بھروسا کر سکتے ہیں کہ آج بلکہ آخر تک تُو ہماری رہبری کرے گا۔

خدا کی اِس زندگی میں ہماری راہنمائی کرنے کے بعد زبور نویس الٰہی استقبال کا یقین رکھتا ہے۔ ''اور آخر کار مجھے جلال میں قبول فرمائے گا۔'' کیسا مبارک خیال ہے! خدا خود آپ کو جلال میں قبول کرے گا! طرح طرح کی غلطیوں اور نالائق کاموں کے باوجود وہ آپ کو صحیح سلامت جلال میں داخل کرے گا! یہی آپ کا بخرہ ہے۔ اِسی ایمان کو تھامے رکھیں۔ اور اگر آپ آج مشکلات اور پریشانیوں میں گھر جائیں تو اوپر کی آیت کے زور میں سیدھے اپنے خدا کے تخت کے پاس جائیں۔

۲ ستمبر

''شمعون کی ساس تپ میں پڑی تھی اور اُنہوں نے فی الفور اُس کی خبر اُسے دی۔''

مرقس ۱: ۳۰

اِس موقعے پر ہم ایک رسولی ماہی گیر کے گھر میں جھانک لیتے ہیں۔ ہم فوراً دیکھتے ہیں کہ خاندان کی خوشیاں اور فکریں ہمیں خداوند کی خدمت سے نہیں روکتیں، بلکہ اِس کے برعکس وہ ہمیں موقع مہیا کرتی ہیں کہ اپنے عزیزوں میں مسیح کے پُرفضل کاموں کی گواہی دیں۔ بلکہ اِس کے باعث خدا کے خادم بہت سے قیمتی سبق سیکھ لیتے ہیں۔ کئی فرقے بیاہ شادی کو حقیر جانتے ہیں، لیکن سچی مسیحیت اور خاندانی زندگی میں کوئی بھی اختلاف نہیں۔ پطرس کا گھر غالباً مچھلی پکڑنے والے کی غریب سی کوٹھڑی تھا۔ لیکن جلال کے خداوند نے اُس میں داخل ہو کر وہاں ایک معجزہ کیا۔

اگر یہ کتاب آج کسی غریب اور معمولی کوٹھڑی میں پڑھی جائے تو یہ حقیقت اُس میں رہنے والوں کی یسوع بادشاہ کی سنگت چاہنے میں حوصلہ افزائی کرے گی۔ شاہی محلوں میں خدا کم اور غریب گھروں میں زیادہ ہوتا ہے۔ خداوند یسوع آپ کے گھر میں نظر دوڑاتے ہوئے اس کا منتظر ہے کہ آپ پر اپنی شفقت ظاہر کرے۔ شمعون کے گھر میں بیماری گھس آئی تھی۔ شمعون کی ساس سخت بخار میں مبتلا تھی۔ جونہی یسوع گھر میں

داخل ہوا اُنہوں نے اُسے بتا دیا جس کے نتیجے میں وہ فوراً مریضہ کے بستر کے قریب گیا۔ کیا آج آپ کے گھر میں کوئی بیماری ہے؟ آپ خداوند یسوع کو سب سے اچھا طبیب پائیں گے۔ فوراً اُس کے پاس جا کر معاملے کو اُس کے سامنے رکھیں۔ یہ اُس کے اپنے لوگوں میں سے کسی کی تکلیف ہے، اِس لئے یہ اُس کے نزدیک چھوٹی سی بات نہیں۔ قابلِ غور بات ہے کہ یسوع نے اُسے فوراً شفا بخشی۔ اِس طرح کوئی بھی شفا نہیں دے سکتا۔ شاید خداوند ہمارے عزیزوں کی تمام بیماریاں فوراً دُور نہ کرے، لیکن اِس بات کا یقین رکھ سکتے ہیں کہ ایمان کی دعا کے باعث بحالی زیادہ یقینی ہے۔ اور اگر دعا کا نتیجہ بحالی نہ ہو تو ہمیں حلیمی کے ساتھ اُس کی مرضی کے سامنے سرِتسلیم خم کرنا چاہئے جو زندگی اور موت کا مالک ہے۔ مسیح کا نرم دل اِس کا منتظر ہے کہ ہم اُس کے سامنے اپنا دل اُنڈیلیں۔

۳۔ ستمبر

"اے میری جان کے پیارے!..." غزل الغزلات ۱: ۷

یہ کتنی مبارک بات ہے کہ کوئی خداوند کے بارے میں دل سے کہہ سکے کہ "اے میری جان کے پیارے!" بہت سے لوگ مسیح کے بارے میں صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ مجھے اُمید ہے کہ اُس سے محبت رکھوں گا۔ لیکن صرف نیم گرم مسیحی یہ کہنے پر اکتفا کریں گے۔ جب تک آپ کو ایسے اہم امر کے بارے میں پوری تسلی نہ ہو آپ کو چین سے نہیں بیٹھنا چاہئے۔ کسی مبہم اُمید سے مطمئن نہ ہوں کہ یسوع آپ سے محبت رکھتا ہے اور شاید آپ بھی اُسے پیار کریں گے۔ قدیم مقدسین اِس طرح کی شاید والی زبان استعمال نہیں کرتے تھے، بلکہ وہ وثوق سے اپنے ایمان کا اقرار کرتے تھے۔ پولس رسول کہتا ہے کہ "جس کا مَیں نے یقین کیا ہے اُسے جانتا ہوں" (۲۔تیم ۱: ۱۲)۔ اور ایوب نبی اقرار کرتا ہے کہ "مَیں جانتا ہوں کہ میرا مخلصی دینے والا زندہ ہے" (ایوب ۱۹: ۲۵)۔ آپ مسیح سے اپنی محبت کے بارے میں پوری تسلی کر لیں۔ جب تک آپ کو اِس محبت

کی پوری تسلی نہ ہو آپ چین سے نہ بیٹھیں۔ خدا کا پاک روح آپ کی روح کے ساتھ مل کر آپ کو تسلی دینا چاہتا ہے۔

مسیح سے سچی محبت صرف اور صرف خدا کے پاک روح کا کام ہے۔ وہی اِس کا سرچشمہ ہے۔ لیکن اِس حقیقت کی ٹھوس بنیاد کہ ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں اُس کی ذات ہے۔ ہم کیوں اُس سے محبت رکھتے ہیں؟ کیونکہ اُس نے پہلے ہم سے محبت رکھی۔ ہم کیوں اُس سے محبت رکھتے ہیں؟ کیونکہ اُس نے اپنے آپ کو ہمارے لئے دے دیا۔ اُس کی موت کی معرفت ہمیں زندگی ملی۔ اُس کے خون کے باعث ہمارا خدا کے ساتھ میل ملاپ ہوا۔ گو وہ دولت مند تھا، لیکن وہ ہماری خاطر غریب بنا۔ ہم کیوں مسیح سے محبت رکھتے ہیں؟ اُس کی شخصیت کے جلال کے سبب سے۔ ہم اُس کی خوبصورتی پر فریفتہ اور اُس کی خوبیوں سے مسحور ہو گئے ہیں۔ اُس کی کاملیت، عظمت، بھلائی اور محبت نے ہمارے دل کو موہ لیا ہے، یہاں تک کہ ہمارا دل پکار اُٹھتا ہے کہ ''ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے'' (غزل الغزلات ۵: ۱۶)۔ یہ کتنی مبارک محبت ہے!

۴ ستمبر

''... مَیں چاہتا ہوں، تُو پاک صاف ہو جا۔'' مرقس ۱: ۴۱

زمین کی پیدائش کے وقت قادرِ مطلق خدا کا حکم ہوا کہ ''روشنی ہو جا'' تو فوراً روشنی ہو گئی۔ اور خداوند مسیح کے کلام کی بھی وہی قدرت ہے۔ یسوع حکم کرتا تو کام ہو جاتا تھا۔ کوڑھ کسی انسانی علاج کا اثر قبول نہیں کرتا تھا۔ لیکن خداوند یسوع کے اِن الفاظ پر کہ ''مَیں چاہتا ہوں'' وہ غائب ہو جاتا تھا۔ قدرتی علاج سے نہیں، بلکہ واحد مسیح کے کلام کے باعث کوڑھ مستقل طور پر دُور ہو جاتا تھا۔

گنہگار کی حالت کوڑھی کی نسبت زیادہ بری ہے۔ وہ کوڑھی کی طرح مسیح کے پاس جائے اور ''گھٹنے ٹیک کر اُس کی منت کرے کہ مجھے پاک صاف کر دے۔'' اپنے تھوڑے سے ایمان کو بروئے کار لائے چاہے وہ اُس کوڑھی کا سا ہی کیوں نہ ہو جس نے کہا کہ

''اگر تُو چاہے تو مجھے پاک صاف کر سکتا ہے۔'' اور اُس کی دعا کے جواب کے بارے میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ خداوند یسوع کے پاس جو بھی آئے وہ اُسے شفا دیتا ہے۔ وہ کسی کو خالی ہاتھ نہیں موڑتا۔

اِس واقعہ کے سلسلے میں قابل غور بات یہ بھی ہے کہ مسیح نے کوڑھی کو چھو لیا۔ کوڑھ سے ناپاک شخص یہودی رسوماتی حکموں کو توڑ کر اُس کے قریب آیا۔ لیکن خداوند کا اُسے جھڑکنا تو درکنار اُس نے اُس کے قریب آنے کی خاطر خود بھی شریعت کو توڑا۔ اُس نے کوڑھ کے ساتھ تبادلہ کیا کیونکہ کوڑھی کو پاک صاف کرتے وقت مسیح خود رسمی شریعت کے لحاظ سے ناپاک ہوا۔ اِسی طرح خداوند مسیح بھی ''جو گناہ سے واقف نہ تھا ... ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا گیا تاکہ ہم اُس میں ہو کر خدا کی راست بازی ہو جائیں'' (۲۔کرنتھیوں ۵:۲۱)۔

کاش خستہ حال گناہ گار مسیح کے مبارک عوضی کام پر ایمان لا کر اُس کے پاس جائیں! اُن کو بھی فوراً اُس کا مبارک چھونا نصیب ہو گا۔ وہی ہاتھ اُنہیں چھوئے گا جس نے پانچ روٹیوں کو بڑھایا، ڈوبتے پطرس کو بچایا، جو مصیبت زدہ مقدسین کو تھامے رکھتا ہے اور جو ایمانداروں کے سر پر تاج رکھے گا۔ وہی ہاتھ ہر ایک متلاشی گناہ گار کو چھو کر ایک لمحے میں پاک صاف کر دے گا۔ نجات کا منبع یسوع کی محبت ہے۔ وہ ہم پر نظر کر کے ہمیں چھوئے تو ہم زندہ ہو جاتے ہیں۔

۵ ستمبر

''مجھ پر افسوس کہ مَیں مسک میں بستا اور قیدار کے خیموں میں رہتا ہوں۔'' زبور ۱۲۰:۵

مسیحی ہوتے ہوئے آپ کو بے دین دنیا میں رہنا ہے۔ آپ کی یہ پکار بے سود ہو گی کہ ''مجھ پر افسوس۔'' خداوند یسوع مسیح نے یہ دعا نہ کی کہ آپ کو اِس دنیا سے نکالا جائے۔ اور جس کے لئے اُس نے دعا نہ کی اُس کی آپ کو طلب نہیں کرنی چاہئے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ خداوند کی قدرت میں مشکلات کا سامنا کر کے اپنے خداوند کو جلال دیں۔

دشمن آپ کی گھات میں رہتا ہے کہ آپ کے رویے میں کوئی بے قاعدگی نظر

آئے۔ اِس لئے اپنی پاکیزگی کا خاص خیال رکھیں۔ یاد رکھیۓ کہ سب کی آنکھیں آپ پر لگی ہیں اور کہ دوسروں کی نسبت آپ سے زیادہ کی توقع کی جاتی ہے۔ اُنہیں الزام کا موقع نہ دینے کی پوری کوشش کریں۔ اُنہیں آپ میں صرف آپ کے بھلا ہونے کا داغ نظر آئے۔ وہ دانی ایل کے دشمنوں کی طرح یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں کہ ''ہم اِس دانی ایل کو اُس کے خدا کی شریعت کے سوا کسی اَور بات میں قصور وار نہ پائیں گے'' (دانی ایل ۶:۵)۔

نیز جس حالت میں بھی آپ ہوں دوسروں کے لئے فائدہ مند ہونے کی کوشش کریں۔ شاید آپ سوچیں کہ ''اگر مَیں بہتر حالات میں ہوتا تو خداوند کی خدمت کرتا، لیکن اِس حالت میں کسی کام کا نہیں ہو سکتا۔'' لیکن آپ کے اردگرد کے لوگ جتنے زیادہ خراب ہوں اُتنا ہی زیادہ اُنہیں آپ کی کوششوں کی ضرورت ہے۔ اگر وہ ٹیڑھے ہیں تو کتنی ضرورت ہے کہ آپ سیدھے ہوں۔ اگر وہ گمراہ ہیں تو کتنی ضرورت ہے کہ آپ اُنہیں صحیح راستہ دکھائیں۔ طبیب کی مناسب جگہ مریضوں ہی میں ہے۔ اور سپاہی صرف میدانِ جنگ میں تمغے کماتا ہے۔

اگر آپ گناہ آلودہ حالات کا مقابلہ کرتے کرتے تھک کر چور ہو جائیں تو یاد رکھیں کہ تمام مقدسین کو اِسی طرح کی آزمائشوں سے نپٹنا پڑا۔ اُن کی زندگیاں پھولوں کی سیج پر نہیں گزریں۔ لہٰذا آپ اُن کی نسبت تن آسانی سے سفر کرنے کی توقع نہ کریں۔ اُنہیں اپنی جان جوکھوں میں ڈالنا پڑی۔ جب آپ نے یسوع مسیح کا سپاہی ہو کر سختیاں نہ جھیلیں تو آپ کے سر پر تاج نہیں پہنایا جائے گا۔ اِس لئے ''ایمان میں قائم رہو۔ مردانگی کرو۔ مضبوط ہو'' (۱۔کرنتھیوں ۱۶:۱۳)۔

۶ ستمبر

''ٹیڑھے اور کج رَو لوگوں میں... چراغوں کی طرح دکھائی دیتے ہو۔'' فلپیوں ۲:۱۵

ہم حالات کو ظاہر کرنے کے لئے چراغ استعمال کرتے ہیں۔ ایماندار مسیحی کو اپنی زندگی سے چراغ کی طرح روشنی پھیلانی چاہئے، یہاں تک کہ اگر وہ مختصر وقت کے لئے

ہی کسی کے پاس ٹھہرے تو اُس شخص کو انجیل کی خوش خبری سے واقف ہو جانا چاہئے۔ ایماندار کا رویہ ایسا ہو کہ اُس کے اردگرد رہنے والے صاف طور سے دیکھیں کہ وہ کس کا ہے اور کس کی خدمت کرتا ہے۔ اُس کی روزمرہ زندگی سے مسیح کی صورت منعکس ہونی چاہئے۔

چراغ کا ایک مقصد راستہ دکھانا بھی ہوتا ہے۔ ہمیں اُن لوگوں کی مدد کرنی ہے جو ہمارے اردگرد تاریکی میں رہ رہے ہیں۔ ہمیں اُن تک زندگی کا کلام پہنچانا ہے۔ ہمیں گناہ گاروں کو یسوع مسیح کی طرف جانے کا راستہ اور تھکے ماندوں کو الٰہی آرام گاہ دکھانی ہے۔ بعض اوقات لوگ بائبل مقدس کو پڑھ کر اِس راہ کو سمجھتے ہیں۔ ہمیں فلپس کی طرح متلاشیوں کو خدا کے کلام کا مطلب، نجات کا راستہ اور خدا کو پسندیدہ زندگی کا راز بتانا ہے۔

چراغ خطرے سے خبردار کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اِس دنیا کے خطرناک مقاموں پر روشن مینار کھڑے کئے جائیں۔ خدا کے فرزندوں کو جاننا چاہئے کہ دنیا میں بہت سے غلط چراغ بھی جل رہے ہیں۔ اِس لئے اُس چراغ کی ضرورت ہے جو صحیح راستہ دکھائے۔ ہر طرف شیطان کے چیلے گھوم رہے ہیں تاکہ خوشی دینے کے لبادے میں غیر ایمانداروں کو ورغلائیں۔ وہ غلط قسم کا چراغ دکھاتے ہیں۔ خدا ہماری مدد کرے کہ ہر خطرے کی جگہ پر صحیح چراغ قائم کریں، ہر ایک گناہ کی نشان دہی کریں اور اُس کے انجام کو ظاہر کریں تاکہ تمام انسانوں کے خون سے بری ہوں اور دنیا میں چراغوں کی طرح چمکیں۔

چراغ خوشی بھی پھیلاتے ہیں۔ اِسی طرح مسیحیوں کو بھی خوشی پھیلانی چاہئے۔ مسیحی کو نرم کلام اور ہمدرد دل لے کر تسلی دینے والا بھی ہونا چاہئے۔ وہ جدھر بھی جائے اُسے سورج کی کرنوں کی طرح اپنے چاروں طرف خوشی پھیلانی چاہئے۔

۷ ستمبر

"جب وہ بھیڑ کے سبب سے اُس کے نزدیک نہ آ سکے تو اُنہوں نے اُس چھت کو جہاں وہ تھا کھول دیا اور اُسے اُدھیڑ کر اُس چارپائی کو جس پر مفلوج لیٹا تھا لٹکا دیا۔" مرقس ۲:۴

ایمان نئے نئے راستے تلاش کرتا ہے۔ گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ دروازے میں سے داخل ہونا ناممکن تھا۔ تاہم ایمان نے راستہ ڈھونڈ نکالا کہ مفلوج کو خداوند یسوع کے قدموں میں رکھا جائے۔ اگر ہم لوگوں کو معمولی طریقوں سے یسوع کے پاس نہ لے جا سکیں تو غیر معمولی طریقوں سے سہی۔ لوقا ۵ : ۱۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ چھت کی ٹائیلیں اُکھاڑنی پڑیں۔ بے شک اِس سے کچھ مٹی وغیرہ نیچے کے لوگوں پر پڑ گئی ہو گی جو شاید خطرے کا باعث بھی ہوئی ہو، لیکن جہاں زندگی اور موت کا سوال ہو وہاں کچھ رِسک لینا اور واجبی رسموں کو ایک طرف کرنا ہوتا ہے۔ خداوند یسوع شفا دینے کے لئے گھر میں موجود تھا اِس لئے چاہے کوئی بھی گڑبڑ کیوں نہ پیدا ہو ایمان نے اِس کی پروا نہ کی تاکہ مفلوج کے گناہ معاف ہو جائیں۔ کاش ہمارا ایمان بھی اِتنا ہی دلیر ہو! آج ہم خدا سے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے اِسی قسم کا ایمان مانگیں۔ وہ ہماری مدد کرے کہ ہم آج خداوند کے جلال کے لئے اور گناہ گاروں سے محبت کی خاطر دلیری کا کوئی قدم اُٹھائیں۔

دنیا والے ہر روز نئی نئی چیزیں ایجاد کرتے ہیں۔ کیا ایمان کچھ ایجاد نہیں کر سکتا؟ خداوند مسیح کی حضوری نے مفلوج کے دوستوں کو جرأت سے کام لینے پر اُبھارا۔ کیا آج خداوند ہمارے درمیان نہیں؟ کیا ہم نے آج صبح اُس کے چہرے کو دیکھا ہے؟ کیا ہم نے اپنے دل میں اُس کی شفا بخش قدرت کو محسوس کیا ہے؟ اگر کیا ہے تو دروازے، کھڑکی یا چھت کی تمام رکاوٹوں کو سر کر کے محنت کریں کہ خستہ حال جانیں مسیح کے پاس پہنچیں۔ اگر ایمان اور محبت کا مقصد یہی ہو کہ روحیں جیتی جائیں تو ہر طریقہ جائز ہے۔ اگر روٹی کی بھوک دیواروں کو توڑ سکتی ہے تو روحوں کو بچانے کی خواہش ہر طرح کی

رکاوٹ پر غالب آ سکتی ہے۔ اے خداوند، ہمیں توفیق بخش کہ ہم گناہ کے بیماروں کو تیرے پاس لانے کے نئے نئے راستے تلاش کر سکیں۔ ہمیں دلیر بنا کہ اِس کوشش میں ہر طرح کی رکاوٹ کو عبور کر سکیں۔

۸ ستمبر

"... تُو مجھ ہی سے برومند ہوا۔" ہوسیع ۱۴: ۸

ہماری پھل داری کا راز خدا کے ساتھ ہماری پیوستگی میں ہے۔ ڈالی کے پھل کا آغاز جڑ سے ہوتا ہے۔ جڑ کو الگ کر دیں تو ڈالی مرجھا جاتی ہے اور کوئی پھل پیدا نہیں ہوتا۔ ہم صرف اِس لئے پھل لا سکتے ہیں کہ ہم مسیح میں پیوند کئے گئے ہیں۔ انگور کا ہر ایک گچھا پہلے جڑ میں تھا۔ وہاں سے وہ تنے سے ہو کر ڈالی میں پہنچا جہاں اُسے انگور کی شکل دی گئی۔ اِسی طرح ہر ایک اچھا اور نیک کام پہلے مسیح میں موجود ہوتا ہے۔ اِس کے بعد ہی وہ ہماری معرفت ظہور میں لایا جاتا ہے۔ اے مسیحی، خداوند کے ساتھ اپنی اِس پیوستگی کی قدر کریں، کیونکہ یہی آپ کی ہر طرح کی برومندی کا سرچشمہ ہے۔ اگر آپ مسیح یسوع میں پیوند نہ ہوتے تو آپ ایک سوکھی ہوئی ڈالی ہی ہوتے۔

اور ہمارا پھل خدا کی پروردگاری کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ جب زمین پر اوس گرے، آسمان کے بادل بارش برسائیں، جب گرم دھوپ کے باعث انگور پک جائے تو آسمان کی یہ نعمتیں گویا درخت سے کہتی ہیں کہ خدا کی اِن نعمتوں کے باعث تجھ پر پھل لگا۔ بے شک پھل جڑ کا مرہونِ منت ہے، لیکن اِس کا دار و مدار کافی حد تک باہر کے اثرات پر بھی ہے۔ ہم خدا کی پروردگاری کے بڑے قرض دار ہیں جس کے باعث وہ ہمیں اُبھارتا، تربیت کرتا، تسلی اور تقویت دیتا اور ہماری باقی تمام ضروریات پوری کرتا ہے۔

ہمارا پھل خدا کی دانا باغبانی کا بھی مرہون منت ہے۔ باغبان کا تیز چاقو ہماری پھل داری کو بڑھاتا ہے۔ وہ فالتو ڈالیوں کو کاٹ دیتا ہے۔ اے مسیحی، تیرا بھی یہی حال ہے: "میرا باپ باغبان ہے۔ جو ڈالی مجھ میں ہے اور پھل نہیں لاتی اُسے وہ کاٹ

ڈالتا ہے اور جو پھل لاتی ہے اُسے چھانٹتا ہے تاکہ زیادہ پھل لائے‘‘ (یوحنا ۱۵:۱،۲)
چونکہ خدا ہماری ہر طرح کی روحانی پھل داری کا سرچشمہ ہے، اِس لئے ہم اُسی کے نام کو جلال دیں۔

۹ ستمبر

’’مَیں تجھے جواب دوں گا اور بڑی بڑی اور گہری باتیں جن کو تُو نہیں جانتا تجھ پر ظاہر کروں گا۔‘‘ یرمیاہ ۳۳ :۳

مسیحی زندگی میں خاص تجربات بھی ہوتے ہیں۔ روحانی زندگی کی کچھ ایسی برکتیں ہیں جو آسانی سے حاصل نہیں ہوتیں۔ ایک طرف تو ایمانداروں کی عام برکتیں ہیں جیسے توبہ، ایمان، خوشی اور اُمید وغیرہ۔ خداوند کے گھرانے کے تمام افراد اِن سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ لیکن ایک اَور طرح کی رفاقت اور مسیح کی قربت اور یگانگی کا شعور ہے جو ہر ایک ایماندار کا تجربہ نہیں ہوتا۔ ہم سب کو یوحنا کی طرح مسیح کے سینے کا سہارا لینے کا استحقاق حاصل نہیں اور نہ پولس کی طرح تیسرے آسمان تک اُٹھائے گئے۔ خدا کے عرفان کی ایسی چوٹیاں ہیں جہاں تک صرف خدا ہی ہمیں لے جا سکتا ہے۔ لیکن جس رتھ پر وہ ہمیں وہاں لے جاتا ہے اور جو آتشی گھوڑے اِس رتھ کو کھینچتے ہیں وہ مستقل دعائیہ زندگی ہے۔ متواتر کی سنجیدہ دعا رحیم خدا پر غالب آتی ہے۔ یعقوب کے بارے میں لکھا ہے کہ ’’وہ اپنی توانائی کے ایام میں خدا سے کشتی لڑا۔ ہاں وہ فرشتے سے کشتی لڑا اور غالب آیا۔ اُس نے رو کر مناجات کی۔ اُس نے اُسے بیت ایل میں پایا اور وہاں وہ ہم سے ہم کلام ہوا‘‘ (ہوسیع ۱۲: ۳،۴)۔

متواتر کی سنجیدہ دعا مسیحی کو کرمل کی پہاڑی پر لے جاتی ہے اور اُسے ایلیاہ کی طرح اِس قابل بناتی ہے کہ آسمان پر برکتوں کے بادل پھیلائے یہاں تک کہ زمین پر رحم کا سیلاب آ جائے۔ ایسی دعا مسیحی کو پسگہ کے پہاڑ پر لے جا کر مقدسوں کی میراث کا منظر دکھاتی ہے۔ وہ ہمیں تبور کے پہاڑ پر لے جا کر ہماری صورت کو بدل دیتی ہے تاکہ ہم

بھی مسیح کے ہم شکل ہوں اور ''جیسا وہ ہے ویسے ہی دنیا میں ہم بھی'' (۱۔یوحنا ۴: ۱۷) ہوں۔ اگر آپ عام مسیحی تجربے سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں تو اُس ''چٹان'' کی طرف نظر کریں جو آپ سے ''اونچی'' ہے (زبور ۶۱: ۲)۔ اِصرار کرنے والی دعا کی کھڑکی میں سے اُس پر نگاہ کریں۔ اگر آپ اپنی طرف سے کھڑکی کھولیں تو دوسری طرف سے بند نہیں رکھی جائے گی۔

۱۰ ستمبر

''پھر وہ پہاڑ پر چڑھ گیا اور جن کو وہ آپ چاہتا تھا اُن کو پاس بلایا اور وہ اُس کے پاس چلے آئے۔'' مرقس ۳: ۱۳

یہاں خداوند کی آزاد مرضی ظاہر ہوتی ہے۔ بے صبر ایماندار ناراض ہوتے اور روٹھ جاتے ہیں کہ اُنہیں کیوں اعلیٰ خدمت پر مامور نہیں کیا گیا۔ قاری، آپ مطمئن اور شادمان ہوں کہ خداوند یسوع جسے چاہتا ہے اُسے بلاتا ہے۔ اگر وہ مجھے اپنے گھر کا دربان بنائے تو مَیں خوشی سے اُس کے فضل کی تعریف کروں گا جس نے مجھے اجازت دی کہ کسی بھی صورت میں اُس کی خدمت کروں۔

مسیح کے خادموں کا بلاوا اوپر سے آتا ہے۔ یسوع ہمیشہ پاکیزگی، سنجیدگی، محبت اور قدرت میں کھڑا ہے۔ جنہیں وہ بلاتا ہے اُنہیں اُس کے پاس پہاڑ پر چڑھنا ہے۔ اُنہیں اُس کی مستقل رفاقت میں رہ کر اُسی کی سطح پر زندگی گزارنا ہے۔ شاید وہ خاص عزت کے مقام تک نہ چڑھ سکیں، لیکن اُنہیں موسیٰ کی طرح خدا کے پہاڑ پر چڑھ کر خدا کے ساتھ قریبی رفاقت رکھنی ہے، ورنہ وہ کبھی اِس لائق نہیں ٹھہریں گے کہ صلح کی خوش خبری کا پرچار کریں۔ خداوند یسوع کسی ویران جگہ پر جا کر اپنے باپ سے گہری رفاقت رکھتا تھا۔ اور اگر ہم بنی نوع انسان کے لئے برکت کا باعث بننا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی اُسی الٰہی رفاقت میں داخل ہونا ہے۔ حیرانی کی بات نہیں کہ یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت رکھنے کے بعد شاگرد قدرت سے ملبس ہو کر پہاڑ سے اُترے۔

آج صبح ہمیں بھی اِسی رفاقت کے پہاڑ پر چڑھنے کی کوشش کرنی ہے، تاکہ وہاں اپنی زندگی کے بلاوے کے لئے لیس کئے جائیں۔ آج یسوع کا چہرہ دیکھنے سے پہلے کسی انسان کا چہرہ نہ دیکھیں۔ جو وقت خداوند کی رفاقت میں گزارا جائے وہ نہایت سود مند ہوتا ہے۔ اگر ہم اُس اِلٰہی قدرت سے لیس کئے جائیں جو صرف مسیح دے سکتا ہے تو ہم بھی شیاطین کو نکالیں گے اور معجزے کریں گے۔ آسمانی اسلحہ سے مسلح ہوئے بغیر جنگ میں کود پڑنا حماقت ہوگی۔ از بس ضروری ہے کہ ہماری یسوع سے ملاقات ہو۔ ہم تب تک فضل کے تخت کے سامنے ٹھہرے رہیں گے جب تک وہ اپنے آپ کو ہم پر ظاہر نہ کرے اور ہم سچے دل سے نہ کہہ سکیں کہ "ہم اُس کے ساتھ مقدس پہاڑ پر تھے" (۲۔پطرس ۱:۱۸)۔

۱۱ ستمبر

"اُن میں سے نکل کر الگ رہو..." ۲۔کرنتھیوں ۶: ۱۷

گو مسیحی دنیا میں ہے، لیکن اُسے دنیا کا بن کر نہیں رہنا ہے۔ اپنی زندگی کے مقصد اور دعا کے لحاظ سے اُس میں اور باقی لوگوں میں واضح فرق نظر آنا چاہئے۔ اُس کے لئے "زندہ رہنا مسیح" ہونا چاہئے۔ چاہے وہ کھائے یا پیئے، سب کچھ خدا کے جلال کے لئے کرنا چاہئے۔ آپ خزانہ جمع کر سکتے ہیں، لیکن اُسے آسمان میں محفوظ کریں جہاں کیڑا اور زنگ اُسے خراب نہیں کرتا اور جہاں چور نقب لگا کر اُسے چرا نہیں سکتے۔ بے شک امیر بننے کی کوشش کریں، لیکن آپ کی زندگی کا بڑا مقصد یہ ہو کہ آپ ایمان اور اچھے کاموں میں دولت مند ہوں۔ بے شک یہاں آپ خوشی بھی منائیں، لیکن جب آپ خوش ہوں تو "خدا کے لئے مزامیر اور گیت اور روحانی غزلیں" (کلسیوں ۳:۱۶) گائیں۔ اپنی روح اور اپنے مقاصد میں آپ میں اور دنیا والوں میں فرق ہو۔ اگر آپ فروتنی سے خداوند کا انتظار کریں، اگر آپ کو ہمیشہ اُس کی حضوری کا شعور ہو، اگر آپ ہمیشہ اُس کی رفاقت سے لطف اندوز ہوں اور اگر آپ برابر اُس کی مرضی معلوم کرنے کی کوشش کریں، تو پھر آپ ثابت کریں گے کہ آپ آسمانی نسل کے ہیں۔

آپ کو اپنے کردار اور گفتگو سے دنیا والوں سے الگ معلوم ہونا چاہئے۔ اگر کوئی بات صحیح ہو تو چاہے اِس سے آپ کا نقصان ہو اُسے کرنا ہے۔ اگر غلط ہو تو چاہے اُس میں آپ کا فائدہ ہو آپ کو اپنے مالک کی خاطر اُس سے نفرت کرنی ہے۔ ''تاریکی کے بے پھل کاموں میں شریک نہ ہو بلکہ اُن پر ملامت ہی کیا کرو'' (افسیوں ۵:۱۱) اپنے اعلیٰ بلاوے کے لائق چال چلو۔ اے ایماندار مسیحی، یاد رکھیں کہ آپ بادشاہوں کے بادشاہ کے فرزند ہیں۔ اِس لئے آپ اپنے آپ کو دنیا سے بے داغ رکھیں۔ اُن انگلیوں کو پلید نہ کریں جو جلد ہی آسمانی بربط کے تاروں کو چھیڑیں گی۔ آپ اُن آنکھوں کو شہوت کی کھڑکی نہ بننے دیں جو جلد ہی بادشاہ کو اُس کے پورے جاہ و جلال میں دیکھیں گی۔ اُن پیروں کو گندے مقاموں میں میلے نہ ہونے دیں جو جلد ہی آسمانی یروشلیم کی سنہری سڑکوں پر چلیں گے۔ اُس دل کو غرور سے معمور نہ ہونے دیں جو جلد ہی آسمان کی خوشیوں سے لبریز ہو جائے گا۔

۱۲ ستمبر

''خداوند غیور ... ہے۔'' ناحوم ۱:۲

آپ کا خداوند آپ کی محبت کی بڑی غیرت رکھتا ہے۔ کیا اُس نے آپ کو چن لیا ہے؟ وہ اِس کی برداشت نہیں کر سکتا کہ آپ کسی اَور کو چنیں۔ کیا اُس نے آپ کو اپنے خون سے خرید لیا ہے؟ وہ اِس کی برداشت نہیں کر سکتا کہ آپ سمجھیں کہ آپ اپنے یا کسی اَور کے ہیں۔ اُس نے آپ سے اِتنی محبت رکھی کہ وہ آپ کے بغیر آسمان میں رہنے کو تیار نہیں۔ آپ کو ہلاک ہونے سے بچانے کی خاطر وہ جان دینے تک تیار ہوا۔ وہ برداشت نہیں کر سکتا کہ آپ کے اور اُس کے درمیان کچھ حائل ہو۔

وہ آپ کے اُس پر بھروسا کرنے کے بارے میں بڑی غیرت رکھتا ہے۔ وہ آپ کو اجازت نہیں دے گا کہ بشر کے بازو پر بھروسا کریں۔ وہ برداشت نہیں کر سکتا کہ آپ اپنے لئے ٹوٹے ہوئے حوض بنائیں جب کہ اُبلتا چشمہ ہر وقت جاری رہتا ہے۔ جب ہم

اُس پر تکیہ کرتے ہیں تو وہ خوش ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہم کسی اَور کا سہارا لیں، انسان یا کسی دوست کی حکمت پر بھروسا کریں یا اِس سے بھی بدتر اگر اپنے اعمال پر بھروسا کریں تو وہ اُداس ہوتا ہے۔ وہ ہماری تادیب کرے گا تاکہ ہم پھر اُس کے پاس واپس آئیں۔

وہ ہماری سوسائٹی کی بھی بڑی غیرت رکھتا ہے۔ کوئی نہ ہو جس سے اُتنی بات کریں جتنی کہ یسوع کے ساتھ۔ اُس میں قائم رہنا ہی سچی محبت ہے۔ ہمارے غیرت مند خداوند کو دکھ ہوتا ہے جب ہم دنیا کے ساتھ دلی رفاقت رکھتے ہیں۔ ہم مسیح کی نسبت مسیحیوں کی رفاقت کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ بھی مناسب نہیں ہے۔ بہت سے دکھ درد جو وہ ہماری زندگی میں آنے دیتا ہے، اُن کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم مخلوق کو چھوڑ کر اپنے خداوند کے زیادہ قریب آ جائیں۔

اُس کی یہ غیرت مندی کہ ہم مسیح کے قریب رہیں ہماری تسلی کا باعث بھی ہے کیونکہ وہ ہماری آسمانی باپ سے محبت کی اِتنی فکر کرتا ہے کہ وہ کسی چیز کو ہمیں ضرر پہنچانے نہیں دے گا۔ وہ تمام دشمنوں سے ہماری حفاظت کرے گا۔ کاش ہمیں آج یہ توفیق ملے کہ اپنے دل کو صرف اپنے محبوب کے لئے مخصوص رکھیں۔ ہم مقدس غیرت سے دنیا کی تمام لبھانے والی چیزوں کے لئے آنکھیں بند رکھیں۔

۱۳ ستمبر

"وہ وادیِ بکا سے گزر کر اُسے چشموں کی جگہ بنا لیتے ہیں بلکہ پہلی بارش اُسے برکتوں سے معمور کر دیتی ہے۔" زبور ۸۴:۶

اِس سے ہم یہ سبق سیکھتے ہیں کہ جو تسلی کسی ایک کو حاصل ہوئی وہ دوسروں کے لئے بھی برکت کا باعث بن سکتی ہے۔ ہم کسی کتاب کو پڑھ کر بڑی برکت پاتے ہیں اور ہم سوچتے ہیں کہ واہ، میرا بھائی مجھ سے پہلے یہاں تھا۔ اُس نے ہمارے لئے یہ کنواں کھودا۔ بہت سے لوگوں کو دکھ درد میں تسلی ہوئی اور اُن کی یہی تسلی دوسروں کے لئے بھی تازگی اور حوصلہ افزائی کا باعث بنی۔ خاص طور سے زبوروں میں ہمیں یہ نظر آتا ہے،

مثلاً ''اے میری جان! تُو کیوں گری جاتی ہے؟'' کسی ویران علاقے میں جب مسافروں نے کسی کے نقشِ قدم دیکھے تو کتنے خوش ہوئے! جب آنسوؤں کی وادی سے گزر رہے ہوں تو اُن مسافروں کے نقشِ قدم دیکھ کر تسلی پاتے ہیں جو کہ ہم سے پہلے دکھ بھری وادی میں سے گزرے۔

ہم کنواں کھودتے ہیں، لیکن آسمان اُسے بارش سے بھر دیتا ہے۔ جنگ کے لئے گھوڑا تو تیار کیا جاتا ہے، لیکن فتح خداوند کی طرف سے ملتی ہے۔ ہماری محنت مشقت عبث نہیں ہوتی، لیکن وہ خدا کی مدد کا متبادل نہیں ہو سکتی۔

خدا کے فضل کو بارش سے تشبیہ دی جا سکتی ہے جس کا پانی صاف شفاف، تازگی بخش اور جان میں جان ڈالنے والا ہوتا ہے۔ وہ صرف اوپر سے آتی اور خداوند کی آزاد مرضی کے مطابق برسائی جاتی یا باز رکھی جاتی ہے۔ کاش قارئین برکت کی بارشوں سے فیض یاب ہوں! کاش جو کنوئیں اُنہوں نے کھودے ہیں پانی سے بھر جائیں! آسمان کی مسکراہٹ کے بغیر وسائل کا کیا فائدہ؟ وہ اُن بادلوں کی مانند ہیں جو برستے نہیں۔ وہ خالی حوض کے مشابہ ہیں۔ اے محبت کے خدا، آسمان کی کھڑکیاں کھول کر ہم پر برکت کی بارش برسا!

۱۴ ستمبر

''... اُس کے ساتھ اَور کشتیاں بھی تھیں۔'' مرقس ۴: ۳۶

اُس رات یسوع جھیل کا مالک تھا۔ اُس کی حضوری تمام کشتیوں کے بچاؤ کا باعث بنی۔ چاہے کشتی چھوٹی ہو یا بڑی، اچھا ہے کہ خداوند کے ساتھ سفر کریں۔ ممکن ہے کہ خداوند کے ساتھ سفر کرتے وقت موسم اچھا نہ ہو۔ ہو سکتا ہے کہ جس کشتی مین یسوع بیٹھا ہو وہ طوفان سے بڑے ہچکولے کھائے۔ ہم یہ توقع کر سکتے کہ ہماری کشتی اُس کی کشتی سے کم ہچکولے کھائے گی۔ اگر ہم مسیح کے ساتھ ساتھ چلیں تو بھی اُس سے بہتر حالات کی اُمید نہیں رکھ سکتے۔ جب اُس کی کشتی نے ہچکولے کھائے تو ہماری بھی کھائے گی۔ طوفان سے ہچکولے کھاتے کھاتے ہی ہم کنارے تک پہنچیں گے۔ اُس

کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔

جب گلیل کی جھیل پر طوفان چلنے لگا تو سب دہشت زدہ ہو گئے کہ ہم ہلاک ہونے کو ہیں۔ کوئی انسان اُنہیں بچا نہیں سکتا تھا۔ پھر خداوند یسوع نے نیند سے اُٹھ کر آندھی کے زور کو بند کرا کر سکون پیدا کیا۔ یوں خداوند کی اور ساتھ والی دیگر کشتیاں بھی آرام سے چل سکیں۔ سمندر پر دکھ تکلیف اور غم بھی ہو، جب یسوع ساتھ ہے تو غم کے ہوتے ہوئے خوشی بھی ہے۔

کاش ہم مسیح کو اپنے دل کا لنگر بنائیں! پتوار، روشن مینار اور بندرگاہ بھی مسیح ہی ہو۔ راہنما کشتی اُس کی ہے۔ ہم اپنی چھوٹی کشتی راہنما کشتی کے پیچھے چلائیں۔ ہم اُس کے اِشاروں پر اُسی کے نقشے کے مطابق چلائیں۔ جب تک وہ قریب ہے ہم کسی چیز سے نہ ڈریں۔ راہنما اور عظیم ناخدا ایک ایک کشتی کی مطلوبہ بندرگاہ تک راہنمائی کرے گا۔ ہم ایمان کے ساتھ آج کا سفر شروع کریں۔ ہم مسیح کے ساتھ دُکھ مصیبت کے سمندر میں اپنی کشتی چلائیں۔ گو ہم طوفان اور لہروں سے ہچکولے کھائیں، لیکن وہ سب کے سب اُس کی مانتے ہیں۔ اِس لئے باہر چاہے کچھ بھی ہو جائے باطنی ایمان کو مبارک سکون حاصل ہوتا رہے گا۔ وہ ہمیشہ طوفان میں مبتلا اپنے لوگوں کے درمیان ہوتا ہے۔ اِس لئے اُسی میں خوشی منائیں۔ اُس کی کشتی بندرگاہ تک پہنچ چکی ہے اور ہماری بھی پہنچے گی۔

۱۵ ستمبر

"وہ بُری خبر سے نہ ڈرے گا..." زبور ۱۱۲:۷

اے مسیحی، آپ کو بُری خبر سے ڈرنا نہیں چاہئے۔ اگر آپ اُنہیں سن کر گھبرا جائیں تو آپ میں اور دنیا والوں میں فرق کیا رہا؟ دنیا والوں کا کوئی خدا نہیں جس کے پاس وہ بھاگ سکیں۔ اُنہوں نے آپ کی طرح اُس کی وفاداری کا تجربہ نہیں کیا۔ اِس لئے تعجب کی بات نہیں کہ وہ گھبرا کر دہشت زدہ ہو جائیں۔ لیکن آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ اَور طرح کے روح کے ہیں۔ آپ کو زندہ اُمید کے لئے نئے سرے سے پیدا کیا گیا ہے۔

اور آپ کا دل آسمانی حقائق سے تسلی پاتا ہے نہ کہ زمینی حالات سے۔ اگر آپ کا دکھ تکلیف میں دوسروں کا سا حال ہو تو اُس فضل کا کیا فائدہ ہوا جس کے ملنے کا آپ دعویٰ کرتے ہیں؟ اُس نئی فطرت کا وقار کہاں رہا جس کا آپ دعویٰ کرتے ہیں؟

اگر آپ دنیا والوں کی طرح ہکا بکا ہو جائیں تو بے شک آپ بھی اُن گناہوں میں مبتلا ہو جائیں گے جن میں مصیبت کے وقت غیر ایماندار ملوث ہو جاتے ہیں۔ جب بے دین لوگوں کے حالات پلٹا کھائیں تو وہ خدا سے بغاوت کرتے ہیں۔ وہ بڑ بڑا کر سمجھتے ہیں کہ خدا خواہ مخواہ اُن پر سختی کرتا ہے۔ کیا آپ بھی اِسی گناہ میں گر جائیں گے؟ کیا آپ اُن کی طرح خدا کو غیرت دلائیں گے؟ نیز غیر نجات یافتہ لوگ مشکلات سے نکلنے کے لئے اکثر غلط سہارے ڈھونڈتے ہیں۔ اگر آپ بھی موجودہ مصیبت کو اپنے ذہن پر حاوی ہونے دیں گے تو آپ بھی نکلنے کے ناجائز راستوں کی تلاش کریں گے۔ خداوند پر بھروسا کرتے ہوئے صبر سے اُس کا انتظار کریں۔ حکمت اِسی میں ہو گی کہ ہم موسیٰ کی نصیحت پر عمل کریں جو اُس نے بحرِ قلزم پر بنی اسرائیل کو کی کہ "...چپ چاپ کھڑے ہو کر خداوند کی نجات کے کام کو دیکھو..." (خروج ۱۴: ۱۳)۔ اگر آپ بُری خبر سن کر خوف کو اپنے پر غالب آنے دیں گے تو آپ اِس قابل نہیں ہوں گے کہ مشکلات سے اُس اطمینان اور سکون کے ساتھ نپٹیں جس سے ایسے موقع پر تقویت ملتی ہے۔ اگر آپ بزدلی کا مظاہرہ کریں گے تو کیسے خدا کا جلال ظاہر کر سکتے ہیں؟ بہت سے مقدسین نے مصیبت کی آگ میں حمد کے گیت گائے۔ اگر آپ شک اور مایوسی کا شکار ہوں گویا کہ آپ کا کوئی خدا نہیں تو کیا اِس سے خداوند کا نام اونچا ہو گا؟ اِس لئے آپ ہمت باندھ کے اپنے خدا کی وفاداری پر بھروسا رکھیں۔ "... تمہارا دل نہ گھبرائے اور نہ ڈرے" (یوحنا ۱۴: ۲۷)۔

۱۶ ستمبر

"... ذاتِ الٰہی میں شریک..." ۲۔پطرس ۱:۴

بے شک ذاتِ الٰہی میں شریک ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم خدا بن جائیں گے۔ یہ ناممکن ہے۔ خدا کے جوہر میں کوئی مخلوق شریک نہیں ہوسکتی۔ جوہر کے لحاظ سے خالق اور مخلوق کے درمیان ایک ناقابلِ عبور خلیج واقع ہے۔ لیکن جس طرح پہلا انسان آدم خدا کی صورت پر خلق کیا گیا تھا اُسی طرح ہم بھی روح القدس سے نئے سرے سے پیدا ہونے کے باعث آدم کی نسبت زیادہ گہرے معنوں میں خدا کی شبیہ پر پیدا کئے گئے ہیں۔ ہم فضل کی معرفت خدا کی مانند بنائے گئے ہیں۔ "خدا محبت ہے"، اِس لئے ہم محبت چاہتے ہیں۔ "جو کوئی محبت رکھتا ہے وہ خدا سے پیدا ہوا ہے" (۱۔یوحنا ۴:۷۔۸)۔

خدا سچائی ہے تو ہم بھی سچے بن جاتے ہیں۔ خدا بھلا ہے اور وہ اپنے فضل کے وسیلے سے ہمیں بھی بھلا بناتا ہے تاکہ ہم پاک دل ہوکر خدا کو دیکھ سکیں۔ ہم اِس سے بھی اعلیٰ مفہوم میں خدا کی ذات میں شریک ہو جاتے ہیں، بلکہ یہ مشابہت ناقابلِ تصور حدود کو چھو رہی ہے۔ کیا ہم خدا کے بیٹے مسیح کے بدن کے عضو نہیں ہیں؟ وہ خون جو سر میں گردش کر رہا ہے ہاتھوں میں بھی ہے۔ اور وہی زندگی جو خداوند مسیح میں ہے اُس کے لوگوں میں بھی ہے۔ "کیونکہ تم مر گئے اور تمہاری زندگی مسیح کے ساتھ خدا میں پوشیدہ ہے" (کلسیوں ۳:۳)۔ اور گویا یہ کافی نہیں، ہمارا مسیح کے ساتھ بیاہ ہوا۔ "مَیں تجھ سے ہمیشہ کے لئے نسبت کروں گا۔ ہاں مَیں عدل و صداقت اور شفقت و رحمت سے تجھ سے نسبت کروں گا" (ہوسیع ۲:۱۹ کیتھولک ترجمہ)۔ "اور جو خداوند کی صحبت میں رہتا ہے وہ اُس کے ساتھ ایک روح ہوتا ہے" (۱۔کرنتھیوں ۶:۱۷)۔

کیسا عجیب و غریب بھید ہے! ہم اِس پر غور کرتے ہیں، لیکن اِس کی پوری گہرائی کو کون سمجھ سکتا ہے! مسیح کے ساتھ ایک۔ اِس حقیقت کی خوشی مناتے ہوئے ہم یاد رکھیں کہ جو خدا کی فطرت میں شریک ہیں وہ اپنے خالق کے ساتھ اِس اعلیٰ شراکت کا

اپنے ہم جنس انسان کے ساتھ رویے میں مظاہرہ کرتے ہیں۔ کاش ہماری زندگی سے الٰہی پاکیزگی ظاہر ہو!

۱۷ ستمبر

"...اُسے میرے پاس لاؤ۔" مرقس ۹: ۱۹

باپ اپنی مایوسی میں شاگردوں کو چھوڑ کر مسیح کے پاس گیا۔ اُس کے بیٹے کی نہایت بُری حالت تھی۔ تمام وسائل جواب دے گئے تھے۔ لیکن جب باپ نے ایمان سے مسیح کے اِس کلام پر کہ "اُسے میرے پاس لاؤ" عمل کیا تو بیٹا جلد ہی اپنی مصیبت سے چھوٹ گیا۔ بچے خدا کی نہایت قیمتی بخشش ہیں۔ لیکن وہ اپنے ساتھ بہت فکر و تردد لے کر آتے ہیں۔ وہ بڑی خوشی کا باعث بھی ہو سکتے ہیں اور بڑی پریشانی کا سبب بھی۔ وہ خدا کے روح سے بھی معمور ہو سکتے ہیں اور بدی کے روح سے بھی۔ حالت جو بھی ہو خداوند مسیح ہمیں اِس کا ایک ہی علاج بتاتا ہے: "اُسے میرے پاس لاؤ۔"

کاش جب تک بچے ابھی چھوٹے ہی ہیں تو اُن کے لئے دل سوزی کے ساتھ زیادہ دعا کی جائے! گناہ اُن کی ابتدائی عمر میں ہی موجود ہے۔ اولاد کے لئے ہماری خدا سے پکار اُن کی اِس گناہ آلودہ دنیا میں پکار سے پہلے سنائی دینی چاہئے۔ اُن کی جوانی کے دنوں میں ہمیں اس گونگی روح کے اثرات نظر آئیں گے جو نہ دعا کرتی اور نہ خدا کی آواز ہی سنتی ہے۔ خداوند یسوع حکم دیتا ہے کہ "اُسے میرے پاس لاؤ۔" جب وہ عمر میں بڑھ جاتے ہیں تو شاید وہ گناہ سے لت پت ہو کر خدا کی مخالفت میں کف بھریں۔ جب ایسے موقع پر ہمارے دل ٹوٹ رہے ہیں تو ہمیں طبیب اعظم کے الفاظ یاد رکھنے چاہئیں کہ "اُسے میرے پاس لاؤ۔" جب تک وہ زندہ ہیں ہمیں کسی صورت میں بھی دعا کرنا بند نہیں کرنا چاہئے۔ جب تک وہ زندہ ہیں کوئی بھی حالت ناقابل اُمید نہیں ہوتی۔

بعض اوقات خداوند اپنے لوگوں کو مصیبت میں مبتلا ہونے دیتا ہے تاکہ وہ تجربہ سے جانیں کہ اُنہیں اُس کی کتنی ضرورت ہوتی ہے۔ بے دین بچوں کے باعث ہماری

بے بسی ہمیں مسیح کے پاس جانے پر مجبور کر دیتی ہے۔ کتنی مبارک بات ہے کہ اپنی کمزوری میں ہم اپنے زور آور خداوند کے پاس بھاگ سکتے ہیں! آج صبح ہماری کوئی بھی ضرورت ہو وہ ہمیں مسیح کے پیار بھرے دل کے پاس لے جائے۔ وہ جلد ہمارے دکھ کو دُور کر سکتا ہے۔ وہ ہمیں تسلی دیتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہے۔ ہم جلدی سے اُس کے پاس بھاگیں۔ وہ ہمارا منتظر ہے۔

۱۸ ستمبر

"اگر ہم روح کے سبب سے زندہ ہیں تو روح کے موافق چلنا بھی چاہئے۔"
گلتیوں ۵: ۲۵

ہمارے پاک مذہب کے دو نہایت اہم پہلو ہیں: "ایمان سے زندہ ہونا" اور "ایمان کے موافق چلنا"۔ جس نے اِن دونوں کو اچھی طرح سے سمجھ لیا وہ روحانی اور عملی لحاظ سے نہایت ترقی یافتہ ہے، کیونکہ ایماندار میں دونوں کا ہونا ناگزیر ہے۔ آپ کو کبھی سچا ایمان بغیر سچی پاکیزگی کے نہیں ملے گا۔ اور دوسری طرف آپ کو بھی ایسا کوئی شخص نہیں ملے گا جو مسیح کی راست بازی پر ایمان رکھے بغیر سچ مچ پاکیزہ زندگی گزارتا ہو۔ افسوس اُن پر جو دونوں میں سے صرف ایک کی تلاش کرتے ہیں۔ کچھ ایسے ہیں جو ایمان کا تو بڑا خیال کرتے ہیں، لیکن پاکیزہ زندگی سے بے پروا ہیں۔ شاید اُن کی تعلیم بالکل راست ہو، لیکن خدا کے نزدیک وہ ناراست ہیں کیونکہ وہ "حق کو ناراستی سے دبائے رکھتے ہیں" (رومیوں ۱:۱۸)۔ اور دوسری طرف ایسے بھی ہیں جو پاکیزہ زندگی کی بڑی کوشش کرتے ہیں، لیکن ایمان کے منکر ہیں۔ یہ قدیم زمانے کے فریسیوں کی مانند ہیں جنہیں مسیح نے "سفیدی پھری ہوئی قبریں" (متی ۲۳:۲۷) کہا ہے۔

ہمیں ایمان کی ضرورت ہے کیونکہ یہ ہماری بنیاد ہے۔ ہمیں پاک زندگی کی ضرورت ہے کیونکہ یہ بنیاد کے اُوپر کی عمارت ہے۔ آندھی کے دن محض بنیاد سے کیا فائدہ؟ کیا کوئی اُس میں پناہ لے سکتا ہے؟ اُسے ایک مکان کی ضرورت ہے جو اُس کے لئے پناہ کا باعث

ہو۔ نیز اُسے بنیاد کی بھی ضرورت ہے جس پر اُس کا مکان کھڑا ہو۔ اِسی طرح شک کے دن تسلی کے لئے ہمیں بنیاد کے اوپر روحانی گھر کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن ایمان کے بغیر پاک زندگی کی اُمید نہ رکھیں کیونکہ ایسا گھر طوفان کے وقت پناہ نہیں دے سکے گا کیونکہ اُس کی بنیاد چٹان پر قائم نہیں۔ لہٰذا ایمان اور عملی زندگی ملے ہوئے ہوں، ایسے جیسے کہ ایک ہی سورج سے روشنی بھی نکلتی ہے اور گرمی بھی۔ دونوں مل کر پوری برکت کا باعث ہیں۔ اے خداوند! آج ہمیں باطن کی یہ زندگی بخش دے تو وہ ہماری روزمرہ زندگی میں اپنا اظہار کرے گی اور یوں تیرا نام اونچا کیا جائے گا۔

۱۹ ستمبر

"مسیح نے ہمیں آزاد رہنے کے لئے آزاد کیا ہے..." گلتیوں ۵:۱

مسیح نے ہمیں بائبل میں وعدہ کی ہوئی برکتوں کو حاصل کرنے کی آزادی بخشی ہے۔ مثلاً یہ وعدہ: "جب تُو سیلاب میں سے گزرے گا تو مَیں تیرے ساتھ ہوں گا" (یسعیاہ ۴۳:۲)۔ یا اگلے وعدے پر بھی بھروسا کر سکتے ہیں: "پہاڑ تو جاتے رہیں اور ٹیلے ٹل جائیں، لیکن میری شفقت کبھی تجھ پر سے جاتی نہ رہے گی" (یسعیاہ ۵۴:۱۰)۔ خداوند کے وعدوں کی میز پر آپ کو خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ پاک نوشتے خدا کے وعدوں کا بھرپور خزانہ ہیں۔ یہ آسمان کا بینک ہیں۔ اِن سے آپ جتنا چاہیں مال نکلوا سکتے ہیں، کوئی آپ کو نہیں روکے گا۔ اگر آپ ایمان لے کر آئیں تو آپ کو خدا کے عہد کی تمام برکتوں کو لینے کے لئے خوش آمدید کہا جائے گا۔ کلامِ مقدس میں کوئی بھی ایسا وعدہ نہیں جو آپ سے باز رکھا جائے گا۔

دُکھ کی تاریک وادی میں یہ آزادی آپ کے لئے برکت کا باعث بنے۔ مصیبت کی پریشانیوں میں یہ آپ کو حوصلہ بخشے۔ جب غم آپ کو گھیرے ہوئے ہوں تو یہ آپ کی تسلی کے لئے ہے۔ یہی آپ کے باپ کی محبت کا ثبوت ہے: آپ ہر وقت اُس کے وعدوں کو اپنا سکتے ہیں۔

آپ کو اُس کے فضل کے تخت کے سامنے حاضر ہونے کی آزادی بھی ہے۔ ایماندار کا استحقاق ہے کہ اُسے ہر وقت اپنے آسمانی باپ تک رسائی حاصل ہے۔ ہماری جو بھی خواہش، مشکل یا ضرورت ہو، ہم اِسے آزادی کے ساتھ اُس کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ چاہے ہم سے کتنا بڑا گناہ کیوں نہ ہوا ہو ہم معافی مانگ سکتے ہیں اور معافی مل جائے گی۔ چاہے ہم کتنے ہی غریب کیوں نہ ہوں، ہم اُس کے وعدے کا سہارا لے سکتے ہیں۔ وہ ہماری ضرورت کو پورا کرے گا۔ ہمیں اجازت ہے کہ جب چاہیں اُس کے تخت کے سامنے حاضر ہوں، آدھی رات کی تاریکی یا دوپہر کی تپتی گرمی میں۔

اے ایماندار، اپنے اِس حق کو استعمال کریں۔ مسیح میں جو بھی خزانہ پنہاں ہے آپ کو اُس میں سے لینے کی آزادی ہے-- حکمت، راست بازی، پاکیزگی اور نجات۔ اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کی ضرورت کتنی بڑی ہے کیونکہ مسیح میں برکات کی فراوانی ہے اور سب کچھ آپ کے آزادانہ استعمال کے لئے تیار پڑا ہے۔ آہا، ہمیں کتنی عجیب وغریب آزادی حاصل ہے!

۲۰ ستمبر

''...یہوواہ کی اور جدعون کی تلوار!'' قضاۃ ۷:۲۰

جدعون نے اپنے آدمیوں کو دو کام کرنے کا حکم دیا۔ اُس کے اشارے پر اُنہیں اُس گھڑے کو توڑنا تھا جو اُن کی مشعل کو چھپا رہا تھا۔ اُنہیں اپنی روشنی چمکنے دینا تھا۔ پھر اپنا اپنا نرسنگا پھونک کر چلّانا تھا کہ ''یہوواہ اور جدعون کی تلوار! یہوواہ اور جدعون کی تلوار!'' تمام مسیحیوں کو بھی یہی کچھ کرنا ہے۔ سب سے پہلے اُن کی روشنی چمکے۔ جو گھڑا آپ کی روشنی کو چھپا رہا ہے اُسے توڑ دیں۔ جو پیمانہ آپ کے چراغ کو ڈھانپے ہوئے ہے اُسے ایک طرف پھینک کر اپنے چراغ کو اپنی روشنی پھیلانے دیں۔ ''تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر'' (متی ۵:۱۶) جانیں کہ آپ مسیح کی سنگت میں رہے ہیں۔

پھر آواز کی ضرورت ہے۔ نرسنگا پھونکنا ہے۔ گناہ گاروں کو بچانے کی خاطر مسیح مصلوب کا پرچار کرنے کے لئے جاں فشانی کی ضرورت ہے۔ انجیل کی خوش خبری اُن کے پاس لے جائیں۔ اُن کے دروازے پر لے جائیں۔ اُن کے راستے میں رکھیں۔ اُنہیں فرار نہ ہونے دیں۔ نرسنگا اُن کے کانوں پر رکھ کر پھونک دیں۔

یاد رکھیں کہ کلیسیا کا جنگ کا صحیح نعرہ ہے ''یہوواہ اور جدعون کی تلوار!'' خدا کو کام کرنا ہے۔ یہ اُس کا اپنا کام ہے۔ لیکن ہمیں سستی سے بیٹھے رہنے کی اجازت نہیں ہے۔ خدا ہمیں استعمال کرنا چاہتا ہے۔ نہ صرف ''یہوواہ کی'' تلوار ہے بلکہ ''جدعون'' کی بھی۔ اگر ہم صرف چلائیں کہ ''یہوواہ کی تلوار'' تو ہم گستاخی اور سستی کا مظاہرہ کریں گے۔ اور اگر صرف چلائیں کہ ''جدعون کی تلوار'' تو بشر کے بازو پر تکیہ کرتے ہوئے بت پرستی کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ دونوں پکاریں ایک ساتھ کرنے کی ضرورت ہے: ''یہوواہ اور جدعون کی تلوار۔'' اپنے زور سے ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن خدا کی مدد سے سب کچھ کر سکتے ہیں۔ اِس لئے ہم اُس کا نام لے کر نکلیں اور اپنے نیک نمونے کے چراغ کو لے کر مسیح کی گواہی دیں۔ ایسی صورت میں خدا ہمارے ساتھ ہو گا، مدیان گھبرا جائے گا اور لشکروں کے خدا کی فوجیں تا ابد راج کریں گی۔

۲۱ ستمبر

''مَیں اُن سے خوش ہو کر اُن سے نیکی کروں گا...'' یرمیاہ ۳۲:۴۱

اُس خوشی کے سبب سے جو خدا اپنے مقدسین میں پاتا ہے ہم کتنے دل شاد ہوتے ہیں! ہمیں اپنے میں کوئی ایسی خوبی نظر نہیں آتی جس کی بنا پر خدا ہم سے خوش ہو۔ ہم اپنے بارے میں خوش نہیں ہو سکتے کیونکہ ہمیں اکثر اپنی خطاؤں اور بے وفائیوں کے سبب سے آہیں بھرنا پڑتی ہیں۔ اور خداوند کے لوگ بھی ہمارے بارے میں زیادہ خوشی محسوس نہیں کرتے کیونکہ وہ ہم میں ادھورا پن اور حماقتیں دیکھتے ہوں گے۔ وہ ہماری خوبیوں سے خوش ہونے کے بجائے ہماری کمزوریوں پر افسوس کرتے ہوں گے۔

تو بھی ہم اوپر کے عجیب و غریب بھید کو یاد کر کے خوش ہوتے ہیں کہ ''جس طرح دُولھا دُلھن میں راحت پاتا ہے اُسی طرح تیرا خدا تجھ میں مسرور ہو گا'' (یسعیاہ ۶۲:۵)۔ ہم کہیں نہیں پڑھتے کہ خدا اونچے اونچے پہاڑوں یا دمکتے ستاروں کے باعث خوشی مناتا ہے بلکہ یہ کہ ''اُس کی خوشنودی بنی آدم کی صحبت میں'' (اَمثال ۸:۳۱) ہے۔ یہ نہیں لکھا کہ اُس کی خوشنودی فرشتوں کی صحبت میں ہے، نہ وہ کروبیم اور سرافیم کے بارے میں کہتا ہے کہ ''تُو پیاری اور تیری سرزمین سہاگن کہلائے گی کیونکہ خداوند تجھ سے خوش ہے'' (یسعیاہ ۶۲:۴)۔ جی ہاں یہ سب کچھ وہ ہم گرے ہوئے اور کمزور گناہ گاروں کے بارے میں کہہ رہا ہے جو اپنے گناہ کے سبب سے ہلاکت کے فرزند تھے، لیکن جنہیں اُس نے اپنے فضل سے بچا لیا، سرفراز کیا اور جلال بخشا ہے۔ کتنے زور دار الفاظ میں وہ اپنے لوگوں میں اپنی خوشنودی کا اظہار کر رہا ہے کہ ''وہ تیرے سبب سے شادمان ہو کر خوشی کرے گا۔ وہ اپنی محبت میں مسرور رہے گا۔ وہ گاتے ہوئے تیرے لئے شادمانی کرے گا''! (صفنیاہ ۳:۱۷)۔ جب اُس نے دنیا کو خلق کیا تو اُس نے کہا کہ ''بہت اچھا ہے۔'' لیکن جب اُس نے اُن پر نظر کی جنہیں مسیح کے خون سے خریدا گیا تو ایسا لگتا ہے کہ قادرِ مطلق کے بڑے دل سے رہا نہ گیا بلکہ وہ خوشی کے نعروں سے چھلک پڑا۔ کیا ہمیں اُس کی محبت کے اِس عجیب و غریب اظہار کے جواب میں شکرگزاری کے باعث گانا نہیں چاہئے کہ ''مَیں خداوند سے خوش رہوں گا اور اپنے نجات بخش خدا سے خوش وقت ہوں گا'' (حبقوق ۳:۱۸)؟

۲۲ ستمبر

''اسرائیل اپنے خالق میں شادمان رہے...'' زبور ۱۴۹:۲

اے ایماندار، دل شاد ہوں، لیکن یہ خیال رکھیں کہ آپ کی خوشی کا منبع خداوند ہو۔ خدا میں خوش رہنے کے لئے آپ کے پاس بہت سے اسباب ہیں۔ آپ داؤد کے ساتھ گا سکتے ہیں کہ ''خدا ... میری کمال خوشی ہے'' (زبور ۴۳:۴)۔ خوشی منائیں کہ خداوند راج کرتا ہے، یہوواہ بادشاہ ہے۔ شادمان ہوں کہ وہ تخت پر بیٹھا ہے اور سب چیزوں کو اپنے

کنٹرول میں رکھتا ہے۔

خدا کی ہر صفت ہماری خوشی کے سورج کی ایک نئی کرن ہونی چاہئے۔ ہمیں خوش ہونا چاہئے کہ وہ دانا ہے کیوں کہ ہم اپنی نادانی سے آگاہ ہیں۔ وہ زور آور ہے جبکہ ہم کمزور ہیں۔ ہمیں برابر خوشی منانی چاہئے کہ وہ ابد تک قائم رہے گا جبکہ ہم پھول کی طرح کملا جاتے ہیں۔ وہ لاتبدیل ہے جبکہ ہم اکثر بدلتے رہتے ہیں۔ ہمیں شادمان ہونا چاہئے کہ وہ فضل سے معمور ہے بلکہ اُس کا فضل چھلکتا ہے۔ اُس نے اپنے عہد کے فضل سے ہمیں نوازا ہے، کہ اُس کا فضل ہمیں پاک صاف کرتا، قائم رکھتا، پاکیزگی بخشتا، کامل کرتا اور ہمیں جلال تک پہنچاتا ہے۔ یہ سب کچھ ہماری دائمی خوشی کا باعث ہونا چاہئے۔ خدا میں یہ خوشی ایک گہرے دریا کی مانند ہے۔ ہم نے ابھی اُس کا کنارہ ہی چھوا، ہمیں اُس کی صاف شفاف ندیوں کا تھوڑا ہی علم ہے۔

مسیحی نہ صرف اِس کے بارے میں خوشی منائے کہ خدا کیا کچھ ہے بلکہ اِس کے لئے بھی کہ اُس نے کیا کچھ کر دیا ہے۔ زبور کی کتاب سے ظاہر ہے کہ قدیم مقدسین خدا کے کاموں کی بڑی قدر کرتے اور اُس کے گن گاتے تھے۔ خداوند کے آج کے لوگ بھی اُس کے بڑے بڑے کاموں کو یاد کریں۔ وہ اُس کے عظیم کاموں کا چرچا کریں۔ ”خداوند کی حمد و ثنا گاؤ کیونکہ وہ جلال کے ساتھ فتح مند ہوا ہے“ (خروج ۱۵:۱،۲)۔ وہ حمد کے گیت کبھی بند نہ کریں کیونکہ وہ ہر روز ہمیں نئی رحمتوں سے مالا مال کرتا ہے۔ اُس کے پیار بھرے کاموں کا متواتر اظہار ہماری شکر گزاری ہو۔ صیون کے فرزندو، خداوند اپنے خدا میں شادمان ہو۔

۲۳ ستمبر

”زندہ رہنا میرے لئے مسیح ہے...“ فلپیوں ۱:۲۱

ایماندار مسیحی شروع میں مسیح کے لئے زندگی نہیں گزارتا تھا۔ اُس نے یہ اُس وقت شروع کیا جب خدا نے اُس پر اُس کا گناہ ظاہر کیا اور جب فضل کے باعث وہ سمجھنے لگا

کہ مسیح نے میرے گناہ کے کفارے کی خاطر اپنی جان دے دی۔ جس لمحے اُس کی نئی پیدائش ہوئی وہ مسیح کے لئے جینے لگا۔ مسیحی کے لئے خداوند یسوع وہ قیمتی موتی ہے جس کی خاطر وہ اپنا سب کچھ دینے کو تیار ہوتا ہے۔ اُس نے مکمل طور سے ہمارے دل کو موہ لیا ہے، یہاں تک کہ اب وہ اُسی کے لئے دھڑکتا ہے۔ اُس کے جلال کے لئے ہم جینا چاہتے ہیں اور اُس کی انجیل کے دفاع کے لئے مرنے کو تیار ہیں۔ وہی ہماری زندگی کا نمونہ ہے جس کے مطابق ہم اپنے مزاج اور کردار کو ڈھالنا چاہتے ہیں۔

پولس رسول کے یہ الفاظ اکثر لوگوں کی سمجھ سے بڑھ کر گہرے مطلب کے حامل ہیں۔ اِن کا مطلب ہے کہ اُس کی زندگی کا مقصد مسیح تھا۔ بلکہ اِس سے بھی بڑھ کر. اُس کی زندگی ہی یسوع تھا۔ قدیم زمانے کے ایک بھائی نے اِس کا یوں اظہار کیا کہ اُس کا کھانا، پینا، سونا ہمیشہ کی زندگی تھا۔ گویا اُس کی سانس ہی مسیح تھا۔ وہی اُس کی جان، دل اور زندگی تھا۔

کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ آپ اُس معیار پر زندگی گزارتے ہیں؟ کیا آپ دیانت داری سے کہہ سکتے ہیں کہ زندہ رہنا میرے لئے خداوند مسیح ہے؟ آپ کا بزنس -- کیا اِسے مسیح کے لئے کر رہے ہیں؟ کیا اپنی بڑائی اور اپنے مقاصد کے لئے نہیں چلا رہے؟ شاید آپ سوال کریں "کیا یہ نامناسب مقصد ہے؟" سچے مسیحی کے لئے نامناسب ہی ہے۔ اگر کوئی دعویٰ کرے کہ مسیح کے لئے جیتا ہے تو پھر وہ کسی طرح روحانی زناکاری کئے بغیر کسی اَور مقصد کے لئے جی سکتا ہے؟ بہت سے مسیحی "کسی حد تک" اِس اصول پر عمل کرتے ہیں، لیکن کون پولس کی طرح دعویٰ کرنے کی جرأت کرتا ہے کہ مَیں پوری طرح مسیح کے لئے زندگی گزارتا رہا؟

اے خداوند، مجھے قبول کر۔ مَیں اپنے آپ کو تیرے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یہی میری دعا ہے کہ تیرے اور صرف تیرے لئے جیوں۔

۲۴ ستمبر

"مَیں نے شرم کے باعث بادشاہ سے سپاہیوں کے جتھے اور سواروں کے لئے درخواست نہ کی تھی تاکہ وہ راہ میں دشمن کے مقابلے میں ہماری مدد کریں کیونکہ ہم نے بادشاہ سے کہا تھا کہ ہمارے خدا کا ہاتھ بھلائی کے لئے اُن سب کے ساتھ ہے جو اُس کے طالب ہیں اور اُس کا زور اور قہر اُن سب کے خلاف ہے جو اُسے ترک کرتے ہیں۔"

عزرا ۸: ۲۲

سپاہیوں کے جتھے کی حفاظت معقول بات ہوتی۔ لیکن ایک مقدس شرمساری نے عزرا کو اجازت نہ دی کہ بادشاہ سے اِس کی درخواست کرتا۔ اُسے ڈر تھا کہ کہیں بادشاہ یہ نہ سمجھے کہ میرے ایمان کا اقرار محض ریاکاری ہے یا اِس نتیجے پر نہ پہنچے کہ اسرائیل کا خدا اِس قابل نہیں کہ اپنے پرستاروں کی حفاظت کر سکے۔ وہ ایسے معاملے میں جو سراسر خداوند کا تھا بشر کے بازو کا سہارا لینے کو تیار نہ تھا۔ اِس لئے مسافر دیدنی محافظوں کے بغیر روانہ ہوئے۔ صرف اُسی نے اُن کی نگہبانی کی جو اپنے لوگوں کی تلوار اور سپر ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ تھوڑے ہی مسیحی خدا کی اِس طرح کی غیرت رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ بھی جو کافی حد تک ایمان سے چلتے ہیں کبھی کبھار انسانوں کا سہارا لینے سے اپنے ایمان کو داغدار کرتے ہیں۔ اگر کسی کلیسیا کو یاد رہے کہ قیصر سے مدد مانگنے کے باعث اُن کے خداوند کی بےعزتی ہوتی ہے تو کیا وہ سرکاری امداد کی درخواست کرے گی؟ گویا کہ خدا اپنے کام کی ضرورت پوری کرنے کے قابل نہ ہو۔ اگر ہمیں یاد رہے کہ اُسی کے زور، صرف اُسی کے بازو پر تکیہ کرنے کے باعث اُس کے نام کو جلال پہنچتا ہے تو کیا اِتنی جلدی سے مدد کے لئے دوستوں اور رشتہ داروں کے پاس بھاگیں گے؟

اے میری جان، صرف خداوند کا انتظار کر۔ لیکن کوئی کہے گا، "کیا خدا انسانی وسائل استعمال نہیں کرتا؟" ضرور کرتا ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اکثر ہم خدا کے بجائے اُن پر بھروسا کرتے ہیں۔ مشکل سے کوئی ہو گا جو مخلوق کی مدد سے غافل رہے۔ لیکن بہتوں

سے یہ گناہ ہوتا ہے کہ مخلوق کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ اے عزیز قاری، اگر انسانوں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے خداوند کی بے عزتی ہوتی ہو تو اِس سے گریز کرنا سیکھیں تاکہ ہمارے نجات دہندہ کا نام اونچا کیا جائے۔

۲۵ ستمبر

"... وہ خود بھی عادل رہے اور جو یسوع پر ایمان لائے اُس کو بھی راست باز ٹھہرانے والا ہو۔" رومیوں ۳: ۲۶

چونکہ ہم ایمان سے راست باز ٹھہرے اِس لئے ہماری خدا کے ساتھ صلح ہے۔ آگے کو ہمارا ضمیر ہمیں مجرم نہیں ٹھہراتا۔ خدا کی عدالت اب گناہ گار کو سزا کی نہیں بلکہ بری ہونے کی خبر سناتی ہے۔ ہم گذشتہ گناہوں کو بڑے غم اور افسوس کے ساتھ یاد کرتے ہیں، مگر اُن کے سبب سے خدا کی عدالت سے خوفزدہ نہیں ہوتے، کیونکہ مسیح نے اپنے لوگوں کے قرض کی پائی پائی ادا کی ہے۔ اور چونکہ خدا بے انصاف نہیں کہ ایک ہی قرض کی دو دفعہ ادائیگی کا مطالبہ کرے، اِس لئے کوئی بھی جس کی جگہ مسیح نے اپنی جان دی دوزخ کو نہیں دیکھے گا۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ خدا عادل ہے۔ شروع شروع میں ہم اِسی سبب سے دہشت زدہ ہوئے۔ لیکن کتنی عجیب بات ہے کہ وہی ایمان کہ خدا عادل ہے بعد میں ہماری اُس کے ساتھ صلح کے یقین کا ستون بن جاتا ہے!

اگر خدا عادل ہے تو اگر میرا کوئی عوضی نہ ہو تو لازم ہے کہ مجھے سزا دی جائے۔ لیکن خداوند یسوع نے میرے عوض میری سزا برداشت کی ہے۔ اب اگر خدا عادل ہے تو مجھے کبھی سزا نہیں دے گا۔ اگر خدا ایک بھی جان کو سزا دینا چاہے جس کے لئے مسیح موا تو اُسے پہلے اپنی ذات کو بدلنا پڑے گا۔ لٰہذا چونکہ یسوع نے ایماندار کی جگہ لے کر الٰہی غضب کا تقاضا پورا کیا اور ہمارے گناہوں کی سزا بھگتی اِس لئے ہم یہ جلالی نعرہ لگا سکتے ہیں کہ "خداوند کے برگزیدوں پر کون نالش کرے گا؟" (رومیوں ۸: ۳۳) خدا نہیں کرے گا کیونکہ اُس نے اُنہیں راست باز ٹھہرایا۔ مسیح بھی نہیں کرے گا کیونکہ اُس نے اُن کی

خاطر اپنی جان دی ''بلکہ مردوں میں سے جی بھی اُٹھا'' (رومیوں ۸: ۳۴)۔

میری اُمید کی بنیاد یہ نہیں کہ مَیں گناہ گار نہیں بلکہ یہ ہے کہ ایسا گناہ گار ہوں جس کے لئے مسیح نے جان دی۔ میرے بھروسے کی بنیاد یہ نہیں کہ مَیں پاک اور مقدس ہوں بلکہ یہ ہے کہ گو مَیں ناپاک ہوں تو بھی وہی میری ''راست بازی اور پاکیزگی اور مخلصی'' ہے۔ میرا ایمان اِس پر تکیہ نہیں کرتا کہ مَیں کیا کچھ ہوں یا ہوں گا یا محسوس کرتا یا جانتا ہوں بلکہ اِس پر کہ مسیح کیا کچھ ہے، اُس نے کیا کچھ کیا اور اِس وقت میرے لئے کیا کچھ کرتا ہے۔

۲۶ ستمبر

''... مہندی کے درختوں کے درمیان نشیب میں...'' زکریاہ ۱: ۸

اِس باب کی رویا زکریاہ کے دنوں میں اسرائیل کی حالت کو بیان کرتی ہے۔ لیکن اگر اِس کا اطلاق کلیسیا پر کریں تو اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اِس وقت خدا کی کلیسیا کی کیا حالت ہے۔ کلیسیا کو مہندی کے درختوں کے باغ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ وہ وادی میں چھپی ہوئی ہے۔ کوئی اُس کا نوٹس نہیں لیتا۔ کوئی اُس کی عزت نہیں کرتا، کوئی اُس میں دلچسپی نہیں لیتا۔ کلیسیا کا مسیح کی طرح کا جلال ہے۔ لیکن یہ جلال جسمانی آنکھوں سے اوجھل ہے کیونکہ اُس کے جلال کی شان کے اظہار کا وقت ابھی نہیں آیا۔

اِس منظر سے سکون اور حفاظت کا تاثر بھی ملتا ہے، کیونکہ وادی میں مہندی کے اُس باغ میں ''امن و امان'' ہے جبکہ پہاڑوں کی چوٹیوں میں طوفان چل رہا ہے۔ طوفان پہاڑوں کی چوٹیوں پر اپنی پوری طاقت خرچ کرتے ہیں جب کہ نشیب میں جہاں ''ایسا دریا ہے جس کی شاخوں سے خدا کے شہر کو ... فرحت ہوتی ہے،'' (زبور ۴۶: ۴) وہاں مہندی کے درخت ہرے بھرے ہوتے ہیں۔ کلیسیا کا باطنی سکون کتنا بڑا ہے! یہاں تک کہ جب اُس کا مقابلہ کیا جاتا اور اُسے ایذا پہنچائی جاتی ہے تو وہ ایسے اطمینان سے فیض یاب ہے جسے دنیا نہیں دے سکتی اور کسی سے چھین بھی نہیں سکتی۔ ''خدا کا اطمینان جو سمجھ سے

بالکل باہر ہے" (فلپیوں ۴:۷) خدا کے لوگوں کے دلوں اور خیالوں کو محفوظ رکھتا ہے۔

نیز یہ مہندی کے درخت مقدسوں کے متواتر بڑھنے کو بھی پیش کرتے ہیں۔ مہندی سدا بہار درخت ہوتا ہے۔ وہ ہر وقت ہرا بھرا رہتا ہے۔ یہی حال کلیسیا کا بھی ہے، یہاں تک کہ ایذا اور مصیبت کے وقت بھی اُس میں فضل زیادہ سرسبز معلوم ہوتا تھا۔ جب مخالفت زیادہ تھی تو اُس نے زیادہ ترقی کی۔

اِس لئے ہمارا متن فتح کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ مہندی صلح کی علامت ہے۔ فاتحین کے سروں کو لارل اور مہندی کے پتوں کے سہرے پہنائے جاتے تھے۔ کیا کلیسیا برابر فتح مند نہیں ہوتی؟ کیا ہر مسیحی کو اُس کے وسیلے سے جس نے اُس سے محبت کی "فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل" (رومیوں ۸:۳۷) نہیں ہوتا؟ کیا ایماندار سکون سے زندگی گزار کر فتح کی گود میں نہیں سو جاتے؟

۲۷ ستمبر

"مبارک ہے تُو اے اسرائیل! تُو خداوند کی بچائی ہوئی قوم ہے سو کون تیری مانند ہے؟"

اِستثنا ۳۳: ۲۹

جو دعویٰ کرتا ہے کہ مسیحی ایمان اپنے پیروکاروں کو اداس اور پریشان کرتا ہے وہ اِس سے ناواقف ہے۔ یہ کتنا عجیب ہوتا اگر خدا ہمیں پریشان کرتا، ہمیں جنہیں اُس نے اپنے فرزند ہونے کا مرتبہ بخشا ہے۔ کیا یہ بات قابل تصور ہے کہ وہ تمام طرح کی خوشی اپنے دشمنوں کو دے اور اپنے گھر والوں کو غم؟ کیا اُس کے دشمن مسرور ہوں اور اُس کے گھر کے فرزند غمگین و پریشان؟ کیا وہ گناہ گار جس کا مسیح میں نہ حصہ ہے نہ بخرہ اپنے آپ کو خوش حال کہے جب کہ ہم بھکاریوں کی طرح پریشان حال ہوں؟ نہیں، ہم ہر وقت خداوند میں خوش رہیں گے اور اپنی میراث پر فخر کریں گے۔ کیونکہ "ہم کو غلامی کی روح نہیں ملی جس سے پھر ڈر پیدا ہو بلکہ لے پالک ہونے کی روح ملی جس سے ہم ابا یعنی اے باپ کہہ کر پکارتے ہیں" (رومیوں ۸:۱۵)۔

ہماری تادیب تو کی جائے گی، لیکن اِس سے ہم میں ''راست بازی کا پھل'' (عبرانیوں ۱۲:۱۱) پیدا ہوتا ہے۔ اِس لئے اپنے الٰہی مددگار یعنی پاک روح کی مدد سے ہم جو کہ ''خدا کی بچائی ہوئی قوم'' ہیں اپنی نجات کے خدا میں شادمان ہوں گے۔ ہمارا مسیح کے ساتھ بیاہ ہوا ہے۔ کیا ہمارا عظیم دُولھا برداشت کرے گا کہ اُس کی دُلھن برابر پریشانی میں مبتلا رہے؟ ہمارے دل اُسی کے ساتھ جوڑے گئے ہیں۔ ہم اُسی کے عضو ہیں۔ ہاں ممکن ہے کہ کچھ دیر کے لئے دُکھ اُٹھائیں جس طرح ہمارے دُولھے نے اُٹھایا۔ ہم اب بھی آسمانی برکتوں سے مالا مال کئے ہوئے ہیں۔ ہمیں پاک روح کی تسلی کی صورت میں اپنی میراث کا بیعانہ مل چکا ہے۔ ہم ابدی خوشی کے وارث ہیں۔ ہم نے اپنی میراث کا مزہ چکھ لیا ہے۔ ہمارے ابدی آفتاب کی کرنیں ہم تک پہنچنے لگی ہیں۔ ہماری دولت اگلے جہان میں ہے۔ ہمارا شہر جس کی پختہ بنیاد ہے دریا کی دوسری طرف ہمارا منتظر ہے۔ روحانی دنیا کی دمک ہمارے دلوں کو شاد کرتے ہوئے آگے بڑھنے میں ہماری ہمت بندھاتی ہے۔ واقعی اوپر کی مبارک باتیں ہم پر صادق آتی ہیں کہ ''مبارک ہے تُو اے اسرائیل! تُو خداوند کی بچائی ہوئی قوم ہے۔ سو کون تیری مانند ہے؟''

۲۸ ستمبر

''خداوند آسمان پر سے دیکھتا ہے۔ سب بنی آدم پر اُس کی نگاہ ہے۔'' زبور ۳۳:۱۳

شاید خدا کی کوئی تصویر اُس کی انسان کے ساتھ ہمدردی کو اِتنی وضاحت سے پیش نہیں کرتی جتنی یہ کہ وہ اپنے تخت کو چھوڑ کر زمین پر آیا تاکہ انسان کی ضرورتوں کی دیکھ بھال کرے اور اُن کی مصیبتوں کا جائزہ لے۔ ہم اُسے پیار کرتے ہیں جو سدوم اور عمورہ کو اُن کی بدی کے سبب سے ہلاک کرنے سے پیشتر اُن کا جائزہ لینے کے لئے اُن کے پاس آیا۔ ہم ایسے خداوند کے سامنے اپنے دل کا پیار اُنڈیلنے سے گریز نہیں کر سکتے جو اپنے جلالی تخت سے جھک کر اپنا کان گناہ گار کے ہونٹوں پر رکھتا ہے، جب وہ دم توڑتے وقت اپنے خالق سے میل ملاپ کی آرزو کرتا ہے۔

کس طرح ہوسکتا ہے کہ اُس سے محبت نہ رکھیں جس کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ اُس نے ہمارے سر کا ایک ایک بال گنا ہوا ہے؟ کس طرح اُس سے محبت نہ رکھیں جو ہمارے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے ہماری راہنمائی کرتا ہے؟

کتنی خوشی اور تسلی کی بات ہے کہ وہ نہ صرف ہماری جسمانی ضرورتوں کا خیال کرتا ہے بلکہ ہماری روحانی حاجتوں کی بھی فکر کرتا ہے۔ گو محدود مخلوق اور لامحدود خالق کے درمیان ناقابل عبور خلیج واقع ہے تو بھی دونوں میں عجیب طرح کی رفاقت ہے۔ جب آپ کی آنکھ سے کوئی آنسو بہتا ہے تو یہ خیال نہ کریں کہ خدا اُسے نہیں دیکھتا کیونکہ ”جیسے باپ اپنے بیٹوں پر ترس کھاتا ہے ویسے ہی خداوند اُن پر جو اُس سے ڈرتے ہیں ترس کھاتا ہے“ (زبور ۱۰۳:۱۳)۔ آپ اپنی آہوں سے یہوواہ کے دل کو حرکت میں لا سکتے ہیں۔ آپ کی خفیف سی آواز اُس کے کان کو آپ کی طرف مائل کر سکتی ہے۔ آپ کی دعا اُس کے ہاتھ کو روک سکتی ہے۔ آپ کا ایمان اُس کے بازو کو ہلا سکتا ہے۔ یہ مت خیال کریں کہ وہ آپ کی غربت اور ضرورت سے بے نیاز اپنے تخت پر بیٹھا ہوتا ہے بلکہ وہ ہمیں یاد رکھتا ہے، ”کیونکہ خداوند کی آنکھیں ساری زمین پر پھرتی ہیں تاکہ وہ اُن کی اِمداد میں جن کا دل اُس کی طرف کامل ہے اپنے تئیں قوی دکھائے“ (۲۔تواریخ ۱۶:۹)۔

۲۹ ستمبر

”اگر اُس شخص کا سارا جسم کوڑھ سے ڈھکا ہوا نکلے تو کاہن اُس مریض کو پاک قرار دے...“ احبار ۱۳:۱۳

یہ وہ کوڑھ نہیں تھا جس سے دوسرے لوگ متاثر ہو سکتے تھے، بلکہ لگتا ہے کہ یہاں vitiligo یعنی leukoderma کی بیماری کا ذکر ہوا ہے جس سے جلد صاف ہو جاتی ہے۔ لیکن اِس میں ہمارے لئے سبق پنہاں ہے۔ اچھا ہو گا کہ آج صبح ہم اِس علامتی اصول کا اطلاق اپنے آپ پر کریں۔ ہم بھی کوڑھی ہیں۔ جب کوئی پہچانے کہ وہ ہلاکت کا فرزند ہے، کہ وہ تلوے سے لے کر سر تک گناہ آلودہ ہے، کوئی بھی حصہ آلودگی سے

پاک نہیں، جب اپنے آپ میں کسی طرح کی نیکی نہیں پاتا اور خداوند کے سامنے اپنے مجرم ہونے کا اعتراف کرتا ہے، پھر وہ مسیح یسوع کے خون اور خدا کے فضل کے باعث پاک صاف ہو جاتا ہے۔ چھپی ہوئی بدی جس کا نہ احساس ہے نہ اقرار کیا گیا وہی حقیقی کوڑھ ہے۔ لیکن جب گناہ کو پہچانا اور اقرار کیا گیا تو اُسے کاری ضرب لگی اور خداوند ایسے شخص پر رحم دلی سے نظر کرتا ہے۔ سب سے مہلک چیز اپنی نیکی پر بھروسا کرنا ہے اور سب سے اُمید افزا بات اپنی گناہ آلودہ حالت پر دلی افسوس ہے۔ ہمیں ماننا ہے کہ ہم میں گناہ کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ کوئی بھی اقرار جو اِس سے کم ہے پوری سچائی پر مبنی نہیں ہوگا۔ پوری سچائی یہی ہے۔ اگر پاک روح ہمارے باطن میں کام کر رہا ہو تو ایسا اقرار کرنا مشکل نہیں ہوگا۔ پھر یہ خود بخود ہمارے لبوں سے ادا ہوگا۔

اوپر کی آیت اُن کے لئے کتنی تسلی کا باعث ہے جو اپنی گناہ گاری کا گہرا احساس رکھتے ہیں! گناہ چاہے کتنا بڑا اور کتنا گھنونا ہو، اگر اُس کا حیل و حجت کے بغیر اقرار کیا جائے تو خداوند یسوع اُس شخص سے کسی صورت منہ نہیں موڑے گا۔ جو بھی اُس کے پاس آئے وہ اُسے نکال نہ دے گا۔ گو وہ چور کی طرح دھوکا باز، بازاری عورت کی طرح ناپاک یا ساؤل کی طرح کلیسیا کا ستانے والا ہو، گو منسی بادشاہ کی طرح ظالم یا مسرف بیٹے کی طرح باغی ہو۔ خدا کا محبت بھرا دل اس پر نگاہ کرے گا جو محسوس کرتا ہے کہ مجھ میں کہیں صحت نہیں۔ جب وہ مسیح مصلوب کا دامن پکڑے گا تو وہ اُسے پاک صاف قرار دے گا۔ اے گناہ کے بوجھ تلے دبے ہوئے قاری اُس کے پاس ضرور آئیں۔

۳۰ ستمبر

"اُس کے نام کے جلال کا گیت گاؤ۔ ستائش کرتے ہوئے اُس کی تمجید کرو۔"

زبور ۶۶:۲

ہماری مرضی پر نہیں چھوڑا گیا کہ خدا کی حمد و تعریف کریں یا نہ کریں۔ خدا کا حق ہے کہ اُس کا ہر ایک فرزند جو اُس کے فضل سے فیض یاب ہوا ہے اُس کی حمد کرے۔

بے شک بتایا نہیں گیا کہ دن کے کون سے وقت اُس کی حمد کے گیت گائے۔ لیکن ہمارے دل پر لکھی ہوئی شریعت ہمیں سکھاتی ہے کہ مناسب ہے کہ خداوند تعالیٰ کی تعریف کی جائے۔ اور دل پر لکھی ہوئی اِس شریعت کا اُتنا ہی زور ہے جتنا کہ اُس وقت تھا جب وہ پتھر کی لوحوں کی شکل میں اور گرجتے ہوئے کوہِ سینا پر موسیٰ تک پہنچی۔

بے شک ہر مسیحی کا فرض ہے کہ خدا کی حمد و تعریف کرے۔ آپ جو کہ اکثر واویلا کرتے ہیں نہ سمجھیں کہ خدا کی حمد کرنے کے سلسلے میں آپ بے قصور ہیں۔ یا کہ اُس کی حمد کئے بغیر آپ اُس کی پسندیدہ زندگی گزار سکتے ہیں۔ اُس کی آپ سے محبت کے سبب سے آپ کا فرض ہے کہ اُس کے نام کو مبارک کہیں۔ جب تک آپ زندہ ہیں اُس کی حمد کے گیت آپ کے لبوں پر ہونے چاہئیں۔ ”مَیں نے اِن لوگوں کو اپنے لئے بنایا تا کہ وہ میری حمد کریں“ (یسعیاہ ۴۳:۲۱)۔

اگر آپ اُس کی حمد نہیں کرتے تو آپ میں وہ پھل پیدا نہیں ہوا جس کی توقع کرنا الٰہی باغبان کا حق ہے۔ آپ جلاوطن اسرائیلیوں کی طرح اپنی ستاروں کو بید کے درختوں پر نہ ٹانگیں (زبور ۱۳۷:۲) بلکہ اُنہیں اُتار کر شکر گزار دل کے ساتھ حمد کے گیت بلند کریں۔ اُٹھ کر اُس کی ثنا گائیں۔ ہر صبح کو پَو پھٹتے وقت شکرگزاری کا نغمہ سنائیں اور غروبِ آفتاب کے بعد بھی اُس کی تعریف کریں۔ آپ کی حمد و ستائش سے زمین گونج اُٹھے تو خدا آپ کے گیت قبول کرے گا۔

یکم اکتوبر

”...ہر قسم کے تر و خشک میوے ہیں جو مَیں نے تیرے لئے جمع کر رکھے ہیں اے میرے محبوب!“ غزل الغزلات ۷:۱۳

دُلھن چاہتی ہے کہ اپنا سب کچھ یسوع کو دے۔ ہمارے دل میں ہر قسم کا میوہ ہے ـــ تر یعنی تازہ پھل اور خشک یعنی پرانا پھل۔ اور یہ ہمارے محبوب کے لئے جمع کئے گئے ہیں۔ خزاں کے اِس پھل دار موسم میں ہم اپنے پھلوں کے ذخیرے کا جائزہ لیں۔ ہمارے

پاس تازہ پھل ہے۔ ہم نئی زندگی، نئی خوشی، نئی شکرگزاری کی خواہش کرتے ہیں۔ ہم خداوند کی پیروی میں نئے فیصلے کر کے جاں فشانی سے اُن پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے دل سے نئی نئی دعائیں اُٹھ رہی ہیں اور ہم نئی طرح کی وفاداری کا وعدہ کرتے ہیں۔

لیکن ہمارے پاس کچھ خشک یعنی پرانا پھل بھی ہے۔ وہ پہلی محبت، کتنا میٹھا پھل! خداوند یسوع اِس سے کتنا خوش ہوتا ہے! ایمان کا پھل، وہ سادہ ایمان جس کے باعث وہ جن کے پاس کچھ بھی نہ تھا سب چیزوں کے مالک بنے۔ ہم اُس خوشی کو بیدار کریں جو ہمیں اُس وقت حاصل ہوئی جب ہم نے پہلے پہل خداوند کو پہچانا تھا۔ ہمارے پاس اُس کے وعدوں کی پرانی یادیں ہیں۔ خدا کتنا وفادار رہا! کتنے پیار کے ساتھ اُس نے ہمیں بیماری کے بستر پر سنبھالا! کتنی نرمی سے اُس نے ہمیں گہرے پانی میں اُٹھائے رکھا! کتنی شفقت سے اُس نے ہمیں جلتی بھٹی سے نکالا! پرانے پھل کا ہمارے پاس بڑا ذخیرہ ہے کیونکہ اُس کی رحمتیں ہمارے سر کے بالوں سے بھی زیادہ ہیں۔ پرانے گناہوں کا ہمیں افسوس کرنا ہے۔ لیکن اُس نے ہمیں ایسی توبہ اور ایسے افسوس بخشے جن کے باعث ہم روتے روتے صلیب کے دامن تک پہنچے جہاں ہم نے اُس کے خون کی قدرت کو جان لیا۔

آج صبح کو ہمارے گودام میں تر و خشک، تازہ اور پرانا پھل جمع ہے۔ یہ سب کے سب یسوع کے لئے ذخیرہ کئے گئے ہیں۔ بے شک وہی پسندیدہ خدمات ہیں جن کا واحد مقصد اُس کا جلال ہوتا ہے۔ ہماری تمام کوششوں کا یہی مقصد ہو کہ اُس کا نام اونچا کیا جائے۔ ہمارا گوناگوں پھل صرف اپنے محبوب کے لئے محفوظ ہو۔ ہمارا سب کچھ تیرا ہو، اے ہمارے محبوب خداوند یسوع!

۲ اکتوبر

"اُس اُمید ... کے سبب سے جو تمہارے واسطے آسمان پر رکھی ہوئی ہے..." کلسیوں ۱:۵

زمین پر ہماری خوشی کا منبع مستقبل کے بارے میں ہماری وہ اُمید ہے جو ہمیں مسیح کی معرفت حاصل ہے۔ جتنا زیادہ ہم آسمان کے بارے میں سوچیں ہمارا دل اُتنا ہی

تازہ ہو جائے گا کیونکہ جو کچھ بھی ہم چاہیں وہاں ہمیں مل جانے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ یہاں ہم تھکے ماندے اور بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں، لیکن وہاں آرام کا وطن ہے۔ وہاں ہماری پیشانی کبھی پسینے سے تر نہیں ہو گی۔ اُن کے نزدیک جو تھک کر چور ہو گئے ہیں ''آرام'' ایک آسمانی برکت ہے۔ یہاں ہم متواتر میدان جنگ میں ہیں۔ باطن میں ہماری آزمائش ہوتی ہے اور باہر سے ہمیں دشمن تنگ کرتے ہیں۔ لیکن آسمان میں ہم فتح سے لطف اندوز ہوں گے۔ تلوار میان میں رکھی جائے گی اور ہمارا کپتان کہے گا کہ ''اے اچھے اور دیانت دار نوکر شاباش!'' (متی ۲۵:۲۱)

یہاں ہم بار بار اپنے عزیزوں سے محروم ہو جاتے ہیں، لیکن ہم اُس لازوال وطن کی طرف جا رہے ہیں جس میں قبروں کا نام تک نہ ہو گا۔ یہاں متواتر گناہ ہمارے غم کا باعث ہوتا ہے، لیکن وہاں ہم کامل طور سے پاک اور مقدس ہوں گے کیونکہ اُس وطن میں کوئی بھی ایسی چیز داخل نہیں ہو گی جو ہمیں ناپاک کر سکے۔

کتنی خوشی کی بات ہے کہ ہمیں ابد تک جلا وطن نہیں رہنا پڑے گا۔ ہمیں تا ابد بیابان میں مارے مارے پھرنے کی ضرورت نہیں بلکہ جلد ہی موعودہ ملک میں داخل ہو کر اپنی میراث کو پا لیں گے۔

تو بھی کسی کو ہمارے بارے میں یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ ہم مستقبل کا خواب دیکھتے ہوئے حال کو بھول جاتے ہیں، بلکہ مستقبل کی اُمید ہمارے حال کو روشن کرے کہ ہم اِسے پوری جاں فشانی سے اپنے خداوند کی خدمت میں استعمال کریں۔ خدا کے پاک روح کی مدد سے آسمان کی اُمید زمین پر پاکیزہ زندگی گزارنے کے لئے نہایت زوردار محرک ہے۔ یہ اُمید مسرت بھری محنت کا سرچشمہ ہے۔ یہ مسرت بھری پاکیزگی کے کونے کے سرے کا پتھر ہے۔ جس کو یہ اُمید حاصل ہے وہ ہمت سے اپنا روزمرہ کا کام کرتا ہے کیونکہ خداوند کی شادمانی اُس کی قوت ہے۔ وہ بڑے زور سے آزمائش کا مقابلہ کرتا ہے کیونکہ آنے والے جہان کی اُمید دشمن کے جلتے تیروں کو بجھا دیتی ہے۔ وہ موجودہ جہان میں بغیر اجر کے محنت کر سکتا ہے کیونکہ وہ آسمانی وطن کے اجر کا اُمیدوار ہوتا ہے۔

۳ اکتوبر

"کیا وہ سب خدمت گزار روحیں نہیں جو نجات کی میراث پانے والوں کی خاطر خدمت کو بھیجی جاتی ہیں؟" عبرانیوں ۱: ۱۴

فرشتے مقدسین کے لئے خدا کے خدمت گزار ہوتے ہیں۔ وہ ہمیں اپنے ہاتھوں پر اُٹھا لیتے ہیں تا کہ ایسا نہ ہو کہ ہمارے پاؤں کو پتھر سے ٹھیس لگے (زبور ۹۱:۱۱)۔ اپنے خداوند سے وفاداری کے سبب سے وہ اُس کے فرزندوں میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ وہ مسرف بیٹے کے اپنے باپ کے گھر واپس آنے پر خوشی مناتے ہیں۔ اور وہ ایماندار کی بادشاہ کے محل پر آمد پر اُس کا استقبال کرتے ہیں۔

قدیم زمانے میں وہ خدا کے بندوں پر دیدنی صورت میں ظاہر ہوتے تھے۔ گو وہ موجودہ زمانے میں عام طور سے اِس طرح ہم پر ظاہر نہیں ہوتے تاہم اب بھی آسمان کھلا ہوتا ہے اور خدا کے فرشتے اوپر نیچے آتے جاتے ہیں تا کہ نجات کے وارثوں کی خدمت کریں۔ آج تک سرافیم مذبح پر سے سُلگا ہوا کوئلہ لے کر خدا کے محبوبوں کے ہونٹوں کو چھوتے ہیں۔ اگر ہماری آنکھیں کھولی جاتیں تو ہم خدا کے بندوں اور بندیوں کے گرد آتشی گھوڑے اور آتشی رتھ دیکھتے، کیونکہ ہم "لاکھوں فرشتوں ... کے پاس آئے" ہیں جو سب شاہی نسل کے محافظ ہیں۔

خدا کے برگزیدوں کو کہاں تک سرفراز کیا گیا ہے جب کہ آسمانی درباری اُن کی خوشی سے خدمت کرتے ہیں! ہماری کتنی اچھی طرح حفاظت کی جا رہی ہے جبکہ خدا کے بے شمار رتھ ہماری رہائی کے لئے مسلح کئے گئے ہیں! اِس سلسلے میں ہم کس کے مرہونِ منت ہیں؟ خداوند یسوع سے ہمارا پیار روز بروز بڑھے کیونکہ اُس کی معرفت ہمیں آسمانی مقاموں میں ہر ایک حکومت اور اختیار کے اوپر بٹھایا گیا ہے۔ وہی ہے جو خداوند سے ڈرنے والوں کی چاروں طرف خیمہ زن ہے۔ وہی سچا میکائیل ہے جو اژدہا کی گردن پر ہے۔ اے خداوند یسوع، ساری عزت تیری ہو! ہماری آج صبح کی عقیدت اور پرستش

قبول فرما (عبرانیوں ۱۲:۲۲؛ افسیوں ۱:۲۱؛ زبور ۳۴:۷؛ یسعیاہ ۶۳:۹)۔

۴ اکتوبر

"...شام کے وقت روشنی ہو گی۔" زکریاہ ۱۴:۷

بہت دفعہ ہم عمر رسیدہ ہونے سے گھبراتے ہیں۔ ہم بھول جاتے ہیں کہ پاک کلام کا وعدہ ہے کہ "شام کے وقت روشنی ہو گی۔" بہت سے مقدسین کے لئے بڑھاپا زندگی کا سب سے پیارا وقت ہوتا ہے۔ جس طرح جب ملاح ساحل کے قریب پہنچتا ہے تو لہریں کم ہو جاتی ہیں، سمندر پُرسکون اور ماحول سنجیدہ ہو جاتا ہے، اُسی طرح بڑھاپے کے مذبح پر جوانی کی شعلہ زن آگ کی جگہ خداوند سے گہری محبت کی آگ لے لیتی ہے۔

غروب ہوتا ہوا سورج زیادہ بڑا معلوم ہوتا ہے۔ اور اُس کے اِرد گرد کے بادل عجیب و غریب رنگوں میں مسافر کو خوش کر دیتے ہیں۔ بڑھاپے کا درد بھی زندگی کی شام کے سکون کو نہیں توڑ سکتا کیونکہ جو قدرت کمزوری میں پوری ہوئی وہ سب کچھ صبر سے برداشت کرتی ہے۔ اِس مرحلے پر اپنی تسلی کے لئے گزری زندگی کے قیمتی تجربے یاد کئے جاتے اور دل اپنے ابدی آرام کی تیاری کرتا ہے۔

خداوند تعالیٰ کے لوگ موت کی گھڑی میں بھی روشنی سے فیض یاب ہوں گے۔ بے اعتقادی افسوس کرتی ہے کہ سائے لمبے ہو رہے ہیں، رات آنے لگی اور وجود اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ لیکن ایمان پکار اُٹھتا ہے کہ نہیں، رات کافی حد تک گزر چکی ہے، حقیقی دن چڑھنے والا ہے۔ روشنی آ گئی ہے۔ لافانیت کی روشنی، باپ کے چہرے کا نور، تیار ہو جاؤ، فرشتے تجھے باپ کے پاس لے جائیں گے۔ آہا، اب روشنی ہے! موتیوں کے دروازے کھلے ہیں۔ سونے کی دمکتی سڑکیں نظر آ رہی ہیں۔ خدا حافظ بھائی، آپ کے لئے شام کے وقت روشنی ہے، ایسی روشنی جس کا ہم خواب ہی دیکھ رہے ہیں۔

۵ اکتوبر

"سو اُس نے اُٹھ کر کھایا پیا اور اُس کھانے کی قوت سے چالیس دن اور چالیس رات چل کر... گیا۔" ا۔سلاطین ۱۹: ۸

جو بھی طاقت ہمارا شفیق خدا ہمیں بخشتا ہے اِس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ اِس کے بارے میں شیخی ماریں بلکہ یہ کہ اُس کی خدمت کی جائے۔ جب ایلیاہ نبی نے جھاؤ کے پیڑ کے نیچے سونے کے بعد انگاروں پر پکی ہوئی روٹی کھائی اور صراحی میں سے پانی پیا تھا تو اُسے خدمت کو جاری رکھنے کا حکم ملا۔ اُسے اُس کی طاقت سے چالیس دن اور چالیس رات خدا کے پہاڑ حورب تک سفر کرنا تھا۔ جب مسیح نے شاگردوں کو دعوت دی کہ "آؤ، کھانا کھا لو!" تو اُس نے کھانے کے بعد پطرس کو حکم دیا کہ "میری بھیڑیں چرا۔" اور پھر اِس کا اضافہ کیا کہ "میرے پیچھے ہو لے" (یوحنا ۲۱: ۱۲۔۲۰)۔

ہمارا بھی یہی حال ہے۔ ہم آسمانی روٹی کھاتے ہیں تاکہ اُس کی طاقت سے اپنے مالک کی خدمت کریں۔ ہم فسح کے برے کو کمریں باندھ کر اور ہاتھ میں لاٹھی لئے ہوئے کھاتے ہیں تاکہ کھانا ختم کرتے ہی سفر پر روانہ ہو جائیں۔ کچھ لوگ مسیح کو اپنی روحانی خوراک تو بنانا چاہتے ہیں، لیکن اُس کے لئے جینے کو تیار نہیں ہوتے۔ زمین پر آسمان کے لئے تیاری ہونی چاہئے۔ اور آسمان وہ مقام ہے جہاں مقدسین زیادہ کھاتے اور زیادہ خدمت کرتے ہیں۔ وہ خداوند کی میز پر بیٹھتے ہیں اور رات دن اُس کی عبادت اور خدمت کرتے ہیں۔ وہ آسمانی کھانے میں سے کھا کر کامل خدمت کرتے ہیں۔

اے ایماندار، جو طاقت آپ کو روز بروز مسیح سے ملتی ہے اِس سے اُس کے لئے محنت کریں۔ ہم میں سے کئی ایسے ہیں جنہیں خداوند کے ہمیں اپنے فضل سے نوازنے کے مقاصد کے بارے میں ابھی بہت کچھ سیکھنا ہے۔ ہم قدیم مصری بادشاہوں کی ممی (حنوط شدہ لاش) کی طرح گیہوں کو اپنی گود میں نہ رکھیں جس کی وجہ سے وہ زمین میں گر کر اُگ نہیں سکتا۔ ہمیں اُسے بونا اور سینچنا ہے۔ خداوند کیوں پیاسی زمین پر بارش برساتا اور دھوپ

چمکاتا ہے؟ کیا اِس لئے نہیں کہ بیج اُگے اور پھل لا کر لوگوں کے لئے خوراک بنے؟ اِسی طرح خداوند ہماری روح کو خوراک بخشتا اور ہمیں تازہ دم بناتا ہے تاکہ بعد میں اپنی بحال شدہ طاقت کو اُس کے نام کو جلال دینے کے لئے استعمال کریں۔

۱۶ اکتوبر

"جو کوئی اُس پانی میں سے پیئے گا جو مَیں اُسے دوں گا وہ ابد تک پیاسا نہ ہوگا..."

یوحنا ۴: ۱۴

مسیح کے سچے ایماندار کی تمام خواہشات اپنے خداوند میں تسکین پاتی ہیں۔ ایماندار کے دن بغیر تسلی کے نہیں گزرتے اور اُس کی شب بیداری خوش کن خیالوں سے محروم نہیں ہوتی۔ کیونکہ اُس کا ایمان خوشی کا ایسا منبع اور تسلی کا ایسا سرچشمہ ہے کہ وہ مطمئن رہتا ہے۔ اگر اُسے جیل میں بھیجیں تو وہاں اُسے الٰہی سنگت ملے گی۔ اُسے بنجر بیابان میں رکھیں، وہاں وہ آسمانی روٹی سے سیر ہوگا۔ اُسے دوستی سے خارج کریں تو وہ ایسے دوست کی رفاقت سے لطف اندوز ہوگا "جو بھائی سے زیادہ محبت رکھتا ہے" (امثال ۱۸: ۲۴)۔ اُس کے تمام درختوں کو کاٹ ڈالیں تو اُسے قادرِ مطلق کے پروں تلے سایہ ملے گا۔ اُس کی زمینی اُمیدوں کو خاک میں ملا دیں، تو بھی وہ خداوند سے ہی لپٹا رہے گا اور اُسی پر بھروسا کرے گا۔

جب تک خداوند مسیح دل میں سکونت اختیار نہ کرے، انسان کبھی مطمئن نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب یسوع داخل ہوا تو اُس کا پیالہ لبریز ہو جاتا ہے۔ مسیح میں ایسی معموری ہے کہ وہی ایماندار کا سب کچھ بن جاتا ہے۔ سچا ایماندار پوری طرح مطمئن ہے کیونکہ مسیح اُس کی تمام حاجتوں کا حل ہے، یہاں تک کہ اب وہ بالکل پیاسا نہیں ہوتا۔ بس یہی خواہش ہے کہ مَیں زندہ چشمے سے زیادہ سے زیادہ پیئوں۔ اے ایماندار، آپ مسیح ہی کے پیاسے ہوں۔ مسیح کی محبت سے زیادہ لطف اندوز ہونے کی پیاس ہو۔ گذشتہ زمانے کے ایک مقدس نے کہا ہے کہ "مَیں اپنی بالٹی کنوئیں میں اُتارتا رہا، لیکن مسیح کے لئے میری

پیاس کی اب حد نہیں رہی۔ اب تو مَیں کنوئیں کو ہی اپنے ہونٹوں سے لگانا چاہتا ہوں۔"

اے ایماندار، کیا آپ کا بھی یہی حال ہے؟ کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ کی تمام خواہشیں یسوع مسیح میں پوری ہوتی ہیں؟ اور کہ اب آپ کی اَور کوئی آرزو نہیں، سوائے اِس کے کہ اُسے اَور زیادہ جانوں اور اُس کی قریبی رفاقت سے لطف اندوز ہوں؟ اگر یہ بات ہے تو متواتر چشمے کے پاس آ کر جتنا مرضی پی لیں۔ مسیح کبھی خیال نہیں کرے گا کہ آپ حد سے زیادہ لے رہے ہیں بلکہ وہ آپ کو خوش آمدید کہے گا کہ "پیو! ہاں اے عزیزو! خوب جی بھر کے پیو!" (غزل الغزلات ۵:۱)

۷ اکتوبر

"...تُو نے اپنے خادم سے یہ سخت برتاؤ کیوں کیا؟..." گنتی ۱۱:۱۱

ہمارا آسمانی باپ ہمیں کئی طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہونے دیتا ہے تاکہ ہمارے ایمان کو آزمائے۔ اگر ہمارا ایمان خالص ہو تو آزمائش میں قائم رہے گا۔ سونے کو آگ کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔ ہیرا جوہری کی آزمائش سے نہیں ڈرتا۔ وہ ایمان نہایت ناقص ہے جو خدا پر صرف اُس وقت بھروسا کرتا ہے جب دوست وفادار ہوں، جسم تندرست ہو، کاروبار خوب چلے۔ خالص ایمان وہی ہوتا ہے جو خداوند کی وفاداری پر اُس وقت بھی شک نہیں کرتا جب دوست غائب ہو جائیں، جسم بیمار ہو، دل بیٹھ گیا ہو اور باپ کا چہرہ چھپا ہوا ہو۔ جو ایمان سخت مصیبت میں کہہ سکے کہ گو وہ مجھے جان سے مار دے مَیں پھر بھی اُسی پر بھروسا کروں گا، وہ سچ مچ آسمانی ایمان ہوتا ہے۔

خدا اپنے بندوں کو مصیبت میں مبتلا ہونے دیتا ہے تاکہ اپنے نام کو جلال دے کیونکہ اُس کے لوگوں کی روحانی خوبیوں سے جو کہ اُس کی کاری گری ہیں اُس کا نام اونچا ہوتا ہے۔ جب "مصیبت سے صبر پیدا ہوتا ہے اور صبر سے پختگی اور پختگی سے اُمید" (رومیوں ۵:۳-۴)۔ تو خداوند بڑھتی ہوئی خوبیوں سے جلال پاتا ہے۔ اگر بربط کی تاروں کو چھیڑا نہ جائے تو اُس کی میٹھی سُر نہیں سن سکتے، نہ ہم انگور کے رس کا مزہ چکھ سکتے ہیں

اگر اُسے کچلا نہ جائے۔ ہم آگ کی گرمی کو محسوس نہیں کر سکتے اگر کوئلے دہکنے نہ لگیں۔ ہمارے عظیم کاریگر کی مہارت کا ثبوت اُس وقت ہی ملتا ہے جب اُس کی رحمت کے برتن آزمائش سے گزریں۔

موجودہ دُکھ سے آئندہ کی خوشی بھی بڑھے گی۔ کسی تصویر کی خوبصورتی کو دکھانے کے لئے ضروری ہے کہ اُس میں سائے بھی ہوں۔ کیا ہم آسمان کی خوشیوں سے پورا حظ اُٹھا سکتے، اگر زمین پر گناہ کی لعنت اور غم کا تجربہ نہ کرتے؟ کیا جنگ کے بعد امن و امان زیادہ میٹھا نہیں لگے گا؟ اور مشقت کے بعد آرام زیادہ فرحت بخش نہ ہوگا؟ کیا گذشتہ مصیبتوں کی یاد سے جلال پائے ہوئے مقدسین کی خوشی میں اضافہ نہیں ہوگا؟

۸ اکتوبر

"... گہرے میں لے چل اور تم شکار کے لئے اپنے جال ڈالو" لوقا ۵:۴

اِس واقعہ سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ خداوند انسانوں کو وسیلے کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ بے شک مچھلیوں کو پکڑنا معجزہ تھا تو بھی نہ مچھیرے، نہ کشتی اور نہ جال نظر انداز کئے گئے۔ سب مچھلی پکڑنے میں استعمال ہوئے۔ روحوں کو بچانے میں بھی خدا انسانی وسائل کام میں لاتا ہے۔ گو ہم فضل کے دَور میں رہتے ہیں، لیکن خدا کو پسند آیا کہ منادی کی معرفت لوگوں کو بچائے۔ بے شک جب خدا بغیر وسیلوں کے کام کرتا ہے تو اُس کے نام کو جلال ملتا ہے، لیکن اُس نے خود پسند کیا کہ انسانی وسائل کو استعمال کرتے ہوئے زمین پر اپنے نام کو زیادہ جلال بخشے۔

اِس میں کوئی شک نہیں کہ وسائل بذاتِ خود کسی کام کے نہیں ہوتے۔ "اے اُستاد، ہم نے رات بھر محنت کی اور کچھ ہاتھ نہ آیا" اِس کا سبب کیا تھا؟ کیا وہ مچھیرے نہیں تھے؟ بے شک وہ مچھلی پکڑنے کے فن سے خوب واقف تھے۔ کیا شکار کھیلتے وقت اُن سے کوئی غلطی ہوئی تھی؟ نہیں۔ کیا اُنہوں نے محنت نہیں کی تھی؟ اُنہوں نے رات بھر زور لگایا تھا۔ کیا جھیل میں مچھلیوں کی کمی تھی؟ بالکل نہیں کیونکہ جونہی مسیح میدان میں آیا تو غول

کے غول جالوں کی طرف تیرنے لگیں۔ تو پھر سبب کیا تھا؟ سبب یہی تھا کہ مسیح کی حضوری کے بغیر وسائل میں کوئی قوت نہیں ہوتی۔ ''مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے'' (یوحنا ۱۵: ۵)۔

مسیح کی موجودگی کامیابی کی ضمانت ہے۔ یسوع پطرس کی کشتی میں بیٹھا تھا تو اُس کے پُراسرار اثر کے باعث مچھلیاں جالوں میں پھنس گئیں۔ جب کلیسیا میں خداوند یسوع کا نام اونچا کیا جائے تو اُس کی حضوری کلیسیا کی قوت بن جاتی ہے۔ ''مَیں اگر زمین سے اونچے پر چڑھایا جاؤں گا تو سب کو اپنے پاس کھینچوں گا'' (یوحنا ۱۲:۳۲)۔ آج صبح کو ہم خداوند کی طرف ایمان کی آنکھیں اُٹھاتے ہوئے آدم گیری کے کام کے لئے نکلیں۔ دن ڈھلنے تک محنت مشقت کریں۔ ہماری محنت عبث نہیں ہو گی کیونکہ جس نے ہمیں حکم دیا کہ جال ڈالو وہی اُنہیں مچھلیوں سے بھر بھی دے گا۔

۱۰ اکتوبر

''... جو تم کو ٹھوکر کھانے سے بچا سکتا ہے...'' یہوداہ آیت ۲۴

ایک لحاظ سے آسمان کی طرف جانے کا راستہ نہایت محفوظ ہے۔ لیکن دوسرے لحاظ سے کوئی راہ اُتنی خطرناک نہیں جتنی کہ یہ ہے۔ اِس میں مصیبت پر مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر خدا کا فضل ساتھ نہ دے تو ہم ایک ہی غلط قدم سے گر جاتے ہیں۔ ہم میں سے بہتوں کا راستہ نہایت پھسلنا ہے۔ کتنی بار ہمیں زبور نویس سے مل کر کہنا پڑتا ہے کہ ''میرے پاؤں تو پھسلنے کو تھے۔ میرے قدم قریباً لغزش کھا چکے تھے۔'' اپنے آپ میں ہم کتنے کمزور ہوتے ہیں! اچھے سے اچھے راستے میں بھی ہم بڑی آسانی سے ٹھوکر کھاتے ہیں۔ ہمارے کمزور گھٹنے مشکل سے ہمارا لڑکھڑاتا ہوا وزن اُٹھا سکتے ہیں۔ ایک تنکا ہمارے گرنے کا سبب بن سکتا اور ایک کنکر ہمیں زخمی کر سکتا ہے۔ ایمان کی راہ میں ہم محض بچوں کی مانند ہوتے ہیں جو لڑکھڑاتے ہوئے پہلے قدم اُٹھانے لگتے ہیں۔ اگر ہمارا آسمانی باپ ہمیں تھامے نہ رکھے تو گر جائیں گے۔

آہا! اگر وہ اِس طرح ہمیں گرنے سے بچاتا ہے تو ہمیں اُس کی صابر قوت کو کتنی مبارک کہنا چاہئے جس کے باعث وہ روز بروز ہماری دیکھ بھال کرتا ہے! ذرا سوچیں کہ ہم کتنی جلدی سے گناہ میں گر جاتے ہیں، کتنا خطرہ ہے کہ غلط راستہ اختیار کریں۔ یہ خیال ہمیں اَور بھی پیار بھرے جوش سے گانے پر مجبور کرے کہ ''جو تم کو ٹھوکر کھانے سے بچا سکتا ہے... اُس خدائے واحد کا جو ہمارا منجی ہے جلال اور عظمت ... اب بھی ہو اور ابدالآباد رہے'' (یہوداہ آیات ۲۴-۲۵)۔

ہمارے بے شمار دشمن ہیں جو ہمیں گرانے کے درپے ہیں۔ وہ ہماری تاک میں بیٹھے ہیں۔ وہ ہمیں ورغلانے میں لگے رہتے یا ہمیں کسی گڑھے میں دھکیلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن نادیدنی دشمنوں سے جو ہمیں ہلاک کرنا چاہتے ہیں صرف قادرِ مطلق کا بازو بچا سکتا ہے۔ لیکن شکر ہے کہ خدا نے ہمارے دفاع کے لئے اپنے بازو کو ننگا کر دیا ہے۔ وہ وفادار ہے۔ وہ ہمیں گرنے سے بچا سکتا ہے۔ اِس لئے گو ہمیں اپنی کمزوری کا گہرا احساس ہے، لیکن ہم جانتے ہیں کہ ہم خداوند میں بالکل محفوظ ہیں۔

۱۰ اکتوبر

''...اپنے پُرجلال حضور میں ... بے عیب...'' یہوداہ ۲۴ آیت

ذرا دل میں اِس عجیب وغریب لفظ پر غور کریں: ''بے عیب!'' اب تک ہم اِس سے کہیں دُور ہیں۔ لیکن چونکہ خداوند اپنے محبت کے کام میں کاملیت سے پہلے آرام نہیں کرتا، اِس لئے ہم ایک دن اِس نوبت تک ضرور پہنچیں گے۔ ہمارا نجات دہندہ اپنے لوگوں کو آخر تک تھامے رکھے گا تاکہ اُنہیں ''ایک ایسی جلال والی کلیسیا بنا کر اپنے پاس حاضر کرے جس کے بدن میں داغ یا جھری یا کوئی اَور ایسی چیز نہ ہو بلکہ پاک اور بے عیب ہو'' (افسیوں ۵: ۲۷)۔ ہمارے خداوند یسوع کے تاج کا ہر ایک موتی کامل ہے، اُن میں کسی طرح کا داغ نہیں۔

لیکن خداوند یسوع ہمیں کس طرح بے عیب کرے گا؟ وہ ہمیں اپنے خون سے ہر

طرح کے گناہ سے دھو ڈالے گا، یہاں تک کہ ہم اُس کے پاک ترین فرشتے کے برابر پاک صاف ہوں گے۔ ہم یسوع مسیح کی راست بازی سے ملبس ہوں گے، بالکل بے عیب، بلکہ خدا کی نظر میں کامل۔ ہم اُس کی نظر میں بے داغ اور بے الزام ہوں گے۔ اُس کی شریعت کا ہم پر کوئی دعویٰ نہیں ہو گا۔

نیز ہمارے اندر سکونت پذیر پاک روح کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہو گا۔ وہ ہمیں کامل طور سے مقدس کرے گا۔ وہ ہمیں یہاں تک کامل بنائے گا کہ ہم میں گناہ کی طرف مائل ہونے کی عادت ختم ہو جائے گی۔ ہمارے فیصلے، ہماری یادیں اور ہماری مرضی -- ہمارے وجود کا ہر ایک حصہ بدی کی غلامی سے آزاد ہو گا۔ ہم پاک ہوں گے جیسا کہ خدا پاک ہے۔ اور ہم ابد تک اُس کی حضوری میں سکونت کریں گے۔ آسمان مقدسین کے لئے غیر مناسب مقام نہیں ہو گا۔ اُن کی خوبصورتی اُس جگہ کے عین مطابق ہو گی جو اُن کے لئے تیار کی گئی ہے۔

آہا! وہ کیسی مسحور کن گھڑی ہو گی جب "ابدی دروازے" اونچے کئے جائیں گے (زبور ۲۴:۷) اور ہم اپنی میراث کے لائق بن کر مقدسوں کے ساتھ نور میں رہنے لگیں گے۔ گناہ غائب، شیطان خارج، آزمائش تا ابد ختم اور ہم خدا کے سامنے "بے عیب۔" واقعی یہی آسمان ہو گا! ابدی حمد و تعریف کے گیت کی مشق کرتے ہوئے ہم شادمان ہوں کیونکہ ہم جلد ہی تمام خون خریدوں کے ساتھ مل کر اِسے گائیں گے۔

۱۱ اکتوبر

"ہم اپنے ہاتھوں کے ساتھ دلوں کو بھی خدا کے حضور آسمان کی طرف اُٹھائیں۔"

نوحہ ۳:۴۱

دعا کا عمل ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم کتنے نالائق ہیں۔ اور ہم جیسی مغرور ہستیوں کے لئے یہ کتنا ضروری سبق ہے۔ اگر خدا ہماری دعاؤں کے بغیر ہمیں اپنی نعمتوں سے مالا مال کرتا تو ہم کبھی نہ جانتے کہ ہم کتنے غریب ہیں۔ لیکن ایک سچی دعا بے بسی کا اعتراف،

ضرورتوں کی فہرست اور چھپی ہوئی غربت کا انکشاف ہے۔ ایک طرف وہ الٰہی دولت کے لئے درخواست ہے تو دوسری طرف اِس بات کا اقرار کہ ہم بالکل تہی دست ہیں۔ ایک مسیحی تب ہی صحت مند ہوتا ہے جب وہ اپنے آپ میں خالی ہو کر خداوند کی نعمتوں پر انحصار کرے۔ اپنے آپ میں ہر وقت غریب اور مسیح میں دولت مند۔ اپنے آپ میں کمزور لیکن خدا میں زور آور۔ ایسی صورت میں ہم اُس کے لئے بڑے بڑے کام کر سکیں گے۔ دعا کا ایک فائدہ یہ ہے کہ یہ خدا کی پرستش کرتے ہوئے انسان کو اُس مقام پر رکھ دیتی ہے جو اُس کے لئے مناسب ہے یعنی خاک میں۔

دعا خدا کے جواب کے علاوہ مسیحی کے لئے اَور بھی فائدے کا باعث ہے۔ جس طرح دوڑ میں دوڑنے والا روزانہ دوڑنے سے مضبوط ہو جاتا ہے اُسی طرح ہم زندگی کی دوڑ کے لئے دعا کی مقدس محنت سے زور پاتے رہتے ہیں۔ دعا عقاب کے بچوں کے پروں کو مضبوط بناتی ہے۔ دعا خدا کے پہلوانوں کی کمریں کس دیتی ہے، یہاں تک کہ وہ سینہ تان کر میدانِ جنگ میں کود پڑتے ہیں۔ دعا موسیٰ کا اُٹھایا ہوا ہاتھ ہے جو عمالیقیوں کو یشوع کی تلوار کی نسبت زیادہ مارتا ہے۔ یہ الیشع نبی کا تیر ہے جسے اُس نے کھڑکی میں سے چلایا اور جو کہ ارامیوں کی شکست کی پیش گوئی تھی۔ دعا انسان کی کمزوری پر الٰہی قوت پہنچاتی ہے۔ دعا انسانی نادانی کو آسمانی دانش میں بدل دیتی ہے۔ دعا پریشان حال فانی انسان کو خدا کا اطمینان دیتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ دعا سب کچھ کر سکتی ہے۔ اے عظیم خدا، ہم رحم گاہ کے لئے تیرا شکر کرتے ہیں جو کہ تیری شفقت کا عین ثبوت ہے۔ ہماری مدد کر کہ آج کے دن بار بار اُس کے سامنے حاضر ہوتے رہیں۔

۱۲ اکتوبر

"مَیں تیرے قوانین پر غور کروں گا..." زبور ۱۱۹: ۱۵

بعض اوقات تنہائی رونق سے زیادہ مفید اور خاموشی بات کرنے سے زیادہ سود مند ہوتی ہے۔ اگر ہم تنہائی میں خدا کے ساتھ زیادہ وقت گزاریں تو ہماری روحانی زندگی زیادہ

ترقی کرے گی۔ اور اگر خدا کے کلام پر گیان دھیان کریں تو خدا کی خدمت کرنے کے لئے تقویت پائیں گے۔ ہمیں اُس کے کلام پر خوب غور وخوض کرنا چاہئے کیونکہ اِس طرح ہمیں اُس سے حقیقی خوراک حاصل ہوتی ہے۔

سچائی انگور کے گچھے کی مانند ہوتی ہے۔ اگر اُس کا رس حاصل کرنا ہو تو اُسے کچلنا ہوتا ہے۔ اگر پورا رس نکالنا ہو تو اُسے خوب نچوڑنا ہوتا ہے۔ اِسی طرح ہمیں گیان دھیان سے سچائی کے گچھے کو نچوڑنا ہے تاکہ وہ ہماری سمجھ میں آئے اور ہمیں اُس سے پوری پوری تسلی ملے۔ ہمارا بدن کھانے کو منہ میں رکھنے سے تقویت نہیں پاتا بلکہ اُسے ہضم کرنے سے ہی ہمارے پٹھے اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ ہماری روحیں کبھی ایک سچائی کو اور کبھی دوسری کو محض سننے سے خوراک نہیں پاتیں۔ سننے، پڑھنے اور سیکھنے کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ اُسے باطن میں ہضم کریں، ورنہ ہم اُس سے پورا پورا فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔

کیا وجہ ہے کہ کچھ مسیحی گو بہت سے وعظ سنتے ہیں، لیکن پھر بھی روحانی طور سے نہایت سُست رفتاری سے بڑھتے ہیں؟ وجہ یہی ہے کہ وہ خلوت میں کلامِ خدا پر گیان دھیان کرنے سے غافل رہتے ہیں۔ اُنہیں گیہوں پسند تو ہے، لیکن وہ اُسے پیستے نہیں۔ وہ مکئی چاہتے تو ہیں، لیکن کھیت میں جا کر جمع نہیں کرتے۔ پھل درختوں پر لگا ہے، لیکن وہ اُسے توڑتے نہیں۔ پانی اُن کے پاؤں کے پاس بہتا ہے، لیکن جھک کر پیتے نہیں۔ اے خداوند، ایسی حماقت سے ہمیں بچا۔ آج صبح کو ہمارا یہی فیصلہ ہو کہ "مَیں تیرے قوانین پر غور کروں گا۔"

۱۳ اکتوبر

"خدا پرستی کا غم ... توبہ پیدا کرتا ہے..." ۲۔کرنتھیوں ۷: ۱۰

گناہ کے بارے میں سچا غم خداوند کے روح کا کام ہے۔ سچی توبہ ایسا پھول ہے جو کہ ہماری اپنی پیدائشی فطرت کے باغ میں نہیں اُگتا۔ موتی تو قدرتی طور پر صدف

(سیپ) میں پیدا ہوتا ہے، لیکن گناہ پر افسوس ہم میں قدرتی طور پر پیدا نہیں ہوتا بلکہ صرف اُس وقت جب ہم میں خدا کا فضل کام کر رہا ہو۔ اگر آپ میں گناہ سے رتی بھر بھی نفرت ہے تو یہ خداوند تعالیٰ کی بخشش ہے۔ ہماری اپنی طبیعت کے اونٹ کٹاروں سے ایک بھی انجیر پیدا نہیں ہوا، کیونکہ "جو جسم سے پیدا ہوا ہے جسم ہے" (یوحنا ۳:۶)۔

سچی توبہ کا تعین خداوند یسوع کی صلیب کرتی ہے۔ جب گناہ پر افسوس کرتے ہیں تب ضروری ہے کہ ایک آنکھ گناہ پر اور دوسری صلیب پر ہو۔ بلکہ اِس سے بھی بہتر یہ ہے کہ دونوں آنکھیں مسیح پر لگی ہوں اور ہم اپنی خطاؤں کو صرف اُس کی محبت کی روشنی میں دیکھیں۔

اور گناہ سے سچی توبہ نہایت عملی نوعیت کی ہوتی ہے۔ کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ مجھے گناہ سے نفرت ہے جبکہ اب تک اُس میں زندگی بسر کرتا ہے۔ سچی توبہ ہمیں گناہ کو ٹھوس اور عملی صورت میں دکھاتی ہے۔ اِس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ سانپ کا ڈسا رسی سے بھی ڈرتا ہے، یعنی وہ گناہ کی ہر صورت سے ڈرتا ہے۔ ہم نہ صرف موٹے موٹے گناہوں سے بھاگیں گے بلکہ چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی۔ بالکل اُسی طرح جس طرح لوگ چھوٹے سانپوں سے ویسے ہی ڈرتے ہیں جیسے بڑوں سے۔

گناہ پر غم ہمیں اپنی زبان کو لگام دینے پر مجبور کرے گا، ایسا نہ ہو کہ اُس سے کوئی غلط لفظ نکلے۔ ہم بڑی فکر کے ساتھ اپنے روزمرہ اعمال کی نگرانی کریں گے، ایسا نہ ہو کہ کوئی غلط قدم اٹھائیں۔ ہر شام کو بڑے افسوس کے ساتھ اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کا اقرار کریں گے اور ہر صبح دعا کریں گے کہ خدا ہمیں ہر طرح کے گناہ سے محفوظ رکھے۔

اور سچی توبہ ایک ایسا عمل ہے جو جاری رہتا ہے۔ ایماندار مرتے دم تک توبہ کرتے رہتے ہیں۔ دوسرا ہر طرح کا غم وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کم ہوتا جاتا ہے، لیکن توبہ کا غم عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ بڑھتا جاتا ہے۔ اور یہ اِتنا تلخ بھی ہے اور میٹھا بھی کہ ہم اِس کے لئے خدا کا شکر کرتے ہیں۔

۱۴ اکتوبر

"مَیں اپنے خداوند مسیح یسوع کی پہچان کی بڑی خوبی کے سبب سے سب چیزوں کو نقصان سمجھتا ہوں۔" فلپیوں ۸:۳

یسوع مسیح کو روحانی طور سے جاننا شخصی علم ہو گا۔ مَیں کسی دوسرے شخص کی یسوع سے واقفیت کی معرفت اُسے نہیں جان سکتا۔ نہیں، مجھے اُسے خود جاننا ہے اور ٹھوس طریقے سے جاننا ہے۔ اُس طرح جس طرح کہ کلام مقدس اُسے دکھاتا ہے۔ مجھے اُس کی الٰہی اور انسانی فطرت کو جاننا ہے۔ مجھے اُس کے منصوبوں، اُس کی صفات، اُس کے کاموں، اُس کی حقارت اور اُس کے جلال کو جاننا ہے۔ مجھے اُس کی ذات پر غور و خوض کرنا ہے جب تک کہ مَیں "سب مقدسوں سمیت بخوبی معلوم کر سکوں کہ اُس کی چوڑائی اور لمبائی اور اونچائی اور گہرائی کتنی ہے۔ اور مسیح کی اُس محبت کو جان سکوں جو جاننے سے باہر ہے" (افسیوں ۱۸:۳)۔

یہ خداوند مسیح سے پیار بھری واقفیت ہو گی۔ بلکہ اگر اُسے جانوں تو صرف محبت کی رُو سے جان سکتا ہوں۔ ایک چھٹانک باطنی علم ۲۵ من سیکھے سکھائے علم کے برابر ہے۔ خداوند یسوع کو جاننے سے ہم مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اگر مَیں اپنے نجات دہندہ کو جان لوں تو میرا دل لبریز ہو جائے گا۔ مَیں محسوس کروں گا کہ مجھے وہ کچھ مل گیا ہے جس کے لئے میری روح تڑپتی تھی۔ یہ وہ روٹی ہے جسے اگر کوئی کھائے تو کبھی بھوکا نہ ہو گا۔

اور یسوع مسیح کو جاننا ایسا علم ہے جو متواتر بڑھنا چاہتا ہے۔ جتنا زیادہ اپنے محبوب کو جانتا ہوں اُتنا مَیں اُسے اَور جاننا چاہوں گا۔ میرے پاس جتنا زیادہ ہے اُتنا میں اَور چاہوں گا۔

اور آخر میں مسیح کو جاننا نہایت بڑی خوشی کا باعث بنے گا۔ حقیقت میں یہ مجھے یہاں تک اوپر اُٹھائے گا کہ بعض اوقات اپنی آزمائشوں، اپنے شکوک اور اپنے غموں کو

بھول ہی جاؤں گا۔ اے میری جان، آ اور یسوع کے قدموں میں بیٹھ کر اُس کی شخصیت اور ذات کا مطالعہ کر۔

۱۵ اکتوبر

"پر اُس کے آنے کے دن کی کس میں تاب ہے؟..." ملاکی ۳:۲

اُس کی پہلی آمد بغیر دیدنی جاہ و جلال کے ہوئی، تو بھی تھوڑے ہی تھے جو اُس کے پرکھنے کی تاب لا سکے۔ اُس کی پیدائش کی عجیب و غریب خبر سے ہیرودیس اور پورا یروشلیم گھبرا گیا۔ جو اُس کے منتظر ہونے کا دعویٰ کر رہے تھے اُن کا پول کھل گیا جب اُنہوں نے اُسے رد کر دیا۔ اُس کی زمینی خدمت چھاج کی مانند تھی جس نے مذہبی اقرار کے ڈھیر کو جانچا۔ مشکل ہی سے کوئی اُس کے جانچنے کی تاب لا سکا۔

اگر اُس کی پہلی آمد کا یہ حال رہا تو دوسری آمد کا کیا ہو گا۔ کون گناہ گار اُس کی برداشت کر سکے گا؟ "وہ اپنی زبان کے عصا سے زمین کو مارے گا اور اپنے لبوں کے دم سے شریروں کو فنا کر ڈالے گا" (یسعیاہ ۱۱:۴)۔ جب اپنی پست حالی میں اُس نے اپنے پکڑنے والوں سے کہا کہ "مَیں ہی ہوں" تو وہ پیچھے ہٹ کر زمین پر گر گئے، تو اُس کے دشمنوں کی دہشت کا کیا ٹھکانا ہو گا جب وہ اپنے پورے جاہ و جلال میں ظاہر ہو گا۔ اُس کی موت سے زمین کانپ اُٹھی تو اُس دن کا کیا جلال ہو گا جب زندہ مسیح مردوں اور زندوں کو اپنے سامنے حاضر کرے گا؟

کاش خداوند کی دہشت کے باعث بہت سے لوگ اپنے گناہوں کو چھوڑ کر بیٹے کو چومیں، ایسا نہ ہو کہ وہ قہر میں آئے اور وہ ہلاک ہو جائیں! گو وہ برہ ہے تاہم یہوداہ کا ببر بھی ہے جو اپنے دشمنوں کو پھاڑ ڈالے گا۔ گو وہ کچلے ہوئے سرکنڈے کو نہیں توڑتا (متی ۱۲:۲۰) تاہم وہ اپنے دشمنوں کو لوہے کے عصا سے مارے گا اور کمہار کے برتن کی طرح چکنا چور کر ڈالے گا (مکاشفہ ۲:۲۷)۔ اُس کا کوئی بھی دشمن اُس کے قہر کی تاب نہیں لا سکے گا اور نہ کوئی اُس سے چھپ سکے گا۔

لیکن وہ جو اُس کے خون سے دُھل گئے بڑی خوشی کے ساتھ اُس کی آمد کے منتظر ہیں۔ مسیح اِس وقت بھی چاندی کو تانے اور پاک صاف کرنے والے کے طور پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور جب وہ اُنہیں پاک صاف کر چکے گا تو کندن نکلیں گے۔

آج صبح اپنے آپ کو پرکھیں اور اپنی برگزیدگی کو ثابت کرنے کی کوشش کریں تا کہ خداوند کی دوسری آمد ہمارے لئے دہشت کا باعث نہ بنے۔ خدا ہماری مدد کرے کہ ہم تمام طرح کی ریاکاری کو ترک کر کے اُس کی آمد پر بے الزام نکلیں۔

۱۶ اکتوبر

"یسوع نے اُن سے کہا، آؤ کھانا کھا لو۔" یوحنا ۲۱: ۱۲

اِن الفاظ سے ایمان کو خداوند یسوع مسیح کی مقدس قربت کی دعوت دی جاتی ہے۔ "آؤ کھانا کھا لو" کا مطلب ہے کہ ہم اُسی کی میز پر وہی کھانا کھائیں۔ بلکہ بعض اوقات اِس کا یہ بھی مطلب ہوتا ہے کہ ہم اپنے نجات دہندہ کی مبارک چھاتی سے ٹیک لگا سکتے ہیں۔

"آؤ کھانا کھا لو" کے الفاظ یسوع مسیح سے کامل رفاقت اور یگانگت کو پیش کرتے ہیں کیونکہ جب ہم خداوند مسیح کے ساتھ کھانا کھائیں گے تو وہ خود ہی ہمارا کھانا ہو گا۔ وہی زندگی کی روٹی ہے۔ آہا، یہ کیسی عجیب و غریب یگانگت ہے! اِس کی گہرائی بے قیاس ہے۔ "جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہے وہ مجھ میں قائم رہتا ہے اور مَیں اُس میں" (یوحنا ۶: ۵۶)۔

یہ مقدسین کے ساتھ رفاقت رکھنے کی بھی دعوت ہے۔ کئی باتوں کے بارے میں سچے مسیحیوں کے خیال مختلف ہوتے ہیں، لیکن روحانی بھوک سب کی ایک ہی ہوتی ہے۔ ہم سب اُس روٹی سے سیر ہو سکتے ہیں جو آسمان سے اُتری۔ مسیح کی رفاقت کی میز پر ہم سب مل کر ایک ہی روٹی اور ایک ہی پیالے سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ جب ہم مشترکہ پیالے میں شریک ہوتے ہیں تو ہم ایک دوسرے سے محبت، رفاقت اور وفاداری کا وعدہ کرتے ہیں۔ آپ خداوند مسیح کے قریب ہو جائیں تو آپ کی

رفاقت اُن سب کے ساتھ قائم ہو جائے گی جو آپ کی طرح آسمانی من سے سیر ہو کر تقویت پاتے ہیں۔ اگر ہم مسیح کے زیادہ قریب ہوں تو ایک دوسرے کے بھی زیادہ قریب ہوں گے۔

اوپر کے الفاظ میں ہر مسیحی کی قوت کا سرچشمہ بھی نظر آتا ہے۔ مسیح پر نگاہ کرنے سے ہمیں زندگی ملتی ہے، لیکن اُس کی خدمت کرنے کی طاقت پانے کے لئے ہمیں اُس کے پاس آ کر کھانا کھانا ہوتا ہے۔ اگر اپنے خداوند کی اِس دعوت کو نظر انداز کریں تو خواہ مخواہ کمزوری کا شکار رہتے ہیں۔ ہم میں سے کسی کو فاقہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ ہمیں انجیل کے گودے اور چربی کو کھا کر تنومند بننا چاہئے تاکہ پوری طاقت کے ساتھ اپنے مالک کی خدمت کر سکیں۔ چنانچہ اگر آپ یسوع کی قربت اور یگانگت چاہتے ہیں، اُس کے لوگوں سے محبت رکھنا اور اُس سے تقویت پانا چاہتے ہیں تو ایمان سے آئیں اور اُس کے ساتھ کھانا کھائیں۔

۱۷ اکتوبر

"اور داؤد نے اپنے دل میں کہا کہ اب مَیں کسی نہ کسی دن ساؤل کے ہاتھ سے ہلاک ہوں گا..." ۱۔سموئیل ۱:۲۷

داؤد کے دل کا یہ خیال غلط تھا کیونکہ کوئی سبب نہ تھا کہ وہ سوچتا کہ خدا کا یہ عمل عبث ہے کہ اُس نے اُسے سموئیل کی معرفت مسح کرایا۔ کسی موقعے پر بھی خدا اپنے بندے سے دست بردار نہ ہوا۔ بے شک وہ بہت دفعہ خطرناک حالتوں سے دوچار ہوا، لیکن ہر دفعہ خدا نے مداخلت کر کے اُسے چھڑا لیا۔ وہ طرح طرح کی آزمائشوں میں مبتلا ہوا۔ لیکن ہر موقعے پر جس نے آزمائشیں بھیجی تھیں اُس نے نکلنے کی راہ بھی پیدا کی۔ داؤد اپنی گذشتہ زندگی کے کسی واقعہ کی طرف اِشارہ کر کے نہ کہہ سکا کہ یہاں ثبوت ہے کہ خدا نے مجھے چھوڑ دیا تھا۔ اُس کی پوری زندگی خدا کی وفاداری کا واضح ثبوت تھی۔

اُسے یہ خیال کرنا چاہئے تھا کہ چونکہ خدا تعالیٰ نے میری گذشتہ زندگی میں قدم قدم

پر میرا دفاع کیا اِس لئے وہ ایسا ہی کرتا جائے گا۔ کتنی دفعہ ہم بھی اِسی طرح خدا کی مدد پر شک کرتے ہیں! کیا یہ بلاوجہ کا شک نہیں ہے؟ کیا ہمیں کبھی اپنے آسمانی باپ کی بھلائی پر شک کرنے کا موقع ملا ہے؟ کیا ہم اُس کی مہربانیوں سے لطف اندوز نہیں ہوتے رہے؟ کیا اُس نے ایک بھی مرتبہ ہمارے اُس پر بھروسے کو بے بنیاد ثابت ہونے دیا؟ نہیں! ہمارے خدا نے ہمیں کبھی نہ چھوڑا۔ بے شک ہم تاریک راتوں سے دوچار ہوئے، لیکن اُس تاریکی میں اُس کی محبت کا ستارہ چمکتا رہا۔ ہم سخت مصیبتوں میں مبتلا ہوئے، لیکن اُس نے اپنی سپر سے ہمارا دفاع کیا۔ ہمیں بہت سی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا، لیکن اُن سے ہمارا نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہی ہوا۔ چنانچہ اپنی گذشتہ زندگی سے ہم اِس نتیجے پر پہنچے کہ جس نے ''چھ مصیبتوں'' میں ہمارا ساتھ دیا وہ ''سات میں بھی'' ہمیں ہمارے حال پر نہیں چھوڑے گا (ایوب ۵:۱۹)۔ جو کچھ ہم اپنے وفادار خدا کے بارے میں جان چکے ہیں اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ آخر تک ہمیں تھامے رکھے گا۔ لہٰذا ہم اپنی گذشتہ زندگی کی شہادتوں کے اُلٹ خیال نہ کریں۔ ہم خدا تعالیٰ پر کس طرح شک کر سکتے ہیں؟ اے خداوند، کم اعتقادی کی ایزبل کو زیر کر تاکہ کتے اُسے کھا جائیں۔

۱۸۔ اکتوبر

''... تیری راہوں سے روغن ٹپکتا ہے۔'' زبور ۶۵: ۱۱

خداوند کی بہت سی راہوں سے روغن ٹپکتا ہے، لیکن ایسی ایک خاص راہ دعا ہے۔ جو بھی ایماندار دعا میں زیادہ وقت گزارتا ہے وہ یہ پکارنے پر مجبور نہیں ہو گا کہ مَیں بھوکا ہوں۔ جو روحیں بھوکی ہیں اور رحم گاہ سے دُور رہتی ہیں نتیجے میں خشک سالی کی زمین کی مانند ہو جاتی ہیں۔ خدا کے ساتھ دعا میں زور آزمائی ایماندار کو اگر خوش نہیں تو مضبوط ضرور بناتی ہے۔ آسمان کے پھاٹک کا نزدیک ترین مقام فضل کا تخت ہے۔ جتنا زیادہ وقت آپ تنہائی میں خدا کی حضوری میں گزاریں گے اُتنی ہی آپ کو ایمان کی پختگی

ملے گی۔ اگر یسوع کے ساتھ تھوڑا وقت گزاریں گے تو آپ کا ایمان نیم گرم اور شک اور خوف سے پلید ہو جائے گا اور وہ خداوند کی خوشی سے خالی ہوگا۔ ہماری روح کو فرحت پہنچانے والی یہ راہ کمزور ترین ایماندار کے لئے بھی کھلی ہے۔ بڑی بڑی روحانی کامیابیوں کی ضرورت نہیں۔ آپ کو اِس بنا پر دعا کی راہ اختیار کرنے کی دعوت نہیں دی جا رہی کہ آپ ایک ترقی یافتہ ایماندار ہیں۔ یہ دعوت خدا تعالیٰ کے ہر ایک فرزند کو دی جا رہی ہے۔ اِس لئے عزیز قاری، اِس بات کا خیال کریں کہ زیادہ وقت خداوند کی قربت میں گزاریں۔ زیادہ وقت اپنے گھٹنوں پر گزاریں کیونکہ اِسی طرح ایلیاہ خشک سالی سے تڑپتے کھیتوں پر مینہ برسانے کا سبب بنا۔

ایک خاص راہ اَور بھی ہے جس سے روغن ٹپکتا ہے۔ یہ خداوند کے ساتھ رفاقت کی پوشیدہ راہ ہے۔ آہا، یسوع کے ساتھ رفاقت کی کیسی خوشیاں ہیں! الفاظ اُس مقدس فرحت کو بیان کرنے سے قاصر ہیں جو خداوند یسوع کی چھاتی کا سہارا لینے سے حاصل ہوتی ہے۔ تھوڑے ہی مسیحیوں نے اِس راز کو جانا ہے۔ بجائے اِس کے کہ وہ کوہِ نبو کی چوٹی پر چڑھیں وہ اُس کے دامن پر ہی گزر اوقات کرتے ہیں۔ وہ ہیکل کے صحن میں ہی رہتے ہیں، پاک مقام میں کبھی داخل نہیں ہوتے۔ وہ اپنے آپ کو کہانت کے اعزاز سے محروم رکھتے ہیں۔ وہ قربانی کو دُور سے دیکھتے ہیں، لیکن کبھی کاہنوں کے ساتھ بیٹھ کر سوختنی قربانی کا روغن نہیں کھاتے۔

اے قاری، آپ ہر وقت خداوند یسوع کے سائے میں بیٹھے رہیں۔ کاش آپ غزل الغزلات کی دُلھن کے ساتھ کہہ سکیں "جیسا سیب کا درخت بن کے درختوں میں ویسا ہی میرا محبوب نوجوانوں میں ہے۔ مَیں نہایت شادمانی سے اُس کے سایہ میں بیٹھی اور اُس کا پھل میرے منہ میں میٹھا لگا۔" ایسی صورت میں آپ اُس کے روغن سے سیر ہو جائیں گے (غزل الغزلات ۲:۳)۔

۱۹ اکتوبر

"... مسیح میں بچے..." ا۔کرنتھیوں ۳:۱

کیا آپ اُداس ہیں کہ آپ روحانی طور سے ناتوان ہیں؟ آپ کا ایمان کمزور ہے؟ کیا آپ کی محبت اِتنی نازک ہے؟ ہمت باندھ کے خداوند کا شکر کریں کہ کئی باتوں میں آپ بڑے سے بڑے ایماندار کے برابر ہیں۔ جس طرح وہ خون سے خریدا گیا ہے اُسی طرح آپ بھی۔ باقی تمام ایمانداروں کی طرح آپ بھی خدا کے لے پالک فرزند ہیں۔ آپ بھی پوری طرح راست باز ٹھہرائے گئے۔ آپ کے چھوٹے سے ایمان نے آپ کو پوری طرح پاک صاف کر دیا ہے۔ آپ خدا کے عہد کی نعمتوں کے ویسے ہی حق دار ہیں جیسے کہ ترقی یافتہ مسیحی کیونکہ عہد کی نعمتوں کے حق کی بنیاد آپ کی روحانی ترقی نہیں بلکہ بذاتِ خود عہد ہی ہے۔ آپ امیر ترین ایماندار کے برابر امیر ہیں۔ ممکن ہے کہ آپ اپنی دولت سے بے خبر ہو کر اُس سے لطف اندوز نہ ہوں، لیکن ہیں آپ اُس کے مالک۔ چھوٹے سے چھوٹا ستارہ بھی آسمان پر ہی ہوتا ہے۔ خدا کے گھرانے کے رجسٹر میں چھوٹے اور بڑے ایک ہی قلم سے درج کئے گئے ہیں۔ آپ باپ کے دل کو ویسے ہی عزیز ہیں جیسے کہ اُس کے خاندان کا بڑے سے بڑا فرد۔

یسوع آپ سے بڑی نرمی سے پیش آتا ہے۔ شاید آپ دُھواں اُٹھتے ہوئے سن کی مانند ہوں۔ اگر کوئی انسان ہوتا تو کہتا کہ "اِسے بجھا دو۔ یہ گھر کو بدبودار بناتا ہے۔" لیکن ہمارا خداوند "دُھواں اُٹھتے ہوئے سن کو نہ بجھائے گا۔" آپ مسلے ہوئے سرکنڈے کی مانند ہیں۔ کوئی انسان ہوتو اُسے پاؤں کے نیچے روند ڈالے۔ لیکن خداوند "مسلے ہوئے سرکنڈے کو نہ توڑے گا" (متی ۱۲:۲۰؛ یسعیاہ ۴۲:۳)۔ بجائے اِس کے کہ آپ اپنے آپ پر نظر کر کے مایوس ہو جائیں آپ کو مسیح میں خوشی منانا چاہئے۔ بے شک اسرائیل میں مَیں چھوٹا ہی ہوں، لیکن مسیح میں مَیں آسمانی مقاموں میں بٹھایا گیا ہوں۔ بے شک مَیں کمزور ایمان ہوں، پھر بھی مسیح میں مَیں سب چیزوں کا وارث بنوں گا۔ گو

مَیں ضعیف ہوں اور کسی چیز پر فخر نہیں کر سکتا تو بھی مَیں خداوند میں خوش ہوں گا اور اپنے نجات دینے والے خدا میں شادیانہ بجاؤں گا۔

۲۰ اکتوبر

"... مسیح کے ساتھ پیوستہ ہو کر ہر طرح سے بڑھتے جائیں۔" افسیوں ۴:۱۵

بہت سے مسیحی روحانی باتوں میں بونے ہی رہتے ہیں۔ اُن کی روحانی حالت سال بہ سال وہی رہتی ہے۔ اُن میں کسی طرح کی ترقی نظر نہیں آتی۔ وہ پیدا تو ہوئے گئے، لیکن "بڑھتے" نہیں۔ کیا ہمیں ہرا بھرا پتا ہو کر مطمئن رہنا چاہئے جبکہ بالی اور پکا دانہ بن سکتے ہیں؟ کیا ہم مسیح پر ایمان لا کر اِس بات پر ہی خوش ہوں کہ ہمیں نجات مل گئی ہے اور اِس کی خواہش نہ رکھیں کہ تجربہ سے اُس کے علم کی معموری کو جانیں؟ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ ہماری یہ آرزو ہونی چاہئے کہ اُس دولت کو بتدریج زیادہ جانیں جو ہمیں مسیح میں حاصل ہے۔ دوسروں کے تاکستان کی دیکھ بھال کرنا اچھا ہے، لیکن ہمیں اپنی روحانی بڑھوتی کو بھی نہیں بھولنا چاہئے۔ ہمارے دل میں کیوں ہمیشہ جاڑوں کا موسم ہو؟ بے شک ہمیں بھی بونے کے وقت کی ضرورت ہے، لیکن بہار کا موسم بھی چاہئے۔ اور پھر گرمیوں کا موسم جس میں فصل پک جائے۔ اگر ہم چاہیں کہ فضل کی فصل پک جائے تو ہمیں یسوع کے قریب زندگی بسر کرنی ہے، اُس کی حضوری میں۔ اُس کی مسکراہٹ کی دھوپ سے ہماری فصل پک جائے گی۔ ہمیں اُس کی میٹھی رفاقت سے لطف اندوز ہوتے رہنا ہے۔ ہمیں دُور ہی سے اُس کا چہرہ دیکھنے کی عادت ترک کرنی ہے۔ یوحنا کی طرح نزدیک آ کر اُس کی چھاتی کا سہارا لینا ہے۔ پھر ہم پاکیزگی، محبت، ایمان، اُمید بلکہ ہر روحانی نعمت میں ترقی کریں گے۔

جس طرح سورج جب طلوع ہو جائے تو اُس کی چمک دمک پہلے پہاڑ کی چوٹی پر آ کر مسافر کے دل کو خوش کرتی ہے، اُسی طرح خوش کن وہ نظارہ ہے جب کسی ایسے

ایماندار کے چہرے سے روح کی چمک دمک نظر آتی ہے جو ساؤل کی طرح اپنے ساتھیوں سے آگے بڑھا۔ وہ ایک اونچے پہاڑ کی چوٹی کی طرح آفتاب صداقت کی کرنوں کی عکاسی کرتا ہے، تاکہ جو اُن کی معرفت مسیح کی خوبصورتی کو دیکھیں وہ اُس کے آسمانی باپ کو جلال دیں۔

۲۱ اکتوبر

''مسیح کی محبت ہم کو مجبور کر دیتی ہے...'' ۲۔کرنتھیوں ۵:۱۴

آپ اپنے خداوند کے کتنے قرض دار ہیں؟ کیا اُس نے کبھی آپ کے لئے کچھ کیا ہے؟ کیا اُس نے آپ کے گناہ معاف کئے ہیں؟ کیا اُس نے آپ کو راست بازی کا خلعت پہنا دیا ہے؟ کیا اُس نے آپ کے پاؤں چٹان پر رکھے ہیں؟ کیا اُس نے آپ کا چلنا پھرنا قائم کیا ہے؟ کیا اُس نے آپ کے لئے آسمان کو تیار کر رکھا ہے؟ کیا اُس نے آپ کا نام اپنی کتابِ حیات میں لکھ لیا ہے؟ کیا اُس نے آپ کے لئے رحمتوں کا ایسا خزانہ تیار کر رکھا ہے جسے نہ آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا؟ اگر اُس نے آپ کے لئے یہ سب کچھ کیا ہے تو آپ بھی کچھ کریں جو اُس کی محبت کے شایانِ شان ہو۔ محض الفاظ کی قربانی نہ چڑھائیں۔ آپ کیا محسوس کریں گے اگر مسیح کی آمد پر آپ کو اعتراف کرنا پڑے کہ آپ نے اُس کے لئے کچھ بھی نہیں کیا؟ آپ نے اپنی محبت کو اپنے باطن میں ہی بند کئے رکھا۔ وہ کسی جوہڑ کے پانی کی طرح بند ہی رہی، نہ وہ غریبوں تک پہنچی نہ اُس نے خدمت کی صورت اختیار کی۔ ایسی محبت سے جان چھڑائیں۔ کسی ایسی محبت کے بارے میں لوگ کیا سوچتے ہیں جس کا اظہار کبھی عمل میں نہیں آتا؟ بس وہ یہ کہتے ہیں کہ ''چھپی محبت سے کھلی ملامت بہتر ہے'' (اَمثال ۲۷:۵)۔ ایسی محبت کو کون قبول کرے گا جو خود انکاری، فراخ دلی یا کسی طرح کے جوش کا کبھی مظاہرہ نہ کرے؟

ذرا غور کریں کہ اُس نے آپ سے کیسی محبت رکھی، یہاں تک کہ اُس نے آپ کی خاطر اپنے آپ کو موت کے حوالے کر دیا! کیا آپ اِس طرح کی محبت کی قوت جانتے

ہیں؟ اگر جانتے ہیں تو اُسے اجازت دیں کہ وہ زور کی آندھی کی طرح آپ کے دل سے دنیاداری کے بادلوں کو بھگا دے اور گناہ کی کہر کو نکال دے۔ ''مسیح کی خاطر''، یہی آپ کے دل کا نعرہ ہو۔ ''مسیح کی خاطر''، یہی آپ کے دل کو مسحور کرے۔ ''مسیح کی خاطر'' کے الفاظ آپ کو مسیح کی خدمت میں شیر ببر کی طرح دلیر اور عقابوں کی طرح تیز رَو بنائیں۔ چاہئے کہ محبت خدمت کے لئے پاؤں اور بازوؤں کو زور دے۔

مسیح کی محبت ہمیں مجبور کرے کہ اپنی آنکھیں خدا پر لگائے رکھیں، کہ ہم ہر حالت میں اُس کی عزت کریں اور اَن تھک محنت اور جاں فشانی سے اُس کی خدمت کریں۔ کاش آسمانی مقناطیس ہمیں اپنی طرف کھینچے۔

۲۲ اکتوبر

''مَیں کشادہ دلی سے اُن سے محبت رکھوں گا۔'' ہوسیع ۱۴:۴

اِس فقرے میں دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔ جو اِس کا مطلب سمجھے وہ علم الٰہی کا ماہر ہے۔ یہ نجات کے جلالی پیغام کا جو کہ خداوند مسیح کی معرفت ہم تک پہنچا ہے نچوڑ ہے۔ اِس کے مطلب کا دار و مدار لفظ کشادہ دلی پر ہے۔ یہی وہ جلالی، مناسب اور الٰہی راہ ہے جس پر خدا کی محبت زمین پر اُترتی ہے۔ یہ محبت اُن تک کشادہ دلی سے بہتی ہے جو نہ اِس کے لائق تھے، نہ اُنہوں نے اِسے خریدا، نہ اِس کی تلاش کی۔ بلکہ یہی واحد طریقہ ہے جس سے خدا ہم سے ہماری اِس حالت میں محبت کر سکتا ہے جس میں ہم ہیں۔

اوپر کی آیت انسان کی ہر طرح کی لیاقت اور خوبی کے لئے خنجر ثابت ہوتی ہے۔ ''مَیں کشادہ دلی سے اُن سے محبت رکھوں گا۔'' اگر ہم میں اُس کی محبت کے لائق کسی خوبی کی ضرورت ہوتی تو وہ ہم سے کشادہ دلی سے محبت نہ رکھتا۔ لیکن اُس کا یہ اصول قائم ہے کہ ''مَیں اُن سے کشادہ دلی سے محبت رکھوں گا۔'' ہم مایوسی سے اقرار کرتے ہیں کہ ''میرا دل اِتنا سخت ہے۔'' ''مَیں کشادہ دلی سے محبت رکھوں گا۔'' ''لیکن جس

طرح مجھے مسیح کی ضرورت کا احساس ہونا چاہئے وہ مجھ میں نہیں"۔ "مَیں اِس لئے تجھ سے محبت نہیں رکھتا کہ تُو اپنی ضرورت کا احساس رکھتا ہے۔ مَیں کشادہ دلی سے تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔" "لیکن میرا دل اُتنا نرم نہیں جتنا کہ ہونا چاہئے۔" خدا کہتا ہے کہ "دل کی نرمی میری محبت کی شرط نہیں، کیونکہ میری محبت کی کوئی شرط نہیں۔" فضل کے عہد کی بالکل کوئی شرط نہیں۔ اِس لئے بغیر کسی خوبی کے ہم خدا کے وعدے پر عمل کر سکتے ہیں جو اُس نے مسیح کی معرفت کیا جب اُس نے کہا کہ "جو اُس پر ایمان لاتا ہے اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا" (یوحنا ۳:۱۸)۔

یہ کتنا مبارک علم ہے کہ خدا کا فضل بغیر کسی خوبی کے، بغیر زر کے، بغیر قیمت کے سب کے لئے دستیاب ہے۔ "مَیں کشادہ دلی سے اُن سے محبت رکھوں گا۔" یہ الفاظ اُن کو بھی دعوت دیتے ہیں جو راہِ راست سے بھٹک گئے ہیں، بلکہ یہ ایسوں ہی کے لئے لکھے گئے۔ "مَیں اُن کی برگشتگی کا چارہ کروں گا۔ مَیں کشادہ دلی سے اُن سے محبت رکھوں گا۔" آپ جو کہ صحیح راہ سے بھٹک چکے ہیں، کیا خداوند تعالیٰ کی کشادہ دلی کو دیکھ کر آپ کا دل پگھل نہیں جاتا؟ کیا آپ اپنے باپ کے مجروح چہرے کے طالب نہیں ہوں گے؟

۲۳ اکتوبر

"... کیا تم بھی چلا جانا چاہتے ہو؟" یوحنا ۶: ۶۷

بہتوں نے مسیح کو چھوڑ دیا ہے۔ وہ اب اُس کے ساتھ ساتھ نہیں چلتے۔ لیکن کیا آپ کو اُسے چھوڑنے کا کوئی معقول سبب معلوم ہے؟ کیا ماضی میں کوئی ایسی بات ہوئی جس کی بنا پر اُسے چھوڑنا مناسب ہو؟ کیا اب تک مسیح آپ کی تمام ضرورتوں کا حل نہیں رہا؟ کیا آپ کے سادہ ایمان کے باعث آپ کو دلی اطمینان نہیں ملا؟ کیا آپ اُس سے بہتر دوست کا تصور کر سکتے ہیں؟ تو پھر آپ آزمائے ہوئے سچے دوست کو چھوڑ کر کسی جعلی دوست کے پیچھے کیوں چلیں؟

اور جہاں تک حال کا سوال ہے کیا موجودہ دنوں کے کسی معاملے کے سبب سے

آپ اپنے خداوند کو چھوڑنے کو تیار ہیں؟ جب اِس دنیا کی طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہو جائیں اور کلیسیا میں بھی کئی پریشان کن باتیں ہوں تو اپنے نجات دہندہ کی مبارک چھاتی کا سہارا لینے سے ہم کتنی تسلی پاتے ہیں! ہمیں آج یہ خوشی حاصل ہے کہ ہمیں نجات مل گئی ہے۔ اور اگر یہ خوشی ہماری دلی سیری کا باعث ہے تو اِس خوشی کے سرچشمے کو کیوں چھوڑیں؟ کون کندن کو کوڑا کرکٹ سے بدلے گا؟ جب تک ہمیں سورج سے زیادہ روشن کوئی ستارہ نہ ملے ہم اُسے نہیں چھوڑیں گے۔ اور چونکہ کوئی اَور ایسی ہستی ہے نہیں، اِس لئے ہم اپنے پیارے خداوند کو تھامے رکھیں گے۔

اور کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ مستقبل میں کوئی ایسی بات اُٹھے گی جس کی بنا پر آپ اُسے چھوڑ دیں گے؟ کہ اُس کے جھنڈے کو چھوڑ کر کسی اَور کے جھنڈے تلے مارچ کریں گے؟ ہم یہ کبھی تصور نہیں کر سکتے۔ اگر ہم غریب ہوں تو کتنی مبارک بات ہے کہ ہم مسیح کے ہیں جو ہمیں دولت مند بنا سکتا ہے۔ ہم بیمار ہوں تو اِس سے زیادہ کیا چاہیں کہ وہ ہمارا بستر سنوارے؟ اور جب ہم دم توڑیں تو کیا لکھا نہیں کہ "مجھ کو یقین ہے کہ خدا کی جو محبت ہمارے خداوند مسیح یسوع میں ہے اُس سے ہم کو نہ موت جدا کر سکے گی نہ زندگی ... نہ حال کی نہ استقبال کی چیزیں" (رومیوں ۸: ۳۸، ۳۹)۔ ہم پطرس رسول کے ساتھ مل کر کہتے ہیں کہ "اے خداوند، ہم کس کے پاس جائیں؟"

۲۴ اکتوبر

"خداوند کے درخت شاداب رہتے ہیں..." زبور ۱۰۴: ۱۶

درخت کو جب تک جڑوں کی معرفت رس نہ ملے وہ قائم نہیں رہ سکتا۔ یہی حال مسیحی کا ہے۔ ضروری ہے کہ اُس میں زندگی ہو۔ جب تک خدا کا پاک روح ہم میں روحانی زندگی نہ پھونکے ہم خداوند کے درخت نہیں ہو سکتے۔ نامی مسیحی ہونے میں کوئی زندگی نہیں ہوتی۔ لازم ہے کہ ہم میں الٰہی زندگی ہو۔ یہ ایک پُراَسرار زندگی ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ درخت مین رس کس طرح گردش کرتا ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ وہ کس طرح

چڑھتا اور اُترتا ہے۔ اِسی طرح ہمارے اندر کی روحانی زندگی ایک مقدس بھید ہے۔

نئی پیدائش کے وقت پاک روح انسان میں داخل ہو کر اُس کی روحانی زندگی بن جاتا ہے۔ اور بعد میں ایماندار کے اندر کی یہ الٰہی زندگی مسیح کے گوشت اور خون کی معرفت الٰہی خوراک سے قائم رہتی ہے۔ لیکن کون بتا سکتا ہے کہ یہ کہاں سے آتی اور کہاں کو جاتی!

درخت کا رس کتنی پُراسرار چیز ہے! جڑیں زمین کی گہرائی میں اُتر کر ضروری رس کے لئے اجزا ڈھونڈتی ہیں۔ یہ کام تاریکی میں ہو رہا ہے۔ ہماری جڑ خداوند مسیح ہے۔ ہماری زندگی اُس میں پوشیدہ ہے۔ یہ خداوند کا راز ہے۔

دیودار کا رس متواتر سرگرم عمل رہتا ہے۔ سچے مسیحی میں بھی روحانی زندگی متواتر سرگرم عمل ہوتی ہے۔ بے شک وہ ہر وقت پھل پیدا نہیں کرتی، لیکن وہ اُس کے باطن میں اپنے کام جاری رکھتی ہے۔ اُس کے اندر کی زندگی ہر وقت سرگرم عمل رہتی ہے۔ وہ متواتر خدا کے لئے کام نہیں کرتا، لیکن اُس کا دل برابر اُس سے پرورش پاتا ہے۔

جس طرح درخت کا رس اپنا اظہار پتے اور پھل پیدا کرنے سے کرتا ہے، اُسی طرح صحت مند مسیحی کی روحانی خوبیاں اُس کی روزمرہ زندگی میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اگر آپ اُس کے ساتھ ساتھ چلیں تو ایسا شخص مسیح کا ذکر کرے گا۔ اگر اُس کے اعمال پر نظر کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ وہ یسوع کے ساتھ رہا۔ اُس کے اندر اِتنا رس ہوتا ہے کہ لازم ہے کہ اُس کا چال چلن روحانی زندگی سے معمور ہو۔

۲۵ اکتوبر

"...اُس سچائی کے سبب سے ... جو ہم میں قائم رہتی ہے اور ابد تک ہمارے ساتھ رہے گی۔" ۲۔یوحنا پہلی آیت

اگر کسی نے خدا کی سچائی کو دل سے قبول کیا اور اُسے اجازت دی کہ پوری شخصیت پر قبضہ کر لے، تو پھر کوئی بھی طاقت اُسے وہاں سے خارج نہیں کر سکتی۔ ہم نے اِسے

مہمان کے طور پر نہیں بلکہ گھر کا مالک سمجھ کر قبول کر لیا ہے۔ جنہوں نے انجیل کی قدرت کا تجربہ کیا اور پاک روح کی قوت کو جان لیا ہے کہ وہ خدا کے کلام کو کھولتا، اُس کا ہمارے دل پر اطلاق کرتا اور اُس کی تصدیق کرتا ہے، وہ اپنی نجات کے پیغام کی خاطر جان دینے تک تیار ہوتے ہیں۔

اِس یقین دہانی میں کتنی رحمتیں پنہاں ہیں کہ یہ سچائی ابد تک ہمارے ساتھ رہے گی! یہ تاعمر ہماری تقویت، مرتے دم تک ہماری تسلی، قیامت کے وقت ہمارا نغمہ اور تاابد ہمارے جلال کا باعث ہوگی۔ اِس مسیحی اعزاز کے بغیر ہمارے ایمان کی کوئی قدر نہ ہوتی۔

کچھ ایسی سچائیاں ہیں جنہیں ہم وقت کے ساتھ ساتھ پیچھے چھوڑ جاتے ہیں کیونکہ وہ شروع کے بنیادی اسباق ہیں۔ لیکن الٰہی سچائی کے ساتھ ہم ایسا برتاؤ نہیں کر سکتے کیونکہ گو وہ بچوں کے لئے نرم خوراک ہے، لیکن بالغوں کے لئے ٹھوس غذا ثابت ہوتی ہے۔ ہمیں دُکھ ہے کہ یہ سچائی کہ ہم گنہگار ہیں ہمارے ساتھ رہتی ہے تاکہ ہمیں فروتن بنائے۔ اور اِس سے مبارک سچائی کہ جو خداوند یسوع پر ایمان لائے نجات پائے گا ہماری اُمید اور خوشی کے سرچشمے کے طور سے ہمارے ساتھ رہتی ہے۔ جیسے جیسے ہم مسیح کے ساتھ چلتے ہیں ہم فضل کی سچائیوں کو اَور بھی مضبوطی سے تھامے رکھتے ہیں۔ ہمارے ایمان رکھنے کی بنیاد پہلے کی نسبت زیادہ مضبوط ہے اور مسیح کی پیروی کرنے کے اسباب بے شمار ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ یہ مرتے دم تک ایسا ہی رہے گا جب تک ہم اپنے نجات دہندہ کے پاس نہیں چلے جاتے۔

جہاں بھی سچائی سے محبت نظر آئے وہاں ہمیں دوسروں سے محبت سے پیش آنا ہے۔ کئی دفعہ سچی تعلیم میں کچھ غلط تعلیم کی بھی آمیزش ہوتی ہے۔ ہم غلط تعلیم کا مقابلہ کریں، لیکن اُس سچائی کی خاطر جو ہمارے بھائی میں ہے اُس سے محبت کریں۔ لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم سچائی کو عزیز رکھ کر اُسے خود پھیلائیں۔

۲۶ اکتوبر

"تم نے بہت کی اُمید رکھی اور دیکھو تھوڑا ملا اور جب تم اُسے اپنے گھر میں لائے تو مَیں نے اُسے اُڑا دیا۔ رب الافواج فرماتا ہے کیوں؟ اِس لئے کہ میرا گھر ویران ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنے گھر کو دوڑا چلا جاتا ہے۔" حجی ۱:۹

کنجوس لوگ خداوند کے کام کے لئے تھوڑا تھوڑا دے کر اِسے اخراجات پر قابو رکھنے کی حکمت عملی کہتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ اِس طرح وہ اپنی غربت کے لئے دروازہ کھول دیتے ہیں۔ اُن کا بہانہ یہ ہے کہ ہمیں اپنے خاندان کا خیال کرنا ہے۔ وہ بھول جاتے ہیں کہ خدا کی ضرورتوں سے غافل رہنے سے وہ اپنے گھر کا نقصان کرتے ہیں۔ ہمارا خداوند ہماری اُمید سے بڑھ کر ہمیں کامیابی دے سکتا ہے۔ اور دوسری طرف وہ ہمارے اچھے سے اچھے منصوبوں کو خاک میں ملا سکتا ہے۔ اپنے ہاتھ کے اشارے سے وہ ہماری کشتی کو نفع یا نقصان کی طرف لے جا سکتا ہے۔ پاک نوشتے واضح کرتے ہیں کہ خدا فراخ دل کو دولت بخشتا ہے اور تنگ دل کو غربت۔

مَیں نے اپنے بہت سے واقف کاروں میں دیکھا ہے کہ فراخ دل مسیحی زیادہ خوش اور کافی حد تک خوش حال بھی ہیں۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے فراخ دل کو ایسی دولت بخشی جو اُس کے خواب و خیال میں بھی نہ تھی۔ اور دوسری طرف تنگ دلوں کو غربت کی تاریک وادیوں میں اُترتے دیکھا ہے۔

لوگ بڑی سے بڑی رقموں کو دیانت دار مختاروں کے سپرد کرتے ہیں۔ خدا بھی اکثر یہی کچھ کرتا ہے۔ جو اُسے زیادہ دیتے ہیں اُنہیں وہ اُس سے بڑھ کر واپس کر دیتا ہے۔ اور جس کے پاس تھوڑا ہے خدا اُسے تھوڑے پر مطمئن ہونے کی بڑی برکت دیتا ہے۔ خود غرضی پہلے اپنے گھر کو دیکھتی ہے جبکہ دین داری پہلے خدا کی بادشاہی اور اُس کی راست بازی کی تلاش کرتی ہے۔ لیکن آخر میں ثابت ہو گا کہ خود غرضی نقصان اور دین داری نفع کا باعث ہے۔ خدا کے کام کے لئے دل کھول کر دینے کی خاطر ایمان کی

ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن بے شک خدا اِس لائق ہے۔ ہم جو کچھ بھی کر سکتے ہیں وہ اُس کی بھلائی کا حقیر سا جواب ہے۔

۲۷ اکتوبر

”یہ بات سچ ہے...“ ۲۔تیم ۲:۱۱

پولس رسول چار دفعہ ”یہ بات سچ ہے“ کا فقرہ استعمال کرتا ہے۔ پہلا، ۱۔تیم ۱:۱۵ میں ہے: ”یہ بات سچ اور ہر طرح سے قبول کرنے کے لائق ہے کہ مسیح یسوع گناہ گاروں کو نجات دینے کے لئے دنیا میں آیا۔“ دوسرا، ۱۔تیم ۴: ۸-۹ میں ہے: ”دین داری سب باتوں کے لئے فائدہ مند ہے اِس لئے کہ اب کی اور آئندہ کی زندگی کا وعدہ بھی اُسی کے لئے ہے۔ یہ بات سچ ہے اور ہر طرح سے قبول کرنے کے لائق۔“ تیسرا حوالہ ۲۔تیم ۲: ۱۱، ۱۲ ہے: ”یہ بات سچ ہے ... اگر ہم دکھ سہیں گے تو اُس کے ساتھ بادشاہی بھی کریں گے۔“ اور چوتھا حوالہ ططس ۳:۸ ہے: ”یہ بات سچ ہے... کہ جنہوں نے خدا کا یقین کیا ہے وہ اچھے کاموں میں لگے رہنے کا خیال رکھیں۔“

اِن چاروں حوالوں کا باہمی تعلق نظر آتا ہے۔ پہلا فقرہ ہماری دائمی نجات کی بنیاد ڈالتا ہے۔ اِس میں خدا کا مفت فضل دکھایا گیا ہے جس سے ہم اپنے عظیم نجات دہندہ کے کام کی معرفت فیض یاب ہوئے۔ دوسرے حوالے میں اُس دُگنی مبارک حالی کا بیان ہے جو کہ اِس نجات سے ہمیں حاصل ہے۔ ”اوپر کے چشموں اور نیچے کے چشموں“ (یشوع ۱۵:۱۹) کی نعمتیں —۔ یعنی اب کی اور آئندہ کی برکتیں۔ تیسرا حوالہ برگزیدہ لوگوں کے ایک فرض کو ظاہر کرتا ہے۔ ہم مسیح کے ساتھ دُکھ اُٹھائیں جس کے لئے یہ وعدہ کیا گیا کہ ”اگر ہم دُکھ سہیں گے تو اُس کے ساتھ بادشاہی بھی کریں گے۔“ آخری حوالہ ہماری مسیحی خدمت کو پیش کرتا ہے۔ ہمیں تاکید کی گئی ہے کہ اچھے کاموں میں لگے رہیں۔

یوں ہمیں نجات کی جڑ یعنی خدا کا مفت فضل دکھایا گیا ہے۔ پھر اِس نجات کے موجودہ [illegible] اگلے جہان کے اعزاز کا ذکر ہے۔ اور آخر میں یسوع مسیح کے ساتھ دُکھ اُٹھانے

اور اُس کی خدمت کرنے کی طرف اِشارہ ہے جو کہ روح کے پھلوں سے لدی ہوئی ہے۔

اِن چار سچی باتوں کو پلے باندھ لیں۔ یہ ہماری زندگی کی راہنما، تسلی اور ہادی ہوں۔ غیر قوم کے رسول نے اِنہیں سچ پایا۔ یہ اب تک سچ ہیں۔ اِن میں سے ایک بھی لفظ نہیں مٹے گا۔ یہ ہر طرح سے قبول کرنے کے لائق ہیں۔ ہم اِن کا یقین کر کے اِنہیں سچ پائیں گے۔

۲۸ اکتوبر

"... مَیں نے تم کو دنیا میں سے چن لیا ہے..." یوحنا ۱۵: ۱۹

کئی لوگوں کو خدا کی خاص محبت نصیب ہوتی ہے۔ برگزیدگی کی اِس اعلیٰ تعلیم پر غور کرنے سے نہ گھبرائیں۔ جب آپ کے ذہن پر بڑا بوجھ ہے اور آپ مایوس ہیں تو یہ آپ کی بڑی تسلی اور تشفی کا باعث بنے گی۔ جو خدا کے فضل کی تعلیم کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں وہ وعدہ کئے ہوئے ملک کے بیشتر پھلوں کے لطف سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اگر شہد کھانے سے یونتن کی "آنکھوں میں روشنی آئی" (۱۔سموئیل ۱۴: ۲۷) تو یہ ایسا شہد ہے جو آپ کے دل کو روشن کرے گا تاکہ خدا کی بادشاہی کے بھیدوں کو اور بھی اچھے طریقے سے جانیں۔ اِس لذیذ روحانی خوراک کو کھاتے رہیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہ آپ کے لئے نہیں ہے۔ بادشاہ کی میز پر کا کھانا اُس کے درباریوں کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اِسے جی بھر کے کھائیں۔ اِس بات کی آرزو رکھیں کہ آپ کا ذہن وسیع کر دیا جائے تاکہ خدا کی ابدی اور لاثانی محبت کو روز بروز زیادہ جانیں۔

جب آپ الٰہی برگزیدگی کے پہاڑ کی چوٹی پر پہنچیں تو ساتھ والے فضل کے عہد کے پہاڑ پر بھی ٹھہرے رہیں۔ اُس کے فضل کا عہد وہ مضبوط چٹان ہے جس کے پیچھے ہم چھپ کر محفوظ ہیں۔ مسیح یسوع کا فضل کا عہد کانپتی روحوں کے لئے آرام گاہ ہے۔ اگر مسیح نے مجھے جلال تک پہنچانے کا بیڑا اُٹھایا ہے اور اگر باپ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ مجھے اپنے بیٹے کے دُکھوں کے جواب میں اُسے دے دے گا تو اے میری جان، جب تک خدا

وفادار اور یسوع حق کہلانے کے لائق ہے آپ محفوظ ہیں۔ جب داؤد بادشاہ کو عہد کے صندوق کے سامنے ناچنے پر اُس کی بیوی نے ملامت کی تو اُس نے یہی سبب بتایا کہ خداوند تعالیٰ نے ''تیرے سارے گھرانے کو چھوڑ کر مجھے پسند کیا (۲۔سموئیل ۶: ۲۱)۔'' اے میری جان، آ کر فضل کے خدا کے سامنے دلی خوشی سے ناچیں۔

۲۹ اکتوبر

''تم اِس طرح دعا کیا کرو کہ اے ہمارے باپ تُو جو آسمان پر ہے...'' متی ۶:۹

یہ دعا وہاں سے شروع ہوتی ہے جہاں سے ہر ایک دعا کو شروع ہونا چاہئے یعنی لے پالک ہونے کی روح سے: ''اے ہمارے باپ۔'' کوئی بھی دعا قبول نہیں ہوتی جب تک دعا کرنے والا نہ کہے کہ ''مَیں اُٹھ کر اپنے باپ کے پاس جاؤں گا۔'' بچوں کی سی یہ روح جلد ہی باپ کے جلال اور عظمت کو دیکھتی ہے کہ ''تُو جو آسمان پر ہے۔'' اور یہاں سے وہ اُس کی پرستش کو پہنچتی ہے کہ ''تیرا نام پاک مانا جائے۔'' بچے کا ''ابا، اے باپ'' کہنا فرشتے کی اِس پکار میں بدل جاتا ہے کہ ''قدوس، قدوس، قدوس۔''

اِس طرح کی پرستش سے بشارتی روح نکلتی ہے جو کہ فرزند کی محبت اور عقیدت کا یقینی پھل ہے۔ ''تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔''

پھر خدا پر انحصار کا اظہار ہوتا ہے۔ ''ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔'' اور جیسے ہی اُس کا دل پاک روح سے مزید منور ہوتا ہے وہ جان لیتا ہے کہ مَیں گناہ گار ہوں۔ اِس سبب سے وہ خدا کے رحم کا واسطہ دیتا ہے کہ ''جس طرح ہم نے اپنے قرض داروں کو معاف کیا ہے تُو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر۔'' اور معافی پا کر اور مسیح کی راست بازی کو پہن کر جب وہ جانتا ہے کہ وہ خدا کے سامنے مقبول ٹھہرا تو وہ حفاظت کی درخواست کرتا ہے کہ ''ہمیں آزمائش میں نہ لا۔'' جس آدمی کے گناہ واقعی معاف ہو گئے وہ اِس بات کی بڑی فکر کرے گا کہ آئندہ گناہ نہ کرے۔ راست باز ٹھہرنے کی نعمت ہمیں

پاکیزگی کی آرزو بخشتی ہے۔ "ہمارے قرض ہمیں معاف کر" راست باز ٹھہرنے کی منت ہے جب کہ "ہمیں آزمائش میں نہ لا بلکہ برائی سے بچا" پاکیزگی کی درخواست ہے۔

اِس کے نتیجے میں فاتحانہ حمد وستائش آتی ہے کہ "بادشاہی اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔ آمین۔" ہم اِس حقیقت پر خوشی مناتے ہیں کہ ہمارا بادشاہ اپنے فضل سے ابد تک سلطنت کرے گا۔ یوں فرزند ہونے کے شعور سے یہ دعا ہمیں بادشاہوں کے بادشاہ کی رفاقت تک لے جاتی ہے۔ اے خداوند، ہمیں اِسی طرح دعا کرنا سکھا۔

۳۰ اکتوبر

"...اے حق تعالیٰ! مَیں تیری ستائش کروں گا۔" زبور ۹:۲

جب دعا کا جواب مل گیا تو اِس کے لئے ضرور اُس کی ستائش ہونی چاہیۓ۔ اگر خدا نے آپ پر فضل کر کے آپ کی دعا سن لی ہے تو پھر تاعمر اُس کی تعریف کریں۔ جس نے آپ کی دعا سن کر آپ کے دل کی مرادیں پوری کیں اُسے اپنی شکرگزاری سے محروم نہ رکھیں۔ خدا کی رحمتوں کے جواب میں خاموش رہنا ناشکر ہونے کا گناہ ہے۔ یہ اُن نو کوڑھیوں کا سا رویہ ہے جنہوں نے واپس آ کر شفایابی کے لئے شکریہ ادا نہ کیا۔

خدا کی ستائش نہ کرنے سے ہم اپنا نقصان کرتے ہیں، کیونکہ دعا کی طرح خدا کی ستائش بھی ایسا وسیلہ ہے جس کی معرفت ہم روحانی ترقی پاتے ہیں۔ یہ بوجھ اُتارنے میں ہماری مدد کرتی، ہماری اُمید کو روشن کرتی اور ہمارے ایمان کو بڑھاتی ہے۔ یہ ایک نہایت صحت مند عمل ہے جس سے ایماندار تقویت اور آئندہ اپنے مالک کی خدمت کرنے کے لئے دلیری پاتا ہے۔

دعا کے سنے جانے پر خدا کی ستائش کرنے سے ہم اپنے بہن بھائیوں کے لئے حوصلہ افزائی کا باعث بھی بنتے ہیں۔ "حلیم یہ سن کر خوش ہوں گے۔" اگر ہم کہہ سکیں کہ "میرے ساتھ خداوند کی بڑائی کرو۔ ہم مل کر اُس کے نام کی تمجید کریں... اِس غریب نے دہائی دی۔ خدا نے اِس کی سنی" تو ہماری شکرگزاری اور ستائش کو سن کر کمزور دلوں کو

تقویت ملے گی اور پست ہمت مقدسین کی حوصلہ افزائی ہو گی (زبور ۳۴: ۲، ۳)۔ جب وہ ہمیں ''مزامیر اور گیت اور روحانی غزلیں'' (کلسیوں ۳: ۱۶) گاتے سنیں گے تو اُن کے شک اور خوف کی ملامت ہو گی۔ جب وہ ہمیں خداوند کی تعریف کرتے سنیں گے تو وہ بھی اُس کی ستائش کرنے پر اُبھارے جائیں گے۔

خداوند تعالیٰ کی ستائش کرنا مسیحیوں کا ایک دل پسند فرض ہے۔ فرشتے دعا تو نہیں کرتے، مگر وہ دن رات خدا کی ستائش کرتے ہیں۔ اور نجات یافتہ مقدسین سفید جامے پہنے اور کھجور کی ڈالیاں ہاتھوں میں لئے ہوئے خداوند کریم کی ستائش کرتے نہیں تھکتے۔ (مکاشفہ ۷: ۹-۱۵)۔

۳۱ اکتوبر

''اے خدا! میرے باطن میں از سرِ نو مستقیم روح ڈال۔'' زبور ۵۱: ۱۰

اگر کسی برگشتہ ایماندار میں زندگی کی ذرا سی چنگاری باقی ہو تو بحالی کی آہیں بھرے گا۔ اِس بحالی میں اُسی فضل کی ضرورت ہے جو نئی پیدائش کے وقت درکار تھا۔ اُس وقت ہمیں توبہ کی ضرورت تھی۔ اب بھی اِس کی سخت ضرورت ہے۔ اُس وقت مسیح کے پاس آنے کے لئے ایمان کی ضرورت تھی۔ صرف اُسی طرح کا فضل ہمیں اب مسیح کے پاس واپس لا سکتا ہے۔ ہمیں انسان کو پیار کرنے والے خدا کے منہ کے کلام کی ضرورت تھی تاکہ ہماری دہشت دُور ہو جائے۔ اگر ہمیں اِس وقت گناہ کا گہرا احساس ہو تو خداوند تعالیٰ کے اُسی کلام کے لئے تڑپیں گے۔ کوئی بھی پاک روح کی اُس قدرت کے بغیر بحال نہیں ہو سکتا جس کے باعث ہماری نئی پیدائش ہوئی تھی کیونکہ اب بھی گوشت اور خون ہمارے راستے میں حائل ہیں۔

اے مسیحی، آپ کی کمزوری آپ کو سنجیدگی سے خدا کی مدد کے لئے پکارنے پر مجبور کرے۔ داؤد کو یاد رکھیں۔ جب وہ اپنے آپ کو بالکل کمزور پا رہا تھا تو وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ نہ گیا اور نہ اپنے لبوں کو بند رکھا، بلکہ وہ تیزی سے فضل کے پاس بھاگا اور

دُہائی دی کہ ''اے خدا! ... میرے باطن میں از سرِنو مستقیم روح ڈال۔'' یہ حقیقت کہ اُس کی مدد کے بغیر آپ کچھ نہیں کر سکتے آپ کو سُلا نہ دے، بلکہ یہ آپ کو مجبور کرے کہ آپ انتہائی سنجیدگی سے اسرائیل کے قوی مددگار کے پاس بھاگیں۔ کاش آپ کو توفیق مل جائے کہ آپ اِس طرح خدا سے دعا کریں گویا کہ یہ زندگی اور موت کا سوال ہو کہ ''اے خدا!... میرے باطن میں از سرِنو مستقیم روح ڈال۔''

جو خلوصِ دل سے یہ دعا کرے گا اُس کے لئے وہ اُن وسائل کو استعمال کرے گا جن کی معرفت وہ کام کرتا ہے۔ دعا میں زیادہ وقت گزاریں۔ خدا کا کلام اپنی روزمرہ کی روٹی سمجھیں۔ اُن شہوتوں سے کنارہ کریں جو آپ کو خداوند سے دُور لے گئی تھیں۔ آئندہ گناہ کے سر اُٹھانے کے بارے میں چوکس رہیں۔ خدا کے اپنے مقرر کئے ہوئے راستے ہیں۔ راہ کے کنارے بیٹھ جائیں، پھر جب وہ گزرے تو آپ تیار ہوں گے۔ مذکورہ مبارک وسائل کو استعمال کرتے جائیں جو آپ کی روحانی زندگی کو تقویت پہنچائیں گے اور یہ جانتے ہوئے کہ ہر طرح کی قوت اُسی سے ملتی ہے آپ بلا ناغہ پکارتے رہیں کہ ''میرے باطن میں از سرِنو مستقیم روح ڈال۔''

یکم نومبر

''... ارخپس اور فلیمون کے گھر کی کلیسیا...'' فلیمون آیت ۲

کیا اِس گھر میں کلیسیا ہے؟ کیا والدین، بچے، نوکر چاکر سب اِس کے رُکن ہیں؟ یا کیا اب تک اُن میں سے کچھ خداوند سے دُور ہیں؟ ہم یہاں رُک کر پوچھیں: کیا مَیں اِس گھر کی کلیسیا کا ممبر ہوں؟ باپ کا دل کتنا خوش ہو گا اور ماں کی آنکھیں کتنی چمکتی ہوں گی، اگر بڑے سے لے کر چھوٹے تک سب نجات یافتہ ہوں! جب تک خدا ہمیں یہ فضل نہ بخشے ہم بلاناغہ اِس کے لئے دعا کرتے رہیں۔ غالباً یہی فلیمون کے دل کی بڑی خواہش تھی کہ اُس کے گھرانے کا ہر ایک فرد خداوند کا ہو۔ لیکن شروع میں ایسا نہ تھا۔ اُس کا ایک بدکار نوکر بنام انیسمس تھا جو اپنے مالک کا نقصان کر کے فرار ہو گیا تھا۔ اُس کے

مالک کی دعائیں اُس کا پیچھا کرتی رہیں۔ آخر کار خدا کا کرنا یہ ہوا کہ انیسمس کی پولس رسول سے ملاقات ہو گئی جس نے اُسے انجیل کی خوش خبری سنائی۔ خدا نے اُس کے دل کو چھوا یہاں تک کہ وہ اپنے مالک کے پاس واپس گیا، نہ صرف وفادار نوکر بلکہ مسیح میں بھائی کی صورت میں بھی۔ یوں فلیمون کے گھر کی کلیسیا میں ایک فرد کا اضافہ ہوا۔ کیا آج صبح کو کوئی غیر نجات یافتہ بچہ یا نوکر غیر حاضر ہے؟ اُس کے لئے خاص دعا کریں کہ وہ گھر واپس آ کر بیان کرے کہ خدا کے فضل نے اُس کے لئے کیا کچھ کیا ہے۔ اگر ایسا کوئی موجود ہو تو وہ بھی خداوند کی طرف پھرے۔

اگر ہمارے گھر میں اِس طرح کی گھریلو کلیسیا ہے تو اُس کا اچھا انتظام کریں۔ سب کے سب خدا کو حاضر ناظر جان کر اپنی زندگی گزاریں۔ ہم زندگی کے روزمرہ معاملوں میں پاکیزگی، محبت، مہربانی اور راست بازی کا مظاہرہ کریں۔ عام گھرانے کی نسبت کلیسیا سے زیادہ کچھ طلب کیا جاتا ہے۔ ایسی گھریلو کلیسیا میں خاندانی عبادت زیادہ سنجیدہ ہونی چاہئے۔ آپس کی محبت زیادہ سرگرم ہو اور باہر والوں کی نظر میں ہماری زندگی زیادہ پاکیزہ اور مسیح کی ہم شکل ہونی چاہئے۔

اِس بات کا خیال نہ کریں کہ تعداد میں اگر ہم کم ہیں تو کلیسیاؤں کی فہرست سے خارج رہیں گے کیونکہ پاک روح نے یہاں کلیسیاؤں کے شمار میں ایک گھریلو چرچ کو بھی شامل کیا۔ کلیسیا ہوتے ہوئے ہم عالم گیر کلیسیا کے سر کے قریب ہو کر خدا سے فضل مانگیں کہ ہم اُس کے نام کے جلال کے لئے خوب چمکیں۔

۲ نومبر

"... مَیں خداوند لاتبدیل ہوں..." ملاکی ۳:۶

یہ کتنی خوش کن بات ہے کہ زندگی کی بے ثباتی میں ایک ہستی ہے جو کہ کسی طرح کی تبدیلی سے متاثر نہیں ہوتی۔ ایسی ہستی جس کا دل کبھی نہیں بدلتا اور جس کی پیشانی پر تبدیلی کی کبھی کوئی جھری نظر نہیں آتی۔ باقی تمام چیزیں بدل چکی ہیں اور بدل رہی

ہیں۔ زمین پرانی ہوتی جا رہی ہے۔ پرانا لباس اُترنے لگا ہے۔ جلد ہی زمین اور آسمان ختم ہو جائیں گے۔ ''بقا صرف ایک کو ہے'' جس میں کسی طرح کی تبدیلی واقع نہیں ہوتی (۱۔تیم ۱۶:۶)۔ جب ملاح سمندر پر کے لمبے سفر کے بعد اپنے پاؤں کو خشک زمین پر رکھتا ہے تو وہ کتنا خوش ہوتا ہے! اِسی طرح کی خوشی ایماندار مسیحی کو حاصل ہوتی ہے جب وہ اِس عجیب و غریب حقیقت پر تکیہ کرسکتا ہے کہ ''مَیں خداوند لاتبدیل ہوں۔''

جیسی مضبوطی سمندری جہاز کو اُس وقت حاصل ہوتی ہے جب اُس کا لنگر سمندر کی تہہ میں چٹانوں میں پھنس جاتا ہے، ویسی ہی تقویت اُس مسیحی کو ملتی ہے جس کی اُمید اِس جلالی حقیقت پر لگی ہوئی ہے کہ خدا میں ''نہ کوئی تبدیلی ہوسکتی ہے اور نہ گردش کے سبب سے اُس پر سایہ پڑتا ہے'' (یعقوب ۱۷:۱)۔ اُس کی جو خوبیاں قدیم زمانے میں تھیں وہی اب بھی ہیں۔ اُس کی قدرت، حکمت، انصاف اور سچائی میں ذرا سا بھی فرق نہیں آیا۔ وہ برابر اپنے لوگوں کی پناہ گاہ رہا ہے، مصیبت کے وقت اُن کا اونچا برج۔ اور وہ اب تک اُن کا مستعد مددگار ہے۔

اُس کی محبت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اُس نے اپنے لوگوں سے ''ابدی محبت رکھی'' (یرمیاہ ۳:۳۱)۔ جتنا وہ اِس سے پہلے اُنہیں پیار کرتا تھا اُتنا ہی اب بھی کرتا ہے۔ اور جب زمین اور اِس پر کی سب چیزیں حرارت سے پگھل جائیں گی تو اُس کی محبت اِسی طرح قائم رہے گی۔ یہ کتنی بیش قیمت یقین دہانی ہے کہ وہ بدلتا نہیں! ہمارے دنیاوی حالات بدلتے رہتے ہیں، لیکن اُس کی محبت قائم رہتی ہے۔

۳ نومبر

''...دیکھ وہ دعا کر رہا ہے۔'' اعمال ۱۱:۹

آسمان میں دعاؤں پر فوراً دھیان دیا جاتا ہے۔ جس لمحے ساؤل دعا کرنے لگا خدا نے اُس کی سنی۔ مصیبت زدہ دعا کرنے والے کے لئے یہ کتنی تسلی کا باعث ہے! بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک شکستہ دل گھٹنے ٹیکتا ہے، لیکن اُس کا دل صرف آہیں بھر سکتا ہے

اور آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔ تو بھی دل کی یہ آہیں آسمان کی بربطوں کی تاریں چھیڑ رہی ہوتی ہیں جس سے سریلی موسیقی پیدا ہوتی ہے۔ اِن آنسوؤں کو خدا نے دیکھا اور سنبھال لیا۔ زبور نویس کہتا ہے کہ ''میرے آنسو تیرے مشکیزے میں جمع ہیں'' (زبور ۸:۵۶ کیتھولک ترجمہ)۔ اِس کا مطلب ہے کہ جیسے ہی وہ بہتے ہیں جمع کر لئے جاتے ہیں۔ جس شخص سے خوف اور گھبراہٹ کے مارے الفاظ ادا نہیں ہوتے اُس کی آہیں یہوواہ کے دربار کی موسیقی کا ایک حصہ ہیں اور اُن کا شمار بڑی بڑی دعاؤں میں ہوتا ہے۔ یہ خیال کبھی نہ کریں کہ آپ کی کمزور سی دعا جو تھرتھراتے لبوں سے کی جاتی ہے وہ آسمان میں نظر انداز کر دی جاتی ہے۔

ہمارا خدا دعاؤں کو نہ صرف سنتا ہے بلکہ اُنہیں سننا پسند بھی کرتا ہے۔ ''وہ غریبوں کی فریاد کو نہیں بھولتا'' (زبور ۱۲:۹) وہ ظاہری صورت اور اونچے اونچے الفاظ کا خیال نہیں کرتا، وہ بادشاہوں کے جاہ و جلال کا لحاظ نہیں کرتا، وہ انسان کی کامیابیوں کی مغرور آواز کو نہیں سنتا۔ لیکن جہاں کہیں کوئی ایسا انسان ہو جس کا دل بوجھل ہو، ہونٹ دکھ سے تھرتھرا رہے ہوں، اور دل کی گہرائیوں سے آہیں اُٹھ رہی ہوں یا افسوس اور توبہ کی پکار بلند ہو رہی ہو، خدا اُنہیں خاطر میں لاتا ہے۔ وہ ہماری دعائیں گلاب کے پتوں کی طرح اپنی یادگار کی کتاب میں رکھ دیتا ہے۔ اور جب آخر میں کتاب کھولی جائے گی تو اُس میں سے نہایت پیاری خوشبو اُٹھے گی۔

۴ نومبر

''... میری قدرت کمزوری میں پوری ہوتی ہے...'' ۲۔کرنتھیوں ۹:۱۲

کامیابی سے خدا کی خدمت کرنے کی ایک بنیادی شرط یہ ہے کہ ہمیں اپنی کمزوری کا احساس ہو۔ جب خدا کا کوئی سپاہی اپنی طاقت پر بھروسا کرتے ہوئے مقابلے کے لئے نکلے اور فخر سے کہے کہ یقیناً مَیں فتح پاؤں گا، میرا اپنا زورِ بازو اور میری تیز تلوار میری فتح کے ضامن ہیں تو وہ ضرور شکست کھائے گا۔ جو اپنی طاقت پر بھروسا کرتے

ہوئے لڑائی میں کود پڑتا ہے، خدا اُس کا ساتھ نہیں دے گا۔ جو ایسی باتوں پر تکیہ کر کے غلبے کی اُمید رکھتا ہے شکست کا منہ دیکھے گا۔ کیونکہ ''نہ تو زور سے اور نہ توانائی سے بلکہ میری روح سے رب الافواج فرماتا ہے'' (زکریاہ ۴:۶) فتح حاصل ہو گی۔

جو اپنی طاقت پر فخر کرتے ہوئے نکلیں وہ پھٹے ہوئے جھنڈے اور خون آلودہ ہتھیار لئے لوٹیں گے۔ جو خدا کی خدمت کرنا چاہتے ہیں، لازم ہے کہ اُسی کے طریقے اور اُسی کے زور میں کریں ورنہ وہ اُس کی خدمت کو کبھی نہیں قبول کرے گا۔ خدا اُس کام کو کبھی قبول نہیں کر سکے گا جو اُس سے مدد مانگے بغیر کیا جائے۔ جو پھل محض زمین کا ہو اُسے وہ رد کرتا ہے۔ وہ صرف اُس فصل کو کاٹے گا جس کا بیج آسمان سے آیا ہو، جو فضل سے سینچا گیا اور الٰہی محبت سے پکنے کی نوبت تک پہنچا ہو۔ اِس سے پیشتر کہ خدا آپ میں اپنا خزانہ رکھے وہ آپ کا سب کچھ نکال دے گا۔ پہلے وہ آپ کے گودام کو پاک صاف کرے گا۔ اِس کے بعد ہی وہ اُسے اپنے بہترین اناج سے بھرے گا۔ خدا کا دریا لبریز ہے، لیکن اُس کی ایک بھی بوند زمینی چشمے سے نہیں نکلی۔ خدا جنگ میں صرف اپنی دی ہوئی قوت استعمال ہونے دیتا ہے۔ کیا آپ اپنی کمزوری کا افسوس کرتے ہیں؟ حوصلہ رکھیں کیونکہ اِس سے پیشتر کہ خداوند آپ کو فتح بخشے آپ کو اپنی کمزوری کا شعور ہونا ضروری ہے۔ آپ کا خالی ہونا آپ کے معمور ہو جانے کی تیاری ہے اور آپ کو بوجھ کے تلے دبایا جانا اُٹھائے جانے کی تیاری۔

۵ نومبر

''... تم مسیح کے ہو...'' ۱۔کرنتھیوں ۳: ۲۳

''تم مسیح کے ہو۔'' آپ اِس سبب سے مسیح کے ہیں کہ باپ نے آپ کو انعام کے طور پر بیٹے کو بخش دیا۔ آپ مسیح کے ہیں کیونکہ اُس نے آپ کو اپنے خون کی قیمت دے کر خرید لیا ہے۔ آپ اُس کے ہیں کیونکہ آپ نے اپنے آپ کو اُس کے لئے مخصوص کیا ہے۔ آپ اُس کے ہیں کیونکہ آپ گویا اُس کے رشتہ دار ہو گئے ہیں۔ آپ اُس کے بھائیوں

میں سے ایک ہو کر اُس کے ہم میراث ہو گئے ہیں۔ لہٰذا آپ بڑی جاں فشانی کر کے ثابت کرنے کی کوشش کریں کہ آپ اُس کے خادم، اُن کے دوست اور اُس کی دُلھن ہیں۔

جب آپ آزمائے جائیں تو جواب دیں، ''مَیں یہ بڑی بدکاری نہیں کر سکتا کیونکہ مَیں مسیح کا ہوں۔'' یہ جواب یسوع مسیح کے دوستوں کو گناہ کرنے سے روک لیتا ہے۔ اگر دولت حاصل کرنے کی آزمائش ہو تو یہ کہہ کر اُس سے کنارہ کریں کہ ''مَیں مسیح کا ہوں۔'' کیا آپ مصیبتوں اور خطروں سے دوچار ہیں؟ برے وقت میں یہ یاد رکھتے ہوئے ثابت قدم رہیں کہ ''مَیں مسیح کا ہوں۔'' کیا آپ ایسی جگہ پر ہیں جہاں دوسرے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں؟ اُٹھ کر پورے زور سے کام کریں۔ اور جب پیشانی پسینے سے شرابور ہو اور ستانے کی آزمائش آئے تو کہیں کہ ''نہیں، مَیں رُک نہیں سکتا۔ مَیں مسیح کا ہوں۔ اگر مَیں مسیح کا خون خریدا نہ ہوتا تو کام کو چھوڑ جاتا۔'' جب شہوت پرستی کی مسحور کن آواز کانوں سے ٹکرائے اور آپ کو راہِ راست سے ہٹنے کی دعوت دے تو جواب دیں، ''تیرا سریلا راگ مجھے مسحور نہیں کر سکتا کیونکہ مَیں مسیح کا ہوں۔''

جب خدا کا کام کرنا ہو تو دل لگا کر کریں۔ جب غریبوں اور خستہ حالوں کو آپ کی ضرورت ہو تو اِس سبب سے اُنہیں اپنے مال میں شریک کریں کہ آپ مسیح کے ہیں۔ آپ اپنے ایمان کو کبھی نہ جھٹلائیں۔ ہر وقت اور ہر موقع پر آپ کا رویہ مسیح کا سا ہو۔ آپ کی باتیں ناصری کی سی ہوں۔ آپ کے کام اور کلام سے ظاہر ہو کہ آپ مسیح کے ہیں۔ لوگ آپ میں مسیح کی محبت اور پاکیزگی دیکھیں۔

۶ نومبر

''مَیں پیاسی زمین پر پانی انڈیلوں گا...'' یسعیاہ ۴۴:۳

جب ایماندار پست ہمت اور بوجھل دل ہو جائے تو بہت دفعہ وہ ہر طرح کے خوف کے لئے اپنے آپ کو کوستا ہے، اِس اُمید پر کہ اِس طرح اُس کی حالت بہتر ہو جائے گی۔ لیکن خاک سے اُٹھنے کا یہ راستہ نہیں بلکہ یہ اُس میں پھنسے رہنے کا باعث ہے۔ یہ ایسا

ہے گویا کہ آپ عقاب کے پروں کو باندھ کر اُسے کہیں کہ اڑ جائے۔ شروع میں متلاشی روح کو شریعت نہیں بلکہ انجیل کا پیغام بچاتا ہے۔ اِسی طرح شریعت کی غلامی پژمردہ مسیحی کو بحال نہیں کر سکتی بلکہ انجیل کی خوش خبری۔ غلاموں کا سا ڈر برگشتہ ایماندار کو خدا کے پاس واپس نہیں لاتا بلکہ یسوع کی مسحور کن محبت اُسے اُس کی گود میں لے آتی ہے۔

کیا آج صبح کو آپ زندہ خدا کے لئے ترس رہے ہیں؟ اور کیا آپ پریشان ہیں کہ آپ اُسے پا نہیں سکتے؟ کیا ایمان کی خوشی جاتی رہی؟ کیا آپ کی بھی یہی دعا ہے کہ "اپنی نجات کی شادمانی مجھے پھر عنایت کر" (زبور ۵۱:۱۲)؟ کیا آپ کو اِس کا بھی احساس ہے کہ مَیں بنجر ہوں اور وہ پھل نہیں لا سکتا جس کی خدا کو مجھ سے توقع ہے؟ کہ مَیں نہ کلیسیا کے لئے نہ دنیا کے لئے اِتنا فائدہ مند ہوں جتنا کہ ہونا چاہتا ہوں؟ اگر یہ بات ہے تو یہ آپ کے لئے موزوں وعدہ ہے کہ "مَیں پیاسی زمین پر پانی اُنڈیلوں گا۔"

آپ کو وہ فضل مل جائے گا جس کی آپ کو ضرورت ہے۔ اور یہ آپ کو آپ کی ضرورت کے مطابق ملے گا۔ پانی پیاسے کو تازہ دم کرتا ہے اور آپ تازہ دم کئے جائیں گے۔ آپ کی مرادیں پوری کی جائیں گی۔ پانی مرجھائے ہوئے سبزے کو شاداب کرتا ہے۔ آپ کی زندگی کو تازہ فضل سے شاداب کیا جائے گا۔ پانی کے باعث پھل پک جاتا ہے۔ فضل آپ کو خدا کی راہوں میں پھل دار بنائے گا۔ خدا کے فضل میں جو بھی خوبی ہے آپ اُس سے پوری طرح لطف اندوز ہوں گے۔ آپ کو خداوند تعالیٰ کے فضل کی تمام دولت مل جائے گی۔ آپ کی زندگی میں فضل کا سیلاب آ جائے گا۔

۷ نومبر

"دیکھ مَیں نے تیری صورت اپنی ہتھیلیوں پر کھود رکھی ہے..." یسعیاہ ۴۹:۱۶

"دیکھ" کا لفظ ہمیں تعجب کرنے پر اُکساتا ہے۔ بے شک اِس لفظ کے پیچھے آیت ۱۴ کا بے ایمان واویلا ہے کہ "صیون کہتی ہے کہ یہوواہ نے مجھے ترک کیا ہے اور خداوند مجھے بھول گیا ہے۔" خداوند اِس گھناؤنی بے اعتقادی پر گویا تعجب کا اظہار کرتا ہے۔ اِس

سے زیادہ تعجب کی بات کیا ہوسکتی ہے کہ خدا کے برگزیدہ لوگ خدا کی وفاداری پر شک کریں! خدا کے پیار بھرے الفاظ کے باعث ہمیں شرمسار ہونا چاہئے۔ وہ پکار اُٹھتا ہے کہ "مَیں تجھے کس طرح بھول سکتا ہوں جب کہ مَیں نے تیری صورت اپنی ہتھیلیوں پر کھود رکھی ہے؟ تُو کس طرح جرأت کر سکتا ہے کہ شک کرے کہ مَیں تجھے بھول گیا ہوں جب کہ مَیں نے تجھے اپنے بدن پر کھود رکھا ہے؟" آہ! ایسی بے اعتقادی کیسی عجیب ہے! معلوم نہیں کہ کس کے سبب سے زیادہ حیران ہوں، خدا کی وفاداری یا اُس کے لوگوں کی بے اعتقادی کے سبب سے۔

وہ ہزار دفعہ اپنا وعدہ پورا کرتا ہے۔ لیکن اِس کے باوجود اگلی ہی آزمائش پر ہم شک کرنے لگتے ہیں۔ وہ ہمارا کبھی انکار نہیں کرتا۔ وہ کبھی خشک کنواں نہیں ہوتا۔ وہ کبھی غروب ہوتا ہوا سورج نہیں ہوتا۔ پھر بھی ہم متواتر پریشانیوں، شکوک وشبہات اور خوف و ہراس سے بے چین ہوتے رہتے ہیں، گویا کہ خدا سراب ہو۔

کتنی حیرانی کی بات ہے کہ خدا باغیوں کو اپنے محبت بھرے دل کے اِتنا قریب رکھتا ہے کہ اُس نے اُن کی صورت اپنی ہتھیلیوں پر کھود رکھی ہے۔ یہ نہیں لکھا کہ "تیرا نام" بے شک نام بھی موجود ہے، لیکن یہ سب کچھ نہیں ہے۔ "مَیں نے تیری صورت اپنی ہتھیلیوں پر کھود رکھی ہے۔" کتنی عظیم محبت ہے! مَیں نے تیری شخصیت، تیرے حالات، تیرے گناہ، تیری آزمائشیں، تیری کمزوریاں، تیری ضرورتیں، تیرے کام، مَیں نے تیرے بارے میں سب کچھ، تیرے پورے وجود کو وہاں رکھا ہے۔ کیا آپ پھر کبھی یہ کہیں گے کہ میرے خدا نے مجھے ترک کر دیا ہے جبکہ اُس نے آپ کی صورت اپنی ہتھیلیوں پر کھود رکھی ہے؟

۸ نومبر

"جس طرح تم نے مسیح یسوع خداوند کو قبول کیا..." کلسیوں ۲:۶

ایمان کی زندگی کا مطلب ہے قبول کرنا۔ یہ اِس کے بالکل برعکس ہے کہ کسی خوبی

یا کام کے عوض کسی کو کچھ دیا جائے۔ مطلب یہی ہے کہ ایک تحفے کو محض قبول کیا جائے۔ بالکل اُسی طرح جس طرح زمین بارش کو پی لیتی ہے، سمندر دریاؤں کو اور رات ستاروں کو بغیر معاوضہ دیئے ہوئے قبول کرتی ہے۔ یہی خدا کے مفت فضل کا حال ہے۔ مقدسین چشمے یا دریا نہیں بلکہ حوض ہیں جن میں زندگی کا پانی بہتا رہتا ہے۔ وہ خالی برتن ہیں جن میں خدا اپنی نجات اُنڈیل دیتا ہے۔

قبول کرنے کا یہ بھی مطلب ہے کہ کسی چیز کی حقیقت کو پہچانا جائے۔ کسی سائے کو قبول نہیں کیا جاتا کیونکہ اُس کی کوئی حقیقت نہیں۔ ہم صرف کسی حقیقی چیز کو ہی قبول کر سکتے ہیں۔ یہی ایمان کی زندگی کا حال ہے، مسیح ہمارے نزدیک ایک ٹھوس حقیقت بن جاتا ہے۔ جب ہم ایمان نہیں لائے تھے تب مسیح محض ایک نام ہی تھا۔ وہ ہمارے نزدیک قدیم زمانے کا محض ایک شخص تھا۔ ایمان کا قدم اُٹھانے کے باعث یسوع ہمارے دل میں ایک زندہ شخص بن جاتا ہے۔

لیکن قبول کرنے کا یہ بھی مطلب ہے کہ وہ چیز ہماری ملکیت بن جاتی ہے۔ جس چیز کو مَیں قبول کرتا ہوں وہ میری اپنی ہو جاتی ہے۔ جو کچھ دیا جاتا ہے اُسے مَیں اپنا لیتا ہوں۔ جب مَیں مسیح کو قبول کرتا ہوں تو وہ میرا نجات دہندہ بن جاتا ہے۔ وہ یہاں تک میرا ہو جاتا ہے کہ نہ زندگی اُسے مجھ سے چھین سکتی ہے نہ موت۔ مسیح کو قبول کرنے میں یہ سب کچھ شامل ہے: اُسے خدا کی مفت بخشش کے طور پر قبول کرنا، اُس کا میرے دل میں ٹھوس حقیقت بن جانا اور اُسے اپنا لینا۔ نجات کا مطلب ہے کہ کسی اندھے کو بینائی، کسی بہرے کو قوت سماعت اور کسی مردے کو زندگی ملتی ہے۔ لیکن ہمیں نہ صرف یہ برکتیں ملیں بلکہ ہمیں مسیح یسوع خود مل گیا۔ بے شک اُس نے ہم مُردوں کو زندگی بخشی۔ اُس نے ہمیں گناہوں کی معافی بخشی، اُس نے ہمیں اپنی راست بازی دی۔ یہ تمام کی تمام نہایت بیش قیمت نعمتیں ہیں، لیکن ہم اِن پر مطمئن نہیں ہوتے، ہمیں مسیح یسوع خود بخشا گیا ہے۔ خدا کا بیٹا ہم میں سکونت کرتا ہے جو آسمانوں کے آسمان میں نہیں سما سکتا۔ تو ہمارے دل کتنے معمور ہوں گے!

۹ نومبر

''...اُسی طرح اُس میں چلتے رہو۔'' کلسیوں ۲:۶

اگر ہم نے خداوند مسیح کو دل کی گہرائیوں میں قبول کر لیا ہے تو پھر ہماری نئی زندگی ظاہر ہوگی۔ جس نے مسیح کو سچ مچ جان لیا ہے وہ اُسی طرح چلے گا جس طرح وہ چلتا تھا۔ ہمارا ایمان ہماری کوٹھڑی تک محدود نہیں ہوگا۔ چلنے کا مطلب ہے سرگرم عمل ہونا۔ جس پر ہمارا ایمان ہے اُس کی مرضی اور خواہش کو عملی جامہ پہنانا ہے۔ جو مسیح کی رفاقت میں زندگی گزارتا ہے اُس کا کردار مسیح کا سا ہوگا۔ روزمرہ زندگی سے ظاہر ہوگا کہ مسیح اُس میں سکونت کرتا ہے۔ وہی اُس کی اُمید، محبت، خوشی اور زندگی ہے۔ لوگ اُس آدمی کے بارے میں کہیں گے کہ ''وہ اپنے مالک کی مانند ہے، وہ یسوع مسیح کی طرح زندگی گزارتا ہے۔''

چلنے میں آگے بڑھنا لازم ہے۔ ''اُسی طرح اُس میں چلتے رہو۔'' فضل کی پہچان اور اپنے محبوب کے عرفان میں ترقی کرتے جانا ہے۔ چلنے کا مطلب ''چلتے رہنا'' اور متواتر مسیح میں قائم رہنا ہے۔ افسوس کہ بہت سے مسیحیوں کا خیال ہے کہ صرف صبح اور شام کو مسیح کی حضوری میں آنا ہے، لیکن دن کے باقی حصے میں وہ اُسے بھول کر دل سے دنیا کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ ضروری ہے کہ ہم ہمیشہ اُس کے ساتھ رہیں، اُس کے نقشِ قدم پر چلیں اور اُس کی مرضی کو پورا کریں۔

''چلتے رہنے'' کا مطلب باقاعدگی سے اور عادتاً چلتے رہنا ہے۔ جب ہم کسی کے چال چلن کا ذکر کرتے ہیں تو اُس کے اُٹھنے بیٹھنے، رفتار و گفتار کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اگر کبھی کوئی مسیح کی سنگت سے لطف اندوز ہو اور اگلے ہی لمحے اُسے بھول جائے تو یہ بے قاعدگی ہے۔ اِس صورت میں ہم اُس میں نہیں چلتے۔ اِس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اُس کے پاس رہیں، اُس سے لپٹے رہیں۔ ''جس طرح تم نے مسیح یسوع خداوند کو قبول کیا اُسی طرح اُس میں چلتے رہو۔'' جیسے آپ شروع میں مسیح پر بھروسا کرتے تھے -- وہی آپ کی زندگی کا سرچشمہ، دستورِ حیات اور خوشی تھی ویسے -- ہی تاعمر ہو۔ اِس

میں اُس وقت بھی کوئی فرق نہ آئے جب آپ موت کے سایہ کی وادی میں سے گزر کر اُس خوشی اور آرام میں داخل ہوں گے جو خداوند کے لوگوں کے منتظر ہیں۔ اے پاک روح، ہمیں ویسے ہی چلنے کے قابل بنا جیسے مسیح چلتا تھا۔

۱۰ نومبر

''ابدی خدا تیری سکونت گاہ ہے ...'' اِستثنا ۳۳:۲۷

اِس آیت کا مطلب ہے کہ خدا ہمارا گھر ہے۔ یہ ایک نہایت معنی خیز لفظ ہے۔ ہمارا گھر چاہے چھوٹا اور غریب سا ہو وہ ہمیں بہت پیارا لگتا ہے۔ لیکن اِس سے بھی پیارا ہمارا خدا ہے جس ''میں ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود ہیں'' (اعمال ۱۷:۲۸)۔ اپنے گھر میں ہم اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں۔ ہم دنیا کو باہر چھوڑ کر اُس میں آرام سے رہتے ہیں۔ چنانچہ جب ہم خدا کے پاس ہیں تو کسی بلا سے نہیں ڈریں گے۔ وہ ہماری پناہ گاہ اور سکونت گاہ ہے۔

اپنے گھر میں ہم دن بھر کی محنت مشقت سے آرام پاتے ہیں۔ اِسی طرح ہمارے دل خدا میں آرام پاتے ہیں۔ جب زندگی کی پریشانیوں میں مبتلا ہوں تو اُس کے پاس جا کر اطمینان اور سکون پاتے ہیں۔ اور اپنے گھر میں ہم بے تکلف ہو جاتے ہیں۔ ہمیں کسی طرح کی غلط فہمی کا ڈر نہیں ہوتا یا یہ کہ ہمارے الفاظ کو توڑ مروڑ کر غلط مطلب دیا جائے گا۔ اِسی طرح جب ہم خدا کی حضوری میں ہوں تو ہم آزادی کے ساتھ اُس سے بات کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے دل کی تمام خواہشات اُسے بتا سکتے ہیں۔ چونکہ ''خداوند کے راز کو وہی جانتے ہیں جو اُس سے ڈرتے ہیں'' (زبور ۲۵:۱۴) اِس لئے جو اُس سے ڈرتے ہیں اُنہیں اپنے راز خداوند کو بتانے چاہئیں۔

ہمارا گھر ہماری خاص خوشی کا مقام بھی ہے۔ اِسی طرح ہمارے دل کی سب سے بڑی خوشی ہمارے خدا میں ہے۔ یہ خوشی ہماری تمام خوشیوں سے بڑھ کر ہے۔

نیز اپنے گھر کے لئے ہم محنت مشقت کرتے ہیں۔ یہ خیال کہ جو کام ہم کرتے

ہیں وہ ہمارے اپنے گھر کے لئے ہے ہمیں تقویت بخشتا ہے۔ اپنے گھر کے لئے ہم خوشی سے کام کرتے ہیں۔ اِس سلسلے میں بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ خداوند ہمارا گھر ہے۔ اُس سے محبت رکھنا ہمیں تقویت دیتا ہے۔ ہم اُسے اُس کے عزیز بیٹے میں دیکھتے ہیں۔ اور دُکھ اُٹھاتے نجات دہندہ کے چہرے کو دیکھ کر ہم اُس کے لئے محنت مشقت کرنے کے لئے جوش اور تقویت پاتے ہیں۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں محنت کرنی ہے کیونکہ ابھی تک ہمارے کچھ ایسے بھائی ہیں جنہیں بچانا ہے۔ اور ہمیں باپ کے برگشتہ فرزندوں کو گھر واپس لانے سے اُسے خوش کرنا ہے۔ ہم جس مقدس گھرانے میں رہتے ہیں اُسے خوشی سے معمور کرنا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ کتنے خوش قسمت ہیں جن کی سکونت گاہ یعقوب کا خدا ہے!

۱۱ نومبر

"...اور نیچے دائمی بازو ہیں۔" اِستثنا ۳۳:۲۷

ازلی و ابدی خدا ہمیں سہارا دینے والا ہے۔ وہ ہر وقت ہمیں تھامے رکھے گا، خاص طور پر جب ہم مصیبت میں ڈوبنے کو ہوں۔ بعض اوقات سچا مسیحی نہایت شکستہ دل ہو جاتا ہے۔ اپنی گناہ گاری اور نالائقی کے سبب سے اُس کا دل خدا کی حضوری میں ٹوٹ جاتا ہے۔ وہ یہاں تک پست ہمت اور مایوس ہو جاتا ہے کہ بمشکل دعا کر سکتا ہے۔ اے خدا کے فرزند، یاد رکھیں کہ آپ کی حالت خواہ کتنی ہی خراب اور مایوس کن کیوں نہ ہو آپ کے نیچے "دائمی بازو ہیں۔" گناہ آپ کو خواہ کتنا ہی نیچے گھسیٹے خداوند مسیح کا کفارہ تمام طرح کی کمیوں کے بھی نیچے ہے۔ آپ چاہے کتنے ہی گہرے گڑھے میں کیوں نہ گر گئے ہوں، وہاں بھی آپ کے "نیچے دائمی بازو ہیں۔"

اور بعض اوقات مسیحی کو سخت دُکھ درد سے گزرنا پڑتا ہے۔ تمام انسانی سہارے جواب دے جاتے ہیں۔ پھر کیا ہوتا ہے؟ اُس وقت بھی اُس کے نیچے وہی دائمی بازو ہیں۔ چاہے وہ کتنی بڑی مصیبت کا شکار ہو جائے اُس کے وفادار خداوند کا فضل اُسے گھیرے رکھے گا۔

نیز مسیحی باطنی دُکھ اور سخت پریشانی میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے۔ لیکن اِس نفسیاتی یا روحانی پریشانی میں بھی وہ اُن دائمی بازوؤں کی دسترس اور حفاظت سے باہر نہیں ہوتا۔ وہ اُس کے نیچے ہیں اِس لئے شیطان کی تمام طرح کی کوششوں کے باوجود وہ محفوظ ہوتا ہے۔

وہی دائمی بازو خداوند تعالیٰ کے بہت سے تھکے ماندے بندوں کے لئے اپنے خداوند کی خدمت میں بڑی تسلی اور تقویت کا باعث ہیں۔ اِس حقیقت میں کہ نیچے دائمی بازو ہیں ہر روز کے لئے یہ وعدہ پنہاں ہے کہ ہماری ہر ضرورت کے لئے فضل اور ہر فرض کی ادائیگی کے لئے قدرت موجود ہے۔ بلکہ موت کی گھڑی میں بھی وہی دائمی بازو ہمیں سنبھالے رکھیں گے۔ جب یردن میں کھڑے ہوں گے تو داؤد کے ساتھ کہہ سکیں گے کہ "مَیں کسی بلا سے نہیں ڈروں گا کیونکہ تُو میرے ساتھ ہے۔" بے شک ہم قبر میں اُتریں گے، لیکن اِس سے نیچے نہیں جائیں گے کیونکہ وہ دائمی بازو ہمیں سنبھالے رکھیں گے۔ ہماری پوری زندگی بلکہ موت کی گھڑی میں بھی وہ ہمیں تھامے رکھیں گے (زبور ۲۳)۔

۱۲ نومبر

"... تمہارا آزمایا ہوا ایمان ..." ۱۔پطرس ۱:۷

جو ایمان آزمایا نہ گیا ہو سچا ایمان تو ہو سکتا ہے، لیکن مضبوط نہیں ہوتا۔ جب تک وہ آزمایا نہ جائے وہ کمزور ایمان ہو گا۔ ایمان سب سے اچھی طرح اُس وقت ترقی کرتا ہے جب اُس کا مقابلہ ہو رہا ہو۔ طوفان اُس کی تربیت کرنے والے ہیں اور جب بجلی چمکتی ہے، تو اُس کا راستہ روشن ہو جاتا ہے۔

جب سمندر پُر امن ہو تو چاہے بادبان کتنا ہی اچھا اور مضبوط کیوں نہ ہو، کشتی بندرگاہ کی طرف نہیں بڑھتی، کیونکہ اونگھتے سمندر میں کشتی بھی اونگھتی ہے۔ لیکن جب تیز ہوا چلے اور لہریں کشتی سے ٹکرائیں اور وہ سخت ہچکولے کھائے تو اُس وقت وہ تیزی سے بندرگاہ کی طرف بڑھتی ہے۔

کوئی پانی اِتنا میٹھا نہیں ہوتا جتنا کہ وہ جو بیابان کے چشمے سے نکلے۔ اور کوئی ایمان اِتنا

بیش قیمت نہیں ہوتا جتنا کہ وہ جو مخالفت کے ہوتے ہوئے فتح یاب ہو۔ آزمائے ہوئے ایمان کے باعث ہم تجربہ کار ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ کو سیلاب سے نہ گزرنا پڑتا تو آپ اپنی کمزوری سے واقف نہ ہوتے۔ اور اگر خدا آپ کو اُس میں تھامے نہ رکھتا تو آپ اُس کی قدرت کو نہ جانتے۔ ایمان کو جتنا زیادہ مخالف ہوا کا مقابلہ کرنا پڑے اُتنا ہی وہ مضبوط ہو جاتا ہے۔ ایمان بھی بیش قیمت ہے اور اُس کی آزمائش بھی گراں قدر۔

لیکن یہ اُن کی حوصلہ شکنی کا باعث نہ ہو جو ابھی ایمان میں گویا بچے ہیں۔ آپ کے ایمان کو بھی آزمائش کی آگ سے گزرنا پڑے گا۔ مناسب وقت پر آپ کا ایمان بھی آزمایا جائے گا۔ شاید ابھی آپ ایمان کے لحاظ سے کافی حد تک ناتجربہ کار ہوں، تاہم آپ خدا کے فضل کے لئے اُس کا شکر کریں۔ جس ایمان کی پختگی تک آپ پہنچے ہوئے ہیں اُس کے لئے خداوند کا شکر کریں۔ ایمان کی اِسی راہ پر چلتے جائیں تو آپ کو برکت پر برکت ملے گی یہاں تک کہ آپ کا ایمان بھی اِتنا مضبوط ہو جائے گا کہ آپ بظاہر ناممکنات کے پہاڑوں کو فتح کر سکیں گے۔

۱۳ نومبر

"...ڈالی اگر انگور کے درخت میں قائم نہ رہے تو اپنے آپ سے پھل نہیں لا سکتی ..."

یوحنا ۱۵:۴

آپ کب پھل لانے لگے؟ یہ اُس وقت ہوا جب آپ نے مسیح کے پاس آ کر پوری طرح اُس کے کفارے کا سہارا لیا اور اُس کی راست بازی پر انحصار کیا۔ اُس وقت آپ کتنے پھل دار تھے! کیا آپ کو وہ ابتدائی دن یاد ہیں؟ اُس وقت انگوروں کو بکثرت گچھے لگے اور انار کے درخت پھل سے لدے ہوئے تھے۔ کیا اُس وقت کی نسبت آپ آج کم پھل دار ہیں؟ اگر آپ کا یہی حال ہے تو اپنی پہلی محبت کو یاد کر کے اور توبہ کر کے پہلے سے زیادہ کام کریں۔ آپ وہی سرگرمیاں دوبارہ اختیار کریں جن کے بارے میں آپ نے تجربہ سے جان لیا ہے کہ وہ آپ کو مسیح کے قریب لا رہی ہیں کیونکہ ہر طرح

کا پھل اُسی سے صادر ہوتا ہے۔ جو بھی سرگرمی آپ کو خداوند یسوع کے زیادہ قریب لے جائے پھل لانے میں آپ کی معاون ثابت ہوگی۔

بے شک سورج اپنے عظیم طریقے سے پھل دار درختوں کا پھل پکاتا ہے۔ اِس سے بھی زیادہ مسیح اپنے باغ کے درختوں کے پھل لانے کا باعث ہوتا ہے۔ آپ کب بے پھل رہے ہیں؟ کیا یہ وہ وقت نہیں تھا جب آپ مسیح سے زیادہ دُور رہ رہے تھے؟ جب آپ دعا کرنے میں سست تھے؟ اور جب آپ سادہ ایمان سے دست بردار ہو گئے تھے؟ جب آپ مسیح کی نسبت اُس کی برکتوں کو زیادہ عزیز رکھتے تھے؟ جب آپ کہہ رہے تھے کہ مَیں قائم ہوں، مجھے جنبش نہیں ہوگی؟ اور آپ بھول گئے تھے کہ آپ کی قوت کا سرچشمہ کہاں اور کون ہے؟ کیا یہ وہ وقت نہ تھا جب آپ کا پھل لانا بند ہوا؟ ہم میں سے بہتوں کو یہ دردناک سبق سیکھنا پڑا کہ ہر طرح کی انسانی طاقت بے جان اور بے پھل ہوتی ہے، یہاں تک کہ ہم پکار اُٹھے کہ لازم ہے کہ میرا پھل اُسی کی طرف سے آئے کیونکہ مَیں اپنی طاقت سے کسی طرح کا پھل نہیں لا سکتا۔ ہم نے تجربہ سے سیکھ لیا ہے کہ جتنا زیادہ مسیح میں خدا کے فضل پر انحصار کریں اور خدا کے پاک روح کو موقع دیں گے اُتنا ہی زیادہ ہم خدا کے لئے پھل پیدا کریں گے۔ کاش آپ زندگی اور پھل کے لئے پوری طرح خداوند یسوع کا دامن پکڑ لیں!

۱۴ نومبر

"مَیں اُن کو بھی نیست کروں گا... جو خداوند کی عبادت کا عہد کرتے ہیں لیکن ملکوم کی قسم کھاتے ہیں۔" صفنیاہ ۱:۵

ایسے لوگ اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے تھے کیونکہ وہ دونوں کا ساتھ دے رہے تھے۔ وہ یہوواہ کے پیروکاروں کے ساتھ چلتے تھے اور ملکوم دیوتا کے سامنے بھی سجدہ کرتے تھے۔ لیکن دو دِلے لوگوں سے خدا کو نفرت ہے اور اُسے ریاکاروں سے گھن آتی ہے۔ جو صرف بت پرست ہو وہ اُن کی نسبت کم بدقسمت ہے جو دونوں کشتیوں میں پیر رکھنے کی

کوشش کرتے ہیں۔ وہ اپنی آلودہ قربانی کو خدا کے گھر میں لے آتے ہیں جبکہ اُن کا دل دنیا کی خواہشوں اور اُس کے گناہوں سے معمور ہوتا ہے۔ دونوں فریقوں سے ملے رہنا بزدلوں کا وتیرہ ہے۔ روزمرہ زندگی میں بھی دو دِلے شخص کو حقیر جانا جاتا ہے۔ آیت میں اُس کی نہایت سخت سزا کا اعلان کیا گیا ہے۔ اِس سلسلے میں خدا حق بجانب ہے کیونکہ وہ کس طرح ایسے گناہ گار پر رحم کر سکتا ہے جو سچ کو جانتا، اُس کی تصدیق کرتا، اُس کی پیروی کرنے کا دعویٰ کرتا ہے، لیکن ساتھ ساتھ بدی سے پیار کر کے اُسے اپنے دل میں راج کرنے دیتا ہے؟

اے میری جان، آج صبح کو اپنے آپ کو پرکھیں کہ آپ دو دِلے تو نہیں؟ آپ جو مسیح کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، کیا آپ سچ مچ اُس سے محبت رکھتے ہیں؟ کیا آپ نے واقعی اپنا دل خدا کو دیا ہوا ہے؟ اگر آپ درحقیقت اپنے قصوروں اور گناہوں کی وجہ سے مردہ ہیں تو زندہ ہونے کا محض نام کافی نہیں ہے۔ اگر ایک پاؤں سچائی کی اور دوسرا جھوٹ کی کشتی میں ہو تو آپ گر کر بُری طرح تباہ ہوں گے۔ یا تو مسیح سب کچھ ہو گا یا پھر کچھ بھی نہیں ہو گا۔ پوری کائنات خدا سے معمور ہے۔ اِس لئے اِس میں کسی اَور معبود کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ لہٰذا اگر وہ میرے دل پر راج کرتا ہے تو اِس میں کسی اَور حکمران کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہو گی۔ کیا مَیں صرف یسوع مسیح پر تکیہ کرتا ہوں؟ کیا صرف اُسی کے لئے جیتا ہوں؟ کیا یہی میری خواہش ہے؟ کیا میرے دل کا مصمم ارادہ ہے کہ ایسا ہی کروں گا؟ اگر ایسا ہی ہو تو خدا کے قوی فضل کی تعریف ہو جس کی معرفت مجھے نجات مل گئی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو خدا مجھے معاف کر کے میرے دل میں اپنا خوف ڈالے۔

۱۵ نومبر

"خداوند کا حصہ اُسی کے لوگ ہیں ..." اِستثنا ۳۲:۹

وہ کس طرح اُس کے ہو گئے؟ اِس طرح کہ اُس نے اُنہیں چن لیا ہے۔ اُس نے اُنہیں پیار کیا اور اُن کی کسی طرح کی خوبی سے قطع نظر اُنہیں اپنا بنا لیا ہے۔ اُس نے

اُنہیں اِس لئے نہیں چنا کہ اُس نے اُن میں کوئی خوبی دیکھی۔ اُس نے اپنی پُراَسرار مرضی سے رحم کر کے لوگوں کو ہمیشہ کی زندگی کے لئے چن لیا ہے۔ اِس لئے وہ اُس کے آزادانہ انتخاب کے باعث اُس کے ہو گئے۔

لیکن وہ اِس لئے بھی اُس کے ہیں کہ اُس نے اُنہیں خرید لیا ہے۔ اُس نے اُن کے لئے کوڑی کوڑی ادا کی ہے۔ اِس لئے اُس کے مالکانہ حقوق کے بارے میں کسی طرح کے شک کی گنجائش نہیں۔ اُس کا حصہ "فانی چیزوں یعنی سونے چاندی کے ذریعے سے نہیں بلکہ مسیح کے بیش قیمت خون سے" (۱۔پطرس ۱:۱۹) خریدا گیا ہے۔ کوئی دوسرا فریق اُس پر دعویٰ نہیں کرسکتا۔ پوری قیمت ادا ہو چکی ہے۔ اب کلیسیا ابد تک اُس کی ملکیت ہو گئی ہے۔ اُس کے تمام برگزیدوں پر خون کا نشان ثبت ہے۔ انسانی آنکھ سے وہ اوجھل ہے، لیکن "خداوند اپنوں کو پہچانتا ہے" (۲۔تیم ۲:۱۹)۔ جنہیں اُس نے بنی نوع انسان میں سے نجات بخشی اُن میں سے کسی کو نہیں بھولے گا۔ وہ اُن بھیڑوں کا شمار رکھتا ہے جن کی خاطر اُس نے اپنی جان دی۔

وہ اُس کی فتح کے باعث بھی اُس کے ہو گئے ہیں۔ ہمیں حاصل کرنے کے لئے اُسے ہم میں کتنی زبردست جنگ لڑنی پڑی! کتنی دیر تک اُسے ہمارے دل کا محاصرہ کرنا پڑا! کتنی دفعہ اُس نے ہمیں ہتھیار ڈالنے کو کہا! لیکن ہم نے اُس کا سخت مقابلہ کیا۔ کیا آپ کو وہ مبارک گھڑی یاد ہے جب وہ آپ کے دل پر غالب آیا؟ ہاں ہم اُس کی قادرِ مطلق محبت سے مغلوب ہو کر اُس کے اسیر بن گئے۔ یوں ہم اُس کے ہمیں چن لینے، مول لینے اور مغلوب کرنے کے باعث اُس کی ملکیت ہیں۔ ہم خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں کہ اب ہم کبھی اپنے نہیں ہو سکتے۔ اور ہماری دلی خواہش ہے کہ روز بروز اُس کی مرضی پوری کر کے اُس کے جلال کو ظاہر کریں۔

۱۶ نومبر

"...میرا بخرہ خداوند ہے..." نوحہ ۳:۲۴

یہ نہیں لکھا کہ "کسی حد تک خداوند میرا بخرہ (حصہ) ہے،" نہ یہ کہ "خداوند میری میراث کا ایک حصہ ہے۔" نہیں، خداوند خود میرا پورا بخرہ ہے۔ یہ ہماری ہر ایک مراد اور خواہش کا احاطہ کرتا ہے۔ خداوند بذاتِ خود میرا بخرہ ہے۔ یہ نہیں کہ صرف اُس کا فضل، اُس کی محبت، اُس کا عہد بلکہ یہوواہ خود ہمارا بخرہ ہے۔ اُس نے ہمیں اور ہم نے اُسے اپنا بخرہ چن لیا ہے۔ بے شک لازم ہے کہ پہلے خداوند ہمارے لئے میراث چنے ورنہ ہم اُسے کبھی اپنی میراث کے طور پر نہ چنتے۔ لیکن اگر ہم واقعی خدا کی محبت کے باعث چنے گئے ہیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے اُسے اپنی ابدی میراث کے طور پر چن لیا ہے۔

خدا میں ہماری تمام ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ انسان کی خواہشات پوری کرنا آسان نہیں ہے۔ ابھی اُس کی ضرورتیں پوری ہوئیں تو وہ فوراً کسی نئی ضرورت کا خواب دیکھنے لگتا ہے اور اُس میں اِسے حاصل کرنے کی شدید آرزو جنم لے لیتی ہے۔ لیکن جس کی بھی ہم خواہش کر سکیں سب کچھ ہمارے الٰہی بخرے میں پنہاں ہے۔ یہاں تک کہ ہم زبور نویس کے ہم زبان ہو کر کہہ سکتے ہیں کہ "آسمان پر تیرے سوا میرا کون ہے؟ اور زمین پر تیرے سوا مَیں کسی کا مشتاق نہیں" (زبور ۷۳:۲۵)۔ اِس لئے ہم اپنے خداوند میں مسرور ہوں گے جو کہ ہمیں اپنی خوشیوں سے مالا مال کرتا ہے۔ ہمارا ایمان عقاب کی طرح اپنے پر پھیلا کر آسمان کی محبت میں جو کہ اُس کی حقیقی آرام گاہ ہے راحت پاتا ہے۔ "جریب میرے لئے دل پسند جگہوں میں پڑی بلکہ میری میراث خوب ہے!" ہم خداوند میں خوشی مناتے رہیں۔ ہم دنیا والوں کو دکھائیں کہ ہم کتنے خوش قسمت اور مبارک لوگ ہیں تاکہ وہ پکار اُٹھیں کہ "ہم تمہارے ساتھ جائیں گے کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ خدا تمہارے ساتھ ہے" (زکریاہ ۸:۲۳)۔

۱۷ نومبر

"...اُس کی تمجید ابد تک ہوتی رہے۔" رومیوں ۱۱:۳۶

یہی ایک مسیحی کی سب سے بڑی خواہش ہونی چاہئے۔ لازم ہے کہ باقی تمام خواہشات اِس بڑی خواہش کے تابع ہوں۔ مسیحی کاروبار میں کامیابی کی خواہش کر سکتا ہے، لیکن صرف اِس صورت میں کہ وہ خدا کی زیادہ تمجید کرنے میں معاون ثابت ہو۔ وہ زیادہ نعمتوں کی خواہش کر سکتا ہے، لیکن اِن کا بڑا مقصد یہی ہو کہ خدا کی زیادہ تمجید ہو۔ اگر آپ کا بڑا مقصد یہ نہیں ہے تو آپ اُس طرح نہیں چلتے جس طرح کہ آپ کو چلنا چاہئے۔ ایماندار مسیحی ہوتے ہوئے آپ "اُسی کے وسیلے سے اور اُس کے لئے ... ہیں۔" آپ کبھی بھی خدا کی نسبت کسی اَور چیز پر اپنا دل زیادہ نہ لگائیں۔ یہی آپ کے دل کا محرک اور بڑی آرزو ہو۔ یہی آپ کی ہر مہم کی بنیاد ہو۔ اور جب آپ ٹھنڈے پڑنے لگیں تو یہی خواہش آپ کو نیا جوش دلائے کہ "اُس کی تمجید ہو۔" آپ خدا ہی کو اپنا واحد مقصد بنائیں۔ یاد رکھیں کہ جہاں خودی کا آغاز ہوتا ہے وہاں دُکھ شروع ہو جاتا ہے۔

اور خدا کی تمجید کرنے کی خواہش بڑھتی جائے۔ آپ جوانی کے دنوں میں اُس کی تمجید کرتے تھے۔ آپ اِس پر اکتفا نہ کریں کہ اب بھی اُس کی ویسے ہی تمجید کریں جیسے اُس وقت کرتے تھے۔ کیا خدا نے آپ کو خوش حال بنایا ہے؟ آپ اُسے پہلے کی نسبت زیادہ وقت دیں۔ کیا اُس نے آپ کو زیادہ تجربہ بخشا ہے؟ آپ پہلے کی نسبت زیادہ بڑے ایمان سے اُس کی تعریف کریں۔ کیا خدا اور اُس کی راہوں کے بارے میں آپ کا علم بڑھتا جا رہا ہے؟ اُسی تناسب سے آپ کی طرف سے اُس کی تعریف بھی بڑھے۔ کیا پہلے کی نسبت آپ کے حالات اچھے ہوئے؟ کیا آپ بیماری سے صحت یاب ہوئے؟ کیا آپ کا غم خوشی اور اطمینان میں بدل گیا؟ تو آپ اُس کی زیادہ تعریف و تمجید کریں۔ اپنی شخصی خدمت اور بڑھتی ہوئی پاکیزگی سے اُس کی تمجید کریں۔

۱۸ نومبر

"... وہ محفوظ سوتا اور سربمہر چشمہ ہے۔" غزل الغزلات ۴:۱۲

یہ آیت ایماندار کی باطنی زندگی کو بیان کرتی ہے۔ اوّل، وہ پوشیدہ ہے۔ وہ سربمہر چشمہ ہے۔ قدیم زمانے میں ایسے چشمے ہوتے تھے جن پر ایک عمارت تعمیر ہوتی تھی تاکہ صرف وہی لوگ اُس سے پانی بھر سکیں جو اُس کے پوشیدہ دروازے سے واقف ہوتے تھے۔ جب ایماندار کا دل خدا کے فضل سے نیا ہو گیا ہے تو وہ بھی ایسا ہی ہے۔ اُس کے اندر ایک ایسی پُراسرار زندگی ہے جسے کوئی دوسرا انسان چھو نہیں سکتا۔ یہ ایک ایسا بھید ہے جس سے کوئی اَور واقف نہیں ہوتا، بلکہ جس کے باطن میں یہ بھید ہے وہ خود سے کسی کو سمجھا بھی نہیں سکتا۔

زیرِغور آیت میں پوشیدگی بلکہ علیٰحدگی کا خیال بھی پایا جاتا ہے۔ یہ کوئی عام سا چشمہ نہیں ہے جس سے ہر کوئی پی سکے۔ اِسے دیگر تمام انسانوں سے محفوظ رکھا گیا ہے۔ یہ ایسا چشمہ ہے جس پر اُس کے مالک کی مہر لگی ہوئی ہے تاکہ سب لوگ جانیں کہ اِس چشمے کا مالک خدا بادشاہ ہے۔ یوں اِسے دیگر تمام چشموں سے الگ کیا گیا ہے۔ یہی روحانی زندگی کا حال ہے۔ خدا کے برگزیدہ لوگ تین طرح سے الگ کئے گئے ہیں۔ اوّل، وہ الٰہی چناؤ کے باعث الگ کئے گئے ہیں۔ دوم، پھر جب اُنہیں نجات مل گئی تو وہ الگ کئے گئے۔ اور سوم، وہ اُس روحانی زندگی کے باعث الگ کئے گئے جس سے باقی لوگ بے بہرہ ہیں۔ اِس لئے وہ اِس دنیا میں خوش نہیں رہ سکتے اور نہ اِس کی خوشیوں سے ہی مطمئن ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ اُن کا حقیقی گھر نہیں ہے۔

نیز اِس میں مخصوصیت کا خیال بھی پایا جاتا ہے۔ یہ سربمہر چشمہ ایک خاص شخص کے لئے مخصوص ہے یعنی ایماندار کا دل خداوند یسوع کے لئے مخصوص ہے۔ ہر ایک مسیحی کو یاد رکھنا چاہئے کہ مجھ پر خدا کی مہر ہے اور اُسے پولس رسول کے ہم زبان ہو کر کہنا چاہئے کہ "آگے کو کوئی مجھے تکلیف نہ دے کیونکہ مَیں اپنے جسم پر یسوع کے داغ لئے

ہوئے پھرتا ہوں" (گلتیوں ۶:۱۷)۔

پھر اِس آیت میں حفاظت کا خیال بھی موجود ہے۔ آہا، ایماندار کی باطنی زندگی کتنی محفوظ ہے! اگر زمین اور دوزخ کی تمام طاقتیں مل کر بھی اُس کا مقابلہ کریں تو وہ محفوظ رہے گی کیونکہ جس نے اُسے عطا کیا ہے وہ اپنی جان سے اُس کی حفاظت کرتا ہے۔ اور جب خدا کسی کا محافظ ہو تو کون اُسے نقصان پہنچا سکتا ہے؟

۱۹ نومبر

"بے وقوفی کی حجتوں ... سے ... پرہیز کر ..." ططس ۳:۹

ہمارے دن تھوڑے ہیں۔ اِس لئے ہم اِنہیں غیر ضروری باتوں پر حجت کرتے ہوئے ضائع نہ کریں۔ غیر ضروری باتوں پر بحث و تکرار کرتے رہنے سے کلیسیاؤں کا بڑا نقصان ہوا ہے۔ اِن پر بڑی دیر تک بحث کرنے کے بعد بھی نہ کسی کی سمجھ میں اضافہ ہوا نہ حکمت میں، بلکہ اِس کے برعکس محبت کو ٹھیس لگی ہے۔ ایسی بنجر زمین میں بیج بونا حماقت ہے۔ ایسے سوالوں پر بحث کرنا فضول ہے جن کے بارے میں پاک نوشتے خاموش ہیں۔ ایسے بھیدوں پر حجت کرنا بے وقوفی ہے جنہیں خدا نے راز میں رکھا ہے۔ پیش گوئیوں کی مشکوک تشریحات پر جھگڑا کرنا نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ اور محض انسانی رسم و رواج پر حجت کرنے سے کنارہ کرنا چاہئے۔ اگر ہم پولس رسول کی تاکید پر عمل کریں جو کہ اُس نے اِس سے پہلے کی آیت میں کی کہ ہم اچھے کاموں میں لگے رہیں تو ہمیں اوپر کی فضول باتوں میں اُلجھنے کے لئے فرصت ہی نہیں ملے گی۔

اِس کے برعکس کچھ ایسے سوال ہیں جن پر ہمیں ضرور غور کرنا چاہئے۔ اِن کا ہمیں بڑی دیانت داری سے سامنا کرنا چاہئے۔ مثلاً کیا میرا خداوند یسوع پر ایمان ہے؟ کیا مَیں اپنی عقل کی روحانی حالت میں نیا بنتا جاتا ہوں؟ کیا مَیں روحانی طور پر ترقی کر رہا ہوں؟ کیا میرا چال چلن انجیل کی خوش خبری کے لئے زینت کا باعث ہے؟ کیا مَیں اپنے خداوند کا منتظر ہوں؟ کیا مَیں اُس نوکر کی طرح بیدار رہتا ہوں جسے اپنے مالک کی واپسی

کی اُمید ہے؟ مسیح کے لئے مَیں اَور کیا کچھ کر سکتا ہوں؟ ایسے سوالوں پر ضرور توجہ دینی چاہئے۔ ہم اپنا وقت اور طاقت مفید خدمت پر خرچ کریں۔ ہم صلح کرانے والے ہوں۔ ہم کوشش کریں کہ اپنے کلام اور کام کی معرفت دوسروں کی بے وقوفی کی حجتوں سے باز رہنے میں حوصلہ افزائی کریں۔

۲۰ نومبر

"اے خداوند، تُو نے میری جان کی حمایت کی..." نوحہ ۳:۵۸

غور کریں یہاں نبی کتنے **وثوق** سے بات کرتا ہے۔ وہ نہیں کہتا کہ "مجھے اُمید ہے، کبھی کبھی خیال کرتا ہوں کہ خداوند میری جان کی حمایت کرتا ہے۔" نہیں، بلکہ وہ اِسے حقیقت جان کر پورے وثوق سے کہتا ہے کہ "تُو نے میری جان کی حمایت کی۔" پاک روح کی مدد سے ہم ہر طرح کے شک اور خوف کو جھٹک دیں جو ہمارے اطمینان اور خوشی کو کھائے جاتے ہیں۔ خداوند سے مدد مانگیں کہ وہ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم ہر طرح کے شک کو چھوڑ کر پورے یقین کے ساتھ خداوند کی حمایت کی گواہی دیں۔

غور کریں کہ نبی کتنی **شکرگزاری** کا مظاہرہ کرتا ہے۔ وہ سارا جلال خداوند کو دیتا ہے۔ وہ اپنے یا اپنی فریادوں کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں کہتا۔ وہ اپنے چھڑائے جانے کو کسی انسان کا کام نہیں سمجھتا اور نہ وہ اِسے اپنی دین داری کا صِلہ سمجھتا ہے، بلکہ پورا زور لفظ "تُو" پر ہے۔ "اے خداوند، تُو نے میری جان کی حمایت کی اور اُسے چھڑایا۔" ہر مسیحی کو شکرگزار طبیعت کا مالک ہونا چاہئے۔ زمین خدا کا ایسا گھر ہونا چاہئے جو کہ شکرگزار مقدسین سے معمور ہو۔

خدا کا رحم بیان کرتے وقت یرمیاہ کتنا خوش لگ رہا ہے! وہ نہایت تاریک قید خانے میں تھا اور اب بھی وہ رونے والا نبی کہلاتا ہے۔ تو بھی اِسی کتاب میں جس کا نام "نوحہ" ہے یرمیاہ کا فتح کا نعرہ بلند ہو رہا ہے۔ "تُو نے میری جان کی حمایت کی اور اُسے چھڑایا۔" اے خدا کے فرزندو! خداوند کی مہربانی کا تجربہ کرنے کے طالب ہوں۔ اور جب

آپ کو یہ تجربہ حاصل ہوا ہے تو خوشی سے اُس کی گواہی دیں۔ شکرگزاری کے نغمے بلند کریں۔ فتح کے نعرے لگائیں۔

۲۱ نومبر

"خدا کے پاک روح کو رنجیدہ نہ کرو..." افسیوں ۴:۳۰

مسیحی کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ اُسے مسیح کی طرف سے ملا ہے اور صرف پاک روح کی معرفت ملا ہے۔ تمام برکتیں ہمیں پاک روح کی معرفت ملتی ہیں۔ ہماری اپنی ذات سے کوئی بھی اچھی چیز نہیں نکلتی۔ ہر پاکیزہ خیال، پرستش کی خواہش یا نیک کام خدا کے روح کی تحریک سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ آپ میں اچھا بیج بویا بھی جائے، لیکن وہ اُگے گا نہیں جب تک کہ پاک روح آپ میں "نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادے کو انجام دینے کے لئے پیدا" نہ کرے (فلپیوں ۲:۱۳)۔ کیا آپ مسیح کی گواہی دینا چاہتے ہیں؟ اگر اُس کا روح آپ کی مدد نہ کرے تو یہ کتنا بے فائدہ کام ہو گا! کیا آپ گناہ پر فتح پانا چاہتے ہیں؟ کیا آپ پاکیزہ زندگی کی خواہش رکھتے ہیں؟ کیا آپ روحانی طور پر ترقی کرنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ فرشتوں کی طرح پورے دل سے خدا کی خدمت کرنا چاہتے ہیں؟ پاک روح کے بغیر سب کچھ ناممکن ہے۔ "مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے" (یوحنا ۱۵:۵)۔ ڈالی انگور کے درخت کے رس کے بغیر پھل نہیں لا سکتی۔ اے خدا کے فرزند، اگر آپ میں زندگی ہے تو صرف وہی جو آپ کو خدا کے پاک روح کی معرفت ملی ہے۔ اِس لئے ہم اُسے اپنے گناہ کے باعث رنجیدہ نہ کریں۔ جب وہ ہمیں کسی بات میں تحریک دے تو اُسے نہ بجھائیں۔ ہم اُس کے اشارے پر چلنے کے لئے مستعد رہیں۔ اگر پاک روح واقعی اِتنا زور آور ہے تو اُس کے بغیر کچھ بھی کرنے کی کوشش نہ کریں۔ ہم اُس کی مدد مانگے بغیر کوئی کام شروع نہ کریں۔ ہم اِس طرح اُس کی عزت کریں کہ ہر وقت یاد رکھیں کہ اُس کے بغیر ہم بالکل ناتوان ہیں۔ لہٰذا اُس پر پوری طرح انحصار کریں۔ ہماری دعا یہی ہو کہ "تُو آپ میرے دل کو اپنے لئے کھول دے اور مجھے اپنے روح القدس سے سنبھالے رکھ۔"

۲۲ نومبر

"...اسرائیل (یعقوب) بیوی کی خاطر نوکر بنا۔ اُس نے بیوی کی خاطر چوپانی کی۔"

ہوسیع ۱۲:۱۲

یعقوب لابن سے شکایت کرتے وقت اپنی محنت مشقت کو یوں بیان کرتا ہے: "مَیں پورے بیس برس تیرے ساتھ رہا... جسے درندوں نے پھاڑا مَیں اُسے تیرے پاس نہ لایا۔ اُس کا نقصان مَیں نے سہا۔ جو دن کو یا رات کو چوری گیا اُسے تُو نے مجھ سے طلب کیا۔ میرا حال یہ رہا کہ مَیں دن کو گرمی اور رات کو سردی میں مرا اور میری آنکھوں سے نیند دُور رہتی تھی" (پیدائش ۳۱: ۳۸۔۴۰)۔ اِس سے بھی سخت ہمارے نجات دہندہ کی زندگی اِس زمین پر رہی۔ اُس نے اپنی تمام بھیڑوں کی نگرانی کی، یہاں تک کہ آخر میں اُس نے یوں حساب دیا کہ "جنہیں تُو نے مجھے دیا مَیں نے اُن میں سے کسی کو بھی نہ کھویا" (یوحنا ۱۸: ۹)۔ اُس کا "سر شبنم سے تر" تھا اور اُس کی "زلفیں رات کی بوندوں سے بھری" تھیں (غزل الغزلات ۵: ۲)۔ نیند اُس سے کوسوں دُور رہتی تھی کیونکہ وہ رات بھر اپنے لوگوں کے لئے دعا میں جاں فشانی کرتا تھا۔ ایک رات پطرس کی دل سوزی سے شفاعت کرنے کی ضرورت تھی، اگلی رات کسی اَور کو آبدیدہ سفارش درکار تھی۔ پیارے یسوع کو اپنی دُلھن کو حاصل کرتے وقت کمر توڑ مشقت اُٹھانی پڑی۔ اِس کے لئے اُس نے کوئی گلہ نہ کیا۔

لابن کے ہاں یعقوب کی زندگی کا روحانی موازنہ یسوع مسیح کی زندگی کے ساتھ کرنے سے ہمیں کتنی خوشی ملتی ہے! لابن نے تمام کی تمام بھیڑوں کو یعقوب کے ہاتھ سے طلب کیا۔ اگر درندوں نے اُنہیں پھاڑا تو یعقوب کو اُس نقصان کو پورا کرنا پڑا۔ اگر اُن میں سے کوئی مر گئی تو یعقوب ذمہ دار تھا۔ اُسے پورے ریوڑ کا ضامن ہونا پڑا۔

ہمارا خداوند یسوع اِس بات کا ضامن ہے کہ ہر ایک ایمان لانے والے کو بحفاظت اُس کے پاس حاضر کرے جس نے یہ خدمت اُس کے سپرد کی۔ مشقت کرنے

والے یعقوب پر نظر کریں تو آپ کو اُس کی تصویر نظر آئے گی جس کے بارے میں لکھا ہے کہ "وہ چوپان کی مانند اپنا گلہ چرائے گا" (یسعیاہ ۴۰:۱۱)۔

۲۳ نومبر

"...اُس کے ساتھ شراکت..." ا۔یوحنا ۱:۶

جب ہم ایمان کے وسیلے سے مسیح کے ساتھ پیوست ہو گئے تو ہماری اُس کے ساتھ کامل رفاقت و شراکت قائم ہوئی۔ ہم اُس کے ساتھ ایک ہو گئے۔ ہمارے اور اُس کے مقاصد اب مل گئے ہیں۔ ہماری مسیح کے ساتھ **محبت** میں شراکت ہے۔ جس سے وہ محبت رکھتا ہے-- اُس سے ہم بھی رکھتے ہیں۔ وہ مقدسین کو پیار کرتا ہے-- ہم بھی اُنہیں پیار کرتے ہیں۔ وہ گناہ گاروں سے محبت رکھتا ہے-- ہم بھی رکھتے ہیں۔ وہ خستہ حال نسل انسانی سے محبت رکھتا ہے-- ہم بھی رکھتے ہیں۔ اُس کی آرزو ہے کہ زمین کے بیابان خداوند کے باغ میں بدل جائیں-- ہماری بھی یہی آرزو ہے۔

ہماری اور اُس کی **خواہشات** میں شراکت ہے۔ وہ خدا کے جلال کی خواہش رکھتا ہے-- ہم بھی اِس کے لئے جاں فشانی کرتے ہیں۔ اُس کی خواہش ہے کہ مقدسین وہاں ہوں جہاں وہ خود ہے-- ہماری بھی خواہش ہے کہ ہم وہاں ہوں۔ وہ گناہ کو خارج کرنا چاہتا ہے-- ہم اُس کے جھنڈے تلے اِس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اُس کی آرزو ہے کہ تمام مخلوقات کی طرف سے اُس کے باپ کا نام پکارا جائے-- ہم روز دعا کرتے ہیں کہ "تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔"

ہماری **دُکھ اُٹھانے** میں مسیح کے ساتھ شراکت ہے۔ بے شک ہمیں صلیب پر نہیں لٹکایا جاتا اور ہمیں پُر تشدد موت نہیں مرنا پڑتا، لیکن جب اُس کو حقیر جانا جاتا ہے تو ہم حقیر جانے جاتے ہیں۔ اور جب ہمیں اُس کی خاطر حقیر جانا جاتا ہے تو یہ خوشی کا مقام ہے۔ جب اُس کی پیروی کرنے کے سبب سے دنیا ہمارا مقابلہ کرے تو ہم جانتے ہیں۔ شاگرد کو اپنے اُستاد سے بڑا نہیں ہونا چاہئے۔

ہم مقدور بھر اُس کی مشقت میں بھی اُس کے شریک ہیں۔ جس طرح وہ اپنے کلام اور کام سے لوگوں کی خدمت کرتا تھا ہم بھی کرتے ہیں۔ اُس کی طرح ہمارا کھانا پینا بھی خدا کی مرضی کو پورا کرنے میں ہے تاکہ ہم اُس کے کام کو انجام دیں جس نے ہمیں بھیجا ہے۔

اُس کا **جلال** ہمارا منتظر ہے۔ پھر ہماری رفاقت کامل ہو جائے گی، کیونکہ اُس کی کلیسیا اُس کی پیاری دُلھن کے طور پر اُس کے ساتھ اُس کے تخت پر بیٹھے گی۔

۲۴ نومبر

"ذُوالجلال خداوند بڑی بڑی ندیوں اور نہروں کے بدلے ہماری گنجائش کے لئے آپ موجود ہوگا..." یسعیاہ ۳۳:۲۱

بڑی بڑی ندیوں کے باعث زمین زرخیز ہو جاتی ہے۔ ندیوں کے آس پاس کے میدانوں میں طرح طرح کے پودے اُگتے اور کثرت کی فصل پیدا ہوتی ہے۔ یہ سب کچھ خدا کی کلیسیا کے لئے ہے۔ اگر اُس کے پاس خدا ہے تو وہ سب کچھ کی وارث ہے۔ وہ اُسے سب کچھ مہیا کر سکتا ہے۔ "رب الافواج اِس پہاڑ پر سب قوموں کے لئے فربہ چیزوں سے ایک ضیافت تیار کرے گا" (یسعیاہ ۲۵:۶)۔ کیا زندگی کی روٹی کی ضرورت ہے؟ وہ من کی طرح آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ فرحت بخش ندیاں چاہتے ہیں؟ جس چٹان سے پانی نکلا وہ آپ کے پیچھے پیچھے آتی ہے اور وہ چٹان مسیح ہے۔ اگر آپ کی روحانی ضرورت پوری نہیں ہوتی تو قصور آپ کا ہے۔ اگر آپ روحانی طور پر کنگال ہیں تو اپنی غلطی کے سبب سے۔

بڑی بڑی ندیاں کاروبار کو بھی پیش کرتی ہیں۔ ہمارا جلالی خداوند ہمارے لئے آسمانی کاروبار کا وسیلہ ہے۔ اپنے نجات دہندہ کے باعث ہمارا ماضی کے ساتھ کاروبار ہے۔ کوہِ کلوری کی دولت، عہد کے خزانے، قدیم ایام کا خدا کا چناؤ، خدا کے ازلی خزانے سب کے سب اِس بڑی ندی یعنی ہمارے شفیق خداوند یسوع کی معرفت ہمارے پاس آتے ہیں۔

نیز ہمارا مستقبل کے ساتھ بھی کاروبار ہے۔ ہزار سالہ بادشاہی کی طرف سے سامان سے لدے ہوئے کتنے جہاز آتے ہیں! کیسی خوش حالی ہو گی جب گویا آسمان زمین پر اُتر آئے گا! ہماری خداوند کی معرفت مقدسین کے ساتھ رفاقت ہے جن کے جامے خون میں پاک صاف کئے گئے اور جو تخت کے سامنے حمد و ثنا کرتے ہیں۔ بلکہ اِس سے بھی بڑھ کر ہماری قادرِ مطلق کے ساتھ رفاقت ہو گی۔

اور بڑی بڑی ندیاں دفاع اور حفاظت کا باعث بھی ہوتی تھیں۔ عزیزو، خدا اپنی کلیسیا کا کتنا عظیم دفاع اور محافظ ہے! خدا کی اِس بڑی ندی کو ابلیس عبور نہیں کر سکتا۔ اُس کی کتنی آرزو ہے کہ ہمیں نقصان پہنچائے۔ خوف نہ کریں خدا کسی صورت میں بھی نہیں بدلتا۔ شیطان ہمیں پریشان کرے تو کرے، لیکن وہ ہمیں ہلاک نہیں کر سکتا۔

۲۵ نومبر

"... قیدیوں کو رہائی ... کی خبر سناؤں ..." لوقا ۴: ۱۸

صرف خداوند یسوع قیدیوں کو رہا کر سکتا ہے۔ سچی آزادی صرف اُسی کی طرف سے ملتی ہے۔ وہ قیدیوں کو رہا کرنے میں حق بجانب ہے، کیونکہ جو بیٹا سب چیزوں کا وارث ہے وہ اختیار رکھتا ہے کہ انسانوں کو رہائی بخشے۔ اِس رہائی کے لئے نہایت بھاری قیمت ادا کی گئی ہے۔ یسوع مسیح اپنی قدرت کے کلام سے اُنہیں رہائی کی خبر سناتا ہے۔ لیکن اُس نے اِسے اپنے خون سے خریدا ہے۔ آپ آزاد ہوئے کیونکہ اُس نے آپ کا بوجھ اپنے اوپر اُٹھا لیا۔ آپ رہا ہوئے کیونکہ اُس نے آپ کی جگہ دُکھ اُٹھایا۔

گو اُس نے اِس کے لئے بھاری قیمت ادا کی وہ اِسے بغیر قیمت کے مفت بانٹتا ہے۔ یسوع ہماری رہائی کے لئے ہم سے کچھ طلب نہیں کرتا۔ ہم ٹاٹ اوڑھ کر راکھ میں بیٹھے ہیں تو وہ ہمیں کہتا ہے کہ ہم آزادی کا خوبصورت خلعت پہن لیں۔ ہم جیسے بھی ہیں وہ ہمیں بچا لیتا ہے اور وہ بھی ہماری مدد اور محنت کے بغیر۔

جسے خداوند یسوع آزاد کرتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے آزاد ہے۔ کوئی اُسے دوبارہ

بیڑیاں نہیں پہنا سکتا۔ جب خداوند کسی کو ارشاد فرمائے کہ ''مَیں تجھے رہا کرتا ہوں'' تو وہ شخص ہمیشہ کے لئے آزاد ہے۔ شیطان ہمیں دوبارہ غلام بنانے کی سازش کرے گا، لیکن اگر خدا ہماری طرف ہے تو کسی بلا سے نہیں ڈریں گے۔ دنیا ہمیں اپنی آزمائشوں میں پھنسانے کی کوشش کرے گی، لیکن جو ہمارے ساتھ ہے وہ ہمارے تمام مخالفوں سے زور آور ہے۔ ہمارا مکار دل ہمیں بہت تنگ کرے گا، لیکن وہ جس نے ہم میں نیک کام شروع کیا ہے وہ اُسے جاری رکھ کر انجام تک پہنچائے گا (فلپیوں ۱:۶)۔ بے شک خدا اور انسان کے تمام دشمن اپنے لشکروں کو ہمارے خلاف صف آرا کریں، لیکن جسے خدا نے آزاد کیا ہے اُسے کون ہاتھ لگائے گا؟ جس انسان کو مسیح نے مخلصی بخشی ہے وہ عقاب کی طرح پَر پھیلا کر اُڑے گا۔

اگر ہم شریعت کی لعنت سے آزاد ہو گئے ہیں تو ہمارا رہا ہونا عملی طور سے اِس طرح ہو جائے کہ شکرگزار ہو کر خوشی سے خدا کی خدمت کریں۔ ''مَیں تیرا بندہ تیری لونڈی کا بیٹا ہوں۔ تُو نے میرے بندھن کھولے ہیں'' (زبور ۱۱۶:۱۶)۔

۲۶ نومبر

''جو کام تیرا ہاتھ کرنے کو پائے اُسے مقدور بھر کر ...'' واعظ ۹:۱۰

''جو کام تیرا ہاتھ کرنے کو پائے۔'' یہ ایسے کاموں کے بارے میں کہا گیا ہے جو ممکن ہیں۔ ہمارا دل بہت سے کاموں کو کرنے کا قصد کرتا ہے، لیکن اُنہیں کبھی عملی جامہ نہیں پہناتا۔ اچھی بات ہے کہ یہ خیال ہمارے دل میں ہوں، لیکن اگر ہم کسی کے کام آنا چاہیں تو محض منصوبے بنانے پر مطمئن نہ ہوں۔ ہمیں عملی طور پر ''وہ کام کرنا ہے جو ہمارا ہاتھ کرنے کو پائے۔'' ہم بڑے بڑے کام کرنے کے منتظر نہ رہیں۔ کسی اَور کام کا خواب نہ دیکھیں بلکہ جو آپ کا ہاتھ کرنے کو پائے اُسے کریں۔ ہمارے پاس ابھی وقت ہے۔ ماضی گزر چکا ہے اور مستقبل ابھی آیا نہیں۔ ہمارے پاس ''موجودہ'' وقت کے سوا کوئی وقت نہیں۔ اِس لئے آپ خدا کی خدمت کرنے کے لئے اِس کا انتظار نہ کریں کہ آپ پہلے

زیادہ تجربہ کار بنیں۔ اِسی وقت پھل لانے کی کوشش کریں۔ خدا کی خدمت اب کریں۔

لیکن اِس کا خیال رکھیں کہ اُسے کس طرح کرتے ہیں۔ ''اُسے مقدور بھر'' کریں یعنی اپنی پوری طاقت کے ساتھ اور فوراً کریں۔ منصوبے بناتے بناتے اپنی زندگی کو ضائع نہ کریں۔ کسی نے کبھی ''کل'' خدا کی خدمت نہیں کی۔ اگر ہمیں مسیح کی عزت کر کے برکت ملی تو اُس کام کے سبب سے جو ہم آج کرتے ہیں۔ جو کچھ بھی آپ مسیح کے لئے کریں جی بھر کر کریں۔ آپ مسیح کی کبھی کبھی اور تھوڑی تھوڑی خدمت نہ کریں بلکہ دل و جان سے کریں۔

لیکن خدمت کرنے کی طاقت ہمیں کہاں سے ملتی ہے؟ ہماری ذات میں یہ قوت نہیں پائی جاتی۔ ہم میں کمزوری ہی کمزوری ہے۔ ہماری قدرت کا سرچشمہ رب الافواج ہے۔ اِس لئے ہم اُس کی مدد کے طلب گار ہوں۔ ہم دعا کر کے ایمان سے آگے بڑھیں۔ اور جب ہم نے جو کچھ ہمارے ''ہاتھ نے کرنے کو پایا'' کر لیا تو خداوند کی طرف سے برکت کے منتظر رہیں۔ جو کچھ ہم اِس طرح کریں گے وہ کام صحیح اور موثر ہو گا۔

۲۷ نومبر

''سردار کاہن یشوع خداوند کے فرشتے کے سامنے کھڑا ہے ...'' زکریاہ ۳:۱

سردار کاہن یشوع خدا کے ہر فرزند کو پیش کرتا ہے جسے مسیح کے خون کے باعث خدا تک رسائی ہے۔ وہ اِس لائق بنایا گیا کہ خدا تعالیٰ کے مقدِس میں پاک چڑھاوے چڑھائے۔ مسیح نے ہمیں کاہن اور بادشاہ بنایا ہے۔ یہاں زمین پر بھی ہم پاک زندگی اور پاک خدمت سے کاہن کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔

لیکن سردار کاہن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ ''خداوند کے فرشتے کے سامنے کھڑا ہے'' یعنی خدمت کرنے کے لئے کھڑا ہے۔ یہی ہر ایک سچے ایماندار کی حالت ہونی چاہئے۔ موجودہ دَور میں ہر ایک مقام خدا کا گھر ہے۔ ایمان داروں کو متواتر دعا اور حمد و ستائش کی روحانی قربانیاں چڑھاتے ہوئے اپنے آپ کو زندہ قربانی کے طور پر

پیش کرنا ہے۔

لیکن غور کیجئے کہ یشوع خدمت کرنے کے لئے کہاں کھڑا ہے: یہوواہ کے فرشتے کے سامنے۔ ہم جو کہ ناپاک ہیں صرف ایک درمیانی کی وساطت سے خدا کے کاہن بن سکتے ہیں۔ جو کچھ میرے پاس ہے اُسے یسوع کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ میری دعائیں اُس کی دعاؤں میں لپٹ کر قبول ہو جاتی ہیں۔ میری حمد و ثنا تب ہی مقبول ٹھہرتی ہے جب وہ مسیح کے اپنے باغ کے ''مُر، عود اور تج'' کے گچھوں میں لپٹی ہوئی خدا کے حضور پہنچے۔ اگر مَیں اُسے اپنے آنسوؤں کے علاوہ کچھ نہیں دے سکتا تو وہ اُنہیں اپنے مشکیزہ میں رکھے گا کیونکہ ایک وقت تھا جب وہ بھی روتا تھا۔ اگر مَیں اُسے صرف اپنا کراہنا اور آہیں بھرنا پیش کر سکتا ہوں تو وہ اِسے ایک پسندیدہ قربانی کے طور سے قبول کرے گا کیونکہ ایک وقت تھا جب وہ بھی شکستہ دل اور غمگین تھا۔ مَیں خود اُس میں ہو کر مقبول ہوں۔ اور میرے سب ناتمام اور آلودہ کام جو بذاتِ خود اُس کے نزدیک نہایت بدبودار ہیں، مسیح کی معرفت خدا کو راحت پہنچانے والی خوشبودار قربانیاں بن جاتے ہیں۔ اُن سے وہ مطمئن ہو جاتا ہے اور مجھے برکت ملتی ہے۔ چنانچہ سچے مسیحی کا مقام دیکھیں: ''کاہن... جو خداوند کے فرشتے کے سامنے کھڑا ہے۔''

۲۸ نومبر

''جب بھائیوں نے آ کر تیری اُس سچائی کی گواہی دی جس پر تُو حقیقت میں چلتا ہے تو مَیں نہایت خوش ہوا۔'' ۳۔یوحنا آیت ۳

سچائی گیُس میں تھی اور وہ سچائی پر چلتا تھا۔ اگر اُس میں سچائی نہ ہوتی تو وہ سچائی پر چل نہیں سکتا تھا۔ اور اگر وہ سچائی پر نہ چلتا تو اُس کے اندر بھی سچائی نہ ہوتی۔ لازم ہے کہ سچائی انسان میں داخل ہو کر اُس کے باطن کو معمور کرے ورنہ سچائی بے کار ہے۔ اگر بائبل کی تعلیم محض عقیدہ ہے تو یہ اُس روٹی کی مانند ہے جو کسی کے ہاتھ میں ہو۔ ہاتھ میں کی روٹی سے انسان توانا نہیں ہو جاتا۔ لیکن تعلیم کو دل سے قبول کیا جاتا ہے۔ یہ اُس خوراک کی مانند ہے

جسے ہضم کیا گیا اور یوں بدن کو تعمیر کرتی ہے۔ اِس بات کی ضرورت ہے کہ سچائی ہمارے باطن کی ایک زندہ طاقت ہو، باطن کی ایک حقیقت ہو، ہمارے وجود کا ایک حصہ ہو۔

اگر یہ ہمارے اندر ہو تو ہم اِس سے جدا نہیں ہو سکتے۔ ایک شخص اپنے لباس یا بعض اعضا سے محروم ہو کر بھی زندہ رہتا ہے۔ لیکن اُس کے اندر کے اعضا زندہ رہنے کے لئے ضروری ہیں۔ اگر وہ نکال دیئے جائیں تو وہ زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ سچا مسیحی جان سے محروم ہو سکتا ہے، لیکن سچائی کا انکار نہیں کر سکتا۔

قدرت کا ایک اصول ہے کہ باطن ظاہر کو متاثر کرتا ہے۔ اگر انسان کے اندر سچائی کا دِیا روشن ہو جائے تو جلد ہی اُس کی روشنی اُس کی زندگی اور چال چلن میں ظاہر ہوتی ہے۔ انسان کے ہر کام اور کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس کے باطن میں کیا کچھ چھپا ہے۔ سچائی پر چلنے کا نتیجہ دیانت داری، پاکیزگی، وفاداری اور سادگی ہوتا ہے۔ ہم کسی آدمی کے دل کی حالت کا اندازہ اُس کے کام اور کلام سے کر سکتے ہیں۔ خدا کا پاک روح ہمیں آج توفیق بخشے کہ ہمارے دل پر خداوند ہی راج کرے تاکہ کوئی گناہ آلودہ چیز ہم پر حاوی نہ ہو۔

۲۹ نومبر

"تُو اپنی قوم میں اِدھر اُدھر لُترا پن (چغل خوری) نہ کرتے پھرنا ... اپنے ہمسایہ کو ضرور ڈانٹتے بھی رہنا..." احبار ۱۹: ۱۶، ۱۷

چغل خور تین طرح سے زہر پھیلاتا ہے۔ اوّل، وہ اپنا نقصان کرتا ہے۔ پھر اُس کا جسے بات بتاتا ہے اور تیسرے جس کی چغلی ہو رہی ہے اُس کا نقصان ہوتا ہے۔ بات چاہے سچ بھی ہو خدا اُسے پھیلانے سے منع کرتا ہے۔ ہمارے نزدیک خدا کے لوگوں کی شہرت نہایت قیمتی ہونی چاہئے۔ ہم خبردار رہیں، کہیں ہم کلیسیا اور خداوند کو بدنام کرنے میں شیطان کی مدد نہ کریں۔ ہماری زبانوں کو لگام کی ضرورت ہے۔ بہت سے لوگ بھائیوں کی بدگوئی کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں گویا کہ اِس سے اُن کی اپنی عزت بڑھ

جائے گی۔ نوح کے دانا بیٹوں نے اپنے باپ کی برہنگی پر پردہ ڈالا۔ اور جس نے اُس کا ننگا پن فاش کیا اُس پر ہیبت ناک لعنت پڑی۔ عین ممکن ہے کہ ہمیں خود کسی نہ کسی دن بھائیوں کی برداشت اور خاموشی کی ضرورت پڑ جائے۔ ہم اُن کی کمزوری کے بارے میں خاموش رہیں جن سے غلطی ہوئی۔ کسی کی بدگوئی نہ کریں۔

لیکن خدا کا روح ہمیں اجازت دیتا ہے کہ ہم دوسروں کو تنبیہ کریں۔ اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ یہ کس طرح کرنا چاہئے۔ متعلقہ بھائی یا بہن سے براہِ راست بات کرنی چاہئے نہ کہ اُس کی پیٹھ پیچھے دوسروں کے ساتھ۔ یہ برادرانہ طریقہ کار ہے جو خدا کو پسند ہے۔ اگر اِس طرح کسی کو ٹوکا جائے تو اُس پر خدا کی برکت ہوگی اور یہ عمل فائدہ مند بھی ہوگا۔ کیا ہماری طبیعت اِس طریقہ کار پر عمل کرنے سے کتراتی ہے؟ اگر یہ بات ہے تو ہمیں اَور بھی فکر کے ساتھ یہ خدمت کرنی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اپنے بھائی کو ٹوکنے سے قاصر رہنے سے ہم اُس کے گناہ میں شریک ہو جائیں۔ سینکڑوں لوگ کسی کے ہر وقت، دانا اور پیار بھرے طریقے سے ٹوکنے کے باعث مزید سنگین گناہوں کے ارتکاب سے بچ گئے۔ خداوند مسیح نے ہمیں اچھا نمونہ دیا کہ کس طرح غلطی کرنے والے بھائیوں سے نرمی سے بات کرنی ہے۔ اِس سے پیشتر کہ اُس نے شیخی مارنے والے پطرس کو خبردار کیا اُس نے اُس کے لئے دعا کی تھی۔

۳۰ نومبر

"اِمصیاہ نے اُس مردِ خدا سے کہا لیکن سو قنطاروں کے لئے جو مَیں نے اسرائیل کے لشکر کو دیئے ہم کیا کریں؟ اُس مردِ خدا نے جواب دیا خداوند تجھے اِس سے بہت زیادہ دے سکتا ہے۔" ۲۔تواریخ ۹:۲۵

ایسا لگتا ہے کہ یہوداہ کے بادشاہ کے نزدیک یہ ایک نہایت اہم سوال تھا۔ بعض اوقات یہ سچے مسیحیوں کے لئے بھی آزمائش کے وقت شکست کا باعث بنتا ہے۔ کسی وقت بھی پیسوں کا نقصان اُٹھانا خوشی کی بات نہیں ہوتی۔ اور ہماری جسمانی طبیعت ایمان

کی خاطر بھی مالی نقصان برداشت کرنے سے کتراتی ہے۔ ہم کام سے کیوں ہاتھ دھو بیٹھیں؟ کیا سچائی کی یہ قیمت زیادہ بڑی نہیں؟ اِس نقصان کو کیسے برداشت کریں؟ بچوں کا کیا بنے گا جب کہ پہلے ہی ہماری آمدن تھوڑی ہے؟ اِسی طرح کی ہزار اَور باتیں ایماندار مسیحی کو ناروا نفع حاصل کرنے کے لئے اُبھارتی ہیں۔ جب زیادہ مالی نقصان کا سوال ہو تو خطرہ ہے کہ اپنے ضمیر کی آواز کو ٹالیں۔ ایسے موقعوں پر بہت سے ایمانداروں کی روحانی آنکھیں مدھم پڑ جاتی ہیں۔ خطرہ ہے کہ خداوند مسیح کے پیروکار کے نزدیک بھی یہ خیال قابلِ قبول ہو کہ "آخر ہمیں بھی جینا ہے۔"

"خداوند تجھے اِس سے بہت زیادہ دے سکتا ہے۔" اوپر کے سوالوں کا یہ ایک نہایت تسلی بخش جواب ہے۔ ہمارا آسمانی باپ دنیا کے تمام خزانوں کا مالک ہے۔ جو نقصان ہم اُس کی خاطر اُٹھاتے ہیں اِس کا وہ ہزار گنا زیادہ معاوضہ دے سکتا ہے۔ ہمارا کام بس یہ ہے کہ اُس کی مرضی پوری کریں۔ ہم اِس بات کی پوری تسلی رکھیں کہ وہ ہماری ضرورتیں پوری کرے گا۔ خدا کسی کا قرضدار نہیں رہے گا۔ سچے مسیحی جانتے ہیں کہ تھوڑا سا دلی اطمینان بھی منوں سونے سے زیادہ بیش قیمت ہے۔ جو اپنے دل کی حفاظت کرتا ہے اُسے اُس سے کہیں بڑی دولت حاصل ہوتی ہے جس سے اُسے ہاتھ دھونے پڑے۔ ایک سچا دل جیل میں بھی مطمئن ہوتا ہے بشرطیکہ اُسے خدا کی مسکراہٹ حاصل ہو۔ کسی دل کو اگر شاہی محل ملے، لیکن خدا ناراض ہو تو وہ محل اُس کے نزدیک دوزخ سے کم نہ ہو گا۔ گو سخت سے سخت محرومی بھی آ جائے، ہمارے اصل اثاثے پر آنچ نہیں آئے گی کیونکہ وہ آسمان میں محفوظ ہے جہاں یسوع مسیح خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ لیکن اِس زمین پر بھی خدا حلیموں کو زمین کے وارث بناتا ہے۔ اور جو اُس کی راہوں پر چلتے ہیں اُن سے وہ کوئی اچھی چیز باز نہیں رکھے گا۔

یکم دسمبر

"... گرمی اور سردی کے موسم تُو ہی نے بنائے۔" زبور ۷۴: ۱۷

اے میری جان، سردیوں کے اِس مہینے کا آغاز اپنے خدا کے ساتھ کریں۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں اور بدلتے موسم ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ خدا دن اور رات کے ساتھ اپنا عہد قائم رکھتا ہے۔ اور یہ اِس بات کی تسلی دلاتے ہیں کہ وہ اپنے اُس جلالی عہد کا بھی وفادار نکلے گا جسے اُس نے مسیح یسوع کی معرفت قائم کیا ہے۔ جو گناہ آلودہ زمین کے بدلتے موسموں کے ساتھ وفادار ہے وہ اپنے عزیز بیٹے کے معاملات میں بھی کبھی بے وفا نہیں نکلے گا۔

جب دل میں گویا سردی کا موسم ہو تو یہ کوئی خوش گوار تجربہ نہیں ہوتا۔ اگر اِس وقت آپ کا یہی حال ہے تو یہ ضرور تکلیف کا باعث ہو گا۔ لیکن اِس حالت میں ہمیں یہ تسلی ہے کہ یہ خداوند کی طرف سے ہے۔ وہی مخالفت کی ہوا کے ٹھنڈے جھونکے بھیجتا ہے تاکہ جسمانی خواہشات کو ختم کریں۔ وہ سردی کے موسم اور ٹھنڈی ہواؤں پر حکمران ہے۔ اِس لئے آپ کو بڑبڑانے کا کوئی حق نہیں۔ نقصانات، صلیبیں، بیماری، غریبی اور اِسی طرح کی سینکڑوں باتیں خداوند آنے دیتا ہے۔ یہ اُس کے دانا منصوبے کا حصہ ہیں۔ سردی کا موسم کئی طرح کے نقصان دہ حشرات کو ختم کر دیتا ہے۔ وہ بیماریوں کو روک دیتا اور زمین کو بہار کے لئے تیار کر دیتا ہے۔ کاش دُکھ تکلیف کے سردی کے موسم سے ہماری زندگی میں بھی کثرت سے روحانی فوائد پیدا ہوں!

اِن دنوں میں ہم آگ کی کتنی قدر کرتے ہیں! کوئلوں کا دہکنا ہمیں کتنا پیارا لگتا ہے! اِسی طرح ہم اپنے خداوند کی بھی قدر کریں جو کہ ہر طرح کی تکلیف میں برابر گرمی اور تسلی کا سرچشمہ ہے۔ ہم اُس کے قریب ہو جائیں تاکہ اُس میں اِیمان کی خوشی اور اطمینان پائیں۔ ہم اپنے آپ کو اُس کے گرما گرم وعدوں میں لپیٹ لیں اور سردی کے موسم میں بھی کام کے لئے نکلیں، کیونکہ اچھا نہیں کہ ہم کاہل آدمی کی مانند بنیں جو "جاڑے کے باعث ہل نہیں چلاتا" (امثال ۲۰: ۴)۔

۲ دسمبر

"اے میری پیاری! تُو سراپا جمال ہے..." غزل الغزلات ۴: ۷

خداوند اپنی کلیسیا کی خوبصورتی کی بہت تعریف کرتا ہے۔ وہ نہ صرف اُس کے جلال کا ذکر کرتا ہے بلکہ کہتا ہے کہ وہ "سراپا جمال" ہے۔ وہ اُسے اپنے میں دیکھتا ہے، اُس کے خون میں دُھلا ہوا اور اُس کی راست بازی میں ملبوس۔ وہ اُسے سراسر خوبصورت سمجھتا ہے اور یہ حیرانی کی بات نہیں کیونکہ وہ اُس میں اپنا کمال دیکھتا ہے۔ اِس لئے کہ اُن کی کلیسیا کی پاکیزگی، جلال اور کمال اُس کا اپنا لباس ہے۔ اُس کی محبوبہ اِسی میں ملبوس ہے۔ وہ نہ صرف پاک دامن ہے بلکہ بہت پیاری اور خوبصورت ہے۔ گناہ کا پیدا کیا ہوا صورت کا بگاڑ ختم ہو گیا بلکہ اِس سے بھی بڑھ کر اُسے خداوند کی معرفت راست بازی عطا ہوئی جس کے باعث اُسے قابلِ دید خوبصورتی ملی۔ مسیح میں ایمانداروں کو ایک عجیب وغریب راست بازی مل گئی۔

اور خداوند کی دُلھن نہ صرف خوبصورت ہے بلکہ وہ تمام عورتوں سے زیادہ خوبصورت ہے۔ خداوند اُسے یوں مخاطب کرتا ہے: "اے عورتوں میں سب سے جمیلہ!" (غزل الغزلات ۱: ۸)۔ وہ اِتنی بیش قیمت اور اُس کی فضیلت اِتنی شاندار ہے کہ دنیا کی تمام شہزادیاں اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ مسیح تمام شہزادیوں بلکہ فرشتوں کی نسبت اپنی دُلھن کو زیادہ قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ "عورتوں میں سب سے جمیلہ!"

اور وہ اپنے اِس خیال پر فخر کرتا ہے۔ باب کی پہلی آیت کا پہلا لفظ ہے "دیکھ۔" گویا وہ تمام انسانوں کو دعوت دیتا ہے کہ میری محبوبہ پر نظر کرو۔ "دیکھ تُو خوبرو ہے اے میری پیاری! دیکھ تُو خوبصورت ہے" (غزل الغزلات ۴: ۱)۔ اپنی دُلھن کی خوبصورتی کا وہ تمام دنیا میں چرچا کرتا ہے، بلکہ ایک دن وہ اپنے جلال کے تخت پر سے جمع شدہ کائنات کے سامنے اعلان کرے گا کہ "آؤ میرے باپ کے مبارک لوگو" (متی ۲۵: ۳۴)۔ اُس وقت وہ اپنے مبارک لبوں سے اپنے برگزیدوں کی

خوبصورتی کی علانیہ تصدیق کرے گا۔

۴ دسمبر

"... تجھ میں کوئی عیب نہیں۔" غزل الغزلات ۴:۷

خداوند نے اپنی کلیسیا کی خوبصورتی کا اعلان کیا۔ اب وہ اُس کے جمال کی ایک اَور طریقے سے تصدیق کرتا ہے۔ "تجھ میں کوئی عیب نہیں۔" گویا کہ دُولھے کو یہ خیال آیا کہ بدگمان دنیا یہ نہ سمجھے کہ اُس نے اپنی دُلھن کے داغوں کو چھپا کر صرف اُس کی خوبیاں پیش کی ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ اُس میں کسی طرح کا عیب یا داغ نہیں۔ وہ سراسر خوبصورت ہے۔ ایک داغ کو جلدی سے مٹایا جا سکتا ہے اور وہ خوبصورتی کو صرف کسی حد تک متاثر کر سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک خداوند کی کلیسیا کا سوال ہے ہر قسم کے عیبوں اور داغوں سے پاک صاف کیا گیا ہے۔ اگر وہ کہتا کہ اُس میں کوئی سنگین عیب یا ناسور نہیں تو یہ بھی ہمارے لئے بڑے تعجب کا باعث ہوتا۔ لیکن جب وہ کہتا ہے کہ اُس میں چھوٹے سے چھوٹا عیب بھی نہیں تو ہماری حیرانی کا کوئی ٹھکانا نہیں رہتا۔ اگر وہ صرف وعدہ کرتا کہ وہ بتدریج ہمارے تمام عیبوں کو دُور کر دے گا تو یہ ہماری دائمی خوشی کا باعث ہوتا۔ لیکن جب وہ کہتا ہے کہ ہر طرح کے عیب دُور کئے جا چکے ہیں تو ہماری خوشی اور شکرگزاری کی کوئی حد نہیں۔ اِس عجیب و غریب حقیقت کو ایمان کے ہاتھوں سے تھام کر اطمینان پائیں۔

مسیح یسوع کا اپنی دُلھن کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ بے شک وہ بار بار بھٹک جاتی اور پاک روح کو رنجیدہ کرتی ہے تو بھی وہ اُس سے اپنی محبت میں کوئی فرق نہیں آنے دیتا۔ بعض اوقات اُسے ڈانٹنے کے پیچھے بھی اُس کی محبت ہی ہے۔ وہ ہماری بے وقوفیوں کو یاد نہیں رکھتا۔ وہ معاف کر کے پہلے کی طرح ہی ہم سے محبت رکھتا ہے۔ اگر وہ ہماری طرح غلطیاں یاد رکھتا تو ہم اُس کے ساتھ رفاقت نہ رکھ سکتے۔ بہت دفعہ ہم ذرا سی تکلیف کے باعث اُس سے رُوٹھ جاتے ہیں، لیکن ہمارا پیارا دُولھا ہمارے بے سمجھ دلوں کو جانتا ہے اِس لئے وہ ہمارے اِس غلط رویے کا برا نہیں مناتا۔

۴ دسمبر

"...اِس شہر میں میرے بہت سے لوگ ہیں۔" اعمال ۱۸:۱۰

یہ انجیل کی خوش خبری پھیلانے کے لئے بڑی حوصلہ افزائی کا باعث ہونا چاہئے، کیونکہ خراب سے خراب انسانوں میں بھی خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں جنہیں ابھی بچنا ہے۔ آپ اُن کے پاس خدا کا کلام اِس لئے لے جا رہے ہیں کہ خدا نے آپ کو مقرر کیا ہے کہ اُن تک زندگی کا پیغام پہنچائیں۔ لازم ہے کہ یہ پیغام اُن تک پہنچے تاکہ وہ اِسے قبول کر سکیں۔ مسیح نے اُن کی مخلصی کے لئے بھی اپنا خون بہایا۔ وہ مسیح کی ملکیت ہیں گو وہ اب تک پاکیزگی کے دشمن ہیں۔ لیکن اگر مسیح نے اُنہیں خرید لیا ہے تو وہ اُس کے ہیں۔ خدا اپنے بیٹے کی اُس قیمت کو نہیں بھولے گا جو اُس نے اُن کے لئے ادا کی ہے۔ کروڑوں انسان ابھی تک نجات سے بے بہرہ ہیں، لیکن وہ وقت آئے گا جب اُنہیں بھی نئی زندگی مل جائے گی۔ جب ہم زندگی بخش کلام کو اُن کے پاس لے کر جاتے ہیں تو یہی بات ہماری تسلی کا باعث ہوتی ہے۔

اور اِن بے دینوں کی مسیح نے خدا کے تخت کے سامنے شفاعت کی۔ شفاعت کرنے والا کہتا ہے کہ "مَیں صرف اِن ہی کے لئے درخواست نہیں کرتا بلکہ اُن کے لئے بھی جو اِن کے کلام کے وسیلے سے مجھ پر ایمان لائیں گے" (یوحنا ۱۷:۲۰)۔ بے چارے اپنے لئے دعا کرنا نہیں جانتے، لیکن خداوند یسوع اُن کی شفاعت کرتا ہے۔ اُن کے نام اُس کے سینے بند پر لکھے ہیں۔ ضرور ہے کہ جلد یا بدیر وہ بھی اپنے ضدی گھٹنے ٹیک کر فضل کے تخت کے سامنے توبہ کریں۔ خدا کا وقت ابھی نہیں آیا۔ لیکن جب آئے گا تو وہ فرماں بردار ہو جائیں گے کیونکہ خدا اپنوں کو ضرور حاصل کرے گا۔ جب اُس کا روح قدرت کے ساتھ ظاہر ہو گا تو وہ مقابلہ نہیں کریں گے۔ وہ زندہ خدا کے بندے بن جائیں گے۔ "میرا صادق خادم بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا... مَیں اُسے بزرگوں کے ساتھ حصہ دوں گا اور وہ لوٹ کا مال زور آوروں کے ساتھ بانٹ لے گا" (یسعیاہ ۵۳:۱۱،۱۲)۔

۵ دسمبر

"مانگو تو تم کو دیا جائے گا..." متی ۷:۷

پرانے زمانے میں انگلینڈ میں ایک ہسپتال تھا جس کا نام "مقدس صلیب کا ہسپتال" تھا۔ کوئی بھی مسافر جو وہاں سے گزرتا ہوا دروازہ کھٹکھٹاتا اُسے ایک ڈبل روٹی مل جاتی تھی۔ خداوند یسوع گناہ گاروں سے اِتنی محبت رکھتا ہے کہ اُس نے بھی ایک ایسا "مقدس صلیب کا ہسپتال" قائم کر رکھا ہے۔ جب کسی گناہ گار کو بھوک لگے تو اُسے صرف دستک دینے کی ضرورت ہے، اُس کی روٹی کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ بلکہ مسیح نے اِس سے بھی زیادہ کچھ کیا ہے۔ اُس نے صلیب کے اِس ہسپتال کے ساتھ ایک حمام بھی تعمیر کیا ہے۔ گندے اور آلودہ شخص کو صرف وہاں جانے کی ضرورت ہے تو اُسے پاک صاف کر دیا جائے گا۔ پانی ہر وقت موجود ہوتا ہے۔ کوئی بھی گناہ گار وہاں جا کر مایوس نہیں ہوا۔ ہر ایک کے تمام داغ دھو دیئے گئے۔ چاہے اُس کے گناہ قرمزی یا ارغوانی کیوں نہ ہوں وہ برف کی مانند سفید ہو جاتے ہیں۔

مزید یہ کہ اُس نے اِس ہسپتال کے ساتھ کپڑوں کی الماری بھی رکھی ہے تاکہ جو گناہ گار درخواست کرے اُس کو شاندار لباس پہنایا جائے۔ اور اگر وہ سپاہی بننا چاہے تو اُسے لباس کے علاوہ اسلحہ اور سپر بھی بخشی جائے گی۔ اگر تلوار مانگے تو اُسے مل جائے گی۔ کسی اچھی چیز سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ تاعمر اُس کے پاس خرچ کرنے کے لئے نقدی ہو گی اور جب وہ اپنے خداوند کی خوشی میں داخل ہو گا تو وہ ابدی اور جلالی خزانے کا وارث ہو گا۔

یہ تمام چیزیں صرف فضل کے دروازے پر دستک دینے سے مل جائیں گی۔ اے میری جان، آج صبح زور سے کھٹکھٹائیں۔ اپنے فراخ دل خداوند سے بڑی بڑی چیزیں مانگیں۔ جب تک آپ اپنی تمام ضرورتیں پیش نہ کر لیں خداوند کی حضوری میں بیٹھے رہیں اور جب تک آپ کو اِس بات کی تسلی نہ مل جائے کہ آپ کی درخواستیں پوری کی جائیں گی، آپ نہ اُٹھیں۔ جب خداوند یسوع آپ کو دعوت دے تو شرمانے کی بالکل ضرورت نہیں۔

یسوع مسیح کے وعدوں کو یاد رکھیں اور بے اعتقادی کو موقع نہ دیں۔ جب اِس طرح کی برکتیں حاصل ہوسکتی ہیں تو کسی طرح کی نیم گرمی ہماری راہ میں حائل نہ ہو۔

٦ دسمبر

"... جیسا وہ آسمانی ہے ویسے ہی اَور آسمانی بھی ہیں۔" ا۔کرنتھیوں ۱۵:۴۸

سر اور اعضا ایک ہی طرح کے ہیں۔ یہ نبوکدنضر کی مورت کا سا حال نہیں جس کا سر سونے کا، سینا اور بازو چاندی کے، شکم اور رانیں تانبے کی، ٹانگیں لوہے کی اور پاؤں کچھ لوہے کے اور کچھ مٹی کے تھے۔ مسیح کے پُراَسرار بدن میں اِس طرح کا تضاد نہیں ہے۔ اعضا موت کے قبضے میں تھے اِس لئے مسیح موا۔ سرفراز کیا ہوا سر غیرفانی ہے اِس لئے اعضا بھی غیرفانی ہیں، کیونکہ لکھا ہے کہ "چونکہ مَیں جیتا ہوں تم بھی جیتے رہو گے" (یوحنا ۱۴:۱۹)۔ جیسا ہمیں پیار کرنے والا سر ہے ویسا ہی بدن اور اُس کا ایک ایک عضو بھی ہے۔ برگزیدہ سر اور برگزیدہ اعضا، مقبول سر اور مقبول اعضا، زندہ سر اور زندہ اعضا۔ اگر سر خالص سونے کا ہے تو بدن کے تمام اعضا بھی خالص سونے کے ہیں۔

عزیز قاری، ذرا رُک کر اِس عجیب وغریب شراکت پر غور کریں۔ اِس پر غور کریں کہ ہمارے ساتھ ایک ہو جانے کے لئے خدا تعالیٰ کا بیٹا کہاں تک پست ہوا تاکہ ہم خاکیوں کو اپنے جلال میں شریک کرے۔ ہم خاکی انسانوں کو اُس نے یہاں تک سرفراز کیا کہ ہم قادرِ مطلق خدا کو "اے باپ" کہہ کر پکار سکتے ہیں۔ اور مجسم خدا یعنی خداوند مسیح کو کہہ سکتے ہیں کہ "تُو میرا بھائی ہے۔"

ہوسکتا ہے کوئی کسی اونچے طبقے کے خاندان کے ساتھ رشتہ داری کے سبب سے فخر محسوس کرے، لیکن ہمارا جلالی مسیح کے ساتھ رشتہ اِس سے کہیں زیادہ فخر کا باعث ہے۔ سب سے غریب اور حقیر ایماندار اِس اعزاز کو سمجھ کر پلے باندھ لے۔ وہ کسی طرح بھی خداوند کے ساتھ اپنے ناقابل بیان رشتے کو نہ بھولے۔ وہ دنیا کی کسی چیز سے اِتنی محبت ہرگز نہ رکھے کہ مسیح کے ساتھ اُس کی جلالی شراکت اوّل مقام سے ہٹ جائے۔

۷ دسمبر

"پس خدا کی اُمت کے لئے سبت کا آرام باقی ہے۔" عبرانیوں ۴:۹

آسمان میں ایماندار کی حالت یہاں کی نسبت بالکل فرق ہو گی۔ یہاں اُس کی قسمت میں محنت مشقت اور تھکاوٹ ہے، لیکن اگلے جہان میں کمزوری اور تھکاوٹ کا نام و نشان تک نہیں ہو گا۔ زمین پر وہ اپنے خداوند کی پورے جوش سے خدمت کرنا چاہتا ہے، لیکن جلد ہی اُس کی طاقت جواب دے دیتی ہے۔ چنانچہ اُس کی متواتر دعا یہی ہوتی ہے کہ "اے خدا، میری مدد کر کہ تیری خدمت کر سکوں۔" اگر وہ خداوند کا سرگرم شاگرد ہے تو اپنی طاقت سے بڑھ کر خدمت کرنے کے مواقع ملیں گے۔ یہاں تک کہ وہ بار بار آہیں بھر بھر کر پکارے گا کہ روح تو مستعد ہے، لیکن جسم کمزور ہے۔

اے مسیحی، تھک جانے والے دن جلدی ختم ہو جائیں گے۔ سورج غروب ہونے والا ہے۔ ایک ایسا دن چڑھے گا جو آپ کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا۔ اُس وطن میں وہ دن رات خدا کی خدمت کریں گے۔ لیکن اِس متواتر خدمت کے ہوتے ہوئے بھی وہ سکھ اور آرام پائیں گے۔ یہاں ہمارا آرام ادھورا ہے، لیکن وہاں وہ کامل ہو گا۔ یہاں مسیحی ہر وقت بے چین رہتا اور محسوس کرتا ہے کہ ابھی تک وہ منزل تک نہیں پہنچا۔ وہاں سب کو کامل آرام حاصل ہو گا۔ وہ پہاڑ کی چوٹی تک جا پہنچیں گے۔ وہ خدا کی حضوری میں داخل ہو جائیں گے۔

اے خدا کے تھکے ماندے خادم، اُس آنے والے آرام کو مدِ نظر رکھیں۔ وہ دائمی آرام ہے۔ یہاں بڑی سے بڑی خوشی چند روزہ ہوتی ہے۔ یہاں تمام پھول مرجھا جاتے ہیں۔ خوشگوار سے خوشگوار دن کے آخر میں بھی رات ہے۔ اور بہت دفعہ میری خوشیاں غم میں بدل جاتی ہیں۔

لیکن وہاں سب کچھ غیرفانی ہے۔ کامیابی کا سہرا نہیں مرجھائے گا۔ آنکھ مدھم نہیں پڑے گی۔ دل کی دھڑکن کبھی کمزور نہیں ہو گی۔ میرا غیرفانی وجود ابدی نور کی لپیٹ میں

ہو گا۔ وہ کتنا مبارک دن ہو گا جب فنا بقا کا لقمہ ہو جائے گی اور دائمی سبت کا آغاز ہو گا!

۸ دسمبر

"... تیرے ہاں تھوڑے سے ایسے شخص ہیں جنہوں نے اپنی پوشاک آلودہ نہیں کی۔ وہ سفید پوشاک پہنے ہوئے میرے ساتھ سیر کریں گے کیونکہ وہ اِس لائق ہیں۔"

مکاشفہ ۳:۴

اوّل تو اِس سے راست بازی مراد ہے۔ "وہ سفید پوشاک پہنے ہوئے میرے ساتھ سیر کریں گے۔" مطلب یہ کہ اُنہیں متواتر یہ خوشی حاصل ہے کہ ہم ایمان سے راست باز ٹھہرائے گئے ہیں۔ وہ اِس بات سے آگاہ ہوں گے کہ ہمیں مسیح کی راست بازی بخشی گئی ہے۔ ہمیں دھویا گیا ہے، اب ہم برف سے زیادہ سفید ہیں۔

نیز سفید پوشاک خوشی کی علامت بھی ہے، کیونکہ سفید پوشاک عیدوں کا لباس ہوتا ہے۔ جنہوں نے اپنی پوشاک آلودہ نہیں کی اُنہیں ایک عجیب طرح کی خوشی حاصل ہو گی۔ وہ سلیمان کی بات کا مطلب سمجھ جائیں گے کہ "اپنی راہ چلا جا۔ خوشی سے اپنی روٹی کھا ... کیونکہ خدا تیرے اعمال کو قبول کر چکا ہے۔ تیرا لباس ہمیشہ سفید ہو" (واعظ ۹:۷،۸)۔ جسے خدا کی طرف سے قبول کیا گیا ہے وہ خوشی و خرمی کی سفید پوشاک پہن کر خداوند یسوع کے ساتھ میٹھی رفاقت رکھتے ہوئے سیر کرے گا۔ اگر یہ بات ہے تو شک اور غم کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ بہت سے ایماندار اِسی سبب سے نجات اور مسیح کے ساتھ رفاقت کی خوشی سے محروم ہیں کہ اُنہوں نے اپنی پوشاک گناہ سے آلودہ کی ہوئی ہے۔ وہ یہاں سفید پوشاک پہنے ہوئے نہیں چلتے۔

اور اِس وعدے کا مطلب یہ بھی ہے کہ وہ خدا کے تخت کے سامنے بھی سفید پوشاک پہنے ہوئے ہوں گے جہاں آسمانی لشکر سفید پوشاک پہنے ہوئے متواتر خدا قادرِ مطلق کے لئے ہیلیلویاہ گاتے رہتے ہیں۔ اُنہیں ناقابلِ تصور خوشی حاصل ہو گی۔ وہ ایسی برکتوں سے مالا مال ہوں گے جو یہاں اُن کے خواب و خیال میں بھی نہیں آتی تھیں۔

جنہوں نے اپنی پوشاک آلودہ کی اُنہیں یہ سب کچھ معاوضے کے طور پر نہیں ملے گا، اُن کے اعمال یا خوبیوں کے عوض نہیں ملے گا بلکہ صرف خدا کے فضل کے باعث۔ وہ اِس لئے سفید پوشاک پہن کر مسیح کے ساتھ سیر کریں گے کیونکہ اُسی نے اِنہیں اِس لائق کیا۔

۹ دسمبر

"تو بھی خداوند تم پر مہربانی کرنے کے لئے انتظار کرے گا..." یسعیاہ ۳۰:۱۸

بہت دفعہ خدا دعا کا فوراً جواب نہیں دیتا۔ اِس سلسلے میں پاک نوشتوں میں کئی مثالیں نظر آتی ہیں۔ یعقوب کو پَو پھٹتے وقت ہی خداوند کے فرشتے کی طرف سے برکت ملی۔ اُس کو رات بھر اُس کے ساتھ کُشتی لڑنا پڑی۔ صور اور صیدا کی بے چاری عورت کو کافی دیر تک اُس کی فریاد کا کوئی جواب نہ ملا۔ پولس رسول نے تین دفعہ دعا کی کہ خداوند کریم اُس کے جسم میں سے کانٹے کو نکال دے۔ اُسے اُس سے خلاصی کا کوئی وعدہ نہ ملا۔ اِس کے بجائے اُسے یہ وعدہ دیا گیا کہ "میرا فضل تیرے لئے کافی ہے" (۲۔کرنتھیوں ۱۲:۹)۔

اگر آپ نے رحم کے دروازے پر دستک دی اور کوئی جواب نہ ملا تو آپ کے خالق نے کیوں دروازہ نہ کھولا؟ کئی وجوہات کی بنا پر ہمارا آسمانی باپ ہمیں انتظار کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ بعض اوقات وہ ایسا کرنے سے اپنی قدرت اور اپنی مرضی کی فوقیت کا مظاہرہ کرتا ہے تاکہ انسان کو معلوم ہو جائے کہ خدا کو دینے کا بھی حق حاصل ہے اور باز رکھنے کا بھی۔ لیکن بہت دفعہ وہ ہمارے فائدے کی خاطر تاخیر کرتا ہے۔ شاید آپ کو اِس لئے انتظار کرنا ہے تاکہ آپ کی خواہش زیادہ بڑھ جائے۔ خدا جانتا ہے کہ انتظار کی گھڑیوں کے باعث آرزو بڑھ جاتی ہے۔ اور انتظار کرتے کرتے آپ اپنی ضرورتوں کو زیادہ صفائی سے جان لیں گے اور اُن کے لئے زیادہ سنجیدگی سے دعا کریں گے۔ اور جب آخر میں آپ پر رحم کیا جائے گا تو اُس کی زیادہ قدر کریں گے۔

ممکن ہے کہ آپ میں کوئی خامی ہو جسے اِس سے پیشتر کہ خداوند آپ کو خوشی بخشے

ہٹانا پڑے۔ شاید نجات کے منصوبے کے بارے میں آپ کا ذہن پوری طرح صاف نہیں یا آپ اب تک تھوڑا بہت اپنے آپ پر تکیہ کرتے ہیں بجائے اِس کے کہ پوری طرح خداوند یسوع کا سہارا لیں۔ یا خدا آپ کو انتظار کرنے دیتا ہے تاکہ آخر میں وہ آپ پر اَور بھی صفائی سے اپنے فضل کی دولت آشکارا کرے۔ آسمان میں آپ کی تمام دعاؤں کا نوٹس لیا جاتا ہے۔ وہ نظر انداز نہیں کی جاتیں۔ تھوڑی ہی دیر میں اُن کا جواب دیا جائے گا تاکہ آپ کی خوشی پوری ہو۔ مایوسی آپ کی زبان کو بند نہ کرنے پائے بلکہ آپ ایمان کے ساتھ دعا کرتے جائیں۔

۱۰ دسمبر

"... اِس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے۔" ۱۔تھسل ۴:۱۷

جب ہم خداوند کی حضوری محسوس کرتے ہیں تو یہ کتنی خوشگوار گھڑی ہوتی ہے! لیکن افسوس کہ پہاڑ کی چوٹی کے تجربات نہایت تھوڑے عرصے کے ہوتے ہیں۔ ابھی اُسے دیکھتے ہیں تو اگلے ہی لمحے ہمارا محبوب ہم سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ شاید آج ہم اپنے گناہوں کی معافی کا احساس کرتے ہوئے جی بھر کر خوشی منائیں تو عین ممکن ہے کہ کل اپنی گناہ گاری کے سبب سے آہیں بھریں۔

آہا، وہ کتنی مبارک حالت ہو گی جب اُسے دُور سے نہیں بلکہ رو برو دیکھیں گے! وہ ابد تک کے لئے ہمیں اپنے جلال کی لپیٹ میں لے لے گا۔ ہم اُسے صرف تھوڑی دیر کے لئے نہیں دیکھیں گے بلکہ ہماری آنکھیں تاابد اُس کے جمال اور محبت کے عجوبے پر جمی رہیں گی۔

آسمان میں ہمیں کسی طرح کی فکر پریشان نہیں کرے گی۔ آنسو بہا بہا کر ہماری نظر مدھم نہیں پڑ جائے گی۔ زمین کا کوئی کام، دھندا ہمارے خوشی سے لبریز خیالوں میں دخل انداز نہیں ہو گا۔ آفتابِ صداقت پر نظر کرنے سے ہمیں کوئی بھی نہیں روکے گا۔ اگر زمین پر اُس کی چند لمحوں کی حضوری اِتنی خوش کن ہے تو آسمان میں اُس کے مبارک

چہرے پر نظر کرنا کتنا مسحور کن تجربہ ہو گا! جب کسی طرح کا بادل اُسے ہماری نظروں سے نہیں چھپا سکے گا اور جب کبھی بھی ہم اپنی آنکھیں اُس کی طرف سے ہٹا کر کسی زمینی چیز کو دیکھنے پر مجبور نہیں ہوں گے! اے آفتابِ صداقت، طلوع ہو جا۔ اگر مرنے کا مطلب یہی ہے کہ ہم یسوع مسیح کی دائمی رفاقت میں داخل ہوں گے تو پھر موت واقعی نفع ہے اور یہ سیاہ بوند فتح کے سمندر کا لقمہ بن جائے گی۔

۱۱ دسمبر

"تمہارا بلانے والا سچا ہے۔ وہ ایسا ہی کرے گا" ۱۔تھسل ۵: ۲۴

آسمان ایسا مقام ہے جہاں ہم کبھی گناہ نہیں کریں گے۔ وہاں اپنے دشمن ابلیس سے خبردار رہنے کی ضرورت نہیں ہو گی کہ وہ ہمارے پاؤں اپنے دام میں پھنسا لے گا۔ وہاں بدکار ہمیں تنگ نہیں کر سکیں گے۔ وہاں تھکا ماندہ ایماندار آرام پائے گا۔ آسمان ہماری بے داغ میراث ہے۔ وہ کامل پاکیزگی کا وطن ہے اِس لئے وہ کامل حفاظت کا مقام ہے۔

لیکن مقدسین یہاں پر بھی محفوظ ہونے کی خوشی کا مزہ چکھ رہے ہیں۔ کلامِ مقدس کی تعلیم ہے کہ وہ سب جو خدا کے برے کے ساتھ پیوست ہو گئے ہیں محفوظ ہیں۔ تمام صادق بحفاظت پہنچ جائیں گے۔ جنہوں نے اپنی جان کو مسیح کے حوالے کر دیا ہے، اُن کا وہ وفادار محافظ ہے۔ چونکہ ہمیں حفاظت کی اِس طرح کی تسلی حاصل ہے اِس لئے ہم زمین پر ہوتے ہوئے بھی اپنی ابدی حفاظت کی خوشی منا سکتے ہیں۔ یہ اِس طرح کی جلالی حفاظت نہیں کہ زمین پر پھسلنے سے محفوظ ہوں گے بلکہ یہ وہ حفاظت ہے جس کا وعدہ خداوند یسوع مسیح نے کیا کہ جو اُس پر ایمان لائے وہ ہلاک نہیں ہو گا بلکہ ابد تک اُس کے ساتھ رہے گا۔ اے ایماندار قاری، مقدسین کی دائمی حفاظت کی متواتر خوشی منائیں تاکہ ہمارے خدا کی وفاداری کی تعریف ہو۔

کاش خدا آپ کو مسیح میں پوری طرح محفوظ ہونے کا شعور بخشے! آپ کو یہ تسلی حاصل ہو کہ اُس نے آپ کی صورت اپنی ہتھیلیوں پر کھود رکھی ہے! اُس نے کہا کہ "خوف نہ کر۔

کیونکہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔" آپ اِس عہد کے عظیم ضامن پر نگاہ کریں۔ وہ سچا اور وفادار ہے۔ اِس لئے وہ اپنے گھرانے کے کمزور ترین فرد کو بھی تمام برگزیدوں سمیت خدا کے تخت کے سامنے حاضر کرے گا۔ آپ یہاں زمین پر بھی آسمانی خوشی کا مزہ چکھیں گے بشرطیکہ آپ کا پختہ ایمان ہو کہ "تمہارا بلانے والا سچا ہے۔ وہ ایسا ہی کرے گا۔"

۱۲ دسمبر

"...اُس کی راہیں ازلی ہیں۔" حبقوق ۳:۶

جو کچھ خدا نے ایک دفعہ کیا وہی کچھ بعد میں بھی کرے گا۔ انسان کے اعمال بدلتے رہتے ہیں، لیکن خدا کی راہیں ازلی اور ابدی ہیں۔ اِس نہایت تسلی بخش حقیقت کی بہت سی وجوہات ہیں۔ ذیل میں اِن میں سے چند ایک کا ذکر کریں گے: خدا کی راہیں اُس کی حکمت کی منصوبہ بندی کا نتیجہ ہیں۔ وہ ہر ایک کا اپنی مرضی کے مطابق انتظام کرتا ہے۔ متعدد بار ہم جلد بازی اور انسانی جوش یا خوف کے سبب سے کوئی قدم اُٹھاتے ہیں۔ اور اِس کا نتیجہ اکثر پچھتاوا ہوتا ہے یا یہ کہ ہمیں اپنے منصوبوں کو بدلنا پڑتا ہے۔ لیکن خدا کو کوئی بھی واقعہ حیران نہیں کر سکتا۔ اُس کی مرضی کے خلاف کچھ رونما نہیں ہو سکتا۔

دوسرے، اُس کی راہوں کا منبع اُس کی لاتبدیل ذات ہے۔ اِس لئے اُس کی راہوں میں اُس کی لاتبدیل صفات نظر آتی ہیں۔ اگر "خدا لاتبدیل ہے" تو لازم ہے کہ اُس کی راہیں بھی لاتبدیل ہوں۔ اگر وہ ازل سے ابد تک راست، شفیق، وفادار، دانا اور رحیم ہے تو لازم ہے کہ اُس کی راہوں میں بھی یہی خوبیاں نظر آئیں۔ تمام جاندار اپنی ذات کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ جب اُن کی ذات میں کوئی تبدیلی آ جائے تو پھر اُن کے رویے بھی بدل جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ خدا میں کسی طرح کی کوئی تبدیلی نہیں آتی، اِس لئے اُس کی راہوں میں بھی ازل سے ابد تک کوئی تبدیلی رونما نہیں ہو سکتی۔ تیسرے، کوئی سبب نہیں کہ جس کے باعث اُسے اپنی راہوں کو بدلنا پڑے کیونکہ وہ اُس کی لامحدود قدرت سے وجود میں آئیں۔ نبی کہتا ہے کہ "تُو نے زمین کو ندیوں سے چیر ڈالا۔ پہاڑ

تجھے دیکھ کر کانپ گئے ... آفتاب و مہتاب اپنے بُرجوں میں ٹھہر گئے‘‘(حبقوق ۳:۹۔۱۱) جب خدا اپنی اُمت کی نجات کے لئے نکلا۔ کون اُسے روک سکتا، کون اُس سے باز پرس کر سکتا ہے؟

لیکن نہ صرف خدا کی قدرت اُس کی راہوں کو قائم رکھتی ہے بلکہ حق کے ازلی اصول بھی اُن کے دوام کے ضامن ہیں۔ ناراستی کا نتیجہ بربادی ہے، لیکن راستی ابد تک قائم رہے گی۔ آج صبح ہم بڑے ایمان کے ساتھ اپنے آسمانی باپ کے حضور جائیں، یہ جانتے ہوئے کہ ”یسوع مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے“ (عبرانیوں ۱۳:۸)۔

۱۴ دسمبر

”... اور نمک بے اندازہ۔“ عزرا ۷:۲۲

جو بھی آتشی قربانی خدا کے حضور چڑھائی جاتی تھی اُس میں نمک استعمال ہوتا تھا۔ چونکہ نمک چیزوں کو گلنے سڑنے سے محفوظ رکھتا اور جراثیم مارتا ہے، اِس لئے اِسے خدا کے فضل کی علامت ٹھہرایا گیا۔ ارتخششتا بادشاہ نے عزرا کاہن کو بکثرت نمک دیا۔ اُس نے اِس کی مقدار کی کوئی حد مقرر نہ کی۔ اور ہم یقین جانیں کہ جب بادشاہوں کا بادشاہ اپنے شاہی کاہنوں کے فرقے میں نمک بانٹتا ہے تو اُس میں بھی کسی طرح کی کمی واقع نہیں ہوتی۔ اکثر ہمارے اپنے اندر کمی ہوتی ہے، لیکن خدا میں کسی طرح کی کمی نہیں ہوتی۔ جو زیادہ من جمع کرنے کا ارادہ کرے اُس کو اُس کی خواہش کے مطابق مل جائے گا۔ یروشلیم میں کوئی کال نہیں کہ روٹی کو تول کر کھانا ہے اور پانی ناپ کر پینا ہے۔

کئی چیزیں خدا ہمیں ناپ کر دیتا ہے، مثلاً دُکھ تکلیف۔ وہ اِسے ہمیں کبھی بے حساب نہیں دیتا۔ دُکھ کی ایک گھڑی بھی ہمیں ضرورت سے زیادہ تنگ نہیں کرے گی۔ لیکن فضل کے نمک کا کوئی حساب نہیں رکھا جائے گا۔ ”جو کچھ ... ایمان کے ساتھ مانگو گے وہ سب تم کو ملے گا“ (متی ۲۱:۲۲)۔ والدین کو پھل یا مٹھائی الماری میں بند کرنا پڑتی ہے، لیکن نمک کی تھیلی کو چھپانے کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ کوئی بھی بچہ اُس میں سے

زیادہ نہیں کھائے گا۔

شاید کوئی پیسوں یا عزت کی زیادتی کے سبب سے بگڑ جائے، لیکن فضل کی بہتات برکت ہی برکت کا باعث ہوتی ہے۔ جب "یسورون موٹا" ہو گیا تو خدا کے خلاف لاتیں مارنے لگا (استثنا ۳۲: ۱۵)، لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ فضل کی بہتات کسی کے لئے نقصان دہ ثابت ہو۔ دولت کی فراوانی سے فکریں بڑھ جاتی ہیں، لیکن اگر فضل کی فراوانی ہو تو یہ ندی خوشی کا باعث ہوتی ہے۔ روح کی معموری خوشی کا باعث ہوتی ہے۔

اے قاری، آسمانی نمک کی بہتات کے لئے فضل کے تخت کے سامنے حاضر ہو جائیں۔ یہ آپ کے دُکھ مصیبت کو جو کہ نمک کے بغیر پھیکا ہوتا ہے ہضم ہونے کے لائق بنائے گا۔ یہ آپ کے دل کو خراب ہو جانے سے محفوظ رکھے گا۔ اور جیسے نمک جراثیم کو مار دیتا ہے ویسے ہی یہ آپ کے گناہوں کو مار دے گا۔ آپ کو زیادہ کی ضرورت ہے، اِس لئے زیادہ مانگیں آپ کو مل جائے گا۔

۱۴ دسمبر

"وہ طاقت پر طاقت پاتے ہیں..." زبور ۸۴: ۷

وہ طاقت پر طاقت پاتے ہیں۔ اِن الفاظ میں ترقی اور متواتر آگے بڑھنے کا مفہوم ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ مضبوط تر ہوتے جاتے ہیں۔ اکثر اِس کے اُلٹ ہوتا ہے۔ ہم چلتے چلتے تھک جاتے ہیں۔ شروع میں طاقت اور بعد میں کمزوری۔ ہم تازہ دم حالت میں اپنا سفر شروع کرتے ہیں، لیکن چلتے چلتے راستہ دشوار گزار ہوتا جاتا اور دھوپ تیز ہونے لگتی ہے، یہاں تک کہ ہم راہ کے کنارے بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر کچھ دیر کے بعد اُٹھ کر بجھے دل کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھتے ہیں۔

لیکن مسیحی مسافر سالوں کے سفر کے بعد ویسے ہی تازہ دم ہوتا ہے جیسے سفر شروع کرتے وقت تھا۔ وجہ یہ ہے کہ اُسے روز بروز نیا فضل ملتا ہے۔ شاید وہ بہت سالوں کے بعد شروع کی طرح جوشیلا نہ ہو، نہ وہ شروع کی طرح چست اور جلد باز ہو، لیکن وہ پہلے کی

نسبت اُن باتوں میں جو اہم ہیں زیادہ مضبوط ثابت ہوتا ہے۔ شاید اُس کی چال جوانی کی نسبت کم تیز ہو، لیکن پہلے کی نسبت وہ زیادہ ثابت قدم ہوتا ہے۔ کچھ عمر رسیدہ ایماندار سچائی کو جوانی کے دنوں کی طرح مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ ماننا پڑتا ہے کہ بہت دفعہ صورتِ حال گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ عمر کے ساتھ ساتھ محبت ٹھنڈی پڑ جاتی اور گناہ کا غلبہ بڑھ جاتا ہے۔ لیکن اِس میں اُن کا اپنا گناہ ہوتا ہے نہ یہ کہ خدا اپنے وعدے سے پھر گیا ہے۔ ''وہ تھکے ہوئے کو زور بخشتا ہے اور ناتوان کی توانائی کو زیادہ کرتا ہے۔ نوجوان بھی تھک جائیں گے اور ماندہ ہوں گے اور سورما بالکل گر پڑیں گے۔ لیکن خداوند کا انتظار کرنے والے از سرِنو زور حاصل کریں گے۔ وہ عقابوں کی مانند بال و پَر سے اُڑیں گے، وہ دوڑیں گے اور نہ تھکیں گے۔ وہ چلیں گے اور ماندہ نہ ہوں گے'' (یسعیاہ ۴۰:۲۹۔۳۱)۔

پریشان حال ایمان دار مستقبل کے بارے میں فکر کرتے ہیں۔ وہ واویلا کرتے ہیں کہ ''مجھے مصیبت پر مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔'' اے کم اعتقاد بھائی، بے شک یہ سچ ہے۔ لیکن پھر آپ طاقت پر طاقت بھی تو پاتے ہیں۔ آپ کو کبھی مصیبتوں کی کوئی ایسی گھڑی نہیں ملے گی جس میں ضرورت کے مطابق فضل بھی شامل نہ ہو۔

۱۵ دسمبر

''... عرفہ نے اپنی ساس کو چوما پر رُوت اُس سے لپٹی رہی۔'' رُوت ۱:۱۴

دونوں بیوائیں نعومی سے پیار کرتی تھیں۔ اِس لئے وہ اپنی ساس کے ساتھ یہوداہ کے ملک کو واپس جانے لگیں۔ لیکن پھر آزمائش کی گھڑی آ گئی۔ نعومی نے صاف الفاظ میں آنے والے دکھوں کا بیان کیا اور اُنہیں اجازت دی کہ اپنے موآبی رشتہ داروں کے پاس واپس چلی جائیں۔ شروع شروع میں دونوں نے اعلان کیا کہ وہ خداوند کے لوگوں کے ساتھ لپٹی رہیں گی۔ لیکن قدرے زیادہ غور و خوض کے بعد عرفہ نے بڑے دُکھ کے ساتھ اپنی ساس کو چوم کر اُسے، اُس کی قوم اور اُس کے خدا کو چھوڑا اور اپنے بت پرست عزیز و اقارب

سے جا ملی۔ لیکن روت اپنی ساس کے خدا سے لپٹی رہی۔

اُس وقت خدا کی راہوں کو پسند کرنا جبکہ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو اَور بات ہے، لیکن حوصلہ شکنی اور مصیبت کے وقت اُن پر چلتے رہنا اَور بات۔ ظاہری اقرار کا بوسہ بہت سستا ہوتا ہے، لیکن عملی طور سے خداوند سے لپٹے رہنا مشکل کام ہے کیونکہ اِس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ مصمم ارادے سے سچائی اور پاکیزگی کا طالب ہونا ہے۔

اِس سلسلے میں ہمارا کیا حال ہے؟ کیا ہمارا دل خداوند یسوع پر مرکوز ہے؟ کیا قربانی کا جانور مذبح کے سینگوں سے بندھا ہوا ہے؟ کیا ہم نے قیمت کا اندازہ لگا لیا ہے؟ کیا ہم مسیح کی خاطر ہر طرح کا دنیاوی نقصان اُٹھانے کو تیار ہیں؟ گزرے ہوئے نقصان کا بعد کے نفع کے ساتھ مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ مصر کے خزانوں کا کسی صورت میں بھی بعد کے ساتھ مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ عرفہ کا بعد میں کبھی ذکر نہیں آتا۔ وہ تن آسانی اور دنیاوی خوشیوں میں گم ہو جاتی ہے۔ لیکن روت تاریخ میں بھی زندہ ہے اور آسمان میں بھی۔ کیونکہ فضل کے باعث وہ اُس شاہی نسل میں شریک ہو گئی جس کی معرفت بادشاہوں کا بادشاہ اِس دنیا میں داخل ہوا۔ وہ خواتین کتنی مبارک ہیں جو مسیح کی خاطر سب کچھ مذبح پر رکھنے کو تیار ہیں۔ لیکن وہ عورتیں بھلا دی جائیں گی بلکہ اِس سے بھی بڑا نقصان اُٹھائیں گی جو آزمائش کی گھڑی میں اپنے ضمیر کو داغ دار کر کے پرانی زندگی میں واپس چلی جاتی ہیں۔ خداوند ہماری مدد کرے کہ ہمارا عرفہ کا سا حال نہ ہو بلکہ ہم روت کی طرح پورے دل کے ساتھ اپنے خداوند سے لپٹے رہیں۔

۱۶ دسمبر

"... میرے پاس آؤ ..." متی ۱۱:۲۸

مسیحی مذہب کی پکار ہے "آ"، لیکن یہودی شریعت کہتی تھی کہ "جا اپنے قدموں کا خیال رکھ۔ اگر تُو حکموں کو توڑے تو ہلاک ہو گا۔ اگر اُن پر عمل کرے تو زندہ رہے گا۔" شریعت دہشت کا دَور تھا۔ وہ لوگوں کو گویا اپنے آگے آگے ہانکتی تھی۔ لیکن انجیل انسان کو

محبت کی ڈوریوں سے کھینچتی ہے۔ خداوند یسوع اچھے چرواہے کے طور پر بھیڑوں کے آگے آگے چلتے ہوئے اُنہیں اُبھارتا ہے کہ وہ اُس کے پیچھے پیچھے ہو لیں۔ وہ متواتر "آ" کی میٹھی دعوت سے اُنہیں آگے لے چلتا ہے۔ شریعت پیچھے دھکیلتی ہے جبکہ انجیل یسوع مسیح کی طرف کھینچتی ہے۔ شریعت خداوند اور انسان میں دُوری دکھاتی ہے جبکہ انجیل گناہ گار کو اِس دہشت ناک خلیج سے پار لے جاتی ہے۔

آپ کی روحانی زندگی کے پہلے لمحے سے لے کر جلال میں داخل ہونے تک خداوند مسیح آپ سے کہتا رہے گا کہ "آ، آ، میرے پاس آ۔" جس طرح ماں اپنے چھوٹے بچے کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے اُسے آنے پر اُبھارتی ہے اُسی طرح یسوع بھی کرتا ہے۔ وہ ہر وقت آپ کے آگے آگے چلے گا۔ وہ آپ کو متواتر اُکساتا رہے گا کہ جس طرح سپاہی اپنے کپتان کے پیچھے پیچھے چلتا ہے اُسی طرح آپ بھی اُس کی پیروی کریں۔ وہ ہر وقت آپ کے آگے آگے چلتے ہوئے راستہ ہموار کرتا جائے گا۔ اور تاعمر آپ کی حوصلہ افزائی کرتا جائے گا کہ آپ اُس کے پیچھے چلتے جائیں۔ اور پھر جب آپ کو اِس دنیائے فانی کو خیرباد کہنا پڑے گا تو وہ آپ کو اِن میٹھے الفاظ کے ساتھ آسمانی دنیا میں داخل کرے گا: "آؤ میرے باپ کے مبارک لوگو!"

نہ صرف یہ مسیح کی آپ کے لئے پکار ہے بلکہ اگر آپ سچ مچ ایماندار ہیں تو مسیح کے لئے آپ کی بھی یہی پکار ہوگی کہ "آ! آ!" آپ اُس کی دوسری آمد کے خواہش مند ہوں گے۔ آپ کہیں گے کہ "اے خداوند یسوع جلد آ!" آپ اُس کی قربت اور گہری رفاقت کے لئے تڑپیں گے۔ جیسے وہ آپ کو آواز دے گا کہ "آ" ویسے ہی آپ اُسے پکاریں گے کہ "اے خداوند آ، میرے اندر سکونت کر، میرے دل کے تخت پر بیٹھ اور حکومت کر کے مجھے اپنی خدمت کے لئے پوری طرح مخصوص کر۔"

۱۷ دسمبر

"مَیں تیری جوانی کی اُلفت اور تیرے بیاہ کی محبت کو یاد کرتا ہوں..." یرمیاہ ۲:۲

قابلِ غور بات ہے کہ مسیح اپنی کلیسیا کو یاد کرتا اور اُس کی خوبصورتی کو دیکھتا ہے۔ جس طرح پرندہ بار بار اپنے گھونسلے کو واپس آتا ہے اُسی طرح ذہن بار بار اپنی پسند کی چیز کو یاد کرتا ہے۔ جس ہستی سے ہمیں پیار ہو اُس پر بار بار نظر کرتے ہیں۔ اپنی قیمتی چیزوں کو ہم متواتر اپنی نظر میں رکھتے ہیں۔ ہمارے خداوند کا بھی یہی حال ہے۔ ازل سے اُس کی "خوشنودی بنی آدم کی صحبت میں تھی" (اَمثال ۸:۳۱)۔ اُس کے خیال پہلے ہی اُس وقت کو یاد کرتے تھے جب اُس کے برگزیدہ اِس دنیا میں پیدا ہونے والے تھے۔ وہ پہلے سے اُنہیں تصور کی آنکھ سے دیکھتا رہتا تھا۔ "تیری آنکھوں نے میرے بے ترتیب مادے کو دیکھا اور جو ایام میرے لئے مقرر تھے وہ سب تیری کتاب میں لکھے تھے جبکہ ایک بھی وجود میں نہ آیا تھا" (زبور ۱۳۹:۱۶)۔

مجسم ہونے سے پیشتر وہ متعدد بار انسانی صورت میں اپنے لوگوں سے ملاقات کرنے کے لئے زمین پر آیا۔ ممرے کے بلوطوں میں (پیدائش باب ۱۸)، یبوق کی ندی پر (پیدائش باب ۳۲)، یریحو کے سامنے (یشوع ۵:۱۳) اور بابل کی بھٹی میں (دانی ایل ۳:۱۹، ۲۵) ابن آدم نے اپنے برگزیدوں کو وِزٹ کیا۔ چونکہ اُس کی خوشنودی اُن میں تھی اِس لئے وہ اُن سے ملاقات کرنے پر مجبور ہوا۔ اُن کا خیال کبھی اُس کے ذہن سے نہ نکلا۔ اُس نے اُن کی صورت اپنی ہتھیلیوں پر کھود رکھی تھی۔ جس طرح اسرائیل کے سردار کاہن کے لباس کا سب سے خوبصورت حصہ سینہ بند ہوتا تھا جس کے نگینوں پر بارہ قبیلوں کے نام درج تھے، اُسی طرح مسیح کے برگزیدہ اُس کے سب سے قیمتی نگینے تھے۔ وہی اُس کے سینے میں تھے۔ گو ہم خداوند کی خوبصورتی پر غور کرنا بھولیں تو بھولیں، لیکن خداوند ہمیں یاد کرنا کبھی نہیں بھولتا۔ ہم گذشتہ بھول کے بارے میں افسوس کر کے خداوند سے دعا کریں کہ وہ ہمیں فضل بخشے کہ ہم اُسے بڑے پیار سے متواتر یاد کرتے رہیں۔ اے خدا،

میرے دل پر اپنے بیٹے کی صورت نقش کر دے۔

۱۸ دسمبر

"اپنے کپڑوں کو نہیں بلکہ دِلوں کو چاک کر کے خداوند اپنے خدا کی طرف متوجہ ہو۔"

یوایل ۲:۱۳

اپنے کپڑوں کو چاک کرنا اور دیگر مذہبی جذبات کا بڑی آسانی سے اظہار کیا جا سکتا ہے۔ اور اکثر یہ صرف ریاکاری اور ظاہر داری کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ سچے دل سے افسوس کرنا اِس سے کہیں مشکل ہے، اِس لئے یہ کم ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ انسان ہر طرح کے رسم و رواج کو بڑی باریکی سے پورا کرنے کو تیار ہوتا ہے کیونکہ یہ بات نفسانی انسان کو پسند ہے۔ لیکن سچی دین داری اُسے پسند نہیں کیونکہ اِس کے لئے بڑی باریک بینی سے اُس کے دل کو پرکھا اور نیت کو جانچا جاتا ہے۔ اور اِس سے وہ کتراتا ہے۔

ظاہری رسم و رواج صرف وقتی تسلی دیتے ہیں۔ آنکھ اور کان خوش ہوتے ہیں، خود بینی کو فروغ ملتا ہے اور خود ساختہ راست بازی پھول جاتی ہے۔ لیکن آخر میں اِس کا پول کھل جاتا ہے کیونکہ موت کی گھڑی اور عدالت کے دن اِس سے کہیں ٹھوس چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ اُس وقت رسم و رواج سے کوئی سہارا نہیں ملے گا۔ سچی دین داری کے علاوہ سب کچھ فضول ثابت ہو گا۔ عبادت اگر دل سے نہ کی جائے تو خدا کے ساتھ مذاق کرنے کے برابر ہے۔

دل کو چاک کرنے کے لئے خدا کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ایک پوشیدہ غم ہوتا ہے جس کا شخصی تجربہ کیا جاتا ہے۔ یہ ایماندار کے دل کی گہرائیوں میں خدا کے پاک روح کا کام ہے۔ اِسے بڑی سنجیدگی سے دل سے محسوس کیا جاتا ہے۔ اِس سے انسان کا دل ٹوٹ جاتا ہے اور اِس کے نتیجے میں خداوند دل کو پاک صاف کر دیتا ہے۔ دوسری طرف یہ اُس میٹھی تسلی کی تیاری ہے جس سے وہ سب محروم رہتے ہیں جو شکستہ دل نہ ہوں۔ یہ عظیم برکت صرف خدا کے برگزیدوں کے لئے مخصوص ہے۔

ہمارا وِرد ہمیں حکم دیتا ہے کہ اپنے دل کو چاک کریں۔ لیکن ہمارا دل فطری طور سے پتھر کی مانند سخت ہوتا ہے۔ تو پھر اِسے کس طرح چاک کیا جا سکتا ہے؟ ہمیں اِسے کوہِ کلوری پر لے جانا ہے۔ ہمارے دم توڑتے نجات دہندہ کی آواز نے پتھروں کو چیر ڈالا۔ اُس کی آواز آج بھی وہی قدرت رکھتی ہے۔ اے مبارک پاک روح، ہمیں مسیح کی اُسی آواز کو سننے دے تاکہ ہمارے دل ویسے ہی چاک ہو جائیں جیسے پرانے زمانے میں لوگوں کے لباس چاک ہوتے تھے۔

۱۹ دسمبر

"قرعہ گود میں ڈالا جاتا ہے پر اُس کا سارا انتظام خداوند کی طرف سے ہے۔"

امثال ۱۶:۳۳

اگر قرعے میں بھی خداوند کا انتظام ظاہر ہوتا ہے تو ہماری پوری زندگی میں ضرور اُس کا ہاتھ ہوگا۔ خاص طور سے جب وہ ہمیں کہتا ہے کہ "تمہارے سر کے بال بھی سب گنے ہوئے ہیں" (متی ۱۰:۳۰)۔ عزیز دوست، اگر آپ اِس حقیقت کو ہمیشہ یاد رکھیں تو آپ کے دل و دماغ کو ایک مقدس اطمینان حاصل ہوگا۔ آپ کا دل فکروں سے پاک ہو جائے گا اور آپ اِس قابل ہو جائیں گے کہ بڑے صبر اور خوشی سے مسیح کی پیروی کریں۔ اگر کسی کا دل فکروں سے معمور ہو تو وہ ایمان کے ساتھ دعا نہیں کر سکتا۔ جب وہ دنیا کی فکروں میں مبتلا ہے تو وہ اپنے مالک کی خدمت نہیں کر سکتا کیونکہ اُس کے خیال اُس کے اپنے گرد گھومتے ہیں۔ اگر "پہلے اُس کی بادشاہی اور اُس کی راستبازی کی تلاش کریں تو باقی سب چیزیں بھی آپ کو مل جائیں گی" (متی ۶:۳۳)۔

جب آپ حالات اور اپنے معاملات کی فکروں میں رہتے ہیں تو آپ مسیح کے کاموں میں دخل انداز ہوتے اور اپنی بہتری سے بھی غافل ہوتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ ہمارا کام بس یہ ہے کہ فرماں بردار ہوں۔ صاحب حکمت وہ ہوتا ہے جو یہ جانتے ہوئے فرماں برداری کا خیال کرتا ہے کہ مسیح خود میری ضرورتوں کا حل ہے۔ آ کر اپنے باپ کے گودام کا

جائزہ لیں۔ جب اُس کے گودام میں سب کچھ کثرت سے موجود ہے تو کیا وہ آپ کو بھوکوں مرنے دے گا؟ اُس کے رحم سے بھرپور دل پر نظر کریں۔ کیا اِس دل سے کبھی بے رحمی نکل سکتی ہے؟ اُس کی بے پایاں حکمت کو دیکھیں۔ کیا وہ کبھی غلط فیصلہ کر سکتی ہے؟ سب سے بڑھ کر اپنے شافع یسوع مسیح پر نظر کریں۔ اپنے آپ سے پوچھیں کہ جب وہ آپ کی شفاعت کر رہا ہے تو کیا آپ کا باپ کبھی آپ سے بے رحمی سے پیش آ سکتا ہے؟ اگر وہ کسی چڑیا کو نہیں بھولتا تو کیا وہ اپنے کمزور فرزندوں میں سے کسی ایک کو بھولے گا؟ "اپنی ساری فکر اُسی پر ڈال دو کیونکہ اُس کو تمہاری فکر ہے" (۱۔پطرس ۵:۷)۔

۲۰ دسمبر

"... مَیں نے تجھ سے ابدی محبت رکھی..." یرمیاہ ۳:۳۱

بعض اوقات خداوند یسوع اپنی کلیسیا کو بتا دیتا ہے کہ مَیں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔ وہ نہ صرف دوسروں پر اپنی کلیسیا سے پیار کا اظہار کرتا ہے بلکہ اپنے لوگوں کو براہِ راست بتاتا ہے کہ "اے میری پیاری! تُو سراپا جمال ہے" (غزل الغزلات ۴:۷)۔ بے شک عام طور پر وہ ایسا نہیں کرتا۔ وہ دانا دُولھا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کب اپنی محبت کے اظہار سے گریز کرنا ہے اور کب اُس کا اعلان مناسب ہے۔ لیکن بعض موقعوں پر وہ ہر طرح کے شک کو دُور کرنے کی خاطر اپنی کلیسیا سے اپنی محبت کا صاف اظہار کرتا ہے۔

اکثر اوقات خدا کا پاک روح خداوند یسوع کی ہم سے محبت کی تصدیق کرتا ہے۔ وہ مسیح کی باتیں لے کر ہم تک پہنچاتا ہے۔ بے شک آسمان سے کوئی آواز سنائی نہیں دیتی۔ ہم کوئی رویا نہیں دیکھتے، لیکن ہمارے پاس اِن سے کہیں ٹھوس ثبوت ہے کہ وہ ہم سے محبت رکھتا ہے۔ اگر آسمان سے کوئی فرشتہ آ کر ہمیں یہ پیغام سنائے تو یہ کسی صورت میں بھی پاک روح کی ہمارے دلوں میں گواہی کی نسبت زیادہ ٹھوس اور قابلِ اعتماد نہیں ہوگا۔ اُن مقدسین سے پوچھیں جو خداوند کی قربت میں زندگی گزار رہے ہیں، وہ آپ کو بتائیں گے کہ اُنہیں خداوند کی محبت کے بارے میں رتی بھر شک نہیں۔

جی ہاں، عزیز ایماندار، مجھے اور آپ کو خداوند کی حضوری میں تازگی بخش مواقع حاصل ہوئے ہیں اور ایسے موقعوں پر ہمارا ایمان یقین اور تسلی کے عروج کو پہنچتا ہے۔ ایسے موقع پر ہمیں بھی یسوع مسیح کی محبت کا بالکل ویسا ہی یقین ہوتا ہے جیسا یوحنا رسول کو اُس وقت حاصل تھا جب وہ اپنے اُستاد کے سینے کی طرف جھکا ہوا کھانا کھا رہا تھا۔ ہمیں اِس بات کی دلیری ہے کہ اپنے خداوند کی چھاتی کا سہارا لیں اور یوحنا کی طرح ہمیں بھی اُس کی محبت پر شک کرنے کا کوئی سبب نظر نہیں آتا، کیونکہ اِس ہولناک سوال کو کہ "اے خداوند، کیا مَیں ہوں جو تجھے پکڑوائے گا؟" ہم نے جھٹک دیا ہے۔ اُس کی محبت کی ہمیں پوری پوری تسلی حاصل ہے۔

۲۱ دسمبر

"تو بھی اُس نے میرے ساتھ ایک دائمی عہد ... باندھا ہے۔" ۲۔سموئیل ۵:۲۳

اِس عہد کا سرچشمہ (خدا) ہے۔ "اُس (خدا) نے میرے ساتھ ایک دائمی عہد ... باندھا ہے۔" آہا، "اُس نے" کیسے مبارک الفاظ ہیں! اے میری جان، ذرا اِس پر غور کر۔ خدا جو ازلی باپ ہے اُس نے آپ کے ساتھ عہد باندھا ہے۔ اُسی خدا نے جس کے کلام سے عالمِ وجود میں آئے۔ اُسی نے اپنے تخت پر سے جھک کر آپ کا ہاتھ پکڑا اور آپ کے ساتھ عہد باندھا۔ اگر سمجھ جائیں کہ وہ کہاں تک نیچے جھکا، تو ہم ابد تک اُس کے مطیع رہیں گے۔ "اُس نے مجھ سے عہد باندھا ہے۔" کسی بادشاہ نے نہیں بلکہ بادشاہوں کے بادشاہ، قادرِ مطلق خدا نے "میرے ساتھ ایک دائمی عہد باندھا ہے۔"

نیز دیکھئے، یہ ایک شخصی عہد ہے۔ "تو بھی اُس نے میرے ساتھ ایک دائمی عہد باندھا ہے۔" اِسی میں ہر ایماندار کی خوشی کا راز ہے۔ اِس سے مجھے اِتنی تسلی نہ ملتی کہ اُس نے دنیا کے ساتھ صلح کر لی ہے کیونکہ مَیں جاننا چاہتا ہوں کہ آیا اُس نے میرے ساتھ میل ملاپ کر لیا ہے کہ نہیں۔ یہ کتنی مبارک تسلی ہے کہ اُس نے میرے ساتھ عہد باندھا ہے! اگر خدا کا پاک روح مجھے اِس کی تسلی دے تو پھر یہ نجات میری ہے، وہ خود میرا

ہے۔ وہ میرا خدا ہے۔

اور یہ دائمی عہد ہے۔ دائمی عہد سے مراد یہ ہے کہ اِس عہد کا نہ آغاز ہے اور نہ انجام۔ یہ کبھی بھی ختم نہیں ہو گا۔ ہماری زندگی کی بے شمار بے اعتقادیوں کے ہوتے ہوئے یہ کتنا مبارک اِعتقاد ہے کہ "خدا کی مضبوط بنیاد قائم رہتی ہے" (۲۔تیم ۲:۱۹) ! اور یہ کتنا مبارک وعدہ ہے کہ "مَیں اپنے عہد کو نہ توڑوں گا اور اپنے منہ کی بات کو نہ بدلوں گا" (زبور ۸۹:۳۴)۔ گو میرے گھر کا خدا کے ساتھ ویسا تعلق نہیں جیسا میرا دل چاہتا ہے، تو بھی مَیں داؤد کے ساتھ اِسی عہد کے گن گاؤں گا۔

۲۲ دِسمبر

"... مَیں تجھے زور بخشوں گا۔" یسعیاہ ۴۱:۱۰

خدا قادرِ مطلق ہے۔ اُس کی قدرت کی کوئی اِنتہا نہیں۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اے ایماندار، جب تک آپ اُس کی قدرت کے سمندر کو خالی نہیں کر لیتے آپ کو کسی صورت میں بھی خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ کبھی بھی خیال نہ کریں کہ انسان کی طاقت خدا کی قدرت پر غالب آ سکتی ہے۔ جب تک زمین قائم ہے آپ اپنے ایمان پر قائم رہ سکتے ہیں۔ وہی خدا جو زمین کی گردش کو قائم رکھتا، جو سورج کی گرمی کو بحال رکھتا، جو آسمان کے تاروں کا خالق ہے، اُسی نے وعدہ کیا کہ وہ آپ کو روز بروز زور بخشے گا۔

وہ کائنات کو قائم رکھنے پر قادر ہے۔ آپ کبھی بھی خیال نہ کریں کہ وہ اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکے گا۔ یاد کریں کہ گذشتہ زمانوں میں اُس نے کیا کچھ کیا ہے۔ یاد کریں کہ کس طرح اُس نے کہا کہ "ہو جا" تو ہو گیا۔ کہ کس طرح اُس کے حکم سے کائنات وجود میں آئی۔ کیا وہ جس نے زمین اور آسمان کو خلق کیا ہے کبھی ماندہ ہو گا؟ جو زمین کو قائم رکھتا ہے، کیا وہ اِس قابل نہیں ہو گا کہ اپنے فرزندوں کو سنبھالے؟ کیا وہ کسی طرح کی کمزوری کے باعث اپنے وعدوں کو پورا کرنے سے قاصر رہے گا؟ جب اُس نے

ہمیں اپنے وعدوں کی سند بخشی ہے تو کیا یہ مناسب ہے کہ ہم کبھی خیال کریں کہ اُس نے ایسے وعدے کئے جنہیں وہ پورا کرنے کے قابل نہیں؟ نہیں! اُس کی قدرت پر شک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اے خدا، تُو ہی میرا زور ہے۔ مَیں ایمان رکھتا ہوں کہ تُو اپنا زور دینے کا وعدہ پورا کرے گا۔ کیونکہ تیرے فضل کی بے پایاں دولت کبھی ختم نہیں ہو گی اور تیری قدرت کے خزانے کبھی خالی نہیں ہوں گے۔ نہ تیرے دوست اُنہیں خالی کر سکتے ہیں اور نہ تیرے دشمن۔

۲۳ دسمبر

"... وہ ... جڑ نہیں رکھتے ..." لوقا ۸:۱۳

اِس آیت کی روشنی میں اپنے آپ کو پرکھیں۔ آپ نے خدا کے کلام کو خوشی سے قبول کر لیا ہے۔ آپ کے دل کو چھوا گیا۔ آپ خدا کی باتوں سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ لیکن یاد رکھئے کہ خدا کے کلام کو کان سے سننا اَور بات ہے اور دل سے قبول کرنا اَور بات۔ بہت دفعہ سطحی جوش اور دل کی سختی ساتھ ساتھ ہوتی ہیں۔ عین ممکن ہے کہ کوئی خدا کے کلام سے صرف وقتی طور پر متاثر ہوا ہو۔

بیج بونے والے کی تمثیل میں کچھ بیج پتھریلی زمین میں گرا۔ نیچے کی چٹان کے اوپر مٹی کی صرف پتلی سی تہہ تھی۔ جب بیج اُگنے لگا تو وہ اپنی جڑوں کو گہرائی میں نہ اُتار سکا کیونکہ اُسے جڑوں کی معرفت نمی نہ ملی۔ اُس نے شروع میں خوب پتے نکالے، لیکن آخر میں وہ سوکھ گیا۔ کیا یہ میری حالت ہے؟ کیا مَیں نے خوب جسمانی جوش دکھایا، لیکن میری باطنی زندگی اِس کے برعکس ہے؟ صحت مند بڑھوتری اوپر اور نیچے دونوں طرف ہوتی ہے۔ کیا میری جڑیں مسیح سے وفاداری اور اُس سے محبت میں خوب گہری ہیں؟ اگر میرا دل خدا کے فضل سے نرم نہیں کیا گیا تو اچھا بیج کچھ دیر کے لئے تو بڑھے گا، لیکن آخرکار مرجھا جائے گا کیونکہ وہ پتھریلی زمین میں ہے جس میں ہل نہ چلایا گیا ہو، ایسے دل میں

جسے پاک نہ کیا گیا ہو وہ پنپ نہیں سکتا۔ مَیں یوناہ کے کدو جیسی دین داری سے خبردار رہوں جو جلدی سے بڑھی، لیکن اُتنی ہی جلدی سے مرجھا بھی گئی۔ خداوند کا پاک روح مجھے توفیق بخشے کہ مَیں مستقل مزاجی کے ساتھ خداوند کی پیروی کرسکوں۔ اگر میری سوچ پہلے کی طرح دنیاوی رہے تو آزمائش کی دھوپ کے باعث وہ بیج جس کے اوپر تھوڑی مٹی ہے جھلس جائے گا۔ میرے دل کی سختی کے باعث میری مذہبی زندگی جلد ہی مر جائے گی اور میری پچھلی حالت پہلے سے بدتر ہو جائے گی۔ اِس لئے اے آسمانی بیج بونے والے، پہلے مجھ پر خوب ہل چلا اور پھر اپنی سچائی کا بیج مجھ میں ڈال تاکہ مَیں کثرت سے پھل لاسکوں۔

۲۴ دسمبر

"... وہ اگرچہ دولت مند تھا تمہاری خاطر غریب بن گیا..." ۲۔کرنتھیوں ۸:۹

خداوند ازل سے دولت مند اور سرفراز تھا۔ لیکن "وہ اگرچہ دولت مند تھا تمہاری خاطر غریب بن گیا۔" جس طرح کوئی دولت مند ایماندار تب تک اپنے غریب بھائی سے سچی رفاقت نہیں رکھ سکتا جب تک وہ اپنی دولت میں سے اُس کی ضرورت پوری نہ کرے، اُسی طرح خداوند کا ہمارے ساتھ رفاقت رکھنے کا یہی واحد طریقہ تھا کہ ہمیں اپنی بے قیاس دولت میں شریک کرے۔ ہمیں دولت مند بنانے کی خاطر اُسے غریب بننا پڑا۔ اگر وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھا رہتا اور ہمیں نجات نہ ملتی بلکہ ہم اپنی گناہ آلودہ حالت میں پڑے رہتے تو ہماری اُس کے ساتھ رفاقت ناممکن ہوتی۔ خدا کے فضل کے عہد کے بغیر خدا کے ساتھ رفاقت ویسے ہی ناممکن ہوتی جیسے کہ مسیح کی شیطان کے ساتھ ناممکن ہے۔

چنانچہ رفاقت قائم کرنے کی خاطر ضروری تھا کہ دولت مند قرابتی اپنے غریب رشتہ داروں کو اپنی جائیداد میں شریک کرے۔ کہ راست باز نجات دہندہ اپنے بھائیوں کو اپنی راست بازی میں سے دے اور کہ ہم جو کنگال اور مجرم تھے اُس کے فضل سے

نوازے جائیں۔ اِس طرح دینے اور لینے کے باعث ایک اپنی سرفرازی سے اُترے اور دوسرا اپنی پستی میں سے اوپر چڑھے۔ اِس طرح یہ ممکن ہوا کہ دونوں سچی اور دلی رفاقت سے محفوظ ہوں۔ اِس سے پیشتر کہ اُس کے ساتھ ہماری رفاقت ہو، لازم ہے کہ غریبی اُس کی دولت سے مالا مال کی جائے جو کہ لامحدود دولت کا مالک ہے۔ اِس سے پیشتر کہ ہم مسیح کے ساتھ ساتھ چل سکیں ضروری ہے کہ اُس کی بخشی ہوئی راست بازی کے باعث گناہ کو سامنے سے ہٹایا جائے۔ لازم ہے کہ بادشاہ اپنے لوگوں کو اپنا مہیا کردہ لباس پہنائے، ورنہ وہ اُنہیں اپنے جلالی محل میں داخل ہونے نہیں دے سکتا۔ وہ اُنہیں اپنے خون سے دھوتا ہے، ورنہ اُس کے ساتھ رفاقت رکھنا ناممکن ہوگا۔

اے ایماندار، یہی سچی محبت ہے! وہ آپ کی خاطر غریب بن گیا تاکہ آپ کو اپنے ساتھ رفاقت رکھنے کے لئے سرفراز کر سکے۔

۲۵ دسمبر

"دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا پیدا ہوگا اور وہ اُس کا نام عمانوایل رکھے گی۔"

یسعیاہ ۷: ۱۴

آج ہم گڈریوں اور مجوسیوں کے ساتھ مل کر بیت لحم جائیں۔ اُسے دیکھیں جو یہودیوں کا بادشاہ ہونے کے لئے پیدا ہوا کیونکہ ہمارا اُس پر ایمان ہے اور ہم یسعیاہ نبی کے ساتھ مل کر گا سکتے ہیں کہ "ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا۔" یسوع میں یہوواہ مجسم ہوا۔ وہ ہمارا خداوند، بھائی اور دوست ہے۔

سب سے پہلے ہم اُس کی لاثانی پیدائش پر غور کریں۔ اِس سے پیشتر کبھی سننے میں نہیں آیا تھا کہ کسی کنواری کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہو۔ خدا کا سب سے پہلا وعدہ "عورت کی نسل" کے بارے میں تھا نہ کہ مرد کی نسل کے بارے میں۔ چونکہ عورت کے گناہ سے بہشت کھو گئی تھی، اِس لئے بہشت کو بحال کرنے والا بھی اُسی کی معرفت دنیا میں داخل ہوا۔ گو ہمارا نجات دہندہ حقیقی انسان تھا، لیکن وہ خدا کا قدوس تھا۔ ہم بڑے احترام سے اُس

مقدس بچے کے آگے سجدہ کریں جس کی معصومیت بے گناہی نسل انسانی کے اولین جلال و بحال کرتی ہے۔ اور ہم دعا کریں کہ وہ جو جلال کی اُمید ہے ہم میں صورت پکڑے۔

نیز اُس کے پست حال گھر کو دیکھیں۔ اُس کی ماں کو محض ''کنواری'' کہا گیا، نہ شہزادی، نہ نبیہ، نہ کسی اونچے خاندان کی لاڈلی۔ بے شک اُس کے نسب نامے میں بادشاہوں کا بھی ذکر ہے اور نہ وہ کند ذہن تھی کیونکہ وہ نہایت عمدہ الفاظ میں خدا کی حمد وتعریف کرسکی۔ تو بھی وہ پست حالی میں پروان چڑھی اور اُس کی منگنی ایک غریب آدمی کے ساتھ ہو چکی تھی۔ اُس نومولود بادشاہ نے اپنی زمینی زندگی کے اولین دن کتنی پست جگہ میں گزارے!

عمانوایل، خدا ہمارے ساتھ۔ وہ ہمارے غم میں، ہماری زندگی میں، ہماری سزا میں، ہماری قبر میں شریک ہوا اور اب ہم اُس کے جی اُٹھنے، سرفرازی اور فتح اور دوسری آمد میں شریک ہیں۔

۲۶ دسمبر

''... پچھلا آدم ...'' ۱۔کرنتھیوں ۱۵:۴۵

مسیح برگزیدوں کا سر ہے۔ آدم نسل انسانی کا نمائندہ اور سر ہے۔ پیدائشی طور سے ہم سب آدم کے وارث ہیں۔ اِسی طرح فضل کے لحاظ سے ہر نجات یافتہ شخص مسیح کے ساتھ جوڑا گیا ہے کیونکہ وہ پچھلا آدم ہے۔ محبت کے نئے عہد میں وہ اُن کا عوضی اور ضامن ہے۔ پولس رسول کہتا ہے کہ جب ملک صدق کی ابرہام کے ساتھ ملاقات ہوئی تو لاوی ابرہام کے صلب میں تھا (عبرانیوں ۷:۹)۔ اِس لئے جو کچھ مسیح نے کہا اُس نے کیا۔ مسیح نے جو کچھ کیا اپنی پوری کلیسیا کے لئے کیا۔ اُس میں ہم مصلوب اور دفن ہوئے (کلسیوں ۲: ۱۰-۱۳) اور پھر یہ ہے کہ ہم اُسی کے ساتھ جی اُٹھے بلکہ اُس کے ساتھ آسمان پر چڑھ کر اُس کی سرفرازی میں بھی شریک ہوئے (افسیوں ۲:۶)۔ اِسی طرح کلیسیا نے شریعت کو پورا کیا اور وہ مسیح میں مقبول ٹھہری۔

اِسی بنا پر وہ یہوواہ کے نزدیک مقبول ہے کیونکہ وہ اُسے مسیح میں دیکھتا ہے۔ وہ اُسے اُس کے عہدی سر سے الگ نہیں دیکھتا۔ اسرائیل کا ممسوح نجات دہندہ ہوتے ہوئے مسیح یسوع کے پاس جو کچھ ہے اُس کی کلیسیا اُس میں شریک ہے۔ جب تک آدم اپنی راست بازی میں قائم رہا وہ ہماری تھی۔ اور جس لمحے اُس نے گناہ کیا اُس کا گناہ ہمارا گناہ بن گیا۔ اِسی طرح پچھلا آدم جو کچھ بھی ہے اور کرتا ہے وہ ہمارا بھی ہے کیونکہ وہ ہمارا نمائندہ ہے۔

فضل کے عہد کی بنیاد یہی ہے، کیونکہ اِسی طرح مسیح ہمارا نمائندہ اور عوضی بنا۔ یوسطین شہید پکار اُٹھا کہ "آہا، کتنا مبارک مبادلہ ہے!" یہی ہماری نجات کی خوش خبری کی نیو ہے۔ اِسے پختہ ایمان اور خوشی کے ساتھ قبول کرنا چاہئے۔

۲۷ دسمبر

"کیا ناگرموتھا بغیر کیچڑ کے اُگ سکتا ہے؟..." ایوب ۸: ۱۱

ناگرموتھے میں کوئی طاقت نہیں ہوتی۔ وہ ذرا سی ہوا سے آگے پیچھے جھومتا ہے۔ یہی حال ریاکاروں کا ہے۔ ناگرموتھا طوفان میں نہیں ٹوٹتا اور نہ ریاکاروں کو ایذا کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آج کے وِرد کی روشنی میں ہمیں اپنے آپ کو پرکھنا چاہئے کہ مَیں ریاکار تو نہیں۔ ناگرموتھا پانی میں اُگتا ہے۔ اُس کی جڑیں دلدل میں ہوتی ہیں۔ اُس کا دار و مدار پانی اور دلدل پر ہوتا ہے۔ اگر دلدل خشک ہو جائے تو وہ جلدی سے مرجھا جاتا ہے۔ اُس کی ہریالی کا دار و مدار حالات پر ہوتا ہے۔ پانی کی کثرت ہو تو خوب پھلتا پھولتا ہے، لیکن خشک سالی اُس کی تباہی کا باعث ہوتی ہے۔

کیا یہی میرا حال ہے؟ کیا مَیں صرف اپنے دوستوں کی سنگت میں خدا کی خدمت کرتا ہوں؟ یا صرف اُس وقت جب مجھے اُس سے کوئی فائدہ یا عزت پہنچتی ہے؟ کیا مَیں صرف اُس وقت خداوند کو عزیز رکھتا ہوں جب دنیاوی سہولتوں سی لطف اندوز ہوتا ہوں؟ اگر میرا حال یہی ہے تو مَیں کمینہ ریاکار ہوں اور ناگرموتھے کی طرح مرجھا جاؤں گا

جب موت مجھے دنیاوی خوشیوں سے محروم کر دے گی۔ یا کیا مَیں دیانت داری سے کہہ سکتا ہوں کہ جب حالات میرے خلاف تھے مَیں اُس وقت بھی اپنے خداوند کا دامن تھامے رہا؟ اگر یہ بات ہے تو مجھ میں سچی دین داری موجود ہے۔

ناگرموتھا بغیر کیچڑ کے نہیں اُگ سکتا، لیکن خداوند کے دہنے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودے خشک سالی میں بھی ہرے بھرے رہتے ہیں۔ بلکہ دین دار شخص اکثر اُس وقت زیادہ بڑھتا ہے جب ہوا مخالف ہو اور دنیاوی حالات زوال کی طرف جا رہے ہوں۔ جو اپنی جیب بھرنے کی خاطر مسیح کی پیروی کرتا ہے وہ یہوداہ کی طرح غدار ہے۔ جو روٹی اور مچھلی کی خاطر مسیح کی پیروی کرتے ہیں وہ شیطان کے فرزند ہیں۔ لیکن جو اُس سے محبت رکھنے کے باعث اُس کے پیچھے ہو لیتے ہیں وہ اُس کے محبوب ہیں۔ اے خداوند، مجھے توفیق دے کہ مَیں تجھ میں زندگی پاؤں نہ کہ دنیا کی ناپاک خوشیوں میں اُسے ڈھونڈوں۔

۲۸ دسمبر

"... مَیں جو اَب جسم میں زندگی گزارتا ہوں تو خدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے گزارتا ہوں..." گلتیوں ۲:۲۰

جب خداوند نے ہمیں خون میں لت پت دیکھا تو اُس نے اپنے فضل سے کہا کہ "جیتے رہو۔" پہلے اُس نے یہ کیا کیونکہ روحانی معاملوں میں یہ بنیادی شرط ہے۔ ہمیں جب تک یہ زندگی بخشی نہ جائے ہم خدا کی بادشاہی کی برکات میں شریک نہیں ہو سکتے۔

اب مقدسین کو جو فضل کے باعث زندگی ملتی ہے وہ یسوع مسیح ہی کی زندگی ہوتی ہے۔ یہ زندگی درخت کے رس کی مانند ہے جو کہ تنے سے ہم میں جو کہ ڈالیاں ہیں پہنچتا ہے۔ اِس کے باعث ہم میں اور مسیح میں ایک زندہ رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔ یہ رشتہ فضل کے باعث ایمان کی معرفت قائم ہو جاتا ہے۔ ایمان فضل کا ہم میں پہلا پھل ہے۔ ایمان گویا گردن ہے جو کہ بدن یعنی کلیسیا کو اُس کے جلالی سر کے ساتھ جوڑ دیتی ہے۔

ایمان خداوند یسوع کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے۔ ایمان اُس کی قدر اور شان کو

جانتا ہے، لہٰذا وہ کسی صورت میں بھی کسی اَور چیز پر تکیہ کرنے کی آزمائش میں نہیں پڑتا۔ اور خداوند یسوع اِس آسمانی نعمت سے اِتنا خوش ہوتا ہے کہ وہ اپنے پیار بھرے اور ابدی بازو ہمارے گرد حمائل کر کے اِس ایمان کو برابر تقویت بخشتا ہے۔ یوں ہم میں اور ہمارے نجات دہندہ میں ایک زندہ اور خوش کن یگانگت قائم ہو جاتی ہے جس سے محبت، اعتماد، ہمدردی، اطمینان اور خوشی بہتی ہے۔ اِس سے دُلھن اور دُولھا دونوں سیر ہو جاتے ہیں۔

جب ہم اپنے نجات دہندہ کے ساتھ اِس یگانگت کو جان لیتے ہیں تو دونوں کی گویا ایک ہی نبض ہوتی ہے اور دونوں کی رگوں میں ایک ہی خون دوڑتا ہے اور ہم اپنے آپ کو آسمان کے قریب محسوس کرتے ہوئے گہری روحانی رفاقت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

۲۹ دسمبر

"...یہاں تک خداوند نے ہماری مدد کی۔" ۱۔سموئیل ۷:۱۲

"یہاں تک" کے الفاظ گویا پیچھے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ بیس سال یا ستر سال ـــ تو بھی "یہاں تک خداوند نے ہماری مدد کی۔" غریبی اور امیری، بیماری اور تندرستی، گھر میں اور سفر میں، عزت اور بے عزتی میں، پریشانی اور خوشی میں، آزمائش اور فتح میں، "یہاں تک خداوند نے ہماری مدد کی۔"

جب ہم اپنے طے شدہ سفر پر نظر کرتے ہیں تو ہمیں قدم قدم پر اُس کی شفقت اور پیار نظر آتا ہے۔ کتنی وفاداری سے وہ ہمیں لئے پھرا! واقعی "یہاں تک خداوند نے ہماری مدد کی۔"

لیکن یہ الفاظ مستقبل کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔ کیونکہ جب ہم کہتے ہیں کہ "یہاں تک" تو ہم ابھی اپنے سفر کے اختتام کو نہیں پہنچے۔ ابھی تک سفر جاری ہے۔ ابھی بہت کچھ آئے گا، مثلاً دُکھ اور سکھ، آزمائشیں اور فتوحات، دعائیں اور دعاؤں کے جواب، مشقت اور تقویت، جنگ اور غلبہ اور پھر بیماری، بڑھاپا، کمزوری اور موت۔

کیا پھر سب کچھ ختم ہو جائے گا؟ نہیں! اَور کچھ بھی آئے گا -- مسیح کی مشابہت

میں جی اُٹھنا، تخت، ساز، حمد کے گیت، مزامیر، سفید جامے، مسیح کا چہرہ، مقدسین کی سنگت، خدا کا جلال، ابدی خوشی۔ آہا، اے ایماندار، ہمت کریں اور شکر گزار بھروسے کے ساتھ اپنا "ابن عزر" (ا۔سموئیل ۷:۱۲) کا پتھر قائم کر کے اقرار کریں کہ "یہاں تک خداوند نے مدد کی۔" یاد رکھیں جس نے اب تک آپ کی مدد کی وہ آئندہ بھی کرے گا۔ جب آپ آسمان کی روشنی میں اپنے سفر کو اور اِن الفاظ کی حقیقت کو دیکھیں گے تو وہ کتنا عجیب وغریب نظارہ ہو گا! آپ کا دل شکر گزاری سے لبریز ہو گا۔

۳۰ دسمبر

"کسی بات کا انجام اُس کے آغاز سے بہتر ہے..." واعظ ۷:۸

ذرا داؤد کے خداوند اور مالک پر نظر کریں۔ اُس کے آغاز کو دیکھیں۔ وہ "حقیر و مردُود، مردِ غمناک اور رنج کا آشنا تھا۔" اب اُس کے انجام پر نظر کریں۔ وہ اپنے باپ کی دہنی طرف بیٹھے ہوئے اِس انتظار میں ہے کہ اُس کے دشمن اُس کے پاؤں تلے کی چوکی بنیں۔ "جیسا وہ ہے ویسے ہی دنیا میں ہم بھی ہیں" (ا۔یوحنا ۴:۱۷)۔ آپ کو صلیب اُٹھانے کی ضرورت ہے، ورنہ کبھی تاج پہننے کا شرف حاصل نہیں ہو گا۔ آپ کو اِس دنیا کی کیچڑ سے گزرنا ہے، ورنہ آنے والے جہان کی سنہری سڑکوں پر چلنے کی توفیق نہیں ملے گی۔ اِس لئے ہمت کریں۔ کسی بات کا انجام آغاز سے بہتر ہے۔

تتلی کی پہلی صورت کو دیکھیں۔ وہ زمین پر رینگنے والا حقیر سا کیڑا ہوتی ہے۔ یہ اِس کا آغاز ہے۔ اب اِس میں سے نکلتی ہوئی تتلی پر نظر کریں۔ کتنی خوبصورت ہے! ایک پھول سے دوسرے کی طرف اُڑتی ہوئی وہ ہمارے دل کو کتنا بہلاتی ہے! یہ اِس کا انجام ہے۔ ہم تتلی کی پہلی کیڑے والی صورت ہیں۔ لیکن جب مسیح "ظاہر ہو گا تو ہم بھی اُس کی مانند ہوں گے کیونکہ اُس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے" (ا۔یوحنا ۳:۲)۔ اِس زمین پر اُس کی مانند حقیر سا کیڑا بننے پر راضی ہوں، تاکہ آپ اگلے جہان میں اُس کے ہم شکل ہو کر جاگ اُٹھیں۔

خام ہیرا بے شکل اور کھردرا ہوتا ہے۔ لیکن نگینہ ساز اُسے ہر طرف سے کاٹ کر اُس کو خوبصورت اور دمکتی شکل عطا کرتا ہے۔ اُس کا بہت کچھ کاٹا جاتا ہے جو ظاہری طور پر قیمتی لگتا ہے۔ بعد میں وہی ہیرا بادشاہ کی زینت کا باعث ہوتا ہے اور اِنہی ہیروں سے آراستہ تاج بادشاہ پہنتا ہے۔ اور اِسی ہیرے کی بے مثال دمک دُور سے نظر آتی ہے جس کا نگینہ ساز کی دکان میں بہت کچھ کاٹا گیا تھا۔ آپ بھی اِس ہیرے کی مانند ہیں کیونکہ آپ خدا کے لوگوں میں سے ہیں۔ موجودہ وقت ہم میں سے فالتو چیزوں کو کاٹنے کا موقع ہے۔ اِسے صبر سے برداشت کریں، کیونکہ یہی طریقہ ہے کہ بعد میں بادشاہوں کے بادشاہ کے تاج کی زینت کا باعث بنیں۔

۳۱ دسمبر

"پھر عید کے آخری دن جو خاص دن ہے یسوع کھڑا ہوا اور پکار کر کہا اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آ کر پئے۔" یوحنا ۷:۳۷

خداوند مسیح میں "صبر نے اپنا پورا کام کیا" ہوا تھا۔ عید کے آخری دن تک وہ یہودیوں کی منت کرتا رہا کہ وہ اُس پر ایمان لے آئیں۔ اِسی طرح وہ اِس سال کے آخر تک ہمیں دعوت دیتا رہا کہ ہم اُس کے فضل سے فیض یاب ہوں۔ اِس سال میں بھی خداوند حیران کن حد تک ہمارے سلسلے میں صبر کرتا رہا۔ ہماری گستاخیوں، بغاوتوں اور پاک روح کی مخالفت کے باوجود، تعجب کی بات ہے کہ ہم اب تک اُس کے رحم کے دائرے میں ہیں۔

خداوند کی پکار میں اُس کی ہمدردی ظاہر ہوتی ہے۔ اُس کے پکارنے کا نہ صرف یہ مطلب ہے کہ اُس نے یہ الفاظ اونچی آواز سے کہے بلکہ یہ اُس کی ہمدردی کا اظہار بھی ہیں۔ وہ مخلوق کو دعوت دیتا ہے کہ اپنے خالق کے ساتھ میل ملاپ کر لے۔ پولس رسول کہتا ہے کہ "ہم مسیح کی طرف سے منت کرتے ہیں کہ خدا سے میل ملاپ کر لو" (۲۔کرنتھیوں ۵:۲۰)۔ وہ محبت کتنی گہری ہو گی جس کے باعث پیارا مسیح گناہ گاروں کی خاطر آنسو بہاتا ہے! وہ مرغی کی طرح اپنوں کو اپنے پروں تلے جمع کرنے کی اَن تھک

کوشش کرتا ہے۔ کاش اِس پیار بھری پکار کو سن کر سب آئیں!

دل کی پیاس بجھانے کے لئے سب کچھ مہیا کیا گیا ہے۔ اُس کا کفارہ ضمیر کو اطمینان بخشتا ہے۔ انجیل ذہن کو روشن کرتی ہے۔ اور پوری شخصیت کے لئے مسیح خالص خوراک مہیا کرتا ہے۔ پیاس نہایت ستانے والی چیز ہے، لیکن یسوع اِسے بجھا سکتا ہے۔ اور جو جان فاقے سے نڈھال ہے یسوع اُسے بحال کر سکتا ہے۔

اور یہ ایک نہایت فراخ دلانہ دعوت ہے۔ ہر پیاسا شخص آئے۔ پیاس کے علاوہ کوئی اَور شرط نہیں بتائی گئی۔

''وعدوں کا خزانہ'' کی طرح مشہور مصنف سپرجن کا ایک اور شہکار

اِس کتاب میں مشہور مبلغ اور مصنف سی۔ ایچ۔ سپرجن نے روزمرہ گیان دھیان کے لئے پاک کلام کی چنیدہ آیات کی سلیس، لیکن ایمان افروز تفسیر پیش کی ہے۔ یہ تفسیر قاری کو ہر روز روحانی تازگی، ایمان کی مضبوطی اور خداوند کی اطاعت کے لئے قوت بخشے گی۔

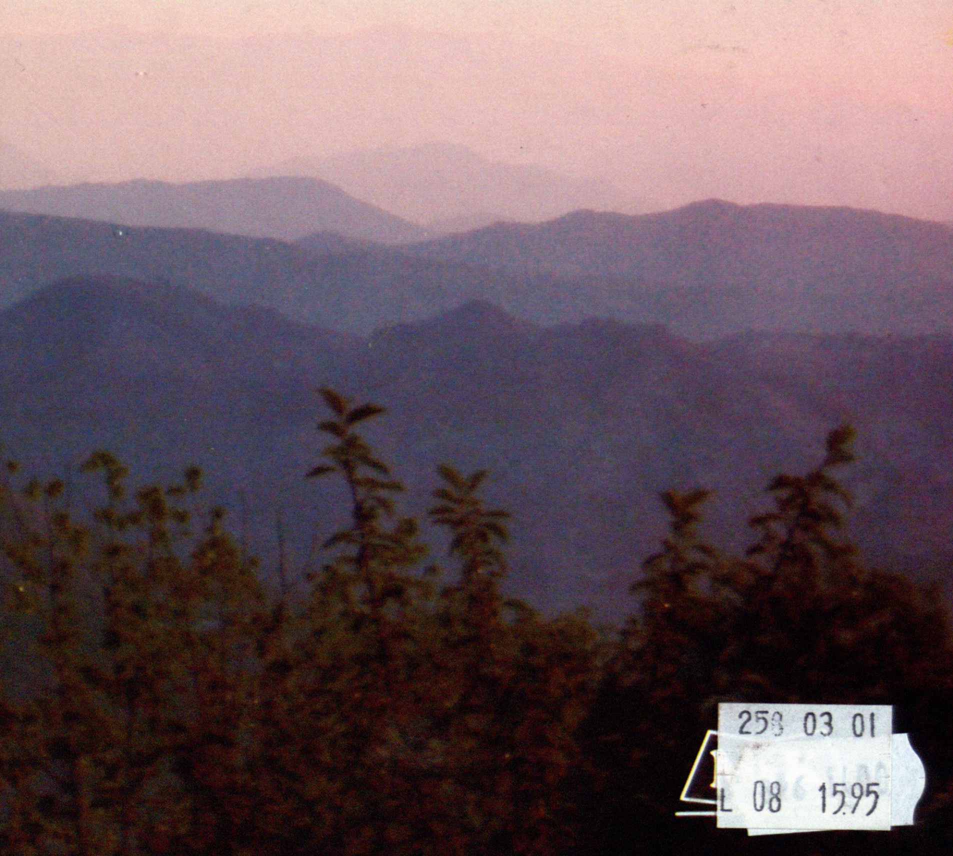

258 03 01
L 08 15.95